اُردو

قرآن کریم کے آخری تین پاروں کی تفسیر

مسلمان کے لیے اہم

احکام و مسائل

ISBN : 978-9960-59-085-1



www.tafseer.info

اردو

تفسير العشر الأخير

من القرآن الكريم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

الحمد لله والصلاة والسلام على سيدنا و نبينا رسول الله ... اما بعد:

میرے اسلامی بھائیو اور بہنو! - اللہ آپ پر رحم فرمائے - معلوم ہونا چاہیے کہ ہمارے اوپر چار مسائل کا سیکھنا واجب ہے:

پہلا مسئلہ: علم: اس سے مراد اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی معرفت، اس کے نبی ﷺ کی معرفت اور دین اسلام کی معرفت ہے۔ کیونکہ بلا علم ومعرفت اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا جائز نہیں ہے، اور جو شخص ایسا کرتا ہے اس کا انجام ضلالت وگمراہی ہے، اور ایسا کرنے میں وہ عیسائیوں کی مشابہت اختیار کر رہا ہے۔

دوسرا: عمل: جس شخص نے علم حاصل کیا اور عمل نہیں کیا، اس نے یہودیوں کی مشابہت اختیار کی، کیونکہ انہوں نے علم حاصل کیا اور عمل نہیں کیا، اور شیطان کے منجملہ حیلوں میں سے یہ بھی ہے کہ وہ انسان کے ذہن میں یہ وہم ڈالتے ہوئے اسے علم سے متنفر کرتا ہے کہ وہ ایسی صورت میں اپنی ناعلمی کی وجہ سے اللہ کے ہاں معذور سمجھا جائے گا، حالانکہ اسے نہیں معلوم کہ جس کے لیے علم حاصل کرنا ممکن ہے پھر بھی اس نے علم حاصل نہیں کیا تو اس پر حجت قائم ہوگئی، اور یہی حیلہ قوم نوح کا بھی تھا جس وقت: ﴿انہوں نے اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں ڈال لیں اور اپنے کپڑوں کو اوڑھ لیا﴾ تاکہ ان پر حجت قائم نہ ہو۔

تیسرا: دعوت: کیونکہ علماء اور دعاۃ ہی انبیائے کرام کے وارث ہیں، اور اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر لعنت فرمائی ہے، کیونکہ وہ: ﴿آپس میں ایک دوسرے کو برے کاموں سے جو وہ کرتے تھے روکتے نہ تھے، جو کچھ بھی یہ کرتے تھے یقیناً وہ بہت برا تھا﴾ دعوت اور تعلیم فرض کفایہ ہیں، اگر اسے اتنے لوگ انجام دیتے ہیں جو کافی ہیں تو کوئی بھی گنہگار نہیں ہوگا، اور اگر سبھی لوگ اسے چھوڑ دیتے ہیں، تو سب کے سب گنہگار ہوں گے۔

چوتھا: ایذا رسانی پر صبر کرنا: یعنی علم حاصل کرنے، اس پر عمل کرنے اور اس کی طرف دعوت دینے کی راہ میں پیش آنے والی ایذا وتکلیف پر صبر کرنا۔

جہالت وناواقفیت کو ختم کرنے میں حصہ لیتے ہوئے اور واجب علم کے حصول کو آسان بنانے کے لیے، ہم نے اس مختصر کتاب میں بعض ان شرعی علوم کو جمع کیا ہے جن سے کفایت حاصل ہوتی ہے، ساتھ ہی ساتھ قرآن کریم کے آخری تین پاروں کے معانی کا ترجمہ بھی شامل کتاب کر دیا گیا ہے؛ کیونکہ بارہا ان کا اعادہ وتکرار ہوتا رہتا ہے، اور "سب نہیں تھوڑا ہی سہی"۔

ہم نے اس کتاب میں اختصار کو مدنظر رکھنے کے ساتھ ساتھ نبی ﷺ سے صحیح طور پر ثابت امور کا اہتمام کیا ہے، ہم کمال کو پہنچنے کا دعویٰ نہیں کرتے، کیونکہ کمال کو اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کے لیے مخصوص فرمایا ہے، بلکہ یہ ایک کم مایہ کی کوشش ہے، اگر یہ درست ہے تو اللہ کی طرف سے ہے، اور اگر غلط ہے تو یہ ہمارے نفس اور شیطان کی طرف سے ہے، اور اللہ اور اس کے رسول اس سے بری الذمہ ہیں، اور اللہ اس شخص پر رحم فرمائے جو بامقصد تعمیری نقد کے ذریعہ ہمیں ہمارے عیوب ونقائص سے آگاہ فرمائے۔

ہم اللہ سے دعاگو ہیں کہ اس کی کتاب کی ترتیب وتیاری، اس کی طباعت وتقسیم اور اس کی قراءت وتعلیم میں حصہ لینے والے ہر شخص کو بہترین بدلہ عطا فرمائے، اسے ان کی طرف سے قبول فرمائے اور ان کے اجر وثواب کو دوچند کرے۔

اللہ ہی سب سے زیادہ علم رکھنے والا ہے، اور اللہ تعالیٰ درود وسلام نازل فرمائے ہمارے سردار ونبی محمد ﷺ، اور آپ کے سبھی آل واصحاب پر۔

عالم اسلام کے متعدد علمائے کرام اور طلبۂ علم نے اس کتاب کی سفارش کی ہے اور اسے سراہا ہے۔

یہ کتاب مفت تقسیم کی جاتی ہے، اس کی فروخت جائز نہیں۔

مزید معلومات، یا اس کتاب کی فرمائش کرنے کے لیے رابطہ کریں: سائٹ: www.tafseer.info ایمیل: urd@tafseer.info

فہرست مضامین

قرآن کریم پڑھنے کی فضیلت

قرآن کریم اللہ کا کلام ہے،اسے دیگر کلام پر ایسے ہی فضیلت حاصل ہے جیسے اللہ کو اس کی تمام مخلوقات پر فضیلت حاصل ہے،اور اس کی تلاوت زبان سے جاری ہونے والی سب سے افضل چیز ہے۔

■ قرآن کریم کی تعلیم و تعلم اور تلاوت کے بہت زیادہ فضائل ہیں جن میں سے چند درج ذیل ہیں:

✱ قرآن کی تعلیم کا اجر: نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: "تم میں سب سے بہتر شخص وہ ہے،جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔" (بخاری)

✱ تلاوت قرآن کا اجر: نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جس نے اللہ کی کتاب کا ایک حرف پڑھا،تو اس کے لیے اس کے بدلے ایک نیکی ہے،اور نیکی کا دس گنا ثواب ملتا ہے۔" (ترمذی)

✱ قرآن کی تعلیم حاصل کرنے،اسے حفظ کرنے اور اس کی تلاوت میں مہارت پیدا کرنے کی فضیلت:

ارشاد نبوی ﷺ ہے: "اس شخص کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے درانحالیکہ وہ اس کا حافظ ہے،وہ اللہ کے نیکو کار بزرگ فرشتوں کے ساتھ ہے،اور اس شخص کی مثال جو قرآن کو پڑھتا اور اسے دہراتا رہتا ہے درانحالیکہ وہ اس پر شاق گذرتا ہے،اس کے لیے دوہرا اجر ہے۔" (بخاری ومسلم) نیز آپ ﷺ کا فرمان ہے: "صاحب قرآن سے کہا جائے گا: پڑھتا جا اور (جنت کی سیڑھیوں پر) چڑھتا جا،اور اسی طرح ترتیل کے ساتھ پڑھ جس طرح کہ تو دنیا میں ترتیل کے ساتھ پڑھا کرتا تھا،کیونکہ تیرا مقام اس آیت کے پاس ہے جسے تو سب سے آخر میں پڑھے گا۔" (ترمذی)

خطابی کہتے ہیں: اثر میں آیا ہے کہ قرآن کی آیتوں کی تعداد جنت کی سیڑھیوں کے برابر ہے،چنانچہ قرآن پڑھنے والے سے کہا جائے گا: جس قدر تو قرآن کی آیتیں پڑھا کرتا تھا اسی کے بقدر سیڑھیوں پر چڑھتا جا،لہذا جس نے مکمل قرآن کی تلاوت کی،وہ آخرت میں جنت کی سب سے آخری سیڑھی پر قابض ہوگا،اور جس نے اس کا ایک حصہ پڑھا وہ اسی کے مقدار میں سیڑھی پر چڑھے گا،پس ثواب کا آخری حد تلاوت قرآن کی آخری حد ہے۔"

✱ جس شخص کے بچے نے قرآن کی تعلیم حاصل کی اس کا اجر: ارشاد نبوی ﷺ ہے: "جس نے قرآن پڑھا،اس کی تعلیم حاصل کی اور اس پر عمل پیرا ہوا،اس کے والدین کو قیامت کے دن نور کا تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی سورج کی روشنی کی مانند ہوگی،نیز اس کے والدین کو ایسا جوڑا پہنایا جائے گا جس کے سامنے پوری دنیا بھی ہیچ ہوگی،وہ دونوں کہیں گے: ہمیں یہ کس صلے میں پہنایا گیا ہے؟ جواب دیا جائے گا: تم دونوں کے بچے کے قرآن سیکھنے کے صلے میں۔" (حاکم)

✱ آخرت میں قرآن کی صاحب قرآن کے حق میں شفاعت: فرمان نبوی ﷺ ہے: "قرآن کی تلاوت کرو،کیونکہ وہ قیامت کے دن اپنے اصحاب کے لیے سفارشی بن کر آئے گا۔" (مسلم)

نیز آپ ﷺ کا فرمان ہے: "روزہ اور قرآن،روز قیامت بندہ کے لیے شفاعت کریں گے۔۔۔" (احمد،حاکم)

✱ قرآن کریم کی تلاوت اور اس کا مذاکرہ کرنے کے لیے اکٹھا ہونے کا اجر: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جو لوگ بھی اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں جمع ہو کر اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے اور آپس میں اس کا مذاکرہ کرتے ہیں،تو

ان پر سکینت نازل ہوتی ہے، رحمت الٰہی انہیں ڈھانپ لیتی ہے، فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے پاس موجود فرشتوں میں ان کا تذکرہ کرتا ہے۔'' (ابوداود)

■ **تلاوت قرآن کریم کے آداب:** حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے اس کے آداب ذکر کیے ہیں جن میں سے چند یہ ہیں: باوضو ہوکر قرآن کو چھوا اور پڑھا جائے، تلاوت سے پیشتر مسواک کیا جائے، بہترین لباس پہنا جائے، قبلہ کا رخ کیا جائے، جماہی آنے پر تلاوت بند کر دیا جائے، تلاوت کے دوران بلا ضرورت بات چیت نہ کی جائے، تلاوت کے وقت ذہن ودماغ حاضر رہنا چاہیے، وعدے کی آیت پر توقف کر کے اس کا سوال کیا جائے، اور وعید کی آیت پر رک کر اس سے پناہ مانگی جائے، مصحف کو کھول کر نہ رکھے اور نہ اس کے اوپر کوئی چیز رکھے، قرآن کی تلاوت کرنے والے آپس میں ایک دوسرے پر قراءت کی آواز بلند نہ کریں، بازاروں اور شوروغل کی جگہوں پر قرآن کی تلاوت نہ کی جائے۔

■ **قرآن کو کیسے پڑھا جائے؟** انس رضی اللہ عنہ سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تلاوت کی بابت دریافت کیا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ: ''آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مد کیا کرتے تھے (تلاوت کرتے وقت آواز کو کھینچتے تھے)، جب بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھتے تو: بسم اللہ کو کھینچ کر پڑھتے، الرحمن کو کھینچ کر پڑھتے اور الرحیم کو کھینچ کر پڑھتے تھے۔'' (بخاری)

■ **تلاوت قرآن کے اجر کی کئی گنا بڑھوتری:** جو شخص بھی خلوص وللہیت کے ساتھ قرآن پڑھتا ہے وہ اجر کا مستحق ہے، لیکن یہ اجر حاضر ذہنی، تدبر، اور سمجھ کر پڑھنے سے کئی گنا بڑھ جاتا ہے؛ چنانچہ ایک حرف پر دس نیکیوں سے لے کر سات سو گنا تک اجر ملتا ہے۔

■ **شب وروز میں تلاوت کی مقدار:** نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ اپنے لیے ہر روز قرآن کی تلاوت کا ایک حصہ مقرر کر لیتے تھے، اور ان میں سے کسی ایک نے بھی سات دن سے کم میں قرآن ختم کرنے پر مداومت نہیں کی، بلکہ تین دن سے کم میں قرآن ختم کرنے سے ممانعت آئی ہے۔

لہذا میرے معزز بھائی! آپ اپنا وقت قرآن کی تلاوت میں گذارنے کے حریص بنیں، اور اپنے لیے روزانہ تلاوت کی ایک مقدار مقرر کر لیں جسے کسی بھی حالت میں نہ چھوڑیں، ہمیشگی کے ساتھ کیا جانے والا تھوڑا ہی عمل ناغہ کر کے کیے جانے والے زیادہ عمل سے بہتر ہے۔ اگر آپ غافل ہوجائیں یا سوجائیں تو اگلے دن اس کی قضا کر لیں، فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے: ''جو شخص اپنے حزب (یعنی یومیہ مقدار تلاوت) یا اس کے کچھ حصے سے سوگیا، پھر اسے فجر اور ظہر کی نماز کے مابین پڑھ لیا تو وہ اس کے لیے ویسے ہی لکھا جائے گا گویا اس نے اسے رات کے حصے میں پڑھا ہے۔'' (مسلم) نیز آپ ان لوگوں میں سے نہ بنیں جنہوں نے قرآن کو چھوڑ دیا اور فراموش کر دیا خواہ وہ چھوڑنا کسی بھی قسم کا ہو، جیسے اس کی تلاوت، یا اسے ترتیل کے ساتھ پڑھنا، یا اس میں تدبر کرنا، یا اس پر عمل کرنا، یا اس کے ذریعہ شفایابی طلب کرنا چھوڑ دینا۔



سُوْرَةُ الْفَاتِحَةِ

سورۂ فاتحہ مکی ہے، اس میں سات آیتیں ہیں۔

(١) اللہ تعالی کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

(٢) سب تعریف اللہ تعالی کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔

(٣) بڑا مہربان نہایت رحم والا۔

(٤) بدلے کے دن (یعنی قیامت) کا مالک ہے۔

(٥) ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔

(٦) ہمیں سیدھی (اور سچی) راہ دکھا۔

(٧) ان لوگوں کی راہ جن پر تو نے انعام کیا، ان کی نہیں جن پر غضب کیا گیا اور نہ گمراہوں کی۔

سُوْرَةُ الْمُجَادَلَةِ 58 مَدَنِيَّةٌ 105 | رُكُوْعَاتُهَا 3 اٰيَاتُهَا 22

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان، بہت رحم کرنے والا ہے

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ فِيْ زَوْجِهَا وَتَشْتَكِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۖ وَاللّٰهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ؕ

(اے نبی!) یقیناً اللہ نے اس عورت (خولہ بنت ثعلبہ) کی بات سن لی جو اپنے خاوند (اوس بن صامت) کے متعلق آپ سے جھگڑ رہی تھی اور وہ اللہ کی طرف

اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ① اَلَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَآئِهِمْ مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ ؕ اِنْ

شکایت کر رہی تھی، اور اللہ تم دونوں کی گفتگو سن رہا تھا، بے شک اللہ خوب سننے والا، خوب دیکھنے والا ہے ① تم میں سے جو لوگ اپنی بیویوں سے

اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا الّٰٓـِٔيْ وَلَدْنَهُمْ ؕ وَاِنَّهُمْ لَيَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُوْرًا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ

"ظِہار" کرتے ہیں، وہ ان کی مائیں نہیں، ان کی مائیں تو وہی ہیں جنھوں نے انھیں جنا اور بے شک وہ ناگوار بات اور جھوٹ کہتے ہیں اور بے شک

لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ② وَالَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِيْرُ

اللہ بہت معاف کرنے والا، نہایت بخشنے والا ہے ② اور جو لوگ اپنی بیویوں سے ظہار کریں، پھر اپنی کہی ہوئی بات سے رجوع کرنا چاہیں تو ایک

رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا ؕ ذٰلِكُمْ تُوْعَظُوْنَ بِهٖ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ③ فَمَنْ

گردن آزاد کرنی ہے، اس سے پہلے کہ وہ ایک دوسرے کو چھوئیں، اس (حکم) کی تمھیں نصیحت کی جاتی ہے اور اللہ (اس سے) خوب باخبر ہے جو تم عمل کرتے ہو ③

لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا ؕ فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّيْنَ

پھر جو شخص نہ پائے (غلام) تو دو ماہ کے لگاتار روزے (رکھنے) ہیں اس سے پہلے کہ وہ ایک دوسرے کو چھوئیں، پھر جو شخص (اس کی) استطاعت نہ رکھتا ہو

مِسْكِيْنًا ؕ ذٰلِكَ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؕ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ④

تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا دینا ہے۔ یہ (حکم) اس لیے ہے کہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ، اور یہ اللہ کی حدیں ہیں، اور کافروں کے لیے نہایت دردناک عذاب ہے ④

اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ كُبِتُوْا كَمَا كُبِتَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍۢ

بے شک جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں، وہ ذلیل کیے جائیں گے جیسے وہ لوگ ذلیل کیے گئے جو ان سے پہلے تھے، اور یقیناً ہم نے

بَيِّنٰتٍ ؕ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ⑤ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ اَحْصٰىهُ

واضح آیات اتاری ہیں، اور کافروں کے لیے رسوا کن عذاب ہے ⑤ جس دن اللہ ان سب کو اٹھائے گا (زندہ کرے گا)، پھر ان کو جتائے گا جو انھوں نے

اللّٰهُ وَنَسُوْهُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ⑥ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي ع 1 6 1

عمل کیے۔ اللہ نے ان کو گن رکھا ہے جبکہ وہ انھیں بھول گئے، اور اللہ ہر چیز پر نگران ہے ⑥ (اے نبی!) کیا آپ نے نہیں دیکھا بے شک اللہ جانتا ہے جو

الْاَرْضِ ؕ مَا يَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَآ اَدْنٰى مِنْ

کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ تین (افراد) کی کوئی سرگوشی نہیں ہوتی، مگر وہ ان میں چوتھا ہوتا ہے اور نہ پانچ آدمیوں کی، مگر وہ ان

ذٰلِكَ وَلَآ اَكْثَرَ اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ اَيْنَ مَا كَانُوْا ۚ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

میں چھٹا ہوتا ہے اور نہ اس سے کم اور نہ زیادہ، مگر وہ ان کے ساتھ ہوتا ہے، جہاں کہیں بھی وہ ہوں، پھر وہ روز قیامت انھیں جتائے گا جو انھوں نے عمل کیے تھے، بے شک اللہ

بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ⑦ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نُهُوْا عَنِ النَّجْوٰى ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَيَتَنٰجَوْنَ

ہر چیز کو خوب جانتا ہے ⑦ کیا آپ نے ان لوگوں کی طرف نہیں دیکھا جنھیں سرگوشیاں کرنے سے روکا گیا تھا، پھر وہ اس چیز کی طرف لوٹتے ہیں جس سے انھیں روکا گیا تھا، اور وہ

بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ ۫ وَاِذَا جَآءُوْكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ ۙ

گناہ، زیادتی اور رسول کی نافرمانی کی سرگوشیاں کرتے ہیں۔ اور جب وہ آپ کے پاس آتے ہیں تو آپ کو اس (کلمے) کے ساتھ سلام کہتے ہیں کہ اللہ نے اس کے ساتھ آپ کو

وَيَقُوْلُوْنَ فِيْۤ اَنْفُسِهِمْ لَوْلَا يُعَذِّبُنَا اللّٰهُ بِمَا نَقُوْلُ ؕ حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۚ فَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ⑧

(کبھی) سلام نہیں کہا، اور وہ اپنے دل میں کہتے ہیں: اللہ ہمیں اس کی وجہ سے کیوں عذاب نہیں دیتا جو ہم کہتے ہیں؟ ان کے لیے جہنم کافی ہے، وہ اس میں داخل ہوں گے، پس وہ برا ٹھکانا ہے ⑧

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ

اے ایمان والو! جب تم سرگوشیاں کرو، تو گناہ، زیادتی اور رسول کی نافرمانی کی سرگوشیاں مت کرو، اور تم نیکی اور تقویٰ

وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْۤ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ⑨ اِنَّمَا النَّجْوٰى مِنَ الشَّيْطٰنِ

کی سرگوشیاں کرو، اور اللہ سے ڈرو جس کے پاس تمھیں اکٹھا کیا جائے گا ⑨ (بری) سرگوشی تو ہے ہی شیطان کی طرف سے،

لِيَحْزُنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَيْسَ بِضَآرِّهِمْ شَيْـًٔا اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ⑩

تاکہ وہ ایمان والوں کو غمگین کرے، اور وہ انھیں کوئی ضرر نہیں پہنچا سکتا مگر اللہ کے حکم سے، اور لازم ہے کہ مومن اللہ ہی پر توکل کریں ⑩

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قِيْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا فِي الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا يَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ ۚ وَاِذَا

اے ایمان والو! جب تم سے کہا جائے کہ مجلسوں میں کھل بیٹھو، تو تم کھل بیٹھا کرو، اللہ تمھیں کشادگی دے گا، اور جب کہا جائے اٹھ کھڑے ہو،

قِيْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ؕ وَاللّٰهُ

تو اٹھ کھڑے ہوا کرو۔ تم میں سے جو ایمان لائے ہیں اور جنھیں علم دیا گیا ہے، اللہ ان کے درجات بلند کرے گا، اور اللہ (اس سے) باخبر ہے

بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ⑪ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً ؕ ذٰلِكَ

جو تم کرتے ہو ⑪ اے ایمان والو! جب تم رسول سے سرگوشی کرو تو اپنی سرگوشی سے پہلے صدقہ پیش کرو، یہ تمھارے لیے بہت بہتر اور زیادہ پاکیزہ ہے۔ پھر اگر تم (صدقے

خَيْرٌ لَّكُمْ وَاَطْهَرُ ؕ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ⑫ ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا بَيْنَ

کی ہمت) نہ پاؤ تو بے شک اللہ خوب بخشنے والا، نہایت رحم کرنے والا ہے ⑫ کیا تم (اس سے) ڈر گئے ہو کہ اپنی سرگوشیوں سے پہلے صدقات پیش کرو؟

يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقٰتٍ ؕ فَاِذْ لَمْ تَفْعَلُوْا وَتَابَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ

چنانچہ جب تم نے (یہ) نہ کیا اور اللہ نے (بھی) تمھیں معاف کیا تو (اب) تم نماز قائم کرو اور زکاۃ دو، اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو، اور اللہ

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌ ۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ⑬ ع اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ 2/7/2

اس سے خوب باخبر ہے جو تم کرتے ہو ⑬ کیا آپ نے ان لوگوں (منافقین)

تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ؕ مَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلَا مِنْهُمْ ۙ وَيَحْلِفُوْنَ

کو نہیں دیکھا جنھوں نے اس قوم (یہود) سے دوستی کی جن پر اللہ غصے ہوا۔ نہ وہ تم میں سے ہیں اور نہ ان میں سے۔ اور

عَلَى الْكَذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ⑭ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ⑮

وہ جھوٹ پر قسمیں کھاتے ہیں، حالانکہ وہ جانتے ہیں ⑭ اللہ نے ان کے لیے شدید عذاب تیار کیا ہے۔ بے شک یہ (لوگ) برے ہیں جو وہ عمل کرتے

اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ⑯ لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ

رہے ہیں ⑮ انھوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنالیا ہے، پھر انھوں نے اللہ کی راہ سے روکا، لہٰذا ان کے لیے رسوا کن عذاب ہے ⑯ ان کے مال اور ان

وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ؕ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ⑰ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ

کی اولاد انھیں اللہ (کے عذاب) سے ہرگز کچھ فائدہ نہیں دیں گے، یہی لوگ دوزخی ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے ⑰ جس دن اللہ ان سب کو دوبارہ اٹھائے گا

جَمِيْعًا فَيَحْلِفُوْنَ لَهٗ كَمَا يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ عَلٰى شَيْءٍ ؕ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ⑱

تو وہ اس کے سامنے قسمیں کھائیں گے جیسے تمھارے سامنے قسمیں کھاتے ہیں، اور وہ سمجھتے ہیں کہ بے شک وہ ایک شے (اچھی راہ) پر ہیں۔ خبردار! بے شک وہی جھوٹے ہیں ⑱

اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ فَاَنْسٰىهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ ؕ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ

ان پر شیطان غالب آگیا ہے، پھر اس نے انھیں اللہ کا ذکر بھلا دیا۔ یہ لوگ شیطان کا گروہ ہیں۔ خبردار! بے شک شیطانی گروہ ہی خسارہ پانے والا

الْخٰسِرُوْنَ ⑲ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗٓ اُولٰٓئِكَ فِي الْاَذَلِّيْنَ ⑳ كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ

ہے ⑲ بے شک جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں، وہی ذلیل ترین لوگوں میں سے ہیں ⑳ اللہ نے لکھ رکھا ہے کہ میں اور میرے

اَنَا وَرُسُلِيْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ㉑ لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ

رسول ضرور غالب آئیں گے، بے شک اللہ قوی، بڑا زبردست ہے ㉑ آپ (ایسی) کوئی قوم نہیں پائیں گے جو اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہوں،

حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ

کہ وہ ان سے دوستی کریں جو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہوں، اگرچہ وہ ان کے باپ یا ان کے بیٹے یا ان کے بھائی یا ان کا کنبہ قبیلہ ہو۔ یہی لوگ ہیں

فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ؕ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

کہ اللہ نے ان کے دلوں میں ایمان لکھ دیا ہے اور ان کی تائید کی ہے اپنی طرف سے ایک روح کے ساتھ، اور وہ انھیں ایسی جنتوں میں داخل کرے گا کہ جن کے نیچے نہریں

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ㉒ ع 3

جاری ہوں گی، وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے، اللہ ان سے راضی ہے اور وہ اس سے راضی ہیں، یہی لوگ اللہ کا گروہ ہیں، جان لو! بے شک (جو) اللہ کا گروہ ہے، وہی فلاح پانے والا ہے ㉒

سُوْرَةُ الْحَشْرِ 59 مَدَنِيَّةٌ 101	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان، بہت رحم کرنے والا ہے	رُكُوْعَاتُهَا 3 اٰيَاتُهَا 24

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ① هُوَ الَّذِيْٓ اَخْرَجَ الَّذِيْنَ

اللہ کے لیے تسبیح کرتی ہے جو چیز آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے، اور وہی غالب ہے، خوب حکمت والا ① وہی ہے جس نے اہل کتاب کے

كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ دِيَارِهِمْ لِاَوَّلِ الْحَشْرِ ؕ مَا ظَنَنْتُمْ اَنْ يَّخْرُجُوْا وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ

کافروں کو پہلی جلاوطنی کے وقت ان کے گھروں سے نکال دیا، تم نے کبھی یہ خیال نہیں کیا تھا کہ وہ (وہاں سے) نکلیں گے، اور انھوں نے سمجھا تھا کہ

مَّانِعَتُهُمْ حُصُوْنُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَاَتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوْا وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ

بے شک ان کے قلعے انھیں اللہ (کے عذاب) سے بچا لیں گے، پھر ان کے پاس اللہ (عذاب لے کر) آیا جہاں سے انھوں نے گمان بھی نہیں کیا تھا، اور اس

يُخْرِبُوْنَ بُيُوْتَهُمْ بِاَيْدِيْهِمْ وَاَيْدِي الْمُؤْمِنِيْنَ ۗ فَاعْتَبِرُوْا يٰٓاُولِي الْاَبْصَارِ ②

نے ان کے دلوں میں رعب ڈال دیا، وہ اپنے گھر اپنے ہاتھوں اجاڑتے تھے اور مومنوں کے ہاتھوں بھی، تو اے آنکھوں والو! عبرت پکڑو②

وَلَوْ لَآ اَنْ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْجَلَاۗءَ لَعَذَّبَهُمْ فِي الدُّنْيَا ۭ وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ ③

اور اگر یہ نہ ہوتا کہ اللہ نے ان کا جلاوطن ہونا لکھ دیا تھا تو وہ انھیں ضرور دنیا ہی میں عذاب دیتا، اور ان کے لیے آخرت میں آگ کا عذاب ہے③ یہ

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَاۗقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ وَمَنْ يُّشَاۗقِّ اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ④ مَا قَطَعْتُمْ

اس لیے کہ بے شک انھوں نے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی، اور جو کوئی اللہ کی مخالفت کرے تو بے شک اللہ سخت سزا دینے والا ہے④ تم نے جو

مِّنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَاۗىِٕمَةً عَلٰٓي اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِيَ الْفٰسِقِيْنَ ⑤

بھی کھجور کا درخت کاٹا یا اسے اس کی جڑوں پر کھڑا چھوڑ دیا تو (یہ) اللہ کے حکم سے ہے، تاکہ وہ نافرمانوں کو رسوا کرے⑤

وَمَآ اَفَاۗءَ اللّٰهُ عَلٰي رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَآ اَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ

اور اللہ نے ان سے اپنے رسول کی طرف جو مال لوٹایا تو اس کے لیے تم نے گھوڑے اور اونٹ نہیں دوڑائے، لیکن اللہ اپنے رسولوں کو جس پر چاہتا

يُسَلِّطُ رُسُلَهٗ عَلٰي مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ⑥ مَآ اَفَاۗءَ اللّٰهُ عَلٰي رَسُوْلِهٖ مِنْ

ہے غلبہ دیتا ہے۔ اور اللہ ہر چیز پر خوب قادر ہے⑥ اللہ اپنے رسول کی طرف بستیوں والوں (کے مال) سے جو کچھ لوٹا دے، تو وہ اللہ کے لیے

اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ كَيْ لَا يَكُوْنَ

اور اس کے رسول کے لیے اور (اس کے) قرابت داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کے لیے ہے، تاکہ وہ (مال) تمھارے دولت مندوں

دُوْلَةًۢ بَيْنَ الْاَغْنِيَاۗءِ مِنْكُمْ ۭ وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۤ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ

ہی کے درمیان گردش نہ کرتا رہے۔ اور اللہ کا رسول تمھیں جو کچھ دے تو وہ لے لو، اور جس سے منع کرے تو اسے چھوڑ دو، اور اللہ سے ڈرتے رہو،

وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ⑦ لِلْفُقَرَاۗءِ الْمُهٰجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ

بے شک اللہ سخت سزا دینے والا ہے⑦ (مال فے) ان مہاجر فقراء کے لیے ہے جو اپنے گھروں اور اپنی جائیدادوں سے نکالے گئے،

وَاَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّيَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ⑧

وہ اللہ کا فضل اور اس کی رضا ڈھونڈتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کی مدد کرتے ہیں، یہی لوگ سچے ہیں⑧

وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ

اور (ان کے لیے ہے) جنھوں نے (مدینہ کو) گھر بنا لیا تھا اور ان (مہاجرین) سے پہلے ایمان لا چکے تھے، وہ (انصار) ان سے محبت کرتے ہیں جو ان کی طرف ہجرت کرے،

صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ڵ

اور وہ اپنے دلوں میں اس (مال) کی کوئی حاجت نہیں پاتے جو ان (مہاجرین) کو دیا جائے اور اپنی ذات پر (ان کو) ترجیح دیتے ہیں اگرچہ خود انھیں سخت ضرورت ہو،

وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (9) وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ

اور جو کوئی اپنے نفس کے لالچ سے بچا لیا گیا، تو وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں (9) اور (فے ان کے لیے ہے) جو ان (مہاجرین و انصار) کے بعد آئے، وہ کہتے ہیں:

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا

اے ہمارے رب! ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو بخش دے جنھوں نے ایمان میں ہم سے پہل کی اور ہمارے دلوں میں اہل ایمان کے لیے کوئی کینہ نہ رکھ۔

لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ (10) اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نَافَقُوْا يَقُوْلُوْنَ لِاِخْوَانِهِمُ

اے ہمارے رب! بے شک تو بہت نرمی والا، نہایت رحم کرنے والا ہے (10) (اے نبی!) کیا آپ نے وہ لوگ نہیں دیکھے جنھوں نے منافقت کی؟ وہ اپنے ان بھائیوں سے،

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَئِنْ اُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَلَا نُطِيْعُ فِيْكُمْ اَحَدًا اَبَدًا ۙ

جو اہل کتاب میں سے کافر ہوئے، کہتے ہیں: اگر تم (مدینہ سے) نکالے گئے تو ہم ضرور تمھارے ساتھ نکلیں گے، اور ہم تمھارے معاملے میں کبھی کسی کی اطاعت نہیں کریں گے،

وَّاِنْ قُوْتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ (11) لَئِنْ اُخْرِجُوْا لَا يَخْرُجُوْنَ مَعَهُمْ ۚ

اور اگر تم سے لڑائی کی گئی تو ہم ضرور تمھاری مدد کریں گے، اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ بے شک وہ جھوٹے ہیں (11) اگر وہ (یہود) نکالے گئے تو یہ (منافقین) ان کے ساتھ نہیں نکلیں گے،

وَلَئِنْ قُوْتِلُوْا لَا يَنْصُرُوْنَهُمْ ۚ وَلَئِنْ نَّصَرُوْهُمْ لَيُوَلُّنَّ الْاَدْبَارَ ۫ ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ (12)

اور اگر ان سے لڑائی کی گئی تو یہ ان کی مدد نہیں کریں گے، اور اگر ان کی مدد کو پہنچے بھی تو ضرور پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے، پھر ان کی مدد نہیں کی جائے گی (12)

لَاَنْتُمْ اَشَدُّ رَهْبَةً فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنَ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ (13)

(اے مسلمانو!) یقیناً ان کے سینوں میں اللہ کی نسبت تمھارا ڈر زیادہ ہے، یہ اس لیے کہ بے شک وہ ایسے لوگ ہیں جو سمجھتے نہیں (13) وہ سب مل کر بھی تم

لَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ جَمِيْعًا اِلَّا فِيْ قُرًى مُّحَصَّنَةٍ اَوْ مِنْ وَّرَآءِ جُدُرٍ ؕ بَاْسُهُمْ بَيْنَهُمْ

سے نہیں لڑ سکیں گے، مگر ایسی بستیوں میں جو قلعہ بند ہیں یا دیواروں کی اوٹ سے، ان کی آپس کی لڑائی (دشمنی) بہت سخت ہے، آپ انھیں اکٹھے سمجھتے

شَدِيْدٌ ؕ تَحْسَبُهُمْ جَمِيْعًا وَّقُلُوْبُهُمْ شَتّٰى ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ (14)

ہیں جبکہ ان کے دل جدا جدا ہیں، یہ اس لیے کہ بے شک وہ ایسے لوگ ہیں جو عقل نہیں رکھتے (14) (ان کی مثال) ان لوگوں کی سی ہے جو ان سے پہلے

كَمَثَلِ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَرِيْبًا ذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ (15)

قریب ہی (بدر میں) اپنی بداعمالی کا وبال چکھ چکے ہیں، اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے (15)

كَمَثَلِ الشَّيْطٰنِ اِذْ قَالَ لِلْاِنْسَانِ اكْفُرْ ۚ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّنْكَ اِنِّيْٓ اَخَافُ

ان کی مثال شیطان کی سی ہے جب وہ انسان سے کہتا ہے کہ کفر کر، پھر جب وہ کفر کرتا ہے تو شیطان کہتا ہے: بے شک میں تجھ سے بری ہوں، میں

اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ (16) فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَآ اَنَّهُمَا فِي النَّارِ خَالِدَيْنِ فِيْهَا ؕ

اللہ رب العالمین سے ڈرتا ہوں (16) لہٰذا ان دونوں کا انجام یہی ہوگا کہ بے شک وہ ہمیشہ (دوزخ کی) آگ میں رہیں گے، اور ظالموں کی سزا یہی

وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِيْنَ (17) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا

ہے (17) اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو، اور (ہر) شخص کو دیکھنا چاہیے کہ اس نے کل کے لیے آگے کیا بھیجا ہے، اور تم اللہ سے ڈرتے رہو، بے شک

قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ⑱

اللہ کو خوب خبر ہے جو تم عمل کرتے ہو⑱

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰىهُمْ اَنْفُسَهُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ⑲

اور ان کی طرح نہ ہو جاؤ جنھوں نے اللہ کو بھلا دیا، تو اللہ نے انھیں اپنا آپ بھلوا دیا، یہی لوگ نافرمان ہیں ⑲

لَا يَسْتَوِيْٓ اَصْحٰبُ النَّارِ وَاَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ؕ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ⑳ لَوْ اَنْزَلْنَا

آگ والے (دوزخی) اور باغ والے (جنتی) کبھی برابر نہیں ہو سکتے، جنتی ہی کامیاب ہیں ⑳ (اے نبی!) اگر ہم اس قرآن کو

هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ

کسی پہاڑ پر نازل کرتے تو آپ دیکھتے کہ وہ اللہ کے خوف سے دب جاتا (اور) پھٹ جاتا،

نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ㉑ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ

اور یہ مثالیں ہم لوگوں کے لیے بیان کرتے ہیں شاید کہ وہ غور و فکر کریں ㉑ وہ اللہ ہی ہے جس کے سوا کوئی معبود

الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ㉒ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ

نہیں، وہ غیب اور حاضر کا جاننے والا ہے، وہ رحمٰن ہے، رحیم ہے ㉒ اللہ وہ ہستی ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ

الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ㉓

بادشاہ ہے، نہایت پاک، سلامتی والا، امن دینے والا، نگہبان، زبردست، زور آور، بڑائی والا، پاک ہے اللہ اس سے جو وہ شرک کرتے ہیں㉓

هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ؕ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ

وہ اللہ ہے، خالق ہے، موجد، صورت گر، اسی کے لیے ہیں اسمائے حُسنیٰ، اسی کی تسبیح پڑھتی ہے جو چیز آسمانوں اور زمین میں ہے،

وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ㉔ ع

اور وہ غالب ہے، خوب حکمت والا ㉔

سُوْرَةُ الْمُمْتَحِنَةِ 60 مَدَنِيَّةٌ 91	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے	رُكُوْعَاتُهَا 2 اٰيَاتُهَا 13

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ

اے ایمان والو! تم میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ، تم ان کی طرف دوستی کا پیغام بھیجتے ہو، حالانکہ وہ حق (سچے دین)

كَفَرُوْا بِمَا جَآءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ ۚ يُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ وَاِيَّاكُمْ اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ ؕ

کے منکر ہوئے ہیں جو تمھارے پاس آیا ہے، وہ رسول کو اور تمھیں بھی جلاوطن کرتے ہیں، اس لیے کہ تم اپنے رب اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔

اِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِيْ سَبِيْلِيْ وَابْتِغَآءَ مَرْضَاتِيْ ۖ تُسِرُّوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ ۖ وَاَنَا اَعْلَمُ

اگر تم میرے راستے میں نکلے ہو، جہاد اور میری رضا ڈھونڈنے کے لیے (تو کفار کو دوست نہ بناؤ)، تم ان کو دوستی کا خفیہ پیغام بھیجتے ہو، اور میں خوب جانتا

بِمَآ اَخْفَيْتُمْ وَمَآ اَعْلَنْتُمْ ؕ وَمَنْ يَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ①

ہوں جو تم چھپاتے ہو اور جو ظاہر کرتے ہو، اور تم میں سے جو کوئی ایسا کرے گا، تو یقیناً وہ سیدھی راہ سے بھٹک گیا①

اِنْ يَّثْقَفُوْكُمْ يَكُوْنُوْا لَكُمْ اَعْدَآءً وَّيَبْسُطُوْٓا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ وَاَلْسِنَتَهُمْ بِالسُّوْٓءِ وَوَدُّوْا

اگر وہ تمھیں (کہیں) پائیں تو تمھارے دشمن ہو جائیں اور اپنے ہاتھ اور اپنی زبانیں تمھاری طرف دراز کریں برائی (کی نیت) سے، اور وہ چاہتے ہیں کہ

لَوْ تَكْفُرُوْنَ ؕ② لَنْ تَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ ۚۛ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚۛ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ ؕ

کسی طرح تم بھی (دین حق کے) منکر ہو جاؤ② تمھارے رشتے ناتے قیامت کے دن تمھیں ہرگز نفع نہیں دیں گے اور نہ تمھاری اولاد، وہ تمھارے

وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ③ قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ ۚ

درمیان فیصلہ کرے گا، اور اللہ خوب دیکھنے والا ہے جو تم عمل کرتے ہو③ یقیناً تمھارے لیے بہترین نمونہ ہے ابراہیم اور ان لوگوں میں جو اس کے ساتھ تھے،

اِذْ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۫ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا

جب انھوں نے اپنی قوم سے کہا تھا: بے شک ہم تم سے اور ان سے بری ہیں جن کی تم عبادت کرتے ہو سوائے اللہ کے، ہم تم سے منکر ہوئے،

بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَآءُ اَبَدًا حَتّٰى تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗٓ اِلَّا قَوْلَ اِبْرٰهِيْمَ

ہمارے اور تمھارے درمیان ہمیشہ کے لیے دشمنی اور بغض ظاہر ہو گیا ہے حتی کہ تم اللہ اکیلے پر ایمان لے آؤ، مگر ابراہیم کا اپنے باپ سے یہ کہنا

لِاَبِيْهِ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَمَآ اَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ؕ رَبَّنَا عَلَيْكَ

کہ میں ضرور تیرے لیے بخشش مانگوں گا، اور میں تیرے لیے اللہ (کی طرف) سے کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتا، اے ہمارے رب!

تَوَكَّلْنَا وَاِلَيْكَ اَنَبْنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ④ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَاغْفِرْ لَنَا

ہم نے تجھی پر توکل کیا اور تیری ہی طرف رجوع کیا، اور تیری ہی طرف ہمیں لوٹنا ہے④ اے ہمارے رب! تو ہمیں ان لوگوں کے لیے فتنہ (آزمائش) نہ بنا جنھوں نے کفر کیا، اور ہمیں بخش دے،

رَبَّنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ⑤ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْهِمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا

اے ہمارے رب! بے شک تو ہی بڑا زبردست، خوب حکمت والا ہے⑤ بلاشبہ تمھارے لیے ان میں بہترین نمونہ ہے، اس شخص کے لیے جو اللہ

اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ ؕ وَمَنْ يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ⑥ ع

(سے ملنے) اور یوم آخرت کی امید رکھتا ہو، اور جو کوئی (حق سے) منہ موڑے تو بے شک اللہ ہی بے پروا، نہایت قابل تعریف ہے⑥

عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ عَادَيْتُمْ مِّنْهُمْ مَّوَدَّةً ؕ وَاللّٰهُ قَدِيْرٌ ؕ

امید ہے کہ اللہ تمھارے اور ان لوگوں کے درمیان دوستی (پیدا) کر دے جن سے تمھاری دشمنی ہے، اور اللہ بہت قدرت والا ہے،

وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ⑦ لَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَلَمْ

اور اللہ خوب بخشنے والا، نہایت رحم کرنے والا ہے⑦ اللہ تمھیں ان لوگوں کی بابت نہیں روکتا جو تم سے دین پر نہیں لڑے اور انھوں نے تمھیں

يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْٓا اِلَيْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ⑧

تمھارے گھروں سے نہیں نکالا، کہ تم ان سے بھلائی کرو اور ان سے انصاف کرو، بے شک اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے⑧

اِنَّمَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ قٰتَلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَاَخْرَجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ وَظٰهَرُوْا

بے شک اللہ تو تمھیں ان لوگوں کی بابت روکتا ہے جو تم سے دین پر لڑے اور انھوں نے تمھیں تمھارے گھروں سے نکالا اور تمھارے نکالنے میں

عَلٰٓى اِخْرَاجِكُمْ اَنْ تَوَلَّوْهُمْ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ (9) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا

مدد کی، کہ تم ان سے دوستی کرو، اور جو کوئی ان سے دوستی کرے تو وہی لوگ ظالم ہیں (9) اے ایمان والو! جب تمھارے پاس مومن عورتیں ہجرت

اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ ۭ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِهِنَّ ۚ فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ

کر کے آئیں تو تم ان کا امتحان لو، اللہ ان کے ایمان کو خوب جانتا ہے، پھر اگر تم انھیں مومن جانو تو انھیں کفار کی طرف نہ لوٹاؤ، نہ وہ (عورتیں)

مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَى الْكُفَّارِ ۭ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّوْنَ لَهُنَّ ۭ

ان (کفار) کے لیے حلال ہیں اور نہ وہ (کافر) ان (عورتوں) کے لیے حلال ہیں، اور تم ان (کفار) کو دے دو جو (مہر) انھوں نے خرچ کیا، اور تم پر

وَاٰتُوْهُمْ مَّآ اَنْفَقُوْا ۭ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ۭ

کوئی گناہ نہیں کہ تم ان سے نکاح کر لو جب تم انھیں ان کے مہر دے دو اور تم کافر عورتوں کی عصمتیں قبضے میں نہ رکھو، اور مانگ لو جو (مہر) تم

وَلَا تُمْسِكُوْا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ وَسْـَٔلُوْا مَآ اَنْفَقْتُمْ وَلْيَسْـَٔلُوْا مَآ اَنْفَقُوْا ۭ ذٰلِكُمْ حُكْمُ

نے خرچ کیا اور چاہیے کہ وہ (کفار) بھی مانگ لیں جو (مہر) انھوں نے خرچ کیا، یہ اللہ کا حکم (فیصلہ) ہے وہ تمھارے درمیان فیصلہ کرتا ہے

اللّٰهِ ۭ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ (10) وَاِنْ فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ اِلَى الْكُفَّارِ

اور اللہ خوب جاننے والا، خوب حکمت والا ہے (10) اور اگر تمھاری بیویوں میں کوئی تم سے کفار کی طرف چلی جائیں،

فَعَاقَبْتُمْ فَاٰتُوا الَّذِيْنَ ذَهَبَتْ اَزْوَاجُهُمْ مِّثْلَ مَآ اَنْفَقُوْا ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ (11)

پھر تم (کفار سے) بدلہ لو (اور غنیمت ہاتھ لگے) تو جن کی بیویاں چلی گئیں، انھیں اس (مہر) کے برابر دے دو جو انھوں نے خرچ کیا، اور تم اللہ سے ڈرو جس پر تم ایمان رکھتے ہو (11)

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰٓى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْـًٔا وَّلَا يَسْرِقْنَ وَلَا

اے نبی! جب آپ کے پاس مومن عورتیں آئیں (اور) وہ آپ سے (ان امور پر) بیعت کریں کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گی، اور نہ چوری کریں گی،

يَزْنِيْنَ وَلَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ

اور نہ زنا کریں گی، اور نہ اپنی اولاد قتل کریں گی، اور نہ بہتان لگائیں گی جو اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے سامنے گھڑ لیں، اور نہ نیک کام میں آپ کی

وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (12)

نافرمانی کریں گی، تو آپ ان سے بیعت لے لیں اور ان کے لیے اللہ سے مغفرت مانگیں، بے شک اللہ خوب بخشنے والا، نہایت رحم کرنے والا ہے (12)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَىِٕسُوْا مِنَ الْاٰخِرَةِ كَمَا يَىِٕسَ

اے ایمان والو! تم اس قوم سے دوستی نہ کرو جن پر اللہ نے غضب (نازل) کیا، وہ آخرت سے مایوس ہو گئے ہیں جیسے کفار قبروں والوں

الْكُفَّارُ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ (13) ع

(کے جی اٹھنے) سے مایوس ہو گئے (13)

سُوْرَةُ الصَّفِّ
61 مَكِّيَّةٌ 109

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان، بہت رحم کرنے والا ہے

رُكُوْعَاتُهَا 2
اٰيَاتُهَا 14

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ① يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اللہ کی تسبیح کرتی ہے جو چیز آسمانوں میں اور جو زمین میں ہے، اور وہ بڑا زبردست، خوب حکمت والا ہے ① اے ایمان والو!
اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ② كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ③
تم وہ بات کیوں کہتے ہو جو تم کرتے نہیں؟ ② اللہ کے ہاں بڑی ناراضی ہے کہ تم وہ بات کہو جو تم کرتے نہیں ③
اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ ④
بے شک اللہ ان لوگوں کو پسند کرتا ہے جو اس کی راہ میں صفیں باندھے لڑتے ہیں، گویا وہ سیسہ پلائی ہوئی عمارت ہیں ④
وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ لِمَ تُؤْذُوْنَنِيْ وَقَدْ تَّعْلَمُوْنَ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ
اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا: اے میری قوم! تم مجھے ایذا کیوں دیتے ہو؟ حالانکہ تم جانتے ہو کہ بلاشبہ میں تمھاری طرف اللہ کا
اِلَيْكُمْ ؕ فَلَمَّا زَاغُوْٓا اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ⑤ وَاِذْ
رسول ہوں، پھر جب وہ ٹیڑھے ہوگئے تو اللہ نے ان کے دل ٹیڑھے کر دیے، اور اللہ نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا ⑤ اور جب عیسیٰ
قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا
ابن مریم نے کہا: اے بنی اسرائیل! بے شک میں تمھاری طرف اللہ کا رسول ہوں، تصدیق کرنے والا ہوں اس (کتاب) تورات کی جو
بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ ؕ فَلَمَّا
مجھ سے پہلے ہے اور ایک رسول کی بشارت دینے والا ہوں، وہ میرے بعد آئے گا، اس کا نام احمد ہوگا، پھر جب وہ (رسول) ان کے پاس
جَآءَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ⑥ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ
کھلی نشانیوں کے ساتھ آیا تو وہ بولے: یہ تو کھلا جادو ہے ⑥ اور اس شخص سے زیادہ ظالم کون ہے جو اللہ پر جھوٹ گھڑے،
وَهُوَ يُدْعٰٓى اِلَى الْاِسْلَامِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ⑦ۚ يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ
حالانکہ اسے اسلام کی طرف بلایا جاتا ہے؟ اور اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا ⑦ وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کا نور (دین اسلام)
بِاَفْوَاهِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ⑧ هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى
اپنے مونہوں سے بجھا دیں، جبکہ اللہ اپنا نور پورا کرنے والا ہے اگرچہ کافر ناپسند ہی کریں ⑧ وہی ہے جس نے اپنا رسول ہدایت
وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ⑨ ع يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
اور دین حق کے ساتھ بھیجا، تاکہ وہ اسے تمام دینوں پر غالب کرے اگرچہ مشرک ناپسند ہی کریں ⑨ اے ایمان والو!
هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ⑩ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ
کیا میں تمھیں ایسی تجارت بتاؤں جو تمھیں دردناک عذاب سے نجات دے؟ ⑩ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ،

وَتُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ

اور اللہ کی راہ میں جہاد کرو اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ۔ یہ تمھارے لیے بہت بہتر ہے اگر تم

تَعْلَمُوْنَ ⑪ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

علم رکھتے ہو ⑪ وہ (اللہ) تمھارے گناہ بخش دے گا اور تمھیں ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی،

وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ⑫ وَاُخْرٰى تُحِبُّوْنَهَا

اور پاکیزہ محلات میں (جو) ہمیشہ رہنے والی جنتوں میں ہیں، یہ ہے عظیم کامیابی ⑫ اور ایک (نعمت) جسے تم پسند کرتے ہو،

نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ⑬ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا

اللہ کی طرف سے مدد اور فتح قریب، اور مومنوں کو بشارت دے دیجیے ⑬ اے ایمان والو! تم اللہ کے مددگار ہو جاؤ،

اَنْصَارَ اللّٰهِ كَمَا قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيّٖنَ مَنْ اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ؕ

جیسے عیسیٰ ابن مریم نے حواریوں سے کہا تھا: اللہ کی راہ میں میرا مددگار کون ہے؟ حواریوں نے کہا: ہم اللہ کے مددگار ہیں،

قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ فَاٰمَنَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ

تو بنی اسرائیل میں سے ایک گروہ ایمان لایا اور دوسرے گروہ نے کفر کیا، تو ہم نے ان لوگوں کو، جو ایمان لائے،

وَكَفَرَتْ طَّآئِفَةٌ ۚ فَاَيَّدْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلٰى عَدُوِّهِمْ فَاَصْبَحُوْا ظٰهِرِيْنَ ⑭ ع

ان کے دشمنوں پر قوت دی تو وہ غالب آ گئے ⑭

سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ 62 مَكِّيَّةٌ 110

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے

رُكُوْعَاتُهَا 2 اٰيَاتُهَا 11

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ① هُوَ الَّذِيْ

اللہ کی تسبیح کرتی ہے جو چیز آسمانوں میں اور جو زمین میں ہے، (وہ) بادشاہ ہے، نہایت پاک ذات، زبردست، بہت حکمت والا ① وہی ہے جس نے

بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ

ان پڑھوں میں ایک رسول بھیجا انھی میں سے، وہ اس کی آیات ان پر تلاوت کرتا ہے اور ان کا تزکیہ کرتا ہے اور انھیں کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے، اور

وَالْحِكْمَةَ ۗ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ② وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ؕ

بلاشبہ اس سے پہلے تو وہ کھلی گمراہی میں پڑے تھے ② اور (اسے) ان میں سے دوسرے لوگوں کے لیے بھی (بھیجا) جو ابھی تک ان کے ساتھ نہیں ملے،

وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ③ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ④

اور وہ (اللہ) زبردست، خوب حکمت والا ہے ③ یہ اللہ کا فضل ہے، وہ جسے چاہتا ہے یہ (فضل) دیتا ہے، اور اللہ عظیم فضل والا ہے ④

مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا ؕ بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ

ان لوگوں کی مثال، جنھیں حامل تورات بنایا گیا، پھر انھوں نے اسے نہیں اٹھایا، اس گدھے کی سی ہے جو کتابیں اٹھاتا ہے، بری مثال ہے اس

الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ⑤ قُلْ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ هَادُوْٓا اِنْ

قوم کی جنھوں نے اللہ کی آیات کو جھٹلایا، اور اللہ ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا ⑤ (اے نبی!) کہہ دیجیے: اے لوگو جو یہودی

زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ اَوْلِيَآءُ لِلّٰهِ مِنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ⑥

ہوئے! اگر تم دعویٰ کرتے ہو کہ بے شک تم اللہ کے دوست ہو سب لوگوں کے سوا، تو موت کی تمنا کرو، اگر تم سچے ہو ⑥

وَلَا يَتَمَنَّوْنَهٗٓ اَبَدًاۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ⑦ قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ

اور وہ کبھی یہ تمنا نہیں کریں گے بوجہ ان (برے اعمال) کے جو وہ اپنے ہاتھوں آگے بھیج چکے ہیں، اور اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے ⑦ کہہ

الَّذِيْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِيْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ

دیجیے: بے شک موت جس سے تم فرار ہوتے ہو، وہ تو یقیناً تمھیں ملنے والی ہے، پھر تم اس کی طرف لوٹائے جاؤ گے جو غیب اور حاضر کو

بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ⑧ ع يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا

جاننے والا ہے، پھر وہ تمھیں جتائے گا جو تم عمل کرتے تھے ⑧ اے ایمان والو! جب اذان دی جائے نماز کے لیے جمعہ کے دن، تو تم

اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ⑨ فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ

اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت کرنا چھوڑ دو، یہ تمھارے لیے بہتر ہے، اگر تم جانتے ہو ⑨ پھر جب نماز پوری ہو جائے،

فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ⑩

تو تم زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو، اور اللہ کو کثرت سے یاد کرو، شاید تم فلاح پاؤ ⑩

وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَاۨ انْفَضُّوْٓا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَآئِمًا ؕ قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ

اور (اے نبی!) جب وہ تجارت ہوتی یا کوئی تماشا دیکھتے ہیں تو اس کی طرف دوڑ پڑتے ہیں اور آپ کو کھڑا چھوڑ جاتے ہیں، کہہ دیجیے:

مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ⑪ ع

جو اللہ کے پاس ہے وہ تماشے اور (سامان) تجارت سے کہیں بہتر ہے اور اللہ بہتر رزق دینے والا ہے ⑪

سُوْرَةُ الْمُنٰفِقُوْنَ

63 مَدَنِيَّةٌ 104 — رُكُوْعَاتُهَا 2 — اٰيَاتُهَا 11

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے

اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۘ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ

(اے نبی!) جب منافق آپ کے پاس آتے ہیں تو وہ کہتے ہیں: ہم شہادت دیتے ہیں کہ بے شک آپ اللہ کے رسول ہیں، اور اللہ جانتا ہے کہ بے شک آپ

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ ① ج اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهُمْ

اس کے رسول ہیں۔ اور اللہ شہادت دیتا ہے کہ یقیناً منافق جھوٹے ہیں ① انھوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا لیا ہے، پھر وہ (لوگوں کو) اللہ کی راہ سے روکتے

سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ② ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ③

ہیں، بے شک بہت برا ہے جو وہ عمل کرتے ہیں ② یہ اس لیے کہ بے شک وہ ایمان لائے، پھر انھوں نے کفر کیا، تو ان کے دلوں پر مہر لگا دی گئی، تو وہ سمجھتے ہی

وَاِذَا رَاَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ اَجْسَامُهُمْ ؕ وَاِنْ يَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ ؕ كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ ؕ
نہیں ③ اور جب آپ انھیں دیکھیں تو آپ کو ان کے جسم اچھے لگتے ہیں اور اگر وہ (کوئی بات) کہیں تو آپ ان کی بات پر کان لگائیں گویا وہ ٹیک لگائی ہوئی
يَحْسَبُوْنَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ ؕ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ ؕ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ز اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ④
لکڑیاں ہوں۔ وہ ہر اونچی آواز کو اپنے خلاف سمجھتے ہیں، وہی (اصل) دشمن ہیں، لہٰذا آپ ان سے بچیں، اللہ انھیں ہلاک کرے وہ کہاں پھیرے جاتے ہیں ④
وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ وَرَاَيْتَهُمْ يَصُدُّوْنَ
اور جب ان سے کہا جائے: آؤ، رسول اللہ تمھارے لیے استغفار کریں، تو وہ (نفی میں) اپنے سر پھیر لیتے ہیں، اور آپ انھیں
وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ⑤ سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ؕ لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ؕ
دیکھتے ہیں کہ وہ تکبر کرتے ہوئے رک جاتے ہیں ⑤ ان کے حق میں برابر ہے کہ آپ ان کے لیے استغفار کریں یا استغفار نہ
اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ⑥ هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ
کریں، اللہ انھیں ہرگز نہیں بخشے گا، بے شک اللہ نافرمان قوم کو ہدایت نہیں دیتا ⑥ وہی ہیں جو کہتے ہیں کہ تم ان پر خرچ نہ کرو
رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا ؕ وَلِلّٰهِ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَفْقَهُوْنَ ⑦
جو رسول اللہ کے پاس ہیں، تاکہ وہ منتشر ہو جائیں، اور اللہ ہی کے ہیں آسمانوں اور زمین کے خزانے، لیکن منافق سمجھتے نہیں ⑦
يَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ ؕ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ
وہ کہتے ہیں: البتہ اگر ہم لوٹ کر مدینے گئے تو معزز ترین لوگ وہاں سے ذلیل ترین لوگوں کو نکال دیں گے، اور عزت اللہ ہی کے لیے
وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ⑧ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
ہے، اور اس کے رسول کے لیے، اور مومنوں کے لیے، لیکن منافق (اس حقیقت کو) نہیں جانتے ⑧ اے ایمان والو!
لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ
تمھارے مال اور تمھاری اولاد تمھیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کر دیں، اور جو کوئی یہ کام کرے تو وہی لوگ خسارہ
هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ⑨ وَاَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِىَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ
پانے والے ہیں ⑨ اور تم اس میں سے خرچ کرو جو ہم نے تمھیں رزق دیا ہے، اس سے پہلے کہ تم میں سے کسی ایک کو موت
فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَآ اَخَّرْتَنِىْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۙ فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ⑩
آئے، پھر وہ کہے: اے میرے رب! تو نے مجھے کچھ مدت تک اور کیوں نہ مہلت دی کہ میں صدقہ کرتا اور صالحین میں سے ہوتا ⑩
وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا ؕ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ⑪ ع
اور اللہ کسی کو ہرگز مہلت نہ دے گا جب اس کی اجل آ جائے گی، اور اللہ اس سے خوب باخبر ہے جو تم عمل کرتے ہو ⑪

سُوْرَةُ التَّغَابُنِ 64 مَكِّيَّةٌ 108

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے

رُكُوْعَاتُهَا 2
اٰيَاتُهَا 18

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ز وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
اللہ کی تسبیح کرتی ہے جو چیز آسمانوں میں اور جو زمین میں ہے۔ اسی کے لیے بادشاہی ہے اور اسی کے لیے (ہر قسم کی) حمد ہے، اور وہ ہر چیز پر خوب
قَدِيْرٌ ① هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَّمِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ ط وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ②
قادر ہے① وہی ہے جس نے تمھیں پیدا کیا، پھر تم میں سے کوئی کافر ہے اور کوئی مومن، اور تم جو عمل کرتے ہو اللہ اسے خوب دیکھنے والا ہے②
خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ ۚ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ③ يَعْلَمُ مَا فِي
اس نے آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا اور تمھیں صورت دی، تو تمھاری صورتیں بہت اچھی بنائیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے③ وہ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ط وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ④ اَلَمْ
جانتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے، اور وہ جانتا ہے جو کچھ تم چھپاتے اور ظاہر کرتے ہو، اور اللہ سینوں کے راز خوب جانتا ہے④ کیا تمھارے
يَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ز فَذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ⑤
پاس ان لوگوں کی خبر نہیں آئی جنھوں نے اس سے پہلے کفر کیا؟ پھر انھوں نے اپنے عملوں کا وبال چکھا، اور ان کے لیے نہایت دردناک عذاب ہے⑤
ذٰلِكَ بِاَنَّهٗ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالُوْٓا اَبَشَرٌ يَّهْدُوْنَنَا ز فَكَفَرُوْا
یہ اس لیے کہ بے شک ان کے رسول ان کے پاس کھلی نشانیاں لاتے تو وہ کہتے: کیا ہمیں بشر راہ دکھائیں گے؟ پھر انھوں نے کفر کیا اور (حق سے) منہ موڑا اور
وَتَوَلَّوْا وَّاسْتَغْنَى اللّٰهُ ط وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ⑥ زَعَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ لَّنْ يُّبْعَثُوْا ط قُلْ
اللہ نے (ان سے) بے پروائی کی، اور اللہ بے پروا، بہت قابل تعریف ہے⑥ کافروں نے دعوی کیا کہ انھیں (قبروں سے) ہرگز نہیں اٹھایا جائے گا۔ (اے نبی!)
بَلٰى وَرَبِّيْ لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ ط وَذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ⑦
کہہ دیجیے: کیوں نہیں؟ میرے رب کی قسم! تمھیں ضرور اٹھایا جائے گا، پھر تمھیں ضرور جتائے جائیں گے جو تم نے عمل کیے، اور یہ اللہ پر بالکل آسان ہے⑦
فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالنُّوْرِ الَّذِيْٓ اَنْزَلْنَا ط وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ⑧ يَوْمَ
چنانچہ تم اللہ اور اس کے رسول اور اس نور پر ایمان لاؤ جو ہم نے نازل کیا، اور اللہ اس سے خوب باخبر ہے جو تم عمل کرتے ہو⑧ جس
يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْجَمْعِ ذٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ ط وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّكَفِّرْ
دن وہ تمھیں اکٹھا کرے گا جمع ہونے کے دن، وہ ہار جیت کا دن ہے۔ اور جو کوئی اللہ پر ایمان لائے اور نیک عمل کرے تو اللہ اس
عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ط ذٰلِكَ
سے اس کی برائیاں دور کر دے گا اور اسے ان جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے ابد تک۔
الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ⑨ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ط وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ⑩ ع
یہی عظیم کامیابی ہے⑨ اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیات جھٹلائیں وہی دوزخ والے ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے، اور وہ برا ٹھکانا ہے⑩
مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ط وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهٗ ط وَاللّٰهُ بِكُلِّ
جو مصیبت بھی آتی ہے وہ اللہ ہی کے حکم سے آتی ہے، اور جو کوئی اللہ پر ایمان لائے تو وہ اس کے دل کو ہدایت دیتا ہے، اور اللہ ہر چیز کو

شَيْءٍ عَلِيْمٌ ⑪ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاِنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ

خوب جاننے والا ہے ⑪ اور تم اللہ کی اطاعت کرو، اور رسول کی اطاعت کرو پھر اگر تم (حق سے) منہ موڑو، تو ہمارے رسول کا کام بس

الْمُبِيْنُ ⑫ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ⑬

کھول کر پہنچا دینا ہے ⑫ اللہ (وہ ہے کہ) اس کے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں، اور لازم ہے کہ مومن اللہ ہی پر توکل کریں ⑬

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ ۚ وَاِنْ تَعْفُوْا

اے ایمان والو! بے شک تمھاری بیویوں اور تمھاری اولاد میں سے بعض تمھارے دشمن ہیں، لہٰذا تم ان سے محتاط رہو۔ اور اگر معاف کر دو اور درگزر

وَتَصْفَحُوْا وَتَغْفِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ⑭ اِنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۭ

کرو اور بخش دو تو بے شک اللہ خوب بخشنے والا، نہایت رحم کرنے والا ہے ⑭ بلاشبہ تمھارے مال اور تمھاری اولاد فتنہ (آزمائش) ہیں، اور اللہ ہی کے پاس

وَاللّٰهُ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ⑮ فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَاَنْفِقُوْا

اجرِ عظیم ہے ⑮ چنانچہ جہاں تک تمھاری استطاعت ہو تم اللہ سے ڈرو اور سنو، اور اطاعت کرو، اور خرچ کرو، یہ تمھاری ذات کے لیے بہتر ہے، اور

خَيْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ ۭ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ⑯

جسے اپنے نفس کے لالچ سے بچا لیا گیا تو وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں ⑯

اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ شَكُوْرٌ حَلِيْمٌ ۙ ⑰

اگر تم اللہ کو قرض دو، قرض حسنہ، تو وہ اسے تمھارے لیے بڑھا دے گا اور تمھیں بخش دے گا۔ اور اللہ بڑا قدر دان، بہت حلم والا ہے ⑰

عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ⑱ ع

وہ غیب اور ظاہر کا علم رکھنے والا، زبردست، خوب حکمت والا ہے ⑱

سُوْرَةُ الطَّلَاقِ
65 مَكِّيَّة 99

رُكُوْعَاتُهَا 2
اٰيَاتُهَا 12

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان، بہت رحم کرنے والا ہے

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاۗءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَاَحْصُوا الْعِدَّةَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ

اے نبی! جب تم عورتوں کو طلاق دینے لگو تو انھیں ان کی عدت کے (آغاز) وقت میں طلاق دو، اور عدت گنتے رہو۔ اور اللہ

رَبَّكُمْ ۚ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ

سے جو تمھارا رب ہے، ڈرو۔ تم انھیں ان کے گھروں سے نہ نکالو، اور نہ وہ خود نکلیں، مگر یہ کہ وہ کوئی کھلی بے حیائی کریں، اور یہ

مُّبَيِّنَةٍ ۭ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۭ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ۭ

اللہ کی حدیں ہیں اور جو شخص اللہ کی حدوں سے آگے بڑھے تو یقیناً اس نے خود پر ظلم کیا۔ (اے مخاطب!) تو نہیں جانتا شاید اللہ

لَا تَدْرِيْ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا ①

اس (طلاق) کے بعد کوئی نئی راہ نکال دے ①

فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ فَارِقُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَّ اَشْهِدُوْا

پھر جب وہ اپنی عدت (ختم ہونے) کو پہنچیں تو تم انھیں معروف طریقے سے (اپنے پاس بحیثیت بیوی) روک لو یا انھیں معروف طریقے سے

ذَوَیْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ وَاَقِيْمُوا الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ ؕ ذٰلِكُمْ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ

چھوڑ دو، اور تم اپنے میں سے دو صاحب عدل آدمی گواہ بنا لو، اور اللہ کے لیے گواہی قائم کرو، اس (حکم) کی اسے نصیحت کی جاتی ہے جو

بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۬ؕ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۝2 وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ

کوئی اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لائے، اور جو شخص اللہ سے ڈرے تو وہ اس کے لیے (مشکلات سے) نکلنے کا راستہ بنا دیتا ہے ② اور وہ

لَا يَحْتَسِبُ ؕ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ؕ قَدْ جَعَلَ

اسے رزق دیتا ہے جہاں سے اسے گمان تک نہیں ہوتا۔ اور جو شخص اللہ پر توکل کرے تو وہ اس کے لیے کافی ہے، بے شک اللہ اپنا کام

اللّٰهُ لِكُلِّ شَیْءٍ قَدْرًا ۝3 وَالّٰٓـئِیْ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَآئِكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ

پورا کر کے رہتا ہے۔ بے شک اللہ نے ہر چیز کے لیے اندازہ مقرر کر رکھا ہے ③ اور وہ جو حیض سے مایوس ہو جائیں تمھاری (طلاق یافتہ)

فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ ۙ وَّالّٰٓـئِیْ لَمْ يَحِضْنَ ؕ وَ اُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ

عورتوں میں سے، اگر تم شک میں پڑو تو ان کی عدت تین ماہ ہے، اور (اسی طرح) ان کی بھی جنھیں (ابھی) حیض نہیں آیا۔ اور حمل والی عورتوں

اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ؕ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا ۝4

کی عدت وضع حمل تک ہے۔ اور جو شخص اللہ سے ڈرے تو وہ اس کے لیے اس کے کام میں آسانی فرماتا ہے ④

ذٰلِكَ اَمْرُ اللّٰهِ اَنْزَلَهٗۤ اِلَيْكُمْ ؕ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُعْظِمْ

یہ اللہ کا حکم ہے جسے اس نے تمھاری طرف نازل کیا ہے، اور جو شخص اللہ سے ڈرے تو وہ اس سے اس کی برائیاں دور کر دیتا ہے،

لَهٗۤ اَجْرًا ۝5 اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِكُمْ وَلَا تُضَآرُّوْهُنَّ

اور اسے زیادہ اجر دیتا ہے ⑤ تم انھیں رہائش دو جہاں تم (خود) رہتے ہو اپنی حیثیت کے مطابق، اور ان کو تنگ کرنے کے لیے

لِتُضَيِّقُوْا عَلَيْهِنَّ ؕ وَاِنْ كُنَّ اُولَاتِ حَمْلٍ فَاَنْفِقُوْا عَلَيْهِنَّ حَتّٰى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ

انھیں تکلیف نہ دو۔ اور اگر وہ (طلاق یافتہ) حمل والیاں ہوں تو وضع حمل تک تم ان پر خرچ کرو، پھر اگر وہ (بچے کو) تمھارے لیے

فَاِنْ اَرْضَعْنَ لَكُمْ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ۚ وَاْتَمِرُوْا بَيْنَكُمْ بِمَعْرُوْفٍ ۚ وَاِنْ تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ

دودھ پلائیں تو تم انھیں ان کی اجرت دو، اور (یہ) آپس میں دستور کے مطابق مشورے سے (طے) کرو، اور اگر تم باہم ضد پکڑ لو تو

لَهٗۤ اُخْرٰى ۝6 لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ ؕ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ فَلْيُنْفِقْ مِمَّاۤ

اسے کوئی اور عورت دودھ پلائے ⑥ پس لازم ہے کہ وسعت والا اپنی وسعت کے مطابق خرچ کرے، اور جس پر اس کا رزق تنگ کیا گیا ہو تو وہ

اٰتٰىهُ اللّٰهُ ؕ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَاۤ اٰتٰىهَا ؕ سَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُّسْرًا ۝7 ع

اسی میں سے خرچ کرے جو اسے اللہ نے دیا۔ اللہ کسی شخص پر اتنی ہی ذمہ داری ڈالتا ہے جتنا اس نے اسے دیا۔ اللہ تنگی کے بعد جلد آسانی فرما دے گا ⑦

وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ اَمْرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهٖ فَحَاسَبْنٰهَا حِسَابًا شَدِيْدًا ۙ

اور کتنی ہی بستیاں ہیں جنھوں نے اپنے رب اور اس کے رسولوں کے حکم سے سرکشی کی تو ہم نے ان کا شدید محاسبہ کیا،

وَّعَذَّبْنٰهَا عَذَابًا نُّكْرًا ⑧ فَذَاقَتْ وَبَالَ اَمْرِهَا وَكَانَ عَاقِبَةُ اَمْرِهَا خُسْرًا ⑨

اور ہم نے انھیں ہولناک عذاب دیا ⑧ بالآخر (ان بستیوں نے) اپنے کرتوتوں کا وبال چکھا اور ان کے کرتوتوں کا انجام

اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰۤاُولِي الْاَلْبَابِ ۚۖ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۛ ۚ

خسارہ ہی تھا ⑨ اللہ نے ان کے لیے شدید عذاب تیار کیا ہے، لہٰذا تم اللہ سے ڈرو اے عقل والو جو ایمان لائے ہو!

قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا ۙ ⑩ رَّسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ مُبَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَ

تحقیق اللہ نے تمھاری طرف ذکر (قرآن) نازل کیا ہے ⑩ (اور) ایک رسول جو تم پر اللہ کی واضح آیات تلاوت کرتا

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ

ہے، تاکہ وہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے، اندھیروں سے روشنی کی طرف نکال لائے۔ اور جو شخص اللہ پر

بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ

ایمان لائے اور نیک عمل کرے، وہ اسے ان جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں، وہ ان میں ہمیشہ

فِيْهَاۤ اَبَدًا ؕ قَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَهٗ رِزْقًا ⑪ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ

رہیں گے ابد تک۔ اللہ نے اس کے لیے اچھا رزق بنایا ہے ⑪ اللہ وہ ذات ہے جس نے سات آسمان پیدا کیے

وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ ؕ يَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى

اور زمینیں بھی ان (آسمانوں) کی مثل، ان کے درمیان اس کا حکم نازل ہوتا ہے، تاکہ تم جان لو کہ بلاشبہ اللہ

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ⑫ ؑ

ہر چیز پر خوب قادر ہے، اور بلاشبہ اللہ نے (اپنے) علم سے ہر شے کا احاطہ کر رکھا ہے ⑫

سُوْرَةُ التَّحْرِيْمِ 66 مَدَنِيَّةٌ 107

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان، بہت رحم کرنے والا ہے

رُكُوْعَاتُهَا 2 اٰيَاتُهَا 12

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ ۚ تَبْتَغِيْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ

اے نبی! آپ حرام کیوں ٹھہراتے ہیں جو اللہ نے آپ کے لیے حلال کیا ہے؟ آپ اپنی بیویوں کی رضامندی چاہتے ہیں۔ اور اللہ خوب بخشنے والا،

رَّحِيْمٌ ① قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَيْمَانِكُمْ ۚ وَاللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ الْعَلِيْمُ

نہایت رحم کرنے والا ہے ① اللہ نے تمھارے لیے تمھاری (ناجائز) قسمیں کھولنا (توڑنا) فرض کر دیا ہے، اور اللہ تمھارا مولا ہے، اور وہ خوب جاننے والا،

الْحَكِيْمُ ② وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِيْثًا ۚ فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِهٖ

خوب حکمت والا ہے ② اور جب نبی نے اپنی بیویوں میں سے کسی ایک سے ایک بات چھپا کر کہی، پھر جب اس نے (دوسری کو) وہ بتا دی اور اللہ نے وہ (گفتگو) اس (نبی)

وَاَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهٗ وَاَعْرَضَ عَنْۢ بَعْضٍ ۚ فَلَمَّا

پر ظاہر کر دی تو اس نے اس میں سے کچھ (اس بیوی کو) جتائی اور کچھ ٹال دی۔ پھر جب اس (نبی) نے اسے وہ (بات) بتائی تو وہ کہنے لگی: آپ کو یہ کس

نَبَّاَهَا بِهٖ قَالَتْ مَنْ اَنْۢبَاَكَ هٰذَا ؕ قَالَ نَبَّاَنِیَ الْعَلِيْمُ الْخَبِيْرُ ③

نے بتائی؟ اس (نبی) نے فرمایا: مجھے علیم وخبیر (اللہ) نے خبر دی ہے ③

اِنْ تَتُوْبَآ اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا ۚ وَاِنْ تَظٰهَرَا عَلَيْهِ

اگر تم دونوں اللہ سے توبہ کرتی ہو (تو بہتر ہے) پس تحقیق تمھارے دل (حق سے) ہٹ گئے ہیں، اور اگر

فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَعْدَ

تم دونوں اس (نبی) کے خلاف ایک دوسری کی مدد کرو گی تو اللہ خود اس کا مددگار ہے اور جبریل اور تمام نیک

ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ ④ عَسٰى رَبُّهٗٓ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗٓ اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ

مومن اور ان کے علاوہ (تمام) فرشتے (بھی) مددگار ہیں ④ اگر وہ (نبی) تمھیں طلاق دے تو شاید اس کا رب اس کو تم سے بہتر بیویاں بدلے میں دے،

مُسْلِمٰتٍ مُّؤْمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰٓئِبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰٓئِحٰتٍ ثَيِّبٰتٍ وَّاَبْكَارًا ⑤

مسلمان، مومن، فرمانبردار، توبہ کرنے والی، عبادت گزار، روزہ دار، شوہر دیدہ اور کنواری عورتیں ⑤

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ

اے ایمان والو! تم خود کو اور اپنے اہل و عیال کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن لوگ اور پتھر ہیں،

وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ

اس پر تندمزاج اور سخت گیر فرشتے (مقرر) ہیں، اللہ انھیں جو حکم دے وہ اس کی نافرمانی نہیں کرتے،

وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ⑥ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَعْتَذِرُوا الْيَوْمَ ؕ اِنَّمَا

اور وہ وہی کرتے ہیں جو انھیں حکم دیا جاتا ہے ⑥ اے کفر کرنے والو! تم آج عذر پیش نہ کرو، یقیناً

تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ⑦ ع يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً

تمھیں وہی بدلہ دیا جائے گا جو تم عمل کرتے تھے ⑦ اے ایمان والو! تم اللہ کے حضور خالص توبہ کرو،

نَّصُوْحًا ؕ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ

شاید تمھارا رب تم سے تمھاری برائیاں دور کر دے اور تمھیں ایسی جنتوں میں داخل کرے جن کے نیچے

مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ يَوْمَ لَا يُخْزِی اللّٰهُ النَّبِیَّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۚ نُوْرُهُمْ

نہریں جاری ہیں، اس دن جب اللہ نبی کو اور اس کے ساتھ ایمان لانے والوں کو رسوا نہیں کرے گا، ان

يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ

کا نور ان کے آگے اور ان کے دائیں دوڑتا ہوگا، وہ کہیں گے: اے ہمارے رب! ہمارے لیے ہمارا نور

لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ⑧ یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَ الْمُنٰفِقِیْنَ

پورا کر اور ہماری مغفرت فرما، بے شک تو ہر چیز پر خوب قادر ہے ⑧ اے نبی! کفار اور منافقین سے جہاد کیجیے

وَ اغْلُظْ عَلَیْهِمْ ؕ وَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَ بِئْسَ الْمَصِیْرُ ⑨ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِیْنَ

اور ان پر سختی کیجیے، اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ برا ٹھکانا ہے ⑨ کفر کرنے والوں کے لیے اللہ نے مثال بیان فرمائی

كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّ امْرَاَتَ لُوْطٍ ؕ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَیْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَیْنِ

نوح کی بیوی اور لوط کی بیوی کی، دونوں ہمارے دو نیک بندوں کے تحت (نکاح میں) تھیں، تو ان دونوں (عورتوں) نے ان کی خیانت کی،

فَخَانَتٰهُمَا فَلَمْ یُغْنِیَا عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَیْـًٔا وَّ قِیْلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدّٰخِلِیْنَ ⑩

پھر وہ دونوں (رسول) ان دونوں (عورتوں) کو اللہ (کے عذاب) سے بچانے میں کچھ کام نہ آئے اور ان (عورتوں) سے کہا گیا: تم دونوں دوزخ میں داخل ہو جاؤ داخل ہونے والوں کے ساتھ ⑩

وَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ ۘ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِیْ عِنْدَكَ

اور اللہ نے اہل ایمان کے لیے فرعون کی بیوی کی مثال بیان کی، جب اس نے کہا: اے میرے رب! میرے لیے اپنے ہاں

بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ وَ نَجِّنِیْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَ عَمَلِهٖ وَ نَجِّنِیْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ۙ⑪

جنت میں ایک گھر بنا، اور مجھے فرعون اور اس کے عمل (شر) سے نجات دے، اور مجھے ظالم قوم سے نجات دے ⑪ (اور مثال بیان فرمائی)

وَ مَرْیَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِیْۤ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِیْهِ مِنْ رُّوْحِنَا وَ صَدَّقَتْ

مریم بنت عمران کی جس نے اپنی عصمت کی حفاظت کی تو ہم نے اس (کے گریبان) میں اپنی روح پھونکی، اور اس نے اپنے رب کے کلمات

بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَ كُتُبِهٖ وَ كَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِیْنَ ⑫ ع

اور اس کی کتابوں کی تصدیق کی، اور وہ فرمانبرداروں میں سے تھی

سُوْرَةُ الْمُلْكِ 67 مَكِّيَّةٌ 77

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان، بہت رحم کرنے والا ہے

رُكُوْعَاتُهَا 2 اٰيَاتُهَا 30

تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ ۡ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرُ ۨ (1) الَّذِيْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ

وہ ذات بڑی ہی بابرکت ہے جس کے ہاتھ میں بادشاہی ہے اور وہ ہر چیز پر خوب قادر ہے (1) وہ جس نے موت وحیات کو پیدا کیا تاکہ وہ تمھیں

لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ (2) الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ۭ

آزمائے کہ تم میں سے کون عمل میں زیادہ اچھا ہے۔ اور وہ زبردست ہے، خوب بخشنے والا (2) وہ جس نے سات آسمان اوپر تلے پیدا کیے۔

مَا تَرٰى فِيْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ۭ فَارْجِعِ الْبَصَرَ ۙ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ (3)

(اے انسان!) تو رحمٰن کی تخلیق میں کوئی تفاوت نہیں دیکھے گا، پھر نگاہ ڈال، کیا تو کوئی دراڑ دیکھتا ہے؟ (3)

ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ (4) وَلَقَدْ زَيَّنَّا

پھر بار بار نگاہ دوڑا، (تیری) نگاہ ذلیل وخوار ہو کر تیری طرف لوٹ آئے گی جبکہ وہ تھکی ماندی ہوگی (4) اور بلاشبہ ہم نے

السَّمَاۗءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ وَجَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ وَاَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيْرِ (5)

آسمان دنیا کو چراغوں سے زینت دی ہے، اور انھیں شیطانوں کو مار بھگانے کا ذریعہ بنایا ہے، اور ہم نے ان کے لیے بھڑکتی آگ کا عذاب تیار کر رکھا ہے (5)

وَلِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ (6) اِذَآ اُلْقُوْا فِيْهَا سَمِعُوْا

اور جن لوگوں نے اپنے رب سے کفر کیا، ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے، اور (وہ) برا ٹھکانا ہے (6) جب وہ اس میں ڈالے جائیں گے تو اس کی گدھے

لَهَا شَهِيْقًا وَّهِيَ تَفُوْرُ (7) تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ ۭ كُلَّمَآ اُلْقِيَ فِيْهَا فَوْجٌ سَاَلَهُمْ خَزَنَتُهَآ

کے زور سے چیخنے جیسی آوازیں سنیں گے اور وہ جوش مار رہی ہوگی (7) قریب ہے کہ وہ غیظ وغضب سے پھٹ پڑے۔ جب بھی کوئی گروہ اس میں ڈالا

اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَذِيْرٌ (8) قَالُوْا بَلٰى قَدْ جَاۗءَنَا نَذِيْرٌ ڏ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ

جائے گا، اس کے داروغے ان سے پوچھیں گے: کیا تمھارے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا تھا؟ (8) وہ کہیں گے: کیوں نہیں! یقیناً ڈرانے والا ہمارے

مِنْ شَيْءٍ ښ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ كَبِيْرٍ (9) وَقَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ

پاس آیا تھا، چنانچہ ہم نے (اس ڈرانے والے کی) تکذیب کی اور کہا کہ اللہ نے (کسی پر) کچھ بھی نہیں اتارا، تم تو بہت بڑی گمراہی میں ہو (9) اور وہ کہیں

مَا كُنَّا فِيْٓ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ (10) فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْۢبِهِمْ ۚ فَسُحْقًا لِّاَصْحٰبِ السَّعِيْرِ (11)

گے: کاش ہم سنتے یا سمجھتے ہوتے تو ہم دوزخیوں میں نہ ہوتے (10) پھر وہ اپنے گناہ کا اعتراف کریں گے، چنانچہ دوزخیوں پر لعنت ہے (11)

اِنَّ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ (12) وَاَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِ اجْهَرُوْا

بے شک جو لوگ اپنے رب سے بن دیکھے ڈرتے ہیں، ان کے لیے مغفرت اور بہت بڑا اجر ہے (12) اور تم اپنی بات چھپا کر کہو یا پکار کر کہو، بے شک وہ

بِهٖ ۭ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ (13) اَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ ۭ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ (14) هُوَ الَّذِيْ

سینوں کے بھید جانتا ہے (13) بھلا وہ نہ جانے گا جس نے (سب کو) پیدا کیا۔ اور وہی باریک بین، باخبر ہے (14) وہی ہے جس نے زمین کو تمھارے تابع کر

جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا فَامْشُوْا فِیْ مَنَاكِبِهَا وَ كُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖ ؕ وَ اِلَیْهِ النُّشُوْرُ ⑮

دیا، لہٰذا تم اس کی راہوں میں چلو اور اس (اللہ) کے رزق میں سے کھاؤ، اور اسی کی طرف جی اٹھنا ہے ⑮

ءَاَمِنْتُمْ مَّنْ فِی السَّمَآءِ اَنْ یَّخْسِفَ بِكُمُ الْاَرْضَ فَاِذَا هِیَ تَمُوْرُ ۙ ⑯

کیا تم اس (اللہ) سے بے خوف ہو گئے ہو جو آسمان میں ہے کہ وہ تمھیں زمین میں دھنسا دے تو ناگہاں وہ لرزنے لگے؟ ⑯

اَمْ اَمِنْتُمْ مَّنْ فِی السَّمَآءِ اَنْ یُّرْسِلَ عَلَیْكُمْ حَاصِبًا ؕ فَسَتَعْلَمُوْنَ كَیْفَ نَذِیْرِ ⑰

یا تم اس (اللہ) سے بے خوف ہو گئے ہو جو آسمان میں ہے کہ وہ تم پر پتھراؤ کرنے والی آندھی بھیجے؟ پھر جلد تم جان لو گے کہ میرا ڈرانا کیسا ہے؟ ⑰ اور

وَ لَقَدْ كَذَّبَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَیْفَ كَانَ نَكِیْرِ ⑱ اَوَ لَمْ یَرَوْا اِلَى الطَّیْرِ فَوْقَهُمْ

بلاشبہ تکذیب کر چکے وہ جوان سے پہلے تھے، چنانچہ (دیکھ لو) میرا عذاب کیسا تھا؟ ⑱ کیا انھوں نے اپنے اوپر پرندے نہیں دیکھے پر پھیلاتے اور

صٰٓفّٰتٍ وَّ یَقْبِضْنَ ؔۘ مَا یُمْسِكُهُنَّ اِلَّا الرَّحْمٰنُ ؕ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَیْءٍۭ بَصِیْرٌ ⑲ اَمَّنْ هٰذَا الَّذِیْ

سکیڑتے ہوئے۔ انھیں (اللہ) رحمٰن کے سوا کوئی نہیں تھامتا، بے شک وہ ہر چیز کو دیکھ رہا ہے ⑲ بھلا ایسا کون ہے جو تمھاری

هُوَ جُنْدٌ لَّكُمْ یَنْصُرُكُمْ مِّنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ ؕ اِنِ الْكٰفِرُوْنَ اِلَّا فِیْ غُرُوْرٍ ۚ ⑳

فوج بن کر تمھاری مدد کرے سوائے رحمٰن کے؟ کافر تو نرے دھوکے میں ہیں ⑳

اَمَّنْ هٰذَا الَّذِیْ یَرْزُقُكُمْ اِنْ اَمْسَكَ رِزْقَهٗ ۚ بَلْ لَّجُّوْا فِیْ عُتُوٍّ وَّ نُفُوْرٍ ㉑

بھلا ایسا کون ہے جو تمھیں رزق دے اگر رحمٰن اپنا رزق روک لے؟ (کوئی نہیں) لیکن وہ سرکشی اور (حق سے) گریز پر اڑے ہوئے ہیں ㉑

اَفَمَنْ یَّمْشِیْ مُكِبًّا عَلٰى وَجْهِهٖۤ اَهْدٰۤى اَمَّنْ یَّمْشِیْ سَوِیًّا عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ㉒

بھلا جو شخص اوندھا ہو کر اپنے چہرے کے بل چلتا ہو، وہ زیادہ ہدایت یافتہ ہے یا وہ جو بالکل سیدھا ہو کر صراط مستقیم پر چلتا ہو؟ ㉒

قُلْ هُوَ الَّذِیْۤ اَنْشَاَكُمْ وَ جَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَ الْاَبْصَارَ وَ الْاَفْـِٕدَةَ ؕ

کہہ دیجیے: وہی ہے جس نے تمھیں پیدا کیا اور تمھارے کان اور آنکھیں اور دل بنائے۔

قَلِیْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ㉓ قُلْ هُوَ الَّذِیْ ذَرَاَكُمْ فِی الْاَرْضِ وَ اِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ ㉔

تم کم ہی شکر ادا کرتے ہو ㉓ کہہ دیجیے: وہی ہے جس نے تمھیں زمین میں پھیلایا، اور اسی کے حضور تم اکٹھے کیے جاؤ گے ㉔

وَ یَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ㉕ قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۪

اور وہ (کافر) کہتے ہیں یہ (قیامت کا) وعدہ کب (پورا) ہوگا اگر تم سچے ہو؟ ㉕ کہہ دیجیے: بے شک (اس کا) علم تو صرف اللہ کے پاس ہے،

وَ اِنَّمَاۤ اَنَا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ㉖ فَلَمَّا رَاَوْهُ زُلْفَةً سِیْٓـَٔتْ وُجُوْهُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ قِیْلَ هٰذَا

اور بس میں تو واضح طور پر ڈرانے والا ہوں ㉖ پھر جب وہ اسے قریب دیکھیں گے تو کافروں کے چہرے بگڑ جائیں گے اور کہا جائے گا:

الَّذِیْ كُنْتُمْ بِهٖ تَدَّعُوْنَ ㉗ قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ اَهْلَكَنِیَ اللّٰهُ وَ مَنْ مَّعِیَ اَوْ رَحِمَنَا ۙ

یہی ہے جو تم مانگتے تھے ㉗ کہہ دیجیے: بھلا دیکھو تو! اگر اللہ مجھے اور ان کو جو میرے ساتھ ہیں، ہلاک کر دے یا ہم پر رحم کرے تو کافروں

فَمَنۡ يُّجِيۡرُ الۡكٰفِرِيۡنَ مِنۡ عَذَابٍ اَلِيۡمٍ ﴿28﴾ قُلۡ هُوَ الرَّحۡمٰنُ اٰمَنَّا بِهٖ وَعَلَيۡهِ تَوَكَّلۡنَا ۚ

کو دردناک عذاب سے کون پناہ دے گا؟﴿28﴾ کہہ دیجیے: وہ رحمٰن ہے، ہم اس پر ایمان لائے اور اسی پر ہم نے توکل کیا، چنانچہ تم جلد

فَسَتَعۡلَمُوۡنَ مَنۡ هُوَ فِىۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ ﴿29﴾ قُلۡ اَرَءَيۡتُمۡ اِنۡ اَصۡبَحَ مَآؤُكُمۡ غَوۡرًا فَمَنۡ

جان لوگے کہ کون کھلی گمراہی میں ہے﴿29﴾ کہہ دیجیے: بھلا دیکھو تو! اگر تمھارا (کنویں کا) پانی گہرا ہو جائے تو تمھارے پاس

يَّاۡتِيۡكُمۡ بِمَآءٍ مَّعِيۡنٍ ﴿30﴾ ع

بہتا ہوا پانی کون لائے گا؟﴿30﴾

سُوۡرَةُ الۡقَلَمِ
68 مَكِّيَّةٌ 2

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ
اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے

رُكُوۡعَاتُهَا 2
اٰيَاتُهَا 52

نٓ وَالۡقَلَمِ وَمَا يَسۡطُرُوۡنَ ﴿1﴾ مَآ اَنۡتَ بِنِعۡمَةِ رَبِّكَ بِمَجۡنُوۡنٍ ﴿2﴾ ج

نٓ قسم ہے قلم کی اور اس کی جو وہ لکھتے ہیں﴿1﴾ (اے نبی!) آپ اپنے رب کے فضل سے مجنون نہیں﴿2﴾

وَاِنَّ لَكَ لَاَجۡرًا غَيۡرَ مَمۡنُوۡنٍ ﴿3﴾ وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيۡمٍ ﴿4﴾ فَسَتُبۡصِرُ وَيُبۡصِرُوۡنَ ﴿5﴾

اور بے شک آپ کے لیے بے انتہا اجر ہے﴿3﴾ اور یقیناً آپ خلق عظیم پر (کاربند) ہیں﴿4﴾ پھر جلد ہی آپ دیکھ لیں گے اور وہ (کفار) بھی دیکھ لیں گے﴿5﴾

بِاَيِّٮكُمُ الۡمَفۡتُوۡنُ ﴿6﴾ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعۡلَمُ بِمَنۡ ضَلَّ عَنۡ سَبِيۡلِهٖ ۖ وَهُوَ اَعۡلَمُ بِالۡمُهۡتَدِيۡنَ ﴿7﴾

کہ تم میں سے کون دیوانہ ہے﴿6﴾ بے شک آپ کا رب ہی بہتر جانتا ہے جو اس کی راہ سے بھٹکا اور وہی بہتر جانتا ہے ہدایت پانے والوں کو﴿7﴾ تو آپ

فَلَا تُطِعِ الۡمُكَذِّبِيۡنَ ﴿8﴾ وَدُّوۡا لَوۡ تُدۡهِنُ فَيُدۡهِنُوۡنَ ﴿9﴾ وَلَا تُطِعۡ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيۡنٍ ﴿10﴾

جھٹلانے والوں کی اطاعت نہ کریں﴿8﴾ وہ چاہتے ہیں کہ آپ (کچھ) نرم پڑیں تو وہ بھی نرم پڑ جائیں﴿9﴾ اور آپ ہر قسمیں کھانے والے ذلیل کی بات

هَمَّازٍ مَّشَّآءٍ ۢ بِنَمِيۡمٍ ﴿11﴾ مَّنَّاعٍ لِّلۡخَيۡرِ مُعۡتَدٍ اَثِيۡمٍ ﴿12﴾ عُتُلٍّ ۢ بَعۡدَ ذٰلِكَ زَنِيۡمٍ ﴿13﴾

نہ مانیں﴿10﴾ جو طعنے دینے والا، انتہائی چغل خور ہے﴿11﴾ بھلائی سے روکنے والا، حد سے گزرنے والا، سخت گناہ گار ہے﴿12﴾ اجڈ، اس کے علاوہ حرام زادہ ہے﴿13﴾

اَنۡ كَانَ ذَا مَالٍ وَّبَنِيۡنَ ﴿14﴾ ط اِذَا تُتۡلٰى عَلَيۡهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيۡرُ الۡاَوَّلِيۡنَ ﴿15﴾ سَنَسِمُهٗ عَلَى

اس لیے کہ (وہ) مال اور بیٹوں والا ہے﴿14﴾ جب اس پر ہماری آیات پڑھی جاتی ہیں تو کہتا ہے کہ پہلوں کے افسانے ہیں﴿15﴾ ہم جلد اسے (اس کی) سونڈ (ناک) پر داغ

الۡخُرۡطُوۡمِ ﴿16﴾ اِنَّا بَلَوۡنٰهُمۡ كَمَا بَلَوۡنَاۤ اَصۡحٰبَ الۡجَنَّةِ ۚ اِذۡ اَقۡسَمُوۡا لَيَصۡرِمُنَّهَا مُصۡبِحِيۡنَ ﴿17﴾

لگائیں گے﴿16﴾ بے شک ہم نے انھیں آزمایا جیسے ہم نے باغ والوں کو آزمایا تھا، جب انھوں نے قسم کھائی کہ صبح ہوتے ہی اس کے پھل کو ضرور توڑ لیں گے﴿17﴾

وَلَا يَسۡتَثۡنُوۡنَ ﴿18﴾ فَطَافَ عَلَيۡهَا طَآئِفٌ مِّنۡ رَّبِّكَ وَهُمۡ نَآئِمُوۡنَ ﴿19﴾ فَاَصۡبَحَتۡ

اور وہ "ان شاء اللہ" نہیں کہہ رہے تھے﴿18﴾ تو آپ کے رب کی طرف سے کوئی پھرنے والا (عذاب) اس (باغ) پر پھر گیا، جبکہ وہ سو رہے تھے﴿19﴾ پھر وہ

كَالصَّرِيۡمِ ﴿20﴾ فَتَنَادَوۡا مُصۡبِحِيۡنَ ﴿21﴾ اَنِ اغۡدُوۡا عَلٰى حَرۡثِكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ

باغ کٹی کھیتی کی طرح ہو گیا﴿20﴾ پھر صبح ہوتے ہی انھوں نے ایک دوسرے کو پکارا﴿21﴾ کہ تم اپنی کھیتی پر صبح سویرے چلو اگر تمھیں پھل توڑنا ہے﴿22﴾ چنانچہ

صٰرِمِیْنَ (22) فَانْطَلَقُوْا وَهُمْ یَتَخَافَتُوْنَ (23) اَنْ لَّا یَدْخُلَنَّهَا الْیَوْمَ عَلَیْكُمْ

وہ چل پڑے اور آپس میں چپکے چپکے کہہ رہے تھے (23) کہ آج تمھارے پاس باغ میں کوئی مسکین داخل نہ ہونے پائے (24) اور وہ صبح سویرے (یہ سوچ

مِّسْكِیْنٌ (24) وَّغَدَوْا عَلٰی حَرْدٍ قٰدِرِیْنَ (25) فَلَمَّا رَاَوْهَا قَالُوْٓا اِنَّا لَضَآلُّوْنَ (26)

کر) لپکتے گئے کہ وہ (مسکینوں کو) روکنے پر قادر ہیں (25) پھر جب انھوں نے باغ دیکھا تو کہا: یقیناً ہم (راہ) بھول گئے ہیں (26)

بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ (27) قَالَ اَوْسَطُهُمْ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ لَوْلَا تُسَبِّحُوْنَ (28)

(نہیں) بلکہ ہم تو محروم ہو گئے (27) ان کا بہترین کہنے لگا: کیا میں نے تمھیں نہیں کہا تھا کہ تم تسبیح کیوں نہیں کرتے؟ (28)

قَالُوْا سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِیْنَ (29) فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰی بَعْضٍ یَّتَلَاوَمُوْنَ (30)

انھوں نے کہا: پاک ہے ہمارا رب، بے شک ہم ہی ظالم تھے (29) پھر وہ ایک دوسرے کی طرف منہ کر کے ملامت کرنے لگے (30)

قَالُوْا یٰوَیْلَنَآ اِنَّا كُنَّا طٰغِیْنَ (31) عَسٰی رَبُّنَآ اَنْ یُّبْدِلَنَا خَیْرًا مِّنْهَآ اِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا رٰغِبُوْنَ (32)

(اور) کہنے لگے: ہائے ہم پر افسوس! بے شک ہم ہی سرکش تھے (31) شاید ہمارا رب بدلے میں اس سے بہتر ہمیں دے، بے شک ہم اپنے رب کی طرف رغبت کرنے والے ہیں (32)

كَذٰلِكَ الْعَذَابُ ؕ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ (33) اِنَّ لِلْمُتَّقِیْنَ

اسی طرح ہوتا ہے عذاب۔ اور آخرت کا عذاب تو سب سے بڑا ہے۔ کاش! انھیں علم ہوتا (33) بے شک متقین کے لیے ان کے

عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ (34) اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِیْنَ كَالْمُجْرِمِیْنَ (35) مَا لَكُمْ وقفة

رب کے ہاں نعمت والے باغات ہیں (34) کیا پھر ہم مسلمانوں کو مجرموں کے برابر ٹھہرائیں گے؟ (35) تمھیں کیا ہوا، تم کیسے فیصلے

كَیْفَ تَحْكُمُوْنَ (36) اَمْ لَكُمْ كِتٰبٌ فِیْهِ تَدْرُسُوْنَ (37) اِنَّ لَكُمْ فِیْهِ لَمَا تَخَیَّرُوْنَ (38) اَمْ لَكُمْ

کرتے ہو؟ (36) کیا تمھارے پاس کوئی کتاب ہے جس میں تم پڑھ لیتے ہو؟ (37) (کہ) اس (کتاب) میں تمھاری من مانی باتیں

اَیْمَانٌ عَلَیْنَا بَالِغَةٌ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ ۙ اِنَّ لَكُمْ لَمَا تَحْكُمُوْنَ (39) سَلْهُمْ اَیُّهُمْ بِذٰلِكَ زَعِیْمٌ (40)

ہوں؟ (38) کیا تم نے ہم سے یوم قیامت تک پہنچنے والی قسمیں لی ہیں کہ تمھارے لیے وہ ہوگا جو تم فیصلہ کرو گے؟ (39) ان سے پوچھیے کہ ان میں کون اس کا ذمہ لیتا ہے؟ (40)

اَمْ لَهُمْ شُرَكَآءُ ۚ فَلْیَاْتُوْا بِشُرَكَآئِهِمْ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِیْنَ (41) یَوْمَ یُكْشَفُ عَنْ

کیا ان کے کوئی شریک ہیں؟ تو چاہیے کہ وہ اپنے شریک لے آئیں اگر وہ سچے ہیں (41) جس دن پنڈلی کھول دی جائے گی اور انھیں سجدے کے

سَاقٍ وَّیُدْعَوْنَ اِلَی السُّجُوْدِ فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ (42) خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ

لیے بلایا جائے گا تو وہ (سجدہ) نہ کر سکیں گے (42) ان کی نظریں جھکی ہوں گی، ان پر ذلت چھا رہی ہوگی۔ اور تحقیق (دنیا میں) انھیں سجدے کے لیے

وَقَدْ كَانُوْا یُدْعَوْنَ اِلَی السُّجُوْدِ وَهُمْ سٰلِمُوْنَ (43) فَذَرْنِیْ وَمَنْ یُّكَذِّبُ بِهٰذَا

بلایا جاتا تھا جب کہ وہ صحیح سالم تھے (43) لہٰذا چھوڑ دیجیے مجھے اور اس کو جو اس حدیث (قرآن) کو جھٹلاتا ہے، ہم انھیں آہستہ آہستہ (تباہی کی طرف

الْحَدِیْثِ ؕ سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَیْثُ لَا یَعْلَمُوْنَ (44) وَاُمْلِیْ لَهُمْ ؕ اِنَّ كَیْدِیْ مَتِیْنٌ (45)

لے جائیں گے اس طرح کہ انھیں علم تک نہ ہوگا (44) اور میں انھیں ڈھیل دیتا ہوں، بے شک میری تدبیر انتہائی پختہ ہے (45)

اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ﴿46﴾ اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ ﴿47﴾

(اے نبی!) کیا آپ ان سے اجر مانگتے ہیں جو وہ چٹی کے بوجھ سے دبے جا رہے ہیں؟ ﴿46﴾ کیا ان کے پاس (علم) غیب ہے تو وہ (اس سے) لکھ لاتے ہیں؟ ﴿47﴾

فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوْتِ ۘ اِذْ نَادٰى وَهُوَ مَكْظُوْمٌ ﴿48﴾

چنانچہ آپ اپنے رب کے حکم کے لیے صبر کریں اور مچھلی والے (یونس) کی طرح نہ ہوں، جب اس نے (اللہ کو) پکارا تھا جبکہ وہ غم سے بھرا ہوا تھا ﴿48﴾

لَوْلَآ اَنْ تَدٰرَكَهٗ نِعْمَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ لَنُبِذَ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ مَذْمُوْمٌ ﴿49﴾ فَاجْتَبٰهُ رَبُّهٗ

اگر اس کے رب کا احسان اسے نہ سنبھالتا تو وہ چٹیل میدان میں پھینکا جاتا جبکہ وہ مذموم ہوتا ﴿49﴾ پھر اس کے رب نے اسے نوازا

فَجَعَلَهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿50﴾ وَاِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَيُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا

اور اس کو صالحین میں شامل کیا ﴿50﴾ یوں لگتا ہے جیسے کافر اپنی (بری) نظروں سے آپ کو پھسلا دیں گے جب وہ یہ ذکر (قرآن)

الذِّكْرَ وَيَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ﴿51﴾ وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿52﴾

سنتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بے شک وہ تو یقیناً دیوانہ ہے ﴿51﴾ اور یہ (قرآن) تو سب جہانوں کے لیے نصیحت ہے۔ ﴿52﴾

سُوْرَةُ الْحَاقَّةِ 69 مَكِّيَّةٌ 78 — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — رکوعاتہا 2 آیاتہا 52

اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان، بہت رحم کرنے والا ہے

اَلْحَاقَّةُ ﴿1﴾ مَا الْحَاقَّةُ ﴿2﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْحَاقَّةُ ﴿3﴾ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ وَعَادٌۢ بِالْقَارِعَةِ ﴿4﴾

ثابت ہونے والی ﴿1﴾ کیا ہے ثابت ہونے والی؟ ﴿2﴾ اور آپ کو کس نے خبر دی کیا ہے ثابت ہونے والی؟ ﴿3﴾ ثمود اور عاد نے اس تہلکہ خیز (قیامت)

فَاَمَّا ثَمُوْدُ فَاُهْلِكُوْا بِالطَّاغِيَةِ ﴿5﴾ وَاَمَّا عَادٌ فَاُهْلِكُوْا بِرِيْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ ﴿6﴾ سَخَّرَهَا

کو جھٹلایا ﴿4﴾ تو جو ثمود تھے وہ انتہائی اونچی خوفناک آواز سے ہلاک کیے گئے ﴿5﴾ اور جو عاد تھے تو وہ یخ تند و تیز بے قابو آندھی سے ہلاک ہوئے ﴿6﴾

عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَّثَمٰنِيَةَ اَيَّامٍ ۙ حُسُوْمًا فَتَرَى الْقَوْمَ فِيْهَا صَرْعٰى ۙ كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ

اللہ نے اسے ان پر سات راتیں اور آٹھ دن جڑ کاٹنے (فنا کرنے) کے لیے مسلط رکھا، پھر تم اس قوم کو پچھاڑے (ہلاک کیے) ہوئے دیکھتے ہو گویا وہ

نَخْلٍ خَاوِيَةٍ ﴿7﴾ فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ مِّنْ بَاقِيَةٍ ﴿8﴾ وَجَآءَ فِرْعَوْنُ وَمَنْ قَبْلَهٗ

کھجور کے کھوکھلے تنے ہوں ﴿7﴾ پھر کیا آپ ان کی کوئی باقیات دیکھتے ہیں؟ ﴿8﴾ اور فرعون اور جو اس سے پہلے تھے اور الٹائی گئی بستیوں والے گناہ

وَالْمُؤْتَفِكٰتُ بِالْخَاطِئَةِ ﴿9﴾ فَعَصَوْا رَسُوْلَ رَبِّهِمْ فَاَخَذَهُمْ اَخْذَةً رَّابِيَةً ﴿10﴾ اِنَّا لَمَّا طَغَا

کرتے تھے ﴿9﴾ پھر انھوں نے اپنے رب کے رسول کی نافرمانی کی تو اس (رب) نے انھیں نہایت سخت گرفت میں لے لیا ﴿10﴾ بے شک جب

الْمَآءُ حَمَلْنٰكُمْ فِي الْجَارِيَةِ ﴿11﴾ لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً وَّتَعِيَهَآ اُذُنٌ وَّاعِيَةٌ ﴿12﴾

پانی میں طغیانی آئی تو ہم نے تمھیں بہتی کشتی میں سوار کیا ﴿11﴾ تاکہ ہم تمھارے لیے اس (فعل) کو نصیحت بنا دیں اور (تاکہ) یاد رکھنے والے کان اسے یاد رکھیں ﴿12﴾

فَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ ﴿13﴾ وَّحُمِلَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً ﴿14﴾

پھر جب صور میں ایک ہی بار پھونک ماری جائے گی ﴿13﴾ اور زمین اور پہاڑ اٹھا کر ایک ہی چوٹ سے ریزہ ریزہ کر دیے جائیں گے ﴿14﴾

فَيَوْمَئِذٍ وَّقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ﴿15﴾ وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ ﴿16﴾

تو اس دن واقع ہونے والی (قیامت) واقع ہوگی (15) اور آسمان پھٹ جائے گا، تو وہ اس دن بہت کمزور ہوگا (16)

وَّالْمَلَكُ عَلٰٓى اَرْجَآئِهَا ؕ وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمٰنِيَةٌ ﴿17﴾

اور فرشتے اس کے کناروں پر ہوں گے، اور اس دن آٹھ (فرشتے) آپ کے رب کا عرش اپنے اوپر اٹھائے ہوں گے (17)

يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُوْنَ لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ ﴿18﴾ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِىَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ۙ فَيَقُوْلُ

اس دن تمھاری پیشی ہوگی اور تمھارا کوئی راز خفیہ نہ رہے گا (18) پھر جسے اس کا اعمال نامہ اس کے دائیں ہاتھ میں دیا گیا تو وہ کہے گا:

هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِيَهْ ﴿19﴾ اِنِّىْ ظَنَنْتُ اَنِّىْ مُلٰقٍ حِسَابِيَهْ ﴿20﴾ فَهُوَ فِىْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ﴿21﴾

لو! میرا اعمال نامہ پڑھو (19) بے شک مجھے یقین تھا کہ مجھے اپنے حساب کو ملنا ہے (20) چنانچہ وہ پسندیدہ زندگی میں ہوگا (21) بہشت بریں

فِىْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ﴿22﴾ قُطُوْفُهَا دَانِيَةٌ ﴿23﴾ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـئًۢا بِمَآ اَسْلَفْتُمْ فِى الْاَيَّامِ

میں (22) اس کے پھل قریب جھکے ہوں گے (23) (کہا جائے گا:) مزے سے کھاؤ اور پیو ان (اعمال) کے بدلے جو تم نے گزرے دنوں

الْخَالِيَةِ ﴿24﴾ وَاَمَّا مَنْ اُوْتِىَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ ۙ فَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِىْ لَمْ اُوْتَ كِتٰبِيَهْ ﴿25﴾

میں آگے بھیجے (24) اور جسے اس کا اعمال نامہ اس کے بائیں ہاتھ میں دیا گیا تو وہ کہے گا: کاش! مجھے میرا اعمال نامہ نہ دیا جاتا (25)

وَلَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ ﴿26﴾ يٰلَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ﴿27﴾ مَآ اَغْنٰى عَنِّىْ مَالِيَهْ ﴿28﴾ هَلَكَ

اور مجھے خبر نہ ہوتی میرا حساب کیا ہے (26) کاش! وہی (موت) فیصلہ کن (ثابت) ہوتی (27) مجھے میرے مال نے کچھ فائدہ نہ دیا (28) میری

عَنِّىْ سُلْطٰنِيَهْ ﴿29﴾ خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ﴿30﴾ ثُمَّ الْجَحِيْمَ صَلُّوْهُ ﴿31﴾ ثُمَّ فِىْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا

حکومت مجھ سے چھن گئی (29) (حکم ہوگا:) اسے پکڑو، پھر طوق ڈال دو (30) پھر اسے جہنم کی آگ میں جھونک دو (31) پھر ایک زنجیر میں،

سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ ﴿32﴾ اِنَّهٗ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ ﴿33﴾ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ

جس کی پیمائش ستر گز ہے، اسے جکڑ (یا پرو) دو (32) بے شک وہ اللہ عظیم پر ایمان نہیں لاتا تھا (33) اور نہ مسکین کو کھانا کھلانے پر شوق

الْمِسْكِيْنِ ﴿34﴾ فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هٰهُنَا حَمِيْمٌ ﴿35﴾ وَّلَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِيْنٍ ﴿36﴾

دلاتا تھا (34) لہٰذا آج یہاں کوئی اس کا غم خوار دوست نہیں (35) اور زخموں کے دھوون کے سوا کوئی کھانا نہیں (36)

لَّا يَاْكُلُهٗٓ اِلَّا الْخَاطِـُٔوْنَ ﴿37﴾ فَلَآ اُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُوْنَ ﴿38﴾ وَمَا لَا تُبْصِرُوْنَ ﴿39﴾

خطا کاروں کے سوا اسے کوئی نہیں کھاتا (37) تو میں ان چیزوں کی قسم کھاتا ہوں جو تم دیکھتے ہو (38) اور (ان کی) جو تم نہیں دیکھتے (39)

اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ﴿40﴾ وَّمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ ؕ قَلِيْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ ﴿41﴾

بلاشبہ یہ (قرآن) رسول کریم کا قول ہے (40) اور یہ کسی شاعر کا قول نہیں، تم کم ہی ایمان لاتے ہو (41) اور نہ (یہ)

وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ﴿42﴾ تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿43﴾ وَلَوْ تَقَوَّلَ

کسی کاہن کا قول ہے، تم کم ہی نصیحت پکڑتے ہو (42) (یہ تو) رب العالمین کی طرف سے نازل شدہ ہے (43) اور اگر یہ ہم

عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ (44) لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ (45) ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ (46) فَمَا مِنْكُمْ

پر کوئی بات گھڑ کر لگا تا (44) تو یقیناً ہم اس کا دایاں ہاتھ پکڑ لیتے (45) پھر ہم اس کی شہ رگ کاٹ ڈالتے (46) پھر تم میں سے کوئی ایک بھی (ہمیں)

مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حٰجِزِيْنَ (47) وَاِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ (48) وَاِنَّا لَنَعْلَمُ اَنَّ مِنْكُمْ مُّكَذِّبِيْنَ (49)

اس سے روکنے والا نہ ہوتا (47) اور بلاشبہ یہ (قرآن) تو متقین کے لیے نصیحت ہے (48) اور یقیناً ہمیں علم ہے کہ تم میں سے بعض (اس کی) تکذیب کرتے

وَاِنَّهٗ لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ (50) وَاِنَّهٗ لَحَقُّ الْيَقِيْنِ (51) فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ (52)

ہیں (49) اور یقیناً وہ (جھٹلانا) کافروں کے لیے باعث حسرت ہے (50) اور بے شک یہ ثابت شدہ یقین ہے (51) چنانچہ اپنے رب عظیم کے نام کی تسبیح کیجیے (52)

سُوْرَةُ الْمَعَارِجِ 70 مَكِّيَّةٌ 79 | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | رُكُوْعَاتُهَا 2 اٰيَاتُهَا 44

اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان، بہت رحم کرنے والا ہے

سَاَلَ سَآئِلٌ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ (1) لِّلْكٰفِرِيْنَ لَيْسَ لَهٗ دَافِعٌ (2) مِّنَ اللّٰهِ ذِي الْمَعَارِجِ (3)

ایک سائل نے عذاب مانگا جو واقع ہونے والا ہے (1) کافروں پر، کوئی اسے ٹالنے والا نہیں (2) اس اللہ کی طرف سے جو اونچے درجوں والا ہے (3)

تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ (4)

فرشتے اور روح (جبریل) اس کی طرف چڑھیں گے ایسے دن میں جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے (4)

فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِيْلًا (5) اِنَّهُمْ يَرَوْنَهٗ بَعِيْدًا (6) وَّنَرٰىهُ قَرِيْبًا (7) يَوْمَ تَكُوْنُ السَّمَآءُ

تو (اے نبی!) آپ صبر جمیل سے کام لیجیے (5) بے شک وہ (لوگ) اس کو دور دیکھتے ہیں (6) اور ہم اسے قریب دیکھتے ہیں (7) جس دن آسمان پگھلے تانبے

كَالْمُهْلِ (8) وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ (9) وَلَا يَسْـَٔلُ حَمِيْمٌ حَمِيْمًا (10) يُّبَصَّرُوْنَهُمْ ؕ يَوَدُّ

جیسا ہوگا (8) اور پہاڑ دھنکی ہوئی رنگین اون جیسے ہو جائیں گے (9) اور کوئی جگری دوست کسی جگری دوست کو نہ پوچھے گا (10) حالانکہ وہ انھیں دکھلا بھی

الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِيْ مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍۭ بِبَنِيْهِ (11) وَصَاحِبَتِهٖ وَاَخِيْهِ (12) وَفَصِيْلَتِهِ

دیے جائیں گے۔ مجرم چاہے گا کاش! عذاب سے (بچنے کو) اپنے بیٹے فدیے میں دے دے (11) اور اپنی بیوی اور اپنا بھائی (12) اور اپنا خاندان جو اسے

الَّتِيْ تُـْٔوِيْهِ (13) وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۙ ثُمَّ يُنْجِيْهِ (14) كَلَّا ؕ اِنَّهَا لَظٰى (15)

پناہ دیتا تھا (13) اور جتنے زمین پر ہیں سب، پھر وہ (فدیہ) اسے نجات دلا دے (14) ہرگز نہیں! بے شک وہ بھڑکتی آگ ہے (15)

نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى (16) تَدْعُوْا مَنْ اَدْبَرَ وَتَوَلّٰى (17) وَجَمَعَ فَاَوْعٰى (18) اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ

چمڑیاں ادھیڑ دینے والی (16) وہ (ہر) اس شخص کو پکارے گی جس نے پیٹھ پھیری اور (حق سے) منہ موڑا (17) اور (مال) جمع کیا اور سینت سینت کر رکھا (18)

هَلُوْعًا (19) اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوْعًا (20) وَّاِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوْعًا (21) اِلَّا الْمُصَلِّيْنَ (22) الَّذِيْنَ

بے شک انسان کو بے صبر (تھڑدلا) پیدا کیا گیا (19) جب اسے شر پہنچے تو گھبرا جاتا ہے (20) اور جب اسے خیر ملے تو نہایت کنجوس بن جاتا ہے (21) مگر وہ

هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَآئِمُوْنَ (23) وَالَّذِيْنَ فِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ (24)

نمازی (22) جو اپنی نماز پر ہمیشہ قائم ہیں (23) اور جن کے مالوں میں حق مقرر ہے (24)

لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ﴿25﴾ وَالَّذِيْنَ يُصَدِّقُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ﴿26﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ
سوالی اور محروم کا ﴿25﴾ اور جو یوم جزا کی تصدیق کرتے ہیں ﴿26﴾ اور جو اپنے رب کے عذاب سے ڈرنے
عَذَابِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ﴿27﴾ اِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَاْمُوْنٍ ﴿28﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ
والے ہیں ﴿27﴾ بے شک ان کے رب کا عذاب بے خوف ہونے کی چیز نہیں ﴿28﴾ اور جو اپنی شرمگاہوں کی
حٰفِظُوْنَ ﴿29﴾ اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ﴿30﴾
حفاظت کرنے والے ہیں ﴿29﴾ سوائے اپنی بیویوں یا اپنی لونڈیوں کے، پھر یقیناً ان پر کوئی ملامت نہیں ﴿30﴾
فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ﴿31﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ
پھر جو کوئی اس کے علاوہ چاہے تو وہی حد سے گزرنے والے ہیں ﴿31﴾ اور جو اپنی امانتیں اور اپنے عہد نبھانے والے ہیں ﴿32﴾ اور جو اپنی
رٰعُوْنَ ﴿32﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِشَهٰدٰتِهِمْ قَآئِمُوْنَ ﴿33﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ﴿34﴾
شہادتوں پر قائم ہیں ﴿33﴾ اور جو اپنی نماز کی حفاظت کرتے ہیں ﴿34﴾ وہی لوگ باغوں میں معزز ہوں گے ﴿35﴾ پھر (اے نبی!) کافروں کو کیا
اُولٰٓئِكَ فِىْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ ﴿35﴾ فَمَالِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا قِبَلَكَ مُهْطِعِيْنَ ﴿36﴾ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ
ہوا ہے کہ آپ کی طرف دوڑے آرہے ہیں ﴿36﴾ دائیں سے اور بائیں سے گروہ کے گروہ؟ ﴿37﴾ کیا ان میں سے ہر شخص طمع رکھتا ہے
الشِّمَالِ عِزِيْنَ ﴿37﴾ اَيَطْمَعُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّدْخَلَ جَنَّةَ نَعِيْمٍ ﴿38﴾ كَلَّا ؕ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ
کہ اسے نعمتوں والی جنت میں داخل کیا جائے گا؟ ﴿38﴾ ہرگز نہیں! بے شک ہم نے انھیں اس چیز سے تخلیق کیا جسے وہ جانتے ہیں ﴿39﴾ پس میں
مِّمَّا يَعْلَمُوْنَ ﴿39﴾ فَلَآ اُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشٰرِقِ وَالْمَغٰرِبِ اِنَّا لَقٰدِرُوْنَ ﴿40﴾ عَلٰٓى اَنْ نُّبَدِّلَ
مشرقوں اور مغربوں کے رب کی قسم کھاتا ہوں، یقیناً ہم قادر ہیں ﴿40﴾ اس بات پر کہ (انھیں) بدل کر ان سے بہتر لے آئیں، اور ہم عاجز
خَيْرًا مِّنْهُمْ ۙ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ﴿41﴾ فَذَرْهُمْ يَخُوْضُوْا وَيَلْعَبُوْا حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ
ومغلوب نہیں ﴿41﴾ چنانچہ آپ انھیں چھوڑ دیجیے، وہ باتیں بنائیں اور کھیلیں حتی کہ اپنے اس دن سے دوچار ہوں جس کا ان
الَّذِىْ يُوْعَدُوْنَ ﴿42﴾ يَوْمَ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ سِرَاعًا كَاَنَّهُمْ اِلٰى نُصُبٍ يُّوْفِضُوْنَ ﴿43﴾
سے وعدہ کیا جاتا ہے ﴿42﴾ جس دن وہ قبروں سے دوڑتے نکلیں گے جیسے وہ آستانوں کی طرف دوڑ رہے ہوں ﴿43﴾
خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِىْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ﴿44﴾
ان کی نگاہیں جھکی ہوں گی، ان پر ذلت چھا رہی ہوگی۔ یہی وہ دن ہے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے ﴿44﴾

سُوْرَةُ نُوْحٍ 71 — مَكِّيَّةٌ 71 — رُكُوْعَاتُهَا 2 — اٰيَاتُهَا 28

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے

اِنَّآ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖٓ اَنْ اَنْذِرْ قَوْمَكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿1﴾ قَالَ
بے شک ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا کہ تو اپنی قوم کو ڈرا، اس سے پہلے کہ انھیں دردناک عذاب آلے ﴿1﴾ اس نے کہا: اے میری قوم!

يٰقَوْمِ اِنِّيْ لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ② اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ وَاَطِيْعُوْنِ ③ يَغْفِرْ لَكُمْ

بے شک میں تمھیں کھلم کھلا ڈرانے والا ہوں② یہ کہ تم اللہ کی عبادت کرو اور اس سے ڈرو اور میری اطاعت کرو③ وہ گناہوں سے تمھاری مغفرت

مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُؤَخِّرْكُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ اِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ اِذَا جَآءَ لَا يُؤَخَّرُ ۘ لَوْ كُنْتُمْ

کرے گا اور تمھیں ایک مقررہ وقت تک مہلت دے گا۔ بے شک جب اللہ کا مقررہ وقت آجائے تو وہ مؤخر نہیں ہوتا۔ کاش! تمھیں علم ہوتا④

تَعْلَمُوْنَ ④ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ دَعَوْتُ قَوْمِيْ لَيْلًا وَّنَهَارًا ⑤ فَلَمْ يَزِدْهُمْ دُعَآءِيْٓ اِلَّا فِرَارًا ⑥

اس نے کہا: میرے رب! بے شک میں نے اپنی قوم کو رات دن دعوت دی⑤ چنانچہ میری دعوت نے ان کے (حق سے) فرار ہی کو زیادہ کیا⑥

وَاِنِّيْ كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوْٓا اَصَابِعَهُمْ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ وَاَصَرُّوْا

اور میں نے جب بھی انھیں دعوت دی تاکہ تو ان کی مغفرت کرے، تو انھوں نے اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں ڈال لیں اور اپنے کپڑے

وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا ⑦ ثُمَّ اِنِّيْ دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا ⑧ ثُمَّ اِنِّيْٓ اَعْلَنْتُ لَهُمْ وَاَسْرَرْتُ

(اوپر) لپیٹ لیے اور ضد کی اور انتہائی تکبر کیا⑦ پھر بے شک میں نے انھیں کھلی دعوت دی⑧ پھر میں نے ان سے علانیہ کہا اور چپکے

لَهُمْ اِسْرَارًا ⑨ فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ⑩ يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ

چپکے بھی سمجھایا⑨ چنانچہ میں نے کہا: تم اپنے رب سے استغفار کرو بے شک وہ بڑا ہی بخشنے والا ہے⑩ وہ تم پر آسمان سے موسلا دھار بارش

مِّدْرَارًا ⑪ وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ⑫

برسائے گا⑪ اور تمھیں مال اور بیٹوں سے بڑھائے گا اور تمھارے لیے باغ پیدا کرے گا اور نہریں جاری کرے گا⑫

مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا ⑬ وَقَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا ⑭

تمھیں کیا ہوا ہے کہ اللہ کے لیے وقار (عظمت) کا عقیدہ نہیں رکھتے؟⑬ حالانکہ اس نے تمھیں کئی مرحلوں میں تخلیق کیا ہے⑭

اَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ⑮ وَّجَعَلَ الْقَمَرَ فِيْهِنَّ نُوْرًا وَّجَعَلَ

کیا تم نے دیکھا نہیں کہ اللہ نے سات آسمان تہ بہ تہ کیسے تخلیق کیے؟⑮ اور اس نے ان میں چاند کو روشن اور سورج کو

الشَّمْسَ سِرَاجًا ⑯ وَاللّٰهُ اَنْۢبَتَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا ⑰ ثُمَّ يُعِيْدُكُمْ فِيْهَا وَيُخْرِجُكُمْ

چراغ بنایا؟⑯ اور اللہ ہی نے تمھیں زمین سے (خاص انداز سے) اگایا؟⑰ پھر وہ تمھیں اس میں لوٹائے گا، اور پھر تمھیں

اِخْرَاجًا ⑱ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ بِسَاطًا ⑲ لِّتَسْلُكُوْا مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا ⑳ قَالَ

(دوبارہ) نکالے گا⑱ اور اللہ نے زمین کو تمھارے لیے بچھونا بنایا⑲ تاکہ تم اس کی کھلی راہوں میں چلو⑳ نوح نے کہا: اے میرے رب!

نُوْحٌ رَّبِّ اِنَّهُمْ عَصَوْنِيْ وَاتَّبَعُوْا مَنْ لَّمْ يَزِدْهُ مَالُهٗ وَوَلَدُهٗٓ اِلَّا خَسَارًا ㉑ وَمَكَرُوْا

بے شک انھوں نے میری نافرمانی کی اور ان کا اتباع کیا جنھیں ان کے مال اور اولاد نے خسارے ہی میں بڑھایا㉑ اور انھوں نے بڑے

مَكْرًا كُبَّارًا ㉒ وَقَالُوْا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا ۙ وَّلَا يَغُوْثَ

بڑے مکر کیے㉒ اور انھوں نے کہا: تم اپنے معبودوں کو نہ چھوڑو، اور نہ چھوڑو تم وَدّ کو اور نہ سُواع کو اور نہ یغوث اور یعوق اور نسر کو㉓

وَ يَعُوْقَ وَ نَسْرًا ﴿٢٣﴾ وَ قَدْ اَضَلُّوْا كَثِيْرًا ۚ وَ لَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا ضَلٰلًا ﴿٢٤﴾ مِمَّا خَطِيْٓـٰٔتِهِمْ

اور انھوں نے بہتوں کو گمراہ کیا، اور (اے اللہ!) تو ظالموں کو ضلالت ہی میں زیادہ کر ﴿٢٤﴾ وہ اپنی خطا کاریوں کی وجہ سے غرق کیے گئے، پھر

اُغْرِقُوْا فَاُدْخِلُوْا نَارًا ۙ۬ فَلَمْ يَجِدُوْا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْصَارًا ﴿٢٥﴾ وَ قَالَ نُوْحٌ رَّبِّ

دوزخ میں داخل کیے گئے، تو انھوں نے اللہ کے سوا کوئی اپنا مددگار نہ پایا ﴿٢٥﴾ اور نوح نے کہا: اے میرے رب! زمین پر بسنے والے کسی کافر کو

لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا ﴿٢٦﴾ اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ

نہ چھوڑ ﴿٢٦﴾ بلاشبہ اگر تو انھیں چھوڑ دے گا تو وہ تیرے بندوں کو گمراہ کریں گے اور (آیندہ)

يُضِلُّوْا عِبَادَكَ وَ لَا يَلِدُوْٓا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ﴿٢٧﴾ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَ لِوَالِدَيَّ وَ لِمَنْ دَخَلَ

فاجر کافر ہی جنیں گے ﴿٢٧﴾ اے میرے رب! تو میری اور میرے والدین کی مغفرت فرما اور (ہر) اس شخص کی جو میرے گھر میں مومن ہو کر

بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَ لَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا تَبَارًا ﴿٢٨﴾

داخل ہو اور مومنین اور مومنات کی (مغفرت کر) اور ظالموں کو بربادی اور ہلاکت ہی میں زیادہ کر ﴿٢٨﴾

سُوْرَةُ الْجِنِّ 72 مَكِّيَّةٌ 40	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان، بہت رحم کرنے والا ہے	رُكُوْعَاتُهَا 2 آيَاتُهَا 28

قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ۙ﴿١﴾ يَّهْدِيْٓ اِلَى

(اے نبی!) کہہ دیجیے: میری طرف وحی کی گئی ہے کہ جنوں کی ایک جماعت نے (قرآن) غور سے سنا تو انھوں نے کہا: بے شک ہم نے ایک عجیب قرآن

الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ؕ وَ لَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا ۙ﴿٢﴾

سنا ہے ﴿١﴾ وہ رشد و ہدایت کی راہ دکھاتا ہے تو ہم اس پر ایمان لائے ہیں، اور ہم کسی کو بھی اپنے رب کا شریک نہیں ٹھہرائیں گے ﴿٢﴾

وَّ اَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّ لَا وَلَدًا ۙ﴿٣﴾ وَّ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى

اور یہ کہ ہمارے رب کی شان بہت اونچی ہے، نہ اس نے (اپنی) کوئی بیوی بنائی ہے اور نہ اولاد ﴿٣﴾ اور یہ کہ ہمارے بے وقوف اللہ کی بابت ناحق جھوٹی

اللّٰهِ شَطَطًا ۙ﴿٤﴾ وَّ اَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَ الْجِنُّ عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۙ﴿٥﴾ وَّ اَنَّهٗ

باتیں لگاتے تھے ﴿٤﴾ اور یہ کہ ہمارا خیال تھا کہ انسان اور جن اللہ پر ہرگز جھوٹ نہیں بولیں گے ﴿٥﴾ اور بے شک انسانوں کے کچھ مرد جنوں کے کچھ

كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا ۙ﴿٦﴾

مردوں کی پناہ پکڑتے تھے تو انھوں نے ان کو سرکشی میں بڑھایا ﴿٦﴾

وَّ اَنَّهُمْ ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا ۙ﴿٧﴾ وَّ اَنَّا لَمَسْنَا السَّمَآءَ

اور یہ کہ انھوں نے خیال کیا تھا جیسے تم (جنوں) نے خیال کیا تھا کہ اللہ کسی کو دوبارہ نہیں اٹھائے گا ﴿٧﴾ اور یہ کہ ہم نے آسمان کو ٹٹولا تو

فَوَجَدْنٰهَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيْدًا وَّ شُهُبًا ۙ﴿٨﴾ وَّ اَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ ؕ

اسے سخت پہریداروں اور شہابوں (شعلوں) سے بھرا پایا ﴿٨﴾ اور یہ کہ ہم آسمان کے ٹھکانوں میں سن گن لینے کو بیٹھا کرتے تھے، چنانچہ

فَمَنْ يَّسْتَمِعِ الْاٰنَ يَجِدْ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا ﴿9﴾ وَّاَنَّا لَا نَدْرِيْٓ اَشَرٌّ اُرِيْدَ بِمَنْ فِي

اب جو سننے کی کوشش کرتا ہے تو ایک شہاب اپنی گھات میں پاتا ہے⑨ اور یہ کہ ہم نہیں جانتے کہ کیا زمین والوں کے لیے برا ارادہ

الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا ﴿10﴾ وَّاَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ وَمِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ ۭ كُنَّا

کیا گیا ہے یا ان کے رب نے ان کے لیے بھلائی کا ارادہ کیا ہے⑩ اور یہ کہ ہم میں سے نیک بھی ہیں اور اس کے سوا بھی ہیں،

طَرَاۗىِٕقَ قِدَدًا ﴿11﴾ وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ نُّعْجِزَ اللّٰهَ فِي الْاَرْضِ وَلَنْ نُّعْجِزَهٗ هَرَبًا ﴿12﴾ وَّاَنَّا لَمَّا

ہم مختلف طریقوں (مذاہب) پر تھے⑪ اور یہ کہ ہمیں یقین ہو چکا کہ ہم اللہ کو زمین میں ہرگز عاجز نہیں کر سکتے اور نہ (کہیں) بھاگ کر ہی عاجز کر سکتے ہیں⑫

سَمِعْنَا الْهُدٰٓى اٰمَنَّا بِهٖ ۭ فَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِرَبِّهٖ فَلَا يَخَافُ بَخْسًا وَّلَا رَهَقًا ﴿13﴾ وَّاَنَّا مِنَّا

اور یہ کہ جب ہم نے ہدایت (کی بات) سنی تو اس پر ایمان لے آئے، پھر جو کوئی اپنے رب پر ایمان لائے تو اسے نہ تو کسی نقصان کا خوف ہوگا اور نہ ظلم کا⑬

الْمُسْلِمُوْنَ وَمِنَّا الْقٰسِطُوْنَ ۭ فَمَنْ اَسْلَمَ فَاُولٰۗىِٕكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا ﴿14﴾ وَاَمَّا الْقٰسِطُوْنَ فَكَانُوْا

اور یہ کہ ہم میں مسلمان بھی ہیں اور ظالم بھی، پھر جو کوئی اسلام لائے تو انھوں نے ہدایت کی راہ ڈھونڈ لی⑭ اور لیکن جو ظالم ہیں تو وہ جہنم کا ایندھن ہیں⑮

لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ﴿15﴾ وَّاَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا عَلَي الطَّرِيْقَةِ لَاَسْقَيْنٰهُمْ مَّاۗءً غَدَقًا ﴿16﴾ لِّنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ۭ

اور (وحی کی گئی ہے) کہ اگر (لوگ) سیدھی راہ پر قائم رہتے تو ہم انھیں خوب سیراب کرتے⑯ تاکہ ہم اس میں انھیں آزمائیں، اور جو کوئی اپنے رب کے

وَمَنْ يُّعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا ﴿17﴾ وَّاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا

ذکر سے منہ موڑے گا تو اسے وہ بڑھتے چڑھتے عذاب میں مبتلا کرے گا⑰ اور یہ کہ مسجدیں اللہ ہی کے لیے ہیں، لہٰذا اللہ کے سا

مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ﴿18﴾ وَّاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا ﴿19﴾ ع

تھ کسی کو بھی نہ پکارو⑱ اور یہ کہ جب اللہ کا بندہ (محمد ﷺ) اللہ کو پکارنے کے لیے کھڑا ہوا تو قریب تھا کہ لوگ (کفار) اس پر ٹوٹ پڑیں⑲

قُلْ اِنَّمَآ اَدْعُوْا رَبِّيْ وَلَآ اُشْرِكُ بِهٖٓ اَحَدًا ﴿20﴾ قُلْ اِنِّىْ لَآ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا

کہہ دیجیے: بے شک میں اپنے رب ہی کو پکارتا ہوں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا⑳ کہہ دیجیے: بلاشبہ میں تمھارے لیے کسی نقصان کا

رَشَدًا ﴿21﴾ قُلْ اِنِّىْ لَنْ يُّجِيْرَنِيْ مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ ڏ وَّلَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ﴿22﴾

اختیار نہیں رکھتا اور نہ بھلائی کا㉑ کہہ دیجیے: یقیناً مجھے اللہ (کے عذاب) سے کوئی پناہ نہ دے گا اور اس کے سوا میں ہرگز کوئی جائے پناہ نہیں پاؤں گا㉒

اِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِسٰلٰتِهٖ ۭ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ

اللہ کا حکم اور اس کے پیغام پہنچانے کے سوا (میں کوئی اختیار نہیں رکھتا) اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے تو بے شک اس کے لیے

فِيْهَآ اَبَدًا ﴿23﴾ ۭ حَتّٰٓي اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ اَضْعَفُ نَاصِرًا وَّاَقَلُّ عَدَدًا ﴿24﴾

آتش جہنم ہے، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے ابد تک㉓ حتیٰ کہ جب وہ دیکھیں گے جس (عذاب) کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے تو انھیں جلد معلوم

قُلْ اِنْ اَدْرِيْٓ اَقَرِيْبٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ اَمْ يَجْعَلُ لَهٗ رَبِّيْٓ اَمَدًا ﴿25﴾ عٰلِمُ الْغَيْبِ

ہو جائے گا کہ کس کے مددگار کمزور تر اور تعداد میں کم تر ہیں㉔ کہہ دیجیے: میں نہیں جانتا کہ جس (عذاب) کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ قریب

فَلَا یُظْهِرُ عَلٰى غَیْبِهٖۤ اَحَدًا ﴿26﴾ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ یَسْلُكُ مِنْۢ بَیْنِ

ہے یا اس کے لیے میرے رب نے کوئی لمبی مدت رکھی ہے ﴿25﴾ (وہی) عالم الغیب ہے، وہ اپنا غیب کسی پر ظاہر نہیں کرتا ﴿26﴾ سوائے کسی رسول

یَدَیْهِ وَ مِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا ﴿27﴾ لِّیَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا رِسٰلٰتِ

کے جسے وہ پسند کرے، پھر بے شک وہ اس (رسول) کے آگے اور پیچھے نگہبان لگا دیتا ہے ﴿27﴾ تاکہ وہ معلوم کرے کہ انھوں نے اپنے رب کے پیغام

رَبِّهِمْ وَ اَحَاطَ بِمَا لَدَیْهِمْ وَ اَحْصٰى كُلَّ شَیْءٍ عَدَدًا ﴿28﴾

پہنچا دیے ہیں، اور اس نے ان کے گرد و پیش کا احاطہ کیا ہوا ہے اور اس نے ہر چیز کو شمار کر رکھا ہے ﴿28﴾

سُوْرَةُ الْمُزَّمِّل 73 مَكِّیَّةٌ 3 | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | رُكُوْعَاتُهَا 2 اٰیَاتُهَا 20

اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان، بہت رحم کرنے والا ہے

یٰۤاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ ﴿1﴾ قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا ﴿2﴾ نِّصْفَهٗۤ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِیْلًا ﴿3﴾ اَوْ زِدْ عَلَیْهِ

اے چادر لپیٹنے والے! ﴿1﴾ رات میں قیام کیجیے مگر تھوڑا سا ﴿2﴾ (یعنی) رات کا نصف، یا اس سے تھوڑا سا کم کیجیے ﴿3﴾ یا اس پر (کچھ) زیادہ کیجیے اور قرآن

وَ رَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا ﴿4﴾ اِنَّا سَنُلْقِیْ عَلَیْكَ قَوْلًا ثَقِیْلًا ﴿5﴾

خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھیے ﴿4﴾ یقیناً ہم جلد آپ پر ایک بھاری بات ڈالیں گے ﴿5﴾

اِنَّ نَاشِئَةَ الَّیْلِ هِیَ اَشَدُّ وَطْاً وَّ اَقْوَمُ قِیْلًا ﴿6﴾ اِنَّ لَكَ فِی النَّهَارِ سَبْحًا طَوِیْلًا ﴿7﴾

بلاشبہ رات کا اٹھنا (نفس کے) کچلنے میں زیادہ سخت اور دعا و ذکر کے لیے مناسب تر ہے ﴿6﴾ یقیناً دن میں آپ کے لیے بہت مصروفیت ہے ﴿7﴾

وَ اذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَ تَبَتَّلْ اِلَیْهِ تَبْتِیْلًا ﴿8﴾ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

اور اپنے رب کا نام ذکر کیجیے اور سب سے کٹ کر اسی کی طرف متوجہ ہو جایئے ﴿8﴾ (وہ) مشرق و مغرب کا رب ہے، اس کے سوا کوئی

فَاتَّخِذْهُ وَكِیْلًا ﴿9﴾ وَ اصْبِرْ عَلٰى مَا یَقُوْلُوْنَ وَ اهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِیْلًا ﴿10﴾ وَ ذَرْنِیْ

معبود نہیں، لہٰذا اسی کو کارساز بنالیجیے ﴿9﴾ اور جو کچھ وہ کہتے ہیں اس پر صبر کیجیے اور انھیں اچھے طریقے سے چھوڑ دیجیے ﴿10﴾ اور مجھے

وَ الْمُكَذِّبِیْنَ اُولِی النَّعْمَةِ وَ مَهِّلْهُمْ قَلِیْلًا ﴿11﴾ اِنَّ لَدَیْنَاۤ اَنْكَالًا وَّ جَحِیْمًا ﴿12﴾ وَّ طَعَامًا

اور تکذیب کرنے والے آسودہ حال لوگوں کو تنہا چھوڑ دیجیے اور انھیں تھوڑی سی مہلت دیجیے ﴿11﴾ بے شک ہمارے پاس بیڑیاں

ذَا غُصَّةٍ وَّ عَذَابًا اَلِیْمًا ﴿13﴾ یَوْمَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَ الْجِبَالُ وَ كَانَتِ الْجِبَالُ كَثِیْبًا

اور بھڑکتی آگ ہے ﴿12﴾ اور گلے میں اٹکنے والا طعام اور دردناک عذاب ہے ﴿13﴾ جس دن زمین اور پہاڑ کانپیں گے اور پہاڑ

مَّهِیْلًا ﴿14﴾ اِنَّاۤ اَرْسَلْنَاۤ اِلَیْكُمْ رَسُوْلًا ۙ۬ شَاهِدًا عَلَیْكُمْ كَمَاۤ اَرْسَلْنَاۤ اِلٰى فِرْعَوْنَ

ریت کے بھربھرے ٹیلے ہوں گے ﴿14﴾ بے شک ہم نے تمھاری طرف ایک رسول بھیجا جو تم پر شاہد ہے جیسے ہم نے فرعون کی طرف

رَسُوْلًا ﴿15﴾ فَعَصٰى فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ فَاَخَذْنٰهُ اَخْذًا وَّبِیْلًا ﴿16﴾

رسول بھیجا تھا ﴿15﴾ چنانچہ فرعون نے رسول کی نافرمانی کی تو ہم نے اسے نہایت سختی سے پکڑ لیا ﴿16﴾

فَكَيْفَ تَتَّقُوْنَ اِنْ كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيْبًا ﴿17﴾ السَّمَآءُ مُنْفَطِرٌۢ بِهٖ ط

پھر تم (عذاب سے) کیسے بچو گے اگر تم نے اس دن کا انکار کیا جو بچوں کو بوڑھا کر دے گا؟ (17) جس (کی شدت) سے آسمان پھٹ جائے گا۔ اس (اللہ) کا

كَانَ وَعْدُهٗ مَفْعُوْلًا ﴿18﴾ اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ﴿19﴾ اِنَّ

وعدہ ہو کے رہنا ہے (18) بے شک یہ (قرآن) تو نصیحت ہے، پھر جو کوئی چاہے اپنے رب کی طرف (پہنچانے والی) راہ اختیار کر لے (19) یقیناً آپ کے

رَبَّكَ يَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَيِ الَّيْلِ وَنِصْفَهٗ وَثُلُثَهٗ وَطَآئِفَةٌ مِّنَ الَّذِيْنَ مَعَكَ ط

رب کو علم ہے کہ آپ قریباً دو تہائی رات یا نصف رات یا ایک تہائی رات قیام کرتے ہیں اور آپ کے ساتھیوں میں سے ایک گروہ بھی۔

وَاللّٰهُ يُقَدِّرُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ط عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ

اور اللہ ہی رات اور دن کا (پورا) اندازہ کرتا ہے۔ اسے علم ہے کہ تم اسے نبھا نہیں سکو گے، چنانچہ اس نے تم پر مہربانی

الْقُرْاٰنِ ط عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰى ۙ وَاٰخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ فِى الْاَرْضِ يَبْتَغُوْنَ مِنْ

کی، پھر قرآن میں سے جتنا آسان ہو تم پڑھو۔ اسے علم ہے کہ تم میں کتنے بیمار ہوں گے اور کتنے اور زمین میں اللہ

فَضْلِ اللّٰهِ ۙ وَاٰخَرُوْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۖ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۙ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ

کا فضل ڈھونڈتے پھریں گے، اور کتنے اور اللہ کی راہ میں لڑیں گے، چنانچہ اس (قرآن) میں سے جتنا آسان ہو پڑھو،

وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا ط وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ

اور نماز قائم کرو اور زکاۃ دو اور اللہ کو قرض حسنہ دو۔ اور تم اپنے آپ کے لیے جو نیکی آگے بھیجو گے تو اسے اللہ کے ہاں

عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا ط وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ط اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿20﴾ ع

بہتر اور زیادہ اجر والی پاؤ گے۔ اور اللہ سے استغفار کرو۔ بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا، بہت رحم کرنے والا ہے (20)

سُوْرَةُ الْمُدَّثِّرِ 74 — مَكِّيَّةٌ 4 — رُكُوْعَاتُهَا 2 — اٰيَاتُهَا 56

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان، بہت رحم کرنے والا ہے

يٰۤاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ﴿1﴾ قُمْ فَاَنْذِرْ ﴿2﴾ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ﴿3﴾ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ﴿4﴾

اے لحاف لپیٹنے والے! (1) اٹھیے اور ڈرائیے (2) اور اپنے رب کی بڑائی بیان کیجیے (3) اور اپنے کپڑے پاک رکھیے (4)

وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ﴿5﴾ وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ ﴿6﴾ وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ﴿7﴾ فَاِذَا نُقِرَ فِى النَّاقُوْرِ ﴿8﴾

اور ناپاکی چھوڑ دیجیے (5) اور حصولِ کثرت کے لیے احسان نہ کیجیے (6) اور اپنے رب کے لیے صبر کیجیے (7) پس جب صور پھونکا جائے گا (8) تو وہ دن

فَذٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَّوْمٌ عَسِيْرٌ ﴿9﴾ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ غَيْرُ يَسِيْرٍ ﴿10﴾ ذَرْنِىْ وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيْدًا ﴿11﴾

سخت مشکل دن ہو گا (9) کافروں کے لیے آسان نہ ہو گا (10) مجھے اور اس کو تنہا چھوڑ دیجیے جسے میں نے اکیلا ہی پیدا کیا (11) اور اسے مال وافر دیا (12) اور

وَّجَعَلْتُ لَهٗ مَالًا مَّمْدُوْدًا ﴿12﴾ وَّبَنِيْنَ شُهُوْدًا ﴿13﴾ وَّمَهَّدْتُّ لَهٗ تَمْهِيْدًا ﴿14﴾ ثُمَّ يَطْمَعُ

حاضر باش بیٹے (دیے) (13) اور اس کے لیے خوب فراخی کا سامان مہیا کیا (14) پھر وہ طمع رکھتا ہے کہ میں (اسے) مزید دوں (15) ہرگز نہیں! بلاشبہ وہ ہماری

اَنْ اَزِيْدَ ﴿15﴾ كَلَّا ؕ اِنَّهٗ كَانَ لِاٰيٰتِنَا عَنِيْدًا ﴿16﴾ سَاُرْهِقُهٗ صَعُوْدًا ﴿17﴾

آیات سے سخت عناد رکھتا ہے (16) میں اسے جلد مشکل چڑھائی چڑھاؤں گا (17)

اِنَّهٗ فَكَّرَ وَقَدَّرَ ﴿18﴾ فَقُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ﴿19﴾ ثُمَّ قُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ﴿20﴾ ثُمَّ نَظَرَ ﴿21﴾ ثُمَّ عَبَسَ

بے شک اس نے غور وفکر کیا اور اندازہ لگایا (18) تو وہ مارا جائے! کیسا اندازہ لگایا؟ (19) پھر وہ مارا جائے! کیسا اندازہ لگایا؟ (20) پھر اس نے دیکھا (21)

وَبَسَرَ ﴿22﴾ ثُمَّ اَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ ﴿23﴾ فَقَالَ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ يُّؤْثَرُ ﴿24﴾ اِنْ هٰذَآ اِلَّا قَوْلُ

پھر تیوری چڑھائی اور منہ بسورا (22) پھر پیٹھ پھیری اور تکبر کیا (23) پھر اس نے کہا: یہ (قرآن) تو صرف جادو ہے جو پہلے سے چلا آرہا ہے (24) یہ تو

الْبَشَرِ ﴿25﴾ سَاُصْلِيْهِ سَقَرَ ﴿26﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سَقَرُ ﴿27﴾ لَا تُبْقِيْ وَلَا تَذَرُ ﴿28﴾ لَوَّاحَةٌ

صرف ایک بشر کا قول ہے (25) میں جلد اسے سقر (جہنم) میں ڈالوں گا (26) اور آپ کیا سمجھے کہ سقر کیا ہے؟ (27) وہ نہ باقی رکھے گی اور نہ چھوڑے گی (28)

لِّلْبَشَرِ ﴿29﴾ عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ﴿30﴾ وَمَا جَعَلْنَآ اَصْحٰبَ النَّارِ اِلَّا مَلٰٓئِكَةً ۙ وَّمَا جَعَلْنَا

چمڑی جھلسا دینے والی ہے (29) اس پر انیس (فرشتے مقرر) ہیں (30) اور ہم نے فرشتے ہی دوزخ کے نگران بنائے ہیں، اور ہم نے ان کی تعداد ہی

عِدَّتَهُمْ اِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۙ لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَيَزْدَادَ الَّذِيْنَ

کافروں کے لیے آزمائش بنا دی ہے تاکہ اہل کتاب یقین کریں اور ایمانداروں کا ایمان زیادہ

اٰمَنُوْٓا اِيْمَانًا وَّلَا يَرْتَابَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۙ وَلِيَقُوْلَ الَّذِيْنَ فِيْ

ہو، اور اہل کتاب اور مومن شک میں نہ پڑیں، اور تاکہ دل کے روگی اور کافر کہیں: اس مثال سے

قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْكٰفِرُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ؕ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ

اللہ کی کیا مراد ہے؟ اسی طرح اللہ جسے چاہے گمراہ کرتا ہے اور جسے چاہے ہدایت دیتا ہے۔ اور

وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ ؕ وَمَا هِيَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْبَشَرِ ﴿31﴾

آپ کے رب کے لشکروں کو بس وہی جانتا ہے۔ اور وہ (جہنم) بشر کے لیے نصیحت ہی تو ہے (31)

كَلَّا وَالْقَمَرِ ﴿32﴾ وَالَّيْلِ اِذْ اَدْبَرَ ﴿33﴾ وَالصُّبْحِ اِذَآ اَسْفَرَ ﴿34﴾ اِنَّهَا لَاِحْدَى الْكُبَرِ ﴿35﴾

ہرگز نہیں! قسم ہے چاند کی (32) اور رات کی جب وہ ڈھل جائے (33) اور صبح کی جب وہ روشن ہو (34) بلاشبہ وہ (جہنم) بڑی (ہولناک) چیزوں میں سے ایک

نَذِيْرًا لِّلْبَشَرِ ﴿36﴾ لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّتَقَدَّمَ اَوْ يَتَاَخَّرَ ﴿37﴾ كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ

ہے (35) بشر کے لیے ڈراوا ہے (36) اس کے لیے (ڈراوا) جو تم میں سے آگے (نیکی کی طرف) بڑھنا یا پیچھے ہٹنا چاہے (37) ہر نفس نے جو کیا اس کے بدلے وہ

رَهِيْنَةٌ ﴿38﴾ اِلَّآ اَصْحٰبَ الْيَمِيْنِ ﴿39﴾ فِيْ جَنّٰتٍ ؕ يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿40﴾ عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿41﴾ مَا

گروی ہے (38) دائیں (ہاتھ) والوں کے سوا (39) وہ باغات بہشت میں ہوں گے، باہم سوال کریں گے (40) مجرموں کے بارے میں (41) (ان سے پوچھیں

سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ ﴿42﴾ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ﴿43﴾ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ ﴿44﴾ وَكُنَّا

گے:) تمھیں کس چیز نے جہنم میں ڈالا؟ (42) وہ کہیں گے: ہم نمازیوں میں سے نہیں تھے (43) اور ہم مسکین کو کھانا نہیں کھلاتے تھے (44) اور ہم (باطل میں

نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِيْنَ ﴿45﴾ وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ﴿46﴾

مشغول ہونے والوں کے ساتھ مشغول ہوتے تھے ﴿45﴾ اور ہم روز جزا کی تکذیب کرتے تھے ﴿46﴾

حَتّٰىٓ اَتٰىنَا الْيَقِيْنُ ﴿47﴾ فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِيْنَ ﴿48﴾ فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ

حتی کہ ہمیں موت نے آلیا ﴿47﴾ پھر سفارشیوں کی سفارش انھیں نفع نہ دے گی ﴿48﴾ پھر انھیں کیا ہوا ہے کہ نصیحت سے منہ موڑتے

مُعْرِضِيْنَ ﴿49﴾ كَاَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ ﴿50﴾ فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ ﴿51﴾ بَلْ يُرِيْدُ كُلُّ امْرِئٍ

ہیں؟ ﴿49﴾ جیسے وہ بدکے ہوئے گدھے ہوں ﴿50﴾ جو شیر سے بھاگے ہوں ﴿51﴾ بلکہ ان میں سے ہر آدمی چاہتا ہے کہ اسے کھلے

مِّنْهُمْ اَنْ يُّؤْتٰى صُحُفًا مُّنَشَّرَةً ﴿52﴾ كَلَّا ؕ بَلْ لَّا يَخَافُوْنَ الْاٰخِرَةَ ﴿53﴾ كَلَّآ اِنَّهٗ تَذْكِرَةٌ ﴿54﴾

صحیفے دیے جائیں ﴿52﴾ ہر گز نہیں! بلکہ وہ آخرت سے نہیں ڈرتے ﴿53﴾ ہر گز نہیں! یقیناً یہ (قرآن) ایک نصیحت ہے ﴿54﴾ تو جو کوئی

فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ﴿55﴾ وَمَا يَذْكُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ﴿56﴾

چاہے اسے یاد کرے ﴿55﴾ اور وہ (کفار) اسے یاد نہیں کریں گے مگر یہ کہ اللہ چاہے۔ وہی تقویٰ کے لائق اور مغفرت کے لائق ہے ﴿56﴾

سُوْرَةُ الْقِيٰمَةِ 75 مَكِّيَّةٌ 31

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے

رُكُوْعَاتُهَا 2 اٰيَاتُهَا 40

لَآ اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ ﴿1﴾ وَلَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ﴿2﴾ اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَلَّنْ نَّجْمَعَ

میں قسم کھاتا ہوں یوم قیامت کی ﴿1﴾ اور قسم کھاتا ہوں نفسِ ملامت گر کی ﴿2﴾ کیا انسان سمجھتا ہے کہ ہم اس کی ہڈیاں جمع نہیں کر پائیں

عِظَامَهٗ ﴿3﴾ بَلٰى قٰدِرِيْنَ عَلٰٓى اَنْ نُّسَوِّيَ بَنَانَهٗ ﴿4﴾ بَلْ يُرِيْدُ الْاِنْسَانُ لِيَفْجُرَ اَمَامَهٗ ﴿5﴾

گے؟ ﴿3﴾ کیوں نہیں! بلکہ ہم تو اس کی پور پور ٹھیک کرنے پر قادر ہیں ﴿4﴾ بلکہ انسان تو چاہتا ہے کہ آئندہ بھی فسق و فجور کے کام کرے ﴿5﴾

يَسْئَلُ اَيَّانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ ﴿6﴾ فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ ﴿7﴾ وَخَسَفَ الْقَمَرُ ﴿8﴾ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ﴿9﴾

وہ پوچھتا ہے یوم قیامت کب ہے؟ ﴿6﴾ چنانچہ جب آنکھیں خیرہ ہو جائیں گی ﴿7﴾ اور چاند گہنا جائے گا ﴿8﴾ اور جمع کر دیے جائیں گے سورج اور

يَقُوْلُ الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ اَيْنَ الْمَفَرُّ ﴿10﴾ كَلَّا لَا وَزَرَ ﴿11﴾ اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ ۨالْمُسْتَقَرُّ ﴿12﴾ يُنَبَّؤُا

چاند ﴿9﴾ انسان اس دن کہے گا: جائے فرار کہاں ہے؟ ﴿10﴾ ہرگز نہیں! (وہاں) کوئی پناہ گاہ نہیں ﴿11﴾ اس دن تیرے رب کے سامنے جا ٹھہرنا ہوگا ﴿12﴾ اس

الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍۢ بِمَا قَدَّمَ وَاَخَّرَ ﴿13﴾ بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰى نَفْسِهٖ بَصِيْرَةٌ ﴿14﴾

دن انسان کو بتا دیا جائے گا جو اس نے آگے بھیجا اور پیچھے چھوڑا ﴿13﴾ بلکہ انسان خود اپنے نفس پر خوب شاہد ہے ﴿14﴾

وَّلَوْ اَلْقٰى مَعَاذِيْرَهٗ ﴿15﴾ لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ﴿16﴾ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ

اگرچہ وہ اپنی (کتنی ہی) معذرتیں پیش کرے ﴿15﴾ (اے نبی!) آپ اس (قرآن) کو جلدی یاد کرنے کے لیے اپنی زبان کو حرکت نہ دیں ﴿16﴾ یقیناً اس کا (آپ کے سینے میں) جمع

وَقُرْاٰنَهٗ ﴿17﴾ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ﴿18﴾ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ ﴿19﴾ كَلَّا بَلْ تُحِبُّوْنَ

کرنا اور (آپ سے) اس کا پڑھوا دینا ہمارے ذمے ہے ﴿17﴾ پھر جب ہم اسے پڑھوا چکیں تو آپ اس کے پڑھنے کی اتباع کریں ﴿18﴾ پھر یقیناً اس کی وضاحت ہمارے

الْعَاجِلَةَ ﴿20﴾ وَتَذَرُوْنَ الْاٰخِرَةَ ﴿21﴾ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ﴿22﴾ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ﴿23﴾

ذمے ہے⑲ ہرگز نہیں! بلکہ تم دنیا کو پسند کرتے ہو⑳ اور آخرت کو چھوڑ دیتے ہو㉑ اس دن (کئی) چہرے تروتازہ ہوں گے㉒ اپنے رب کی طرف دیکھتے ہوں گے㉓

وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍۢ بَاسِرَةٌ ﴿24﴾ تَظُنُّ اَنْ يُّفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ ﴿25﴾ كَلَّآ اِذَا بَلَغَتِ

اور اس دن (کئی) چہرے اداس ہوں گے㉔ وہ سمجھیں گے کہ ان سے کمر توڑ معاملہ کیا جائے گا㉕ ہرگز نہیں! جب (جان) ہنسلی تک آ پہنچے گی㉖

التَّرَاقِيَ ﴿26﴾ وَقِيْلَ مَنْ ۜ رَاقٍ ﴿27﴾ وَّظَنَّ اَنَّهُ الْفِرَاقُ ﴿28﴾ وَالْتَفَّتِ السَّاقُ

اور کہا جائے گا: کون ہے جھاڑ پھونک کرنے والا؟㉗ اور وہ سمجھے گا یہ وقتِ فراق ہے㉘ اور پنڈلی، پنڈلی سے لپٹ جائے گی㉙ اس دن آپ

بِالسَّاقِ ﴿29﴾ اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ اِلْمَسَاقُ ﴿30﴾ فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰى ﴿31﴾ وَلٰكِنْ كَذَّبَ

کے رب کی طرف چلنا ہوگا㉚ نہ تو اس نے تصدیق کی اور نہ نماز پڑھی㉛ بلکہ اس نے (حق کو) جھٹلایا اور منہ موڑا㉜ پھر اپنے اہل وعیال کے

وَتَوَلّٰى ﴿32﴾ ثُمَّ ذَهَبَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ يَتَمَطّٰى ﴿33﴾ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ﴿34﴾ ثُمَّ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ﴿35﴾

پاس اکڑتا ہوا گیا㉝ تیرے لیے ہلاکت پر ہلاکت ہے㉞ پھر تیرے لیے ہلاکت پر ہلاکت ہے㉟ کیا انسان سمجھتا ہے کہ اسے یونہی بے کار

اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ يُّتْرَكَ سُدًى ﴿36﴾

(بلا حساب کتاب) چھوڑ دیا جائے گا؟㊱

اَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِيٍّ يُّمْنٰى ﴿37﴾ ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ فَسَوّٰى ﴿38﴾ فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ

کیا وہ منی کا ایک نطفہ نہیں تھا جو (رحم میں) ٹپکایا جاتا ہے؟㊲ پھر وہ لوتھڑا بنا، پھر اللہ نے پیدا کیا اور اس کی نوک پلک سنواری㊳ پھر اس سے مذکر اور

الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ﴿39﴾ اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْيِۦَ الْمَوْتٰى ﴿40﴾

مؤنث کا جوڑا بنایا㊴ کیا وہ (اللہ) اس بات پر قادر نہیں کہ مردوں کو زندہ کر دے؟㊵

سُوْرَةُ الدَّهْرِ 76 مَكِّيَّةٌ 98 | رُكُوْعَاتُهَا 2 اٰيَاتُهَا 31

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے

هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَّذْكُوْرًا ﴿1﴾ اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ

یقیناً (ہر) انسان پر زمانے سے ایک ایسا وقت گزر چکا ہے جب وہ کوئی قابل ذکر شے نہ تھا① بے شک ہم نے انسان کو مخلوط نطفے سے پیدا کیا، ہم اسے

اَمْشَاجٍ ۖ نَّبْتَلِيْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ﴿2﴾ اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا

آزمانا چاہتے ہیں، چنانچہ ہم نے اس کو سننے، دیکھنے والا بنا دیا② بے شک ہم نے اسے راستے کی ہدایت دی، خواہ شکر گزار بنے یا ناشکرا③

كَفُوْرًا ﴿3﴾ اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَلٰسِلَا۟ وَاَغْلٰلًا وَّسَعِيْرًا ﴿4﴾ اِنَّ الْاَبْرَارَ

بلاشبہ ہم نے کافروں کے لیے زنجیریں اور طوق اور بھڑکتی آگ تیار کر رکھی ہے④ بے شک نیک لوگ ایسے جام سے پئیں

يَشْرَبُوْنَ مِنْ كَاْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا ﴿5﴾ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ

گے جس میں کافور کی ملاوٹ ہوگی⑤ (وہ) ایک چشمہ ہے جس سے اللہ کے بندے پئیں گے اور (جدھر چاہیں گے) اس کی شاخیں نکال لے جا

اللّٰهِ يُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِيْرًا ⑥ يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُوْنَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِيْرًا ⑦

ئیں گے ⑥ وہ اپنی نذریں پوری کرتے اور اس دن سے خوف کھاتے ہیں جس کی آفت (ہرطرف) پھیلی ہوگی ⑦

وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا ⑧ اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ

اور وہ کھانا کھلاتے ہیں، اس کی محبت کے باوجود، مسکینوں، یتیموں اور قیدیوں کو ⑧ (اور کہتے ہیں:) بس ہم تو تمھیں اللہ کی خاطر کھانا کھلاتے ہیں، ہم تم

لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا ⑨ اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِيْرًا ⑩

سے جزا اور شکر گزاری نہیں چاہتے ⑨ ہم اپنے رب سے چہرے بگاڑ دینے والے نہایت سخت دن کا خوف کھاتے ہیں ⑩ پھر اللہ انھیں اس دن کے شر

فَوَقٰىهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقّٰىهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا ⑪ وَجَزٰىهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً

(عذاب) سے بچالے گا اور تازگی اور سرور سے نوازے گا ⑪ اور ان کے صبر کے بدلے انھیں جنت اور ریشمی لباس دے گا ⑫

وَّحَرِيْرًا ⑫ مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ لَا يَرَوْنَ فِيْهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِيْرًا ⑬

وہ جنت میں مسندوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے، وہاں نہ دھوپ دیکھیں گے اور نہ شدید سردی ⑬ اور اس (جنت) کے سائے

وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلٰلُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا تَذْلِيْلًا ⑭ وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ بِاٰنِيَةٍ مِّنْ

ان پر جھکے ہوں گے، اور اس کے (پھلوں کے) گچھے ان کے تابع فرمان بنا دیے جائیں گے ⑭ اور ان پر چاندی کے برتن

فِضَّةٍ وَّاَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيْرَا ⑮ قَوَارِيْرَا مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوْهَا تَقْدِيْرًا ⑯

اور شیشے کے ساغر پھرائے جائیں گے ⑮ شیشے بھی چاندی (کی قسم) کے، (ساقی) انھیں ٹھیک اندازے سے بھریں گے ⑯

وَيُسْقَوْنَ فِيْهَا كَاْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيْلًا ⑰ عَيْنًا فِيْهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًا ⑱

اور وہاں انھیں ایسے جام پلائے جائیں گے جن میں سونٹھ کی ملاوٹ ہوگی ⑰ (یہ) جنت میں ایک چشمہ ہے جسے سلسبیل کا نام دیا گیا ہے ⑱ اور

وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ اِذَا رَاَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا ⑲ وَاِذَا

ان کی خدمت میں سدا نوخیز ہی رہنے والے لڑکے پھرتے ہوں گے۔ جب تو انھیں دیکھے گا تو انھیں بکھرے ہوئے موتی سمجھے گا ⑲ اور جب

رَاَيْتَ ثَمَّ رَاَيْتَ نَعِيْمًا وَّمُلْكًا كَبِيْرًا ⑳ عٰلِيَهُمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّاِسْتَبْرَقٌ

تو وہاں (کسی بھی طرف) دیکھے گا تو نعمتیں ہی نعمتیں اور بہت بڑی سلطنت دیکھے گا ⑳ ان (کے تن) پر باریک، سبز اور دبیز ریشم کے کپڑے (لباس)

وَّحُلُّوْٓا اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ وَسَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا ㉑ اِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمْ

ہوں گے، اور انھیں چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے اور ان کا رب انھیں شراب طہور پلائے گا ㉑ (کہا جائے گا:) بلاشبہ یہ تمھاری جزا ہے اور

جَزَآءً وَّكَانَ سَعْيُكُمْ مَّشْكُوْرًا ㉒ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ تَنْزِيْلًا ㉓

تمھاری سعی قابل قدر ہے ㉒ یقیناً ہم ہی نے آپ پر یہ قرآن تھوڑا تھوڑا کر کے نازل کیا ہے ㉓

فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ اٰثِمًا اَوْ كَفُوْرًا ㉔ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً

چنانچہ آپ اپنے رب کے حکم کے لیے صبر کیجیے اور ان میں سے کسی گناہ گار یا ناشکرے کی اطاعت نہ کیجیے ㉔ اور صبح و شام اپنے رب

وَّاَصِيْلًا ﴿25﴾ وَمِنَ الَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيْلًا ﴿26﴾ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ يُحِبُّوْنَ

کے نام کا ذکر کیجیے﴿25﴾ اور کچھ (حصہ) رات میں اسے سجدے کیجیے اور رات گئے تک اس کی تسبیح کیجیے﴿26﴾ بے شک یہ لوگ دنیا سے محبت

الْعَاجِلَةَ وَيَذَرُوْنَ وَرَآءَهُمْ يَوْمًا ثَقِيْلًا ﴿27﴾ نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ وَشَدَدْنَآ اَسْرَهُمْ

رکھتے ہیں اور بھاری دن (قیامت) کو پس پشت ڈالتے ہیں﴿27﴾ ہم ہی نے انھیں تخلیق کیا اور ان کے جوڑ مضبوط کیے۔ اور جب ہم

وَاِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَآ اَمْثَالَهُمْ تَبْدِيْلًا ﴿28﴾ اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ

چاہیں بدل کر ان جیسے (اور لوگ) لے آئیں﴿28﴾ بے شک یہ ایک نصیحت ہے، پھر جو چاہے اپنے رب کی طرف (پہنچانے والی)

سَبِيْلًا ﴿29﴾ وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ط اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿30﴾

راہ اختیار کر لے﴿29﴾ اور تم چاہو گے مگر یہ کہ اللہ چاہے۔ بے شک اللہ علیم و حکیم ہے﴿30﴾

يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ط وَالظّٰلِمِيْنَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿31﴾

وہ جسے چاہے اپنی رحمت میں داخل کرتا ہے اور ظالموں کے لیے اس نے دردناک عذاب تیار کیا ہے﴿31﴾

سُوْرَةُ الْمُرْسَلٰتِ 77 مَكِّيَّةٌ 33

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے

رُكُوْعَاتُهَا 2 آيَاتُهَا 50

وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا ﴿1﴾ فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا ﴿2﴾ وَّالنّٰشِرٰتِ نَشْرًا ﴿3﴾

لگاتار بھیجی گئی ہواؤں کی قسم!﴿1﴾ پھر تند و تیز چلتی طوفانی ہواؤں کی﴿2﴾ اور (مینہ برسانے، بادل) پھیلانے والی ہواؤں کی قسم﴿3﴾ پھر انھیں پھاڑ کر جدا جدا

فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا ﴿4﴾ فَالْمُلْقِيٰتِ ذِكْرًا ﴿5﴾ عُذْرًا اَوْ نُذْرًا ﴿6﴾ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ

کرنے والی ہواؤں کی﴿4﴾ پھر ذکر اتارنے والے فرشتوں کی (قسم)﴿5﴾ عذر (ختم کرنے) یا ڈر سنانے کو﴿6﴾ یقیناً تم سے جس (قیامت) کا وعدہ

لَوَاقِعٌ ﴿7﴾ فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ ﴿8﴾ وَاِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتْ ﴿9﴾ وَاِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ ﴿10﴾

کیا جاتا ہے وہ ضرور واقع ہو کر رہے گی﴿7﴾ پھر جب ستارے بے نور کر دیے جائیں گے﴿8﴾ اور جب آسمان پھاڑ دیا جائے گا﴿9﴾ اور جب پہاڑوں کی

وَاِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ ﴿11﴾ لِاَيِّ يَوْمٍ اُجِّلَتْ ﴿12﴾ لِيَوْمِ الْفَصْلِ ﴿13﴾

دھجیاں اڑا دی جائیں گی﴿10﴾ اور جب رسولوں کو مقرر وقت پر لایا جائے گا﴿11﴾ (کہا جائے گا:) کس دن کے لیے انھیں مؤخر کیا گیا؟﴿12﴾ فیصلے کے دن

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الْفَصْلِ ﴿14﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿15﴾

کے لیے﴿13﴾ اور آپ کیا سمجھے فیصلے کا دن کیا ہے؟﴿14﴾ اس دن تکذیب کرنے والوں کے لیے بربادی ہے﴿15﴾

اَلَمْ نُهْلِكِ الْاَوَّلِيْنَ ﴿16﴾ ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْاٰخِرِيْنَ ﴿17﴾ كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ ﴿18﴾

کیا ہم پہلے لوگوں کو ہلاک نہیں کر چکے؟﴿16﴾ پھر ہم پچھلوں کو ان کے پیچھے لگائیں گے﴿17﴾ ہم مجرموں سے یہی کچھ کرتے ہیں﴿18﴾ اس دن

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿19﴾ اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ﴿20﴾ فَجَعَلْنٰهُ فِيْ قَرَارٍ

تکذیب کرنے والوں کے لیے تباہی ہے﴿19﴾ کیا ہم نے تمھیں حقیر پانی (منی) سے تخلیق نہیں کیا؟﴿20﴾ پھر ہم نے اسے ایک محفوظ جگہ رکھا﴿21﴾

مَّكِيْنٍ (21) اِلٰى قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ (22) فَقَدَرْنَا ۖ فَنِعْمَ الْقٰدِرُوْنَ (23) وَيْلٌ يَّوْمَىِٕذٍ

ایک مقررہ اندازے (مدت) تک (22) پھر ہم نے اندازہ لگایا تو کیا خوب اندازہ لگانے والے ہیں (23) اس دن تکذیب کرنے والوں کے لیے

لِّلْمُكَذِّبِيْنَ (24) اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا (25) اَحْيَآءً وَّاَمْوَاتًا (26) وَّجَعَلْنَا فِيْهَا

ہلاکت ہے (24) کیا ہم نے نہیں بنائی زمین سمیٹنے والی (25) زندوں کو اور مردوں کو؟ (26) اور ہم نے اس میں مضبوط (جمے ہوئے) اونچے پہاڑ بنائے

رَوَاسِيَ شٰمِخٰتٍ وَّاَسْقَيْنٰكُمْ مَّآءً فُرَاتًا (27) وَيْلٌ يَّوْمَىِٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ (28) اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى

اور تمھیں میٹھا پانی پلایا (27) اس دن تکذیب کرنے والوں کے لیے تباہی ہے (28) (کہا جائے گا:) چلو اس (عذاب) کی طرف جس کو تم جھٹلاتے

مَا كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ (29) اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى ظِلٍّ ذِيْ ثَلٰثِ شُعَبٍ (30)

تھے (29) چلو تین شاخوں والے سائے (دھوئیں) کی طرف (30)

لَّا ظَلِيْلٍ وَّلَا يُغْنِيْ مِنَ اللَّهَبِ (31) اِنَّهَا تَرْمِيْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ (32) كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ

نہ ٹھنڈک پہنچانے والا اور نہ شعلوں سے بچاؤ کرے (31) بے شک جہنم (آگ کے اتنے بڑے) شرارے پھینکے گی جیسے محل (32) گویا وہ زرد اونٹ

صُفْرٌ (33) وَيْلٌ يَّوْمَىِٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ (34) هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ (35) وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ

ہوں (33) اس دن جھٹلانے والوں کے لیے بربادی ہے (34) یہ (وہ) دن ہے کہ (لوگ) بول نہیں سکیں گے (35) اور نہ انھیں اذن ملے گا کہ وہ معذرت

فَيَعْتَذِرُوْنَ (36) وَيْلٌ يَّوْمَىِٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ (37) هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ ۚ جَمَعْنٰكُمْ وَالْاَوَّلِيْنَ (38)

کر سکیں (36) اس دن تکذیب کرنے والوں کے لیے تباہی ہے (37) یہ فیصلے کا دن ہے، ہم تمھیں اور پہلوں کو جمع کریں گے (38) پھر اگر تمھارے پاس

فَاِنْ كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ فَكِيْدُوْنِ (39)

کوئی چال ہے تو میرے خلاف چلو (39)

وَيْلٌ يَّوْمَىِٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ (40) اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ ظِلٰلٍ وَّعُيُوْنٍ (41) وَّفَوَاكِهَ مِمَّا

اس دن جھٹلانے والوں کے لیے ہلاکت ہے (40) بے شک متقی لوگ چھاؤں میں اور بہتے چشموں میں ہوں گے (41) اور (لذیذ) میووں

يَشْتَهُوْنَ (42) كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ (43) اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي

میں جس قسم کے وہ چاہیں گے (42) (کہا جائے گا:) مزے سے کھاؤ اور پیو، اس کے بدلے جو تم عمل کرتے رہے (43) بے شک ہم نیکوں

الْمُحْسِنِيْنَ (44) وَيْلٌ يَّوْمَىِٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ (45) كُلُوْا وَتَمَتَّعُوْا قَلِيْلًا اِنَّكُمْ

کو اسی طرح بدلہ دیتے ہیں (44) اس دن جھٹلانے والوں کے لیے بربادی ہے (45) (اے جھٹلانے والو!) تم (دنیا میں) تھوڑا سا کھاؤ اور فائدہ

مُّجْرِمُوْنَ (46) وَيْلٌ يَّوْمَىِٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ (47) وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ ارْكَعُوْا

اٹھاؤ، بے شک تم مجرم ہو (46) اس دن جھٹلانے والوں کے لیے بربادی ہے (47) اور جب ان سے کہا جائے (اللہ کے آگے) رکوع کرو تو

لَا يَرْكَعُوْنَ (48) وَيْلٌ يَّوْمَىِٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ (49) فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ ۢ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ (50)

وہ رکوع نہیں کرتے (48) اس دن تکذیب کرنے والوں کے لیے بربادی ہے (49) پھر اس (قرآن) کے بعد وہ کس بات پر ایمان لائیں گے؟ (50)

سُوْرَةُ النَّبَا 78 مَكِّيَّةٌ 80 | رُكُوْعَاتُهَا 2 اٰيَاتُهَا 40

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان، بہت رحم کرنے والا ہے

عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ ① عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ ② الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ مُخْتَلِفُوْنَ ③ كَلَّا

وہ باہم کس چیز کے بارے میں سوال کرتے ہیں؟① اس عظیم خبر کے بارے میں② جس میں وہ اختلاف کرتے ہیں③ ہرگز نہیں! جلد ہی وہ

سَيَعْلَمُوْنَ ④ ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ⑤ اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا ⑥ وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا ⑦

جان لیں گے④ پھر ہرگز نہیں! جلد ہی وہ جان لیں گے⑤ کیا ہم نے زمین کو بچھونا نہیں بنایا؟⑥ اور پہاڑوں کو میخیں (نہیں بنایا؟)⑦

وَّخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا ⑧ وَّجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ⑨ وَّجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا ⑩

اور ہم نے تمھیں جوڑا جوڑا پیدا کیا⑧ اور ہم نے تمھاری نیند کو آرام کا ذریعہ بنایا⑨ اور ہم نے رات کو تمھارے لیے لباس بنایا⑩

وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ⑪ وَّبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا ⑫ وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا

اور ہم نے دن کو روزی کمانے کا وقت بنایا⑪ اور ہم نے تمھارے اوپر سات مضبوط آسمان بنائے⑫ اور ہم نے ایک روشن چراغ

وَّهَّاجًا ⑬ وَّاَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا ⑭ لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّنَبَاتًا ⑮

(سورج) بنایا⑬ اور ہم نے بھرے بادلوں سے خوب برسنے والا پانی نازل کیا⑭ تاکہ ہم اس کے ذریعے سے اناج اور سبزہ نکالیں⑮

وَّجَنّٰتٍ اَلْفَافًا ⑯ اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيْقَاتًا ⑰ يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا ⑱

اور گھنے باغات (اگائیں)⑯ بے شک فیصلے کا دن ایک مقررہ وقت ہے⑰ جس دن صور پھونکا جائے گا تو تم گروہ در گروہ چلے آؤ گے⑱

وَّفُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا ⑲ وَّسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ⑳ اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ

اور آسمان کھول دیا جائے گا تو (اس میں) دروازے ہی دروازے ہو جائیں گے⑲ اور پہاڑ چلائے جائیں گے تو وہ ریت کی طرح ہو جائیں گے⑳

مِرْصَادًا ㉑ لِّلطّٰغِيْنَ مَاٰبًا ㉒ لّٰبِثِيْنَ فِيْهَآ اَحْقَابًا ㉓ لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا ㉔

بے شک دوزخ تاک میں ہے㉑ سرکشوں کا ٹھکانا ہے㉒ وہ اس میں مدتوں پڑے رہیں گے㉓ وہ اس میں کسی ٹھنڈک کا مزہ چکھیں گے نہ کسی

اِلَّا حَمِيْمًا وَّغَسَّاقًا ㉕ جَزَآءً وِّفَاقًا ㉖ اِنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ حِسَابًا ㉗ وَّكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا

مشروب کا㉔ (ہاں) مگر کھولتا پانی اور بہتی پیپ㉕ (یہ ہے) بدلہ پورا㉖ انھیں تو حساب کی امید ہی نہ تھی㉗ انھوں نے ہماری آیات کو

كِذَّابًا ㉘ وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ كِتٰبًا ㉙ فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَّزِيْدَكُمْ اِلَّا عَذَابًا ㉚

بے دریغ جھٹلایا㉘ اور ہم نے ہر چیز کو ایک کتاب میں گن رکھا ہے㉙ لہٰذا اب تم اپنے کیے کا مزہ چکھو، ہم تمھارا عذاب بڑھاتے ہی رہیں گے㉚

اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا ㉛ حَدَآئِقَ وَاَعْنَابًا ㉜ وَّكَوَاعِبَ اَتْرَابًا ㉝ وَّكَاْسًا دِهَاقًا ㉞

بے شک متقی لوگوں کے لیے کامیابی ہے㉛ باغات اور انگور ہیں㉜ اور نوجوان ہم عمر عورتیں㉝ اور چھلکتے ہوئے جام ہیں㉞

لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا كِذّٰبًا ﴿35﴾ جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا ﴿36﴾

وہ جنت میں نہ تو بے ہودہ باتیں سنیں گے اور نہ جھوٹ ﴿35﴾ انھیں آپ کے رب کی طرف سے نیک اعمال کا یہ بدلہ ملے گا جو ان کے لیے کافی انعام ہوگا ﴿36﴾

رَّبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا ﴿37﴾

جو آسمانوں اور زمین کا اور ان کے درمیان تمام اشیا کا رب ہے' نہایت مہربان ہے، وہ اس سے بات کرنے کا اختیار نہیں رکھیں گے ﴿37﴾

يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا ۙ لَّا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ

جس دن جبریل اور (سب) فرشتے اس کے حضور صف بستہ کھڑے ہوں گے، اس سے صرف وہی کلام کر سکے گا جسے رحمٰن اجازت دے گا

صَوَابًا ﴿38﴾ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ مَاٰبًا ﴿39﴾ اِنَّآ اَنْذَرْنٰكُمْ عَذَابًا

اور وہ درست بات کہے گا ﴿38﴾ یہ دن برحق ہے، چنانچہ جو چاہے اپنے رب کے پاس ٹھکانا بنا لے ﴿39﴾ بے شک ہم نے تمھیں جلد آنے والے عذاب

قَرِيْبًا ۖ ۚ يَّوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ وَيَقُوْلُ الْكٰفِرُ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا ﴿40﴾

سے ڈرا دیا ہے، اس دن انسان وہ (سب کچھ) دیکھے گا جو اس کے دونوں ہاتھوں نے آگے بھیجا ہوگا اور کافر کہے گا: کاش! میں مٹی ہو جاتا ﴿40﴾

رُکُوْعَاتُهَا 2 اٰيَاتُهَا 46	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان، بہت رحم کرنے والا ہے	سُوْرَةُ النّٰزِعٰتِ 79 مَكِّيَّةٌ 81

وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ﴿1﴾ وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ﴿2﴾ وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا ﴿3﴾ فَالسّٰبِقٰتِ

قسم ہے ڈوب کر روح نکالنے والے (فرشتوں) کی ﴿1﴾ اور آسانی سے روح نکالنے والوں کی ﴿2﴾ اور تیزی سے تیرنے والوں کی ﴿3﴾ پھر دوڑ کر آگے

سَبْقًا ﴿4﴾ فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ﴿5﴾ يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ﴿6﴾ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ﴿7﴾

بڑھنے والوں کی ﴿4﴾ پھر کام کی تدبیر کرنے والوں کی ﴿5﴾ جس دن کانپنے والی (زمین) کانپے گی ﴿6﴾ اس کے پیچھے آئے گی پیچھے آنے والی (قیامت) ﴿7﴾

قُلُوْبٌ يَّوْمَئِذٍ وَّاجِفَةٌ ﴿8﴾ اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ﴿9﴾ يَقُوْلُوْنَ ءَاِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِي الْحَافِرَةِ ﴿10﴾

اس دن کئی دل دھڑکتے ہوں گے ﴿8﴾ ان کی آنکھیں جھکی ہوں گی ﴿9﴾ وہ (کافر) کہتے ہیں: کیا ہم یقیناً پہلی حالت میں لوٹائے جائیں گے؟ ﴿10﴾

ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً ﴿11﴾ قَالُوْا تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ﴿12﴾ فَاِنَّمَا هِيَ

کیا جب ہم گلی سڑی ہڈیاں ہو جائیں گے؟ ﴿11﴾ کہتے ہیں کہ اس وقت لوٹنا تو خسارے والا ہے ﴿12﴾ چنانچہ وہ (قیامت)

زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ﴿13﴾ فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ﴿14﴾ هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ﴿15﴾

تو صرف ایک (خوفناک) ڈانٹ ہوگی ﴿13﴾ تب لوگ ایک دم کھلے میدان میں (جمع) ہوں گے ﴿14﴾ یقیناً آپ کے پاس موسیٰ کی بات آ چکی ہے ﴿15﴾

اِذْ نَادٰىهُ رَبُّهٗ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ﴿16﴾ اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴿17﴾ فَقُلْ هَلْ

جب اس کے رب نے مقدس وادی طویٰ میں اسے پکارا تھا ﴿16﴾ (کہ) فرعون کی طرف جاؤ، بے شک اس نے سرکشی کی ہے ﴿17﴾ پھر (اسے) کہو: کیا

لَّكَ اِلٰٓى اَنْ تَزَكّٰى ⑱ وَاَهْدِيَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخْشٰى ⑲ فَاَرٰىهُ الْاٰيَةَ الْكُبْرٰى ⑳

تو پاک ہونا چاہتا ہے؟⑱ اور میں تیرے رب کی طرف تیری راہنمائی کروں کہ تو ڈر جائے⑲ چنانچہ اس (موسیٰ) نے اسے بڑی نشانی دکھائی⑳

فَكَذَّبَ وَعَصٰى ㉑ ثُمَّ اَدْبَرَ يَسْعٰى ㉒ فَحَشَرَ فَنَادٰى ㉓ فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى ㉔

تو اس نے (اسے) جھٹلایا اور نافرمانی کی㉑ پھر وہ پلٹا (فسادکی) کوشش کرتا ہوا㉒ پھر سب کو جمع کر کے اعلان کیا㉓ تو کہا: میں تمھارا سب سے

فَاَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى ㉕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ㉖

بڑا رب ہوں㉔ تب اللہ نے اسے پکڑ لیا آخرت اور دنیا کے عذاب میں㉕ بے شک اس میں اس کے لیے عبرت ہے جو ڈرتا ہے㉖

ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُ ۭ بَنٰىهَا ㉗ رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰىهَا ㉘

کیا تمھاری (دوبارہ) پیدائش زیادہ مشکل ہے یا آسمان کی؟ جسے اسی نے بنایا ہے㉗ اس نے آسمان کی چھت بلند کی پھر اسے ٹھیک ٹھاک کیا㉘

وَاَغْطَشَ لَيْلَهَا وَاَخْرَجَ ضُحٰىهَا ㉙ وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰىهَا ㉚ اَخْرَجَ

اور اس کی رات کو تاریک اور اس کے دن کو روشن بنایا㉙ اور اس کے بعد زمین کو بچھایا㉚ اس میں سے اس کا پانی اور

مِنْهَا مَآءَهَا وَمَرْعٰىهَا ㉛ وَالْجِبَالَ اَرْسٰىهَا ㉜ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ㉝

اس کا چارا نکالا㉛ اور پہاڑوں کو مضبوط گاڑ دیا㉜ (یہ سب) تمھارے اور تمھارے جانوروں کے فائدے کے لیے ہیں㉝

فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى ㉞ يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ مَا سَعٰى ㉟

پھر جب بڑی آفت (قیامت) آجائے گی㉞ اس دن انسان یاد کرے گا جو اس نے کوشش کی ہوگی㉟

وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِمَنْ يَّرٰى ㊱ فَاَمَّا مَنْ طَغٰى ㊲ وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ㊳

اور دوزخ ہر دیکھنے والے شخص کے سامنے (ظاہر) کر دی جائے گی㊱ لیکن پھر جس نے سرکشی کی㊲ اور دنیا کی زندگی کو ترجیح دی㊳

فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاْوٰى ㊴ وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ㊵

تو بے شک دوزخ ہی اس کا ٹھکانا ہے㊴ لیکن جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈر گیا اور اپنے نفس کو خواہش سے روکا㊵

فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ㊶ يَسْــَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰىهَا ㊷

تو بے شک جنت ہی (اس کا) ٹھکانا ہے㊶ (اے نبی!) کافر آپ سے قیامت کے بارے میں سوال کرتے ہیں کہ وہ کب واقع ہوگی؟㊷

فِيْمَ اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰىهَا ㊸ اِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰىهَا ㊹ اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ

آپ کو اس کے بیان کرنے سے کیا غرض؟㊸ اس (کے علم) کی انتہا تو آپ کے رب ہی کے پاس ہے㊹ آپ تو صرف ہر اس شخص کو ڈراتے

يَّخْشٰىهَا ㊺ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰىهَا ㊻

وَصَاحِبَتِهِ وَبَنِيهِ ﴿36﴾ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ ﴿37﴾

اور اپنی بیوی اور اپنے بیٹوں سے (بھی) ﴿36﴾ ان میں سے ہر شخص کا اس دن ایسا حال ہوگا جو اسے دوسروں سے بے پروا کر دے گا ﴿37﴾

وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ﴿38﴾ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ﴿39﴾ وَوُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ﴿40﴾

اس دن کئی چہرے چمکتے ہوں گے ﴿38﴾ ہنستے مسکراتے، ہشاش بشاش ﴿39﴾ اور کئی چہروں پر اس دن خاک اڑ رہی ہو گی ﴿40﴾

تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ﴿41﴾ أُولَٰئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ﴿42﴾

ان پر سیاہی چھائی ہوگی ﴿41﴾ یہی لوگ ہیں کافر فاجر ﴿42﴾

سُورَةُ التَّكْوِيرِ 81 مَكِّيَّةٌ 7

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے

رُكُوعُهَا 1 آيَاتُهَا 29

إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ﴿1﴾ وَإِذَا النُّجُومُ انكَدَرَتْ ﴿2﴾ وَإِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ ﴿3﴾ وَإِذَا

جب سورج لپیٹ دیا جائے گا ﴿1﴾ اور جب تارے بے نور ہو جائیں گے ﴿2﴾ اور جب پہاڑ چلائے جائیں گے ﴿3﴾ اور جب

الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ﴿4﴾ وَإِذَا الْوُحُوشُ حُشِرَتْ ﴿5﴾ وَإِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ﴿6﴾

دس ماہ کی حاملہ اونٹنیاں بیکار چھوڑ دی جائیں گی ﴿4﴾ اور جب وحشی جانور اکٹھے کیے جائیں گے ﴿5﴾ اور جب سمندر بھڑکا دیے جائیں گے ﴿6﴾

وَإِذَا النُّفُوسُ زُوِّجَتْ ﴿7﴾ وَإِذَا الْمَوْءُودَةُ سُئِلَتْ ﴿8﴾ بِأَيِّ ذَنبٍ

اور جب روحیں (جسموں سے) ملا دی جائیں گی ﴿7﴾ اور جب زندہ گاڑی ہوئی لڑکی سے پوچھا جائے گا ﴿8﴾ اسے کس گناہ کی وجہ سے

قُتِلَتْ ﴿9﴾ وَإِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ﴿10﴾ وَإِذَا السَّمَاءُ كُشِطَتْ ﴿11﴾ وَإِذَا

قتل کیا گیا؟ ﴿9﴾ اور جب اعمال نامے کھولے جائیں گے ﴿10﴾ اور جب آسمان کی کھال اتار دی جائے گی ﴿11﴾ اور جب

الْجَحِيمُ سُعِّرَتْ ﴿12﴾ وَإِذَا الْجَنَّةُ أُزْلِفَتْ ﴿13﴾ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا أَحْضَرَتْ ﴿14﴾

جہنم بھڑکائی جائے گی ﴿12﴾ اور جب جنت قریب لائی جائے گی ﴿13﴾ اس وقت ہر شخص جان لے گا جو کچھ وہ لے کر آیا ﴿14﴾

فَلَا أُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ﴿15﴾ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ ﴿16﴾ وَاللَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ ﴿17﴾ وَالصُّبْحِ إِذَا تَنَفَّسَ ﴿18﴾

چنانچہ میں قسم کھاتا ہوں پیچھے ہٹنے والے ﴿15﴾ چلنے والے، چھپ جانے والے تاروں کی ﴿16﴾ اور رات کی جب وہ چلی جاتی ہے ﴿17﴾ اور صبح کی جب وہ روشن ہوتی ہے ﴿18﴾

إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ ﴿19﴾ ذِي قُوَّةٍ عِندَ ذِي الْعَرْشِ مَكِينٍ ﴿20﴾ مُّطَاعٍ ثَمَّ أَمِينٍ ﴿21﴾

بے شک یہ (قرآن) رسول کریم (جبریل) کا قول ہے ﴿19﴾ جو بڑی قوت والا، عرش والے کے نزدیک بلند مرتبہ ہے ﴿20﴾ وہاں (آسمانوں میں) اس کی اطاعت کی جاتی ہے، امین ہے ﴿21﴾

وَمَا صَاحِبُكُم بِمَجْنُونٍ ﴿22﴾ وَلَقَدْ رَآهُ بِالْأُفُقِ الْمُبِينِ ﴿23﴾ وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ ﴿24﴾

اور (اے اہل مکہ!) تمہارا ساتھی (محمد) دیوانہ نہیں ﴿22﴾ یہ (نبی) تو اس (جبریل) کو روشن افق پر دیکھ چکا ہے ﴿23﴾ اور وہ غیب (کی باتوں) پر بخیل نہیں ہے ﴿24﴾

وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطٰنٍ رَّجِيمٍ ﴿25﴾ فَأَيْنَ تَذْهَبُونَ ﴿26﴾ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِينَ ﴿27﴾

اور یہ (قرآن) کسی مردود شیطان کا قول نہیں ﴿25﴾ پھر تم کدھر چلے جا رہے ہو ﴿26﴾ یہ تو سب جہانوں کے لیے نصیحت ہے ﴿27﴾

لِمَن شَآءَ مِنكُمْ أَن يَسْتَقِيمَ ﴿28﴾ وَمَا تَشَآءُونَ إِلَّآ أَن يَشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِينَ ﴿29﴾

تم میں سے جو بھی سیدھی راہ پر چلے ﴿28﴾ اور اللہ رب العالمین کے چاہے بغیر تم (کچھ بھی) نہیں چاہ سکتے ۔ ﴿29﴾

سُورَةُ الْاِنْفِطَار 82 مَكِّيَّةٌ 82 | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ | رُكُوعُهَا 1 اٰيَاتُهَا 19

اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے

إِذَا السَّمَآءُ انفَطَرَتْ ﴿1﴾ وَإِذَا الْكَوَاكِبُ انتَثَرَتْ ﴿2﴾ وَإِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ﴿3﴾

جب آسمان پھٹ جائے گا ﴿1﴾ اور جب تارے جھڑ جائیں گے ﴿2﴾ اور جب سمندر پھاڑ دیے جائیں گے ﴿3﴾

وَإِذَا الْقُبُورُ بُعْثِرَتْ ﴿4﴾ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَأَخَّرَتْ ﴿5﴾ يٰٓأَيُّهَا الْإِنسَانُ مَا غَرَّكَ

اور جب قبریں اکھیڑ دی جائیں گی ﴿4﴾ تو ہر شخص کو اس کا اگلا پچھلا کیا دھرا سب معلوم ہو جائے گا ﴿5﴾ اے انسان! تجھے کس چیز نے اپنے رب کریم کی

بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ ﴿6﴾ الَّذِي خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ ﴿7﴾ فِيٓ أَيِّ صُورَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ﴿8﴾

بابت دھوکے میں ڈال رکھا ہے؟ ﴿6﴾ جس نے تجھے پیدا کیا پھر تجھے درست کیا اور تجھے معتدل بنایا ﴿7﴾ اس نے جس صورت میں چاہا تجھے جوڑ دیا ﴿8﴾

كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُونَ بِالدِّينِ ﴿9﴾ وَإِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِينَ ﴿10﴾ كِرَامًا كَاتِبِينَ ﴿11﴾

ہرگز نہیں! بلکہ تم لوگ جزا و سزا کو جھٹلاتے ہو ﴿9﴾ حالانکہ تم پر نگران (فرشتے) مقرر ہیں ﴿10﴾ معزز لکھنے والے ﴿11﴾

يَعْلَمُونَ مَا تَفْعَلُونَ ﴿12﴾ إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ ﴿13﴾ وَإِنَّ الْفُجَّارَ لَفِي جَحِيمٍ ﴿14﴾

وہ جانتے ہیں جو تم کرتے ہو ﴿12﴾ یقیناً نیک لوگ ضرور نعمتوں میں ہوں گے ﴿13﴾ اور یقیناً بدکار لوگ ضرور دوزخ میں ہوں گے ﴿14﴾

يَصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّينِ ﴿15﴾ وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَآئِبِينَ ﴿16﴾ وَمَآ أَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّينِ ﴿17﴾

وہ روز جزا کو اس میں داخل ہوں گے ﴿15﴾ اور وہ اس سے غائب (دور) نہ ہو سکیں گے ﴿16﴾ اور آپ کو کیا خبر کہ روز جزا کیا ہے؟ ﴿17﴾

ثُمَّ مَآ أَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّينِ ﴿18﴾ يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْـًٔا ۖ وَالْأَمْرُ

پھر آپ کو کیا خبر کہ روز جزا کیا ہے؟ ﴿18﴾ اس دن کوئی شخص کسی کے لیے کچھ بھی اختیار نہ رکھے گا اور اس دن حکم

يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ﴿19﴾

صرف اللہ کا ہو گا ﴿19﴾

سُورَةُ الْمُطَفِّفِين 83 مَكِّيَّةٌ 86 | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ | رُكُوعُهَا 1 اٰيَاتُهَا 36

اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے

رُكُوْعُهَا 1 اٰيَاتُهَا 42	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے	سُوْرَةُ عَبَسَ 80 مَكِّيَّةٌ 24

عَبَسَ وَتَوَلّٰٓى ① اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى ② وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّهٗ يَزَّكّٰٓى ③

(اس نے) ماتھے پہ شکن ڈالے اور منہ پھیر لیا① (اس لیے) کہ اسکے پاس ایک نابینا آیا② اور (اے نبی!) آپ کو کیا خبر شاید کہ وہ پاکیزگی حاصل کرتا③

اَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى ④ اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰى ⑤ فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰى ⑥ وَمَا عَلَيْكَ

یا نصیحت سنتا تو اسے نصیحت نفع دیتی④ لیکن جو شخص پروا نہیں کرتا ہے⑤ تو آپ اس کی فکر میں ہیں⑥ حالانکہ اگر وہ نہیں سنورتا تو آپ پر

اَلَّا يَزَّكّٰى ⑦ وَاَمَّا مَنْ جَآءَكَ يَسْعٰى ⑧ وَهُوَ يَخْشٰى ⑨ فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰى ⑩

کوئی گناہ نہیں⑦ اور جو شخص آپ کے پاس دوڑتا ہوا آیا⑧ اور وہ ڈرتا بھی ہے⑨ تو آپ اس سے بے رخی برتتے ہیں⑩

كَلَّآ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ⑪ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ⑫ فِيْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ⑬ مَّرْفُوْعَةٍ

ہرگز نہیں! بے شک یہ (صحیفہ) تو ایک نصیحت ہے⑪ چنانچہ جو چاہے اسے یاد کرے⑫ (وہ) قابل احترام صحیفوں میں (محفوظ) ہے⑬ جو بلند و بالا

مُّطَهَّرَةٍ ⑭ بِاَيْدِيْ سَفَرَةٍ ⑮ كِرَامٍ بَرَرَةٍ ⑯ قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَآ اَكْفَرَهٗ ⑰

اور پاکیزہ ہیں⑭ ایسے لکھنے والوں کے ہاتھوں میں ہیں⑮ جو معزز اور نیکوکار ہیں⑯ ہلاک کیا جائے انسان، کس قدر ناشکرا ہے!⑰

مِنْ اَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ ⑱ مِنْ نُّطْفَةٍ ۭ خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ ⑲ ثُمَّ السَّبِيْلَ

(اللہ نے) اسے کس چیز سے پیدا کیا؟⑱ ایک (حقیر) نطفے سے اسے پیدا کیا' پھر اس کا اس نے اندازہ لگایا⑲ پھر اس کے لیے راہ

يَسَّرَهٗ ⑳ ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ ㉑ ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ ㉒ كَلَّا

آسان کر دی⑳ پھر اسے موت دی اور قبر میں پہنچایا㉑ پھر وہ جب چاہے گا اسے (دوبارہ) زندہ کرے گا㉒ ہرگز نہیں!

لَمَّا يَقْضِ مَآ اَمَرَهٗ ㉓ فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖٓ ㉔ اَنَّا صَبَبْنَا

اس نے اب تک اللہ کے حکم کی بجا آوری نہیں کی㉓ چنانچہ انسان کو چاہیے کہ اپنے کھانے کی طرف دیکھے㉔ بے شک ہم نے خوب

الْمَآءَ صَبًّا ㉕ ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا ㉖ فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا ㉗ وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا ㉘

مینہ برسایا㉕ پھر ہم نے زمین کو اچھی طرح پھاڑا㉖ پھر ہم نے اس میں سے اناج اگایا㉗ اور انگور اور سبزیاں㉘

وَّزَيْتُوْنًا وَّنَخْلًا ㉙ وَّحَدَآىِٕقَ غُلْبًا ㉚ وَّفَاكِهَةً وَّاَبًّا ㉛ مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ㉜

اور زیتون اور کھجوریں㉙ اور گھنے باغات㉚ اور میوے اور چارا㉛ تمھارے اور تمھارے جانوروں کے لیے سامانِ زندگی㉜

فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ㉝ يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ ㉞ وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ ㉟

پھر جب کان بہرے کر دینے والی سخت آواز آئے گی㉝ اس دن آدمی اپنے بھائی سے بھاگے گا㉞ اور اپنی ماں اور اپنے باپ سے㉟

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ① الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ ②

ڈنڈی مارنے والوں کے لیے تباہی ہے ① وہ کہ جب وہ لوگوں سے ناپ کر لیں تو پورا لیتے ہیں ②

وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ③ اَلَا يَظُنُّ اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ ④

اور جب وہ انھیں ناپ کر یا تول کر دیں تو کم دیتے ہیں ③ کیا یہ لوگ یقین نہیں رکھتے کہ بیشک وہ (قبروں سے) اٹھائے جائیں گے ④

لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ ⑤ يَّوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ⑥ كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِيْ

ایک عظیم دن کے لیے ⑤ جس دن لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے ⑥ ہرگز نہیں! بے شک بدکاروں کا اعمال نامہ

سِجِّيْنٍ ⑦ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سِجِّيْنٌ ⑧ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ⑨ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ⑩

سجّین میں ہے ⑦ اور تمھیں کیا معلوم کہ وہ سجّین کیا ہے؟ ⑧ ایک کتاب ہے لکھی ہوئی ⑨ ہلاکت ہے اس دن جھٹلانے والوں کے لیے ⑩

الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ⑪ وَمَا يُكَذِّبُ بِهٖٓ اِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ⑫ اِذَا تُتْلٰى

وہ جو روز جزا کو جھٹلاتے ہیں ⑪ اور اسے صرف ہر حد سے بڑھا گناہ گار جھٹلاتا ہے ⑫ جب اس پر ہماری آیتیں تلاوت

عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ⑬ كَلَّا بَلْ ۜ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ⑭

کی جاتی ہیں تو کہتا ہے: یہ تو پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں ⑬ ہرگز نہیں! بلکہ ان کے دلوں پر ان کے (برے) اعمال نے زنگ لگا دیا ہے ⑭

كَلَّآ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ ⑮ ثُمَّ اِنَّهُمْ لَصَالُوا الْجَحِيْمِ ⑯

ہرگز نہیں! بیشک اس روز وہ (کافر) اپنے رب (کے دیدار) سے یقیناً محروم رکھے جائیں گے ⑮ پھر بے شک وہ ضرور دوزخ میں داخل ہوں گے ⑯

ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ⑰ كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِيْ

پھر ان سے کہا جائے گا کہ یہ وہی چیز ہے جسے تم جھٹلایا کرتے تھے ⑰ ہرگز نہیں! بے شک نیک لوگوں کا اعمال نامہ یقیناً

عِلِّيِّيْنَ ⑱ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا عِلِّيُّوْنَ ⑲ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ⑳ يَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ ㉑

علیّین میں ہے ⑱ اور تمھیں کیا معلوم کہ وہ علیّین کیا ہے؟ ⑲ ایک کتاب ہے لکھی ہوئی ⑳ اس کے پاس حاضر رہتے ہیں مقرب فرشتے ㉑

اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ㉒ عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ ㉓ تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيْمِ ㉔

بے شک نیک لوگ ضرور نعمتوں میں ہوں گے ㉒ مسہریوں پر (بیٹھے) دیکھ رہے ہوں گے ㉓ ان کے چہروں پر آپ نعمتوں کی تازگی محسوس کریں گے ㉔

يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ ㉕ خِتٰمُهٗ مِسْكٌ ۭ وَفِيْ ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنٰفِسُوْنَ ㉖

انھیں مہر لگی خالص شراب پلائی جائے گی ㉕ اس پر کستوری کی مہر لگی ہو گی، لہٰذا شائقین کو اسی کا شوق کرنا چاہیے ㉖

وَمِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِيْمٍ ㉗ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ ㉘ اِنَّ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا كَانُوْا

اس میں تسنیم کی آمیزش ہو گی ㉗ (یہ) ایک چشمہ ہے جس سے (اللہ کے) مقرب پئیں گے ㉘ بلاشبہ مجرم لوگ

مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَضْحَكُوْنَ ﴿29﴾ وَاِذَا مَرُّوْا بِهِمْ يَتَغَامَزُوْنَ ﴿30﴾ وَاِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓى

(دنیا میں) مومنوں پر ہنستے تھے ﴿29﴾ اور جب وہ ان (مسلمانوں) کے پاس سے گزرتے تو آپس میں آنکھوں سے اشارے کرتے تھے ﴿30﴾ اور جب وہ اپنے اہل وعیال کی طرف

اَهْلِهِمُ انْقَلَبُوْا فَكِهِيْنَ ﴿31﴾ وَاِذَا رَاَوْهُمْ قَالُوْٓا اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَضَآلُّوْنَ ﴿32﴾ وَمَآ اُرْسِلُوْا عَلَيْهِمْ

لوٹتے تو دل لگی کرتے لوٹتے ﴿31﴾ اور جب وہ (کافر) ان (مسلمانوں) کو دیکھتے تو کہتے تھے بلاشبہ یہ یقیناً گمراہ لوگ ہیں ﴿32﴾ حالانکہ وہ (کافر) ان پر

حٰفِظِيْنَ ﴿33﴾ فَالْيَوْمَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُوْنَ ﴿34﴾ عَلَى الْاَرَآئِكِ

نگران بنا کر نہیں بھیجے گئے تھے ﴿33﴾ چنانچہ آج مومن لوگ، کافروں پر ہنس رہے ہوں گے ﴿34﴾ مسہریوں پر بیٹھے انھیں

يَنْظُرُوْنَ ﴿35﴾ هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿36﴾

دیکھ رہے ہوں گے ﴿35﴾ (اور کہیں گے:) کیا کافروں کو ان حرکتوں کا بدلہ مل گیا جو وہ کرتے تھے؟ ﴿36﴾

سُوْرَةُ الْاِنْشِقَاقِ
84 مَكِّيَّةٌ 83

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان، بہت رحم کرنے والا ہے

رُكُوْعُهَا 1
اٰيَاتُهَا 25

اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ﴿1﴾ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ﴿2﴾ وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ ﴿3﴾

جب آسمان پھٹ جائے گا ﴿1﴾ اور وہ اپنے رب کے حکم (کی تعمیل) کرے گا اور اس کے لائق یہی ہے ﴿2﴾ اور جب زمین پھیلا دی جائے گی ﴿3﴾

وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ ﴿4﴾ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ﴿5﴾ يٰٓاَيُّهَا الْاِنْسَانُ

اور اسکے اندر جو کچھ ہے وہ اسے اگل دے گی اور خالی ہو جائیگی ﴿4﴾ اور وہ اپنے رب کے حکم کی تعمیل کریگی، اور اسکے لائق یہی ہے ﴿5﴾ اے انسان!

اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِيْهِ ﴿6﴾ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ

بے شک تو اپنے رب کی طرف (جانے کے لیے) سخت محنت کر رہا ہے، بالآخر تو اس سے ملنے والا ہے ﴿6﴾ پھر جس شخص کو اس کا اعمال نامہ

بِيَمِيْنِهٖ ﴿7﴾ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا ﴿8﴾ وَّيَنْقَلِبُ اِلٰٓى اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ﴿9﴾

اس کے دائیں ہاتھ میں دیا گیا ﴿7﴾ تو جلد ہی اس سے آسان حساب لیا جائے گا ﴿8﴾ اور وہ اپنے اہل کی طرف ہنسی خوشی لوٹے گا ﴿9﴾

وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ ﴿10﴾ فَسَوْفَ يَدْعُوْا ثُبُوْرًا ﴿11﴾ وَّيَصْلٰى سَعِيْرًا ﴿12﴾

اور جس شخص کو اس کا اعمال نامہ اس کی پیٹھ پیچھے دیا گیا ﴿10﴾ تو وہ ضرور تباہی کو دعوت دے گا ﴿11﴾ اور وہ بھڑکتی آگ میں جا پڑے گا ﴿12﴾

اِنَّهٗ كَانَ فِيْٓ اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ﴿13﴾ اِنَّهٗ ظَنَّ اَنْ لَّنْ يَّحُوْرَ ﴿14﴾

بے شک وہ (دنیا میں) اپنے اہل وعیال میں بڑا خوش تھا ﴿13﴾ بے شک اس نے سمجھا تھا کہ وہ ہرگز (اللہ کی طرف) لوٹ کر نہیں جائے گا ﴿14﴾

بَلٰٓى اِنَّ رَبَّهٗ كَانَ بِهٖ بَصِيْرًا ﴿15﴾ فَلَآ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ﴿16﴾ وَالَّيْلِ وَمَا وَسَقَ ﴿17﴾

کیوں نہیں! اس کا رب اسے دیکھ رہا تھا ﴿15﴾ پس میں قسم کھاتا ہوں شفق کی ﴿16﴾ اور رات کی اور اس کی جو کچھ وہ سمیٹتی ہے ﴿17﴾ اور چاند کی جبکہ وہ پورا

وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ⑱ لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ⑲ فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ⑳

ہو جاتا ہے⑱ تم ضرور درجہ بدرجہ ایک حالت سے دوسری حالت کو پہنچو گے⑲ پھر ان (کافروں) کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ ایمان نہیں لاتے؟⑳

وَاِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا يَسْجُدُوْنَ ㉑ السجدۃ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُكَذِّبُوْنَ ㉒ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

اور جب ان پر قرآن پڑھا جائے تو سجدہ نہیں کرتے㉑ بلکہ کافر تو (الٹا) جھٹلاتے ہیں㉒ اور جو کچھ وہ (سینوں میں) محفوظ رکھتے ہیں

بِمَا يُوْعُوْنَ ㉓ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ㉔ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ

اللہ اسے خوب جانتا ہے㉓ تو آپ انھیں دردناک عذاب کی خبر دے دیجیے㉔ مگر جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کیے ان کے لیے

اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ㉕ ع

بے انتہا اجر ہے㉕

سُوْرَةُ الْبُرُوْجِ 85 مَكِّيَّةٌ 27	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے	رُكُوْعُهَا 1 اٰيَاتُهَا 22

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ① وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ② وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ ③ قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ④

برجوں والے آسمان کی قسم!① اور اس دن کی جس کا وعدہ کیا گیا ہے② اور حاضر ہونیوالے کی اور حاضر کیے گئے کی③ ہلاک کیے گئے خندقوں والے④

النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ ⑤ اِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ ⑥ وَّهُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ ⑦

(ان خندقوں میں) آگ تھی ایندھن والی⑤ جبکہ وہ ان خندقوں کے کنارے بیٹھے تھے⑥ اور جو کچھ وہ مومنوں کے ساتھ کر رہے تھے، اسے دیکھ رہے تھے⑦

وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّآ اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ⑧ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ

اور انھیں ان (مومنوں) کا یہی کام برا معلوم ہوا کہ وہ اللہ غالب، قابل تعریف پر ایمان لائے تھے⑧ وہ ذات کہ اسی کے لیے آسمانوں اور

وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ⑨ اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ

زمین کی بادشاہی ہے اور اللہ ہر چیز پر شاہد ہے⑨ بے شک جنھوں نے مومن مردوں اور مومن عورتوں کو ستایا پھر

لَمْ يَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ ⑩ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

توبہ نہ کی، تو ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے، اور ان کے لیے جلانے والا عذاب ہے⑩ بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک

الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ ⑪

عمل کیے، ان کے لیے باغات ہیں، جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، یہی ہے بہت بڑی کامیابی⑪

اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ ⑫ اِنَّهٗ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيْدُ ⑬ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ⑭

ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ ⑮ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ⑯ هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْجُنُوْدِ ⑰ فِرْعَوْنَ وَثَمُوْدَ ⑱

وہ عرش کا مالک، اونچی شان والا ہے⑮ جو چاہے کر گزرتا ہے⑯ کیا آپ کے پاس لشکروں کی خبر پہنچی ہے؟ ⑰ (یعنی) فرعون اور ثمود کی ⑱

بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ تَكْذِيْبٍ ⑲ وَّاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِيْطٌ ⑳

بلکہ کافر تو جھٹلانے میں لگے ہوئے ہیں ⑲ اور اللہ ہر طرف سے انھیں گھیرے ہوئے ہے⑳

بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ ㉑ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ㉒

بلکہ یہ قرآن اونچی شان والا ہے㉑ لوح محفوظ میں (لکھا ہوا) ہے ㉒

سُوْرَةُ الطَّارِقِ 86 مَكِّيَّةٌ 36 | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان، بہت رحم کرنے والا ہے | رُكُوْعُهَا 1 اٰيَاتُهَا 17

وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ① وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ ② النَّجْمُ الثَّاقِبُ ③

قسم ہے آسمان کی اور رات کو آنے والے کی① اور آپ کو کیا معلوم کہ وہ رات کو آنے والا کیا ہے؟② وہ چمکتا ہوا ستارہ ہے③

اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ④ فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ⑤ خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ

کوئی جان ایسی نہیں جس پر کوئی نگہبان نہ ہو④ چنانچہ انسان کو دیکھنا چاہیے کہ وہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے⑤ وہ اچھلنے والے پانی سے

دَافِقٍ ⑥ يَّخْرُجُ مِنْ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَآئِبِ ⑦ اِنَّهٗ عَلٰى رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ ⑧

پیدا کیا گیا ہے ⑥ جو پیٹھ اور سینے کی ہڈیوں کے درمیان سے نکلتا ہے ⑦ بے شک وہ (اللہ) اسے دوبارہ پیدا کرنے پر یقیناً قادر ہے⑧

يَوْمَ تُبْلَى السَّرَآئِرُ ⑨ فَمَا لَهٗ مِنْ قُوَّةٍ وَّلَا نَاصِرٍ ⑩ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ

جس دن راز ظاہر کر دیے جائیں گے⑨ تو انسان کے پاس نہ کوئی قوت ہوگی اور نہ کوئی اس کا مددگار ہوگا⑩ قسم ہے بار بار بارش

الرَّجْعِ ⑪ وَالْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ⑫ اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ⑬ وَّمَا هُوَ بِالْهَزْلِ ⑭

برسانے والے آسمان کی⑪ اور پھٹنے والی زمین کی⑫ بے شک یہ (قرآن) یقیناً قولِ فیصل ہے⑬ اور یہ ہنسی مذاق نہیں ہے⑭

اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا ⑮ وَّاَكِيْدُ كَيْدًا ⑯ فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ⑰

بے شک وہ (کافر) کچھ چالیں چلتے ہیں⑮ اور میں بھی ایک چال چلتا ہوں⑯ تو (اے نبی!) آپ ان کافروں کو ذرا ان کے حال پر چھوڑ دیں⑰

سُوْرَةُ الْاَعْلٰى 87 مَكِّيَّةٌ 8 | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان، بہت رحم کرنے والا ہے | رُكُوْعُهَا 1 اٰيَاتُهَا 19

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ① الَّذِيْ خَلَقَ فَسَوّٰى ② وَالَّذِيْ قَدَّرَ فَهَدٰى ③

آپ اپنے سب سے بلند رب کے نام کی تسبیح کریں① جس نے پیدا کیا، پھر ٹھیک ٹھاک بنایا② اور جس نے اندازہ کیا، پھر ہدایت دی③

وَالَّذِيْٓ اَخْرَجَ الْمَرْعٰى ④ فَجَعَلَهٗ غُثَاۗءً اَحْوٰى ⑤ سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰٓى ⑥

اور جس نے (زمین سے) چارا نکالا ④ پھر اسے خشک سیاہ کوڑا کرکٹ بنا دیا⑤ ہم جلد آپ کو پڑھائیں گے، پھر آپ نہ بھولیں گے⑥

اِلَّا مَا شَاۗءَ اللّٰهُ ۭ اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا يَخْفٰى ⑦

مگر جو اللہ چاہے، بے شک وہ ظاہر کو جانتا ہے اور مخفی کو بھی ⑦

وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرٰى ⑧ فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ⑨ سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى ⑩

اور ہم آپ کو آسان راستے کی توفیق دیں گے ⑧ پھر آپ نصیحت کیجیے اگر نصیحت نفع دے ⑨ جو ڈرتا ہے وہ ضرور نصیحت قبول کرے گا⑩

وَيَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى ⑪ الَّذِيْ يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰى ⑫ ثُمَّ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ⑬

اور انتہائی بدبخت ہی اس سے دور رہے گا⑪ جو بہت بڑی آگ میں جائے گا⑫ پھر اس میں نہ وہ مرے گا اور نہ جیے گا⑬

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ⑭ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ⑮ بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ⑯

یقیناً فلاح پا گیا جو پاک ہوا⑭ اور اپنے رب کا نام یاد کیا، پھر نماز پڑھی ⑮ بلکہ تم دنیا کی زندگی کو ترجیح دیتے ہو ⑯

وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ⑰ اِنَّ هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ⑱ صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى ⑲

حالانکہ آخرت بہت بہتر اور باقی رہنے والی ہے⑰ بے شک یہ (بات) پہلے صحیفوں میں بھی (کہی گئی) تھی⑱ (یعنی) ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں⑲

سُوْرَةُ الْغَاشِيَة 88 مَكِّيَّة 68 | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | رُكُوْعُهَا 1 اٰيَاتُهَا 26

اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان، بہت رحم کرنے والا ہے

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ① وُجُوْهٌ يَّوْمَىِٕذٍ خَاشِعَةٌ ② عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ③

کیا آپ کو چھا جانے والی (قیامت) کی خبر پہنچی ہے؟① اس دن کئی چہرے ذلیل ہوں گے② سخت محنت کرنے والے تھکے ماندے ہوں گے③

تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً ④ تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ ⑤ لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ ⑥

دہکتی آگ میں داخل ہوں گے ④ انھیں گرم کھولتے چشمے کا پانی پلایا جائے گا⑤ ان کا طعام صرف خاردار جھاڑیاں ہوگا⑥

لَّا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ ⑦ وُجُوْهٌ يَّوْمَىِٕذٍ نَّاعِمَةٌ ⑧ لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ⑨ فِيْ

جو نہ موٹا کرے گا اور نہ بھوک مٹائے گا⑦ اس دن کئی چہرے تر و تازہ ہوں گے⑧ اپنی کوشش پر خوش ہوں گے⑨ بہشت

جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ⑩ لَّا تَسْمَعُ فِيْهَا لَاغِيَةً ⑪ فِيْهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ⑫ فِيْهَا سُرُرٌ

بریں میں ہوں گے ⑩ وہ اس میں کوئی لغو بات نہ سنیں گے ⑪ اس میں ایک چشمہ جاری ہوگا⑫ اس میں اونچے تخت

مَّرْفُوْعَةٌ ⑬ وَّاَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ ⑭ وَّنَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ ⑮ وَّزَرَابِيُّ

ہوں گے ⑬ اور جام رکھے ہوں گے ⑭ اور قطاروں میں گاؤ تکیے لگے ہوں گے ⑮ اور عمدہ غالیچے

مَبْثُوْثَةٌ ⑯ اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ اِلَى الْاِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ⑰ وَاِلَى السَّمَآءِ كَيْفَ

بچھے ہوں گے ⑯ کیا وہ اونٹوں کی طرف نہیں دیکھتے کہ وہ کیسے پیدا کیے گئے ہیں؟ ⑰ اور آسمان کی طرف کہ کیسے

رُفِعَتْ ⑱ وَاِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ ⑲ وَاِلَى الْاَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ ⑳

بلند کیا گیا ہے ⑱ اور پہاڑوں کی طرف کہ کیسے گاڑے گئے ہیں ⑲ اور زمین کی طرف کہ کیسے بچھائی گئی ہے ⑳

فَذَكِّرْ اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَكِّرٌ ㉑ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ ㉒ اِلَّا مَنْ تَوَلّٰى وَكَفَرَ ㉓

چنانچہ آپ نصیحت کیجیے، آپ تو صرف نصیحت کرنے والے ہیں ㉑ آپ ان پر کوئی فوج دار نہیں ㉒ مگر جس نے منہ موڑا اور کفر کیا ㉓

فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذَابَ الْاَكْبَرَ ㉔ اِنَّ اِلَيْنَآ اِيَابَهُمْ ㉕ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ ㉖

تو اسے اللہ بہت بڑا عذاب دے گا ㉔ بے شک ہماری ہی طرف ان کی واپسی ہے ㉕ پھر بے شک ان کا حساب لینا ہمارے ہی ذمے ہے ㉖

سُوْرَةُ الْفَجْرِ 89 مَكِّيَّةٌ 10 | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | رُكُوْعُهَا 1 اٰيَاتُهَا 30

اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان، بہت رحم کرنے والا ہے

وَالْفَجْرِ ① وَلَيَالٍ عَشْرٍ ② وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ③ وَالَّيْلِ اِذَا يَسْرِ ④

قسم ہے فجر کی ① اور دس راتوں کی ② اور جفت اور طاق کی ③ اور رات کی جبکہ وہ بیت رہی ہو ④

هَلْ فِيْ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِيْ حِجْرٍ ⑤ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ⑥

یقیناً ان (چیزوں) میں صاحب عقل کے لیے معتبر قسم ہے ⑤ کیا آپ نے دیکھا نہیں کہ آپ کے رب نے عاد کے ساتھ کیسا سلوک کیا تھا؟ ⑥

اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ⑦ الَّتِيْ لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ ⑧ وَثَمُوْدَ الَّذِيْنَ

(عاد) ارم جو اونچے ستونوں والے تھے ⑦ جن کے مانند کوئی قوم ملکوں میں پیدا نہیں کی گئی ⑧ اور ثمود کے ساتھ

جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ⑨ وَفِرْعَوْنَ ذِي الْاَوْتَادِ ⑩ الَّذِيْنَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ ⑪

جو وادی میں چٹانیں تراشتے تھے ⑨ اور فرعون میخوں والے کے ساتھ ⑩ وہ جنھوں نے شہروں میں سرکشی کی ⑪

فَاَكْثَرُوْا فِيْهَا الْفَسَادَ ⑫ فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ ⑬ اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ⑭

اور ان میں بہت زیادہ فساد پھیلایا ⑫ تب آپ کے رب نے ان پر عذاب کا کوڑا برسایا ⑬ بے شک آپ کا رب (مجرموں کی) گھات میں ہے ⑭

فَاَمَّا الْاِنْسَانُ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ رَبُّهٗ فَاَكْرَمَهٗ وَنَعَّمَهٗ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَكْرَمَنِ ⑮

لیکن انسان جو ہے جب اس کا رب اسے آزمائے اور اسے عزت اور نعمت دے تو وہ کہتا ہے کہ میرے رب نے مجھے عزت بخشی ⑮

وَاَمَّآ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهٗ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَهَانَنِ ⑯ كَلَّا بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ

مگر جب وہ اسے آزمائے اور اس کا رزق اس پر تنگ کر دے تو وہ کہتا ہے کہ میرے رب نے مجھے ذلیل کر دیا ⑯ ہرگز نہیں! بلکہ تم یتیم کی عزت نہیں

الْيَتِيمَ ﴿17﴾ وَلَا تَحٰٓضُّونَ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ﴿18﴾ وَتَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا ﴿19﴾ وَّتُحِبُّوْنَ الْمَالَ

کرتے ⑰ اور باہم مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہیں دیتے ⑱ اور تم میراث کا سارا مال سمیٹ کر کھا جاتے ہو ⑲ اور تم مال سے جی بھر کر پیار

حُبًّا جَمًّا ﴿20﴾ كَلَّآ اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا ﴿21﴾ وَّجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ﴿22﴾

کرتے ہو ⑳ ہرگز نہیں! جب زمین خوب کوٹ کر ہموار کر دی جائے گی ㉑ اور آپ کا رب اور فرشتے صف در صف آئیں گے ㉒

وَجِايْٓءَ يَوْمَئِذٍۢ بِجَهَنَّمَ ۙ يَوْمَئِذٍ يَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ وَاَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى ﴿23﴾

اور اس دن جہنم (سامنے) لائی جائے گی، اس دن انسان (اپنے کرتوت) یاد کرے گا اور یہ یاد کرنا اس کے لیے کیونکر (مفید) ہوگا ㉓

يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ قَدَّمْتُ لِحَيَاتِيْ ﴿24﴾ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهٗٓ اَحَدٌ ﴿25﴾ وَّلَا يُوْثِقُ

وہ کہے گا: کاش! میں نے اپنی اس زندگی کے لیے کچھ آگے بھیجا ہوتا ㉔ چنانچہ اس دن اس جیسا عذاب دینے والا اور کوئی نہیں ہوگا ㉕ اور اس جیسا

وَثَاقَهٗٓ اَحَدٌ ﴿26﴾ يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ﴿27﴾ ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ﴿28﴾

جکڑنے والا بھی اور کوئی نہیں ہوگا ㉖ اے مطمئن روح! ㉗ تو اپنے رب کی طرف چل اس حال میں کہ تو اس سے راضی، وہ تجھ سے راضی ㉘

30/4 فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ ﴿29﴾ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ﴿30﴾

پھر تو میرے بندوں میں داخل ہو جا ㉙ اور میری جنت میں داخل ہو جا ㉚

سُوْرَةُ الْبَلَدِ 90 مَكِّيَّةٌ 35	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے	رُكُوْعُهَا 1 اٰيَاتُهَا 20

لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ﴿1﴾ وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ ﴿2﴾ وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ ﴿3﴾

میں قسم کھاتا ہوں اس شہر (مکہ) کی ① اور آپ کے لیے اس شہر میں لڑائی حلال ہونے والی ہے ② اور قسم ہے والد (آدم) کی اور اس کی اولاد کی ③

وقف لازم لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْ كَبَدٍ ﴿4﴾ اَيَحْسَبُ اَنْ لَّنْ يَّقْدِرَ عَلَيْهِ اَحَدٌ ﴿5﴾ يَقُوْلُ

بلاشبہ ہم نے انسان کو بڑی مشقت میں پیدا کیا ہے ④ کیا وہ سمجھتا ہے کہ اس پر کوئی بھی قابو نہ پا سکے گا؟ ⑤ وہ کہتا ہے

اَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا ﴿6﴾ اَيَحْسَبُ اَنْ لَّمْ يَرَهٗٓ اَحَدٌ ﴿7﴾ اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ ﴿8﴾ وَلِسَانًا

کہ میں نے ڈھیروں مال لٹا دیا ⑥ کیا وہ سمجھتا ہے کہ اسے کسی نے نہیں دیکھا؟ ⑦ کیا ہم نے اسے دو آنکھیں نہیں دیں؟ ⑧ اور زبان

وَّشَفَتَيْنِ ﴿9﴾ وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ ﴿10﴾ فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ﴿11﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ ﴿12﴾

اور دو ہونٹ؟ ⑨ اور ہم نے اسے دونوں راستے سمجھا دیے ⑩ پھر وہ گھاٹی پر سے ہو کر نہیں گزرا ⑪ اور آپ کو کیا معلوم کہ وہ دشوار گھاٹی کیا ہے؟ ⑫

فَكُّ رَقَبَةٍ ﴿13﴾ اَوْ اِطْعٰمٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ ﴿14﴾ يَّتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ﴿15﴾ اَوْ مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ ﴿16﴾

وہ ہے کسی انسان کو غلامی سے چھڑانا ⑬ یا بھوک والے دن کھانا کھلانا ⑭ کسی رشتے دار یتیم کو ⑮ یا کسی خاک نشین مسکین کو ⑯

ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ⑰ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ

پھر وہ ان لوگوں میں شامل ہو جو ایمان لائے اور انھوں نے باہم صبر کی وصیت کی اور باہم رحم کرنے کی وصیت کی⑰ وہی لوگ

الْمَيْمَنَةِ ⑱ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا هُمْ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ⑲ عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ ⑳

دائیں ہاتھ والے ہیں⑱ اور جو لوگ ہماری آیتوں کے منکر ہوئے وہی بائیں ہاتھ والے ہیں⑲ ان پر (ہر طرف سے) بند کی ہوئی آگ ہوگی⑳

سورۃ الشمس — 91 مکیۃ 26

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان، بہت رحم کرنے والا ہے

رکوعها 1 — آیاتها 20

وَالشَّمْسِ وَضُحٰىهَا ① وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰىهَا ② وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰىهَا ③

سورج اور اس کی دھوپ چڑھنے کی قسم① اور چاند کی جب وہ اس کے پیچھے آتا ہے② اور دن کی جب وہ سورج کا جلوہ دکھاتا ہے③

وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰىهَا ④ وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰىهَا ⑤ وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰىهَا ⑥

اور رات کی جب وہ اسے ڈھانپ لیتی ہے④ اور آسمان کی اور جس نے اسے بنایا⑤ اور زمین کی اور جس نے اسے بچھایا⑥

وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰىهَا ⑦ فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰىهَا ⑧ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ

اور (انسانی) نفس کی اور جس نے اسے ٹھیک بنایا⑦ پھر اس کی بدی اور اس کا تقویٰ اس پر الہام کیا⑧ یقیناً فلاح

زَكّٰىهَا ⑨ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا ⑩ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰىهَآ ⑪

پا گیا جس نے نفس کا تزکیہ کیا⑨ اور یقیناً نامراد ہوا جس نے اسے آلودہ کیا⑩ قوم ثمود نے اپنی سرکشی کی وجہ سے (نبی کو) جھٹلایا⑪

اِذِ انْۢبَعَثَ اَشْقٰىهَا ⑫ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقْيٰهَا ⑬ فَكَذَّبُوْهُ

جب اٹھ کھڑا ہوا اس قوم کا بڑا بدبخت⑫ تو انھیں رسول اللہ نے کہا: اللہ کی اونٹنی (کی حفاظت کرو) اور اس کو پانی پلانے کی⑬ پھر انھوں نے اس کو

فَعَقَرُوْهَا ۥ فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْۢبِهِمْ فَسَوّٰىهَا ⑭ وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا ⑮

جھٹلایا اور اونٹنی کو مار ڈالا تو ان کے رب نے ان کے گناہ کی وجہ سے ان پر تباہی ڈال کر سب کا صفایا کر دیا⑭ اور وہ اس (تباہی) کے انجام سے نہیں ڈرتا⑮

سورۃ الیل — 92 مکیۃ 9

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان، بہت رحم کرنے والا ہے

رکوعها 1 — آیاتها 21

وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ① وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى ② وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰٓى ③

رات کی قسم جب وہ چھا جائے① اور دن کی جب وہ روشن ہو② اور اس ذات کی جس نے نر اور مادہ پیدا کیے③

اِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتّٰى ④ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى ⑤ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ⑥ فَسَنُيَسِّرُهٗ

بے شک تمھاری کوشش (باہم) مختلف ہے④ پھر جس نے (اللہ کی راہ میں) دیا اور ڈرتا رہا⑤ اور اس نے نیک بات کی تصدیق کی⑥ تو یقیناً اسے ہم آسان

لِلْيُسْرٰى (7) وَاَمَّا مَنْۢ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى (8) وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى (9) فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى (10)

(راہ) کی توفیق دیں گے (7) لیکن جس نے کنجوسی کی اور پروا نہ کی (8) اور اس نے نیک بات کو جھٹلایا (9) تو اسے ہم تنگی کی (راہ کی) سہولت دیں گے (10)

وَمَا يُغْنِيْ عَنْهُ مَالُهٗٓ اِذَا تَرَدّٰى (11) اِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدٰى (12) وَاِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَةَ

اور جب وہ (دوزخ میں) گرے گا تو اسے اس کا مال کوئی فائدہ نہ دے گا (11) بے شک ہدایت دینا ہمارے ہی ذمے ہے (12) اور بے شک آخرت

وَالْاُوْلٰى (13) فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰى (14) لَا يَصْلٰىهَآ اِلَّا الْاَشْقَى (15) الَّذِيْ كَذَّبَ

اور دنیا ہمارے ہی اختیار میں ہے (13) بالآخر میں نے تمھیں بھڑکتی آگ سے ڈرا دیا ہے (14) اس میں بڑا بدبخت ہی داخل ہوگا (15) جس نے جھٹلایا

وَتَوَلّٰى (16) وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى (17) الَّذِيْ يُؤْتِيْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى (18) وَمَا لِاَحَدٍ

اور منہ پھیرا (16) اور بڑا متقی اس سے ضرور دور رکھا جائے گا (17) جو پاک ہونے کے لیے اپنا مال دیتا ہے (18) اور اس پر کسی کا کوئی احسان نہیں جس کا

عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰٓى (19) اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى (20) وَلَسَوْفَ يَرْضٰى (21)

بدلہ اسے دینا ہو (19) مگر صرف اپنے رب برتر کا چہرہ چاہتے ہوئے (مال خرچ کرتا ہے) (20) اور یقیناً وہ (اللہ) جلد اس سے راضی ہوگا (21)

سُوْرَةُ الضُّحٰى 93 مَكِّيَّةٌ 11 — رُكُوْعُهَا 1 اٰيَاتُهَا 11

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے

وَالضُّحٰى (1) وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى (2) مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى (3) وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ

دن چڑھے کی قسم! (1) اور رات کی جب وہ چھا جائے (2) (اے نبی!) آپ کے رب نے آپ کو نہ چھوڑا اور نہ ناراض ہوا (3) اور یقیناً آپ کے لیے آخرت، دنیا سے

مِنَ الْاُوْلٰى (4) وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى (5) اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى (6)

بہت بہتر ہے (4) اور جلد آپ کا رب آپ کو اتنا دے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے (5) کیا اس نے آپ کو یتیم نہ پایا، پھر ٹھکانا دیا (6)

وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى (7) وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى (8) فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ (9)

اور آپ کو ناواقفِ راہ پایا، پھر ہدایت بخشی (7) اور آپ کو تنگ دست پایا، پھر مال دار کر دیا (8) لہٰذا آپ یتیم پر سختی نہ کریں (9)

وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ (10) وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ (11)

اور سوالی کو نہ جھڑکیں (10) اور اپنے رب کی نعمت کا ذکر کرتے رہیں (11)

سُوْرَةُ اَلَمْ نَشْرَحْ 94 مَكِّيَّةٌ 12 — رُكُوْعُهَا 1 اٰيَاتُهَا 8

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ (1) وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ (2) الَّذِيْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ (3)

(اے نبی!) کیا ہم نے آپ کے لیے آپ کا سینہ نہیں کھول دیا؟ (1) اور ہم نے آپ سے آپ کا بوجھ اتار دیا (2) جس نے آپ کی کمر توڑ دی تھی (3)

وَرَفَعۡنَا لَكَ ذِكۡرَكَ ﴿4﴾ فَاِنَّ مَعَ الۡعُسۡرِ يُسۡرًا ﴿5﴾ اِنَّ مَعَ الۡعُسۡرِ يُسۡرًا ﴿6﴾

اور ہم نے آپ کے لیے آپ کا ذکر اونچا کر دیا ④ پھر بے شک ہر تنگی کے ساتھ آسانی ہے ⑤ بے شک ہر تنگی کے ساتھ آسانی ہے ⑥

فَاِذَا فَرَغۡتَ فَانۡصَبۡ ﴿7﴾ وَاِلٰى رَبِّكَ فَارۡغَبۡ ﴿8﴾

چنانچہ جب آپ فارغ ہو جائیں تو محنت کیجیے ⑦ اور اپنے رب ہی کی طرف رغبت کیجیے ⑧

سُوۡرَةُ التِّيۡن 95 مَكِّيَّة 28 | رُكُوۡعُهَا 1 اٰيَاتُهَا 8

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے

وَالتِّيۡنِ وَالزَّيۡتُوۡنِ ﴿1﴾ وَطُوۡرِ سِيۡنِيۡنَ ﴿2﴾ وَهٰذَا الۡبَلَدِ الۡاَمِيۡنِ ﴿3﴾ لَقَدۡ خَلَقۡنَا

قسم ہے انجیر اور زیتون کی ① اور طور سیناء کی ② اور اس پُر امن شہر (مکہ) کی ③ یقیناً ہم نے انسان کو بہترین شکل و صورت

الۡاِنۡسَانَ فِىۡۤ اَحۡسَنِ تَقۡوِيۡمٍ ﴿4﴾ ثُمَّ رَدَدۡنٰهُ اَسۡفَلَ سٰفِلِيۡنَ ﴿5﴾

میں پیدا کیا ہے ④ پھر ہم نے اسے نیچوں سے نیچے پھینک دیا ⑤

اِلَّا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمۡ اَجۡرٌ غَيۡرُ مَمۡنُوۡنٍ ﴿6﴾ فَمَا

مگر جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کیے، ان کے لیے بے انتہا اجر ہے ⑥ پھر (اے انسان!) اس کے بعد تجھے کون سی

يُكَذِّبُكَ بَعۡدُ بِالدِّيۡنِ ﴿7﴾ اَلَيۡسَ اللّٰهُ بِاَحۡكَمِ الۡحٰكِمِيۡنَ ﴿8﴾

چیز جزا و سزا کو جھٹلانے پر آمادہ کرتی ہے ⑦ کیا اللہ سب حاکموں سے بڑا حاکم نہیں ہے؟ ⑧

سُوۡرَةُ العَلَق 96 مَكِّيَّة 1 | رُكُوۡعُهَا 1 اٰيَاتُهَا 19

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے

اِقۡرَاۡ بِاسۡمِ رَبِّكَ الَّذِىۡ خَلَقَ ﴿1﴾ خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ مِنۡ عَلَقٍ ﴿2﴾ اِقۡرَاۡ وَرَبُّكَ الۡاَكۡرَمُ ﴿3﴾

اپنے رب کے نام سے پڑھیے جس نے پیدا کیا ① اس نے انسان کو جمے ہوئے خون سے پیدا کیا ② پڑھیے اور آپ کا رب بڑا کریم ہے ③

الَّذِىۡ عَلَّمَ بِالۡقَلَمِ ﴿4﴾ عَلَّمَ الۡاِنۡسَانَ مَا لَمۡ يَعۡلَمۡ ﴿5﴾ كَلَّاۤ اِنَّ الۡاِنۡسَانَ لَيَطۡغٰٓى ﴿6﴾

وہ ذات جس نے قلم کے ذریعے سے علم سکھایا ④ اس نے انسان کو وہ علم سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا ⑤ سچ مچ! انسان تو یقیناً آپے سے باہر ہو جاتا ہے ⑥

اَنۡ رَّاٰهُ اسۡتَغۡنٰى ﴿7﴾ اِنَّ اِلٰى رَبِّكَ الرُّجۡعٰى ﴿8﴾ اَرَءَيۡتَ الَّذِىۡ يَنۡهٰى ﴿9﴾ عَبۡدًا اِذَا صَلّٰى ﴿10﴾

اس بنا پر کہ وہ خود کو بے پروا سمجھتا ہے ⑦ بے شک آپ کے رب ہی کی طرف واپسی ہے ⑧ کیا آپ نے اسے دیکھا جو منع کرتا ہے ⑨ ایک بندے

اَرَءَيۡتَ اِنۡ كَانَ عَلَى الۡهُدٰٓى ﴿11﴾ اَوۡ اَمَرَ بِالتَّقۡوٰى ﴿12﴾ اَرَءَيۡتَ اِنۡ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ﴿13﴾

کو جب وہ نماز پڑھتا ہے؟ ⑩ بھلا دیکھو تو اگر وہ (بندہ) ہدایت پر ہو ⑪ یا تقویٰ کا حکم دیتا ہو؟ ⑫ بھلا دیکھو تو اگر وہ (حق کو) جھٹلاتا اور (اس سے)

اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰى ⑭ كَلَّا لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ ۙ۬ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ ⑮

منہ موڑتا ہو؟⑬ کیا وہ نہیں جانتا کہ بے شک اللہ دیکھ رہا ہے⑭ ہرگز نہیں! اگر وہ باز نہ آیا تو ہم اسے پیشانی کے بالوں سے پکڑ کر ضرور گھسیٹیں گے⑮

نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ⑯ فَلْيَدْعُ نَادِيَهٗ ⑰ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ ⑱ كَلَّا ؕ

پیشانی جو جھوٹی اور خطا کار ہے⑯ چنانچہ اسے چاہیے کہ وہ اپنی مجلس والوں کو بلا لے⑰ یقیناً ہم بھی عذاب کے فرشتوں کو بلا لیں گے⑱ ہرگز نہیں!

لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ⑲ ۩

آپ اس کی اطاعت نہ کریں اور سجدہ کریں اور اللہ کا قرب حاصل کریں⑲

سُوْرَةُ الْقَدْرِ 97 مَكِّيَّةٌ 25	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان، بہت رحم کرنے والا ہے	رُكُوْعُهَا 1 اٰيَاتُهَا 5

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ① وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ②

بے شک ہم نے اس (قرآن) کو لیلۃ القدر میں نازل کیا① اور آپ کو کیا معلوم کہ لیلۃ القدر کیا ہے؟②

لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۙ۬ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ③ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ

لیلۃ القدر ہزار مہینے سے بہتر ہے③ اس رات میں فرشتے اور روح (جبریل) اپنے رب کے حکم سے ہر کام کے لیے

مِّنْ كُلِّ اَمْرٍ ④ سَلٰمٌ ۛ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ⑤

نازل ہوتے ہیں④ (وہ رات) طلوع فجر تک سلامتی (ہی سلامتی) ہے⑤

سُوْرَةُ الْبَيِّنَةِ 98 مَدَنِيَّةٌ 100	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان، بہت رحم کرنے والا ہے	رُكُوْعُهَا 1 اٰيَاتُهَا 8

لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ مُنْفَكِّيْنَ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ①

اہل کتاب کے بعض کافر اور مشرکین (کفر سے) رکنے والے نہ تھے یہاں تک کہ ان کے پاس واضح دلیل آ جائے①

رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ② فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ③ وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِيْنَ

اللہ کی طرف سے ایک رسول جو پاکیزہ صحیفے پڑھے② جن میں درست اور معتدل احکام ہیں③ اور جن لوگوں کو کتاب دی گئی تھی، ان میں تفرقہ

اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ④ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ

ان کے پاس واضح دلیل آ جانے کے بعد پڑا④ حالانکہ انھیں یہی حکم دیا گیا تھا کہ وہ بندگی کو اللہ کے لیے خالص کر کے،

لَهُ الدِّيْنَ ۙ۬ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ⑤

یکسو ہو کر، اس کی عبادت کریں، اور وہ نماز کو قائم کریں اور زکاۃ دیں، اور یہی سیدھی ملت کا دین ہے⑤

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ

بے شک اہل کتاب میں سے جن لوگوں نے کفر کیا اور مشرکین آتشِ جہنم میں جلیں گے، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے،

اُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ؕ ⑥ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ

وہی لوگ مخلوق میں بدترین ہیں ⑥ بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کیے، وہی لوگ مخلوق میں

الْبَرِيَّةِ ؕ ⑦ جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ

بہترین ہیں ⑦ ان کی جزا ان کے رب کے ہاں ہمیشہ رہنے والے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے

فِيْهَآ اَبَدًا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ ⑧ ع

ابد تک، اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی، یہ اس کو ملتا ہے جو اپنے رب سے ڈر گیا ⑧

سورۃ الزلزال 99 مدنیۃ 93 | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | رکوعها 1 ایاتها 8

اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان، بہت رحم کرنے والا ہے

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۙ ① وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ۙ ② وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا ۚ ③

جب زمین پورے زور سے ہلائی جائے گی ① اور زمین اپنے بوجھ باہر نکال دے گی ② اور انسان کہے گا: اسے کیا ہوا؟ ③ اس دن وہ اپنے

يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ؕ ④ بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا ؕ ⑤ يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۙ لِّيُرَوْا

(خود پر گزرنے والے) حالات بیان کرے گی ④ کیونکہ آپ کا رب اسے (یہی) حکم دے گا ⑤ اس روز لوگ الگ الگ ہو کر لوٹیں گے تاکہ انھیں

اَعْمَالَهُمْ ؕ ⑥ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ؕ ⑦ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ⑧ ع

ان کے اعمال دکھائے جائیں ⑥ لہٰذا جس نے ذرہ بھر بھلائی کی وہ اسے دیکھ لے گا ⑦ اور جس نے ذرہ بھر برائی کی وہ بھی اسے دیکھ لے گا ⑧

سورۃ العدیت 100 مکیۃ 14 | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | رکوعها 1 ایاتها 11

اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان، بہت رحم کرنے والا ہے

وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ۙ ① فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا ۙ ② فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا ۙ ③ فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ۙ ④

سرپٹ دوڑتے ہانپتے گھوڑوں کی قسم ① پھر سم مار کر چنگاریاں نکالنے والوں کی ② پھر صبح کے وقت حملہ کرنے والوں کی ③ پھر اس وقت وہ گرد و غبار اڑاتے ہیں ④

فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ۙ ⑤ اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ ۚ ⑥ وَاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ

پھر اس وقت وہ (دشمن کی) جماعت کے درمیان گھس جاتے ہیں ⑤ بے شک انسان اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے ⑥ اور بے شک وہ اس بات پر

لَشَهِيْدٌ ۚ ⑦ وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ ؕ ⑧ اَفَلَا يَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِي

(خود بھی) گواہ ہے ⑦ اور بے شک وہ مال کی محبت میں بری طرح گرفتار ہے ⑧ کیا پھر وہ نہیں جانتا جب نکال باہر کیا جائے گا جو کچھ

الْقُبُورِ ⑨ وَحُصِّلَ مَا فِي الصُّدُورِ ⑩ إِنَّ رَبَّهُم بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيرٌ ⑪

قبروں میں ہے⑨ اور ظاہر کر دیا جائے گا جو کچھ سینوں میں ہے⑩ بے شک ان کا رب اس دن ان (کے حال) سے خوب آگاہ ہوگا⑪

سُورَةُ الْقَارِعَةِ 101 مَكِّيَّةٌ 30	بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے	رُكُوعُهَا 1 آيَاتُهَا 11

الْقَارِعَةُ ① مَا الْقَارِعَةُ ② وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْقَارِعَةُ ③ يَوْمَ يَكُونُ النَّاسُ

کھڑکھڑا دینے والی① کیا ہے وہ کھڑکھڑا دینے والی!② اور آپ کو کیا معلوم کہ وہ کھڑکھڑا دینے والی کیا ہے؟③ جس دن لوگ (ایسے) ہو جائیں

كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوثِ ④ وَتَكُونُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنفُوشِ ⑤ فَأَمَّا مَن ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ ⑥

گے جیسے بکھرے ہوئے پروانے④ اور پہاڑ دھنکی ہوئی رنگین اون جیسے ہو جائیں گے⑤ پھر جس شخص کے پلڑے بھاری ہو گئے⑥

فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَّاضِيَةٍ ⑦ وَأَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ ⑧ فَأُمُّهُ هَاوِيَةٌ ⑨

تو وہ اپنی پسند کی زندگی میں ہو گا⑦ اور جس شخص کے پلڑے ہلکے ہو گئے⑧ تو اس کا ٹھکانا ہاویہ (گڑھا) ہو گا⑨

وَمَا أَدْرَاكَ مَا هِيَهْ ⑩ نَارٌ حَامِيَةٌ ⑪

اور آپ کو کیا معلوم کہ "ہاویہ" کیا ہے⑩ وہ سخت دہکتی ہوئی آگ ہے⑪

سُورَةُ التَّكَاثُرِ 102 مَكِّيَّةٌ 16	بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے	رُكُوعُهَا 1 آيَاتُهَا 8

أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ ① حَتَّىٰ زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ② كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ ③ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ

باہم بہتات کی حرص نے تمھیں غافل کر دیا① یہاں تک کہ تم قبروں میں جا پہنچے② ہرگز نہیں! جلد ہی تم جان لو گے③ پھر ہرگز نہیں! جلد ہی تم

تَعْلَمُونَ ④ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُونَ عِلْمَ الْيَقِينِ ⑤ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيمَ ⑥ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا

جان لو گے④ ہرگز نہیں! اگر تم یقینی علم کے ساتھ جان لو⑤ تم ضرور دوزخ کو دیکھو گے⑥ پھر تم اسے ضرور یقین کی آنکھ سے دیکھو گے⑦ پھر

عَيْنَ الْيَقِينِ ⑦ ثُمَّ لَتُسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ ⑧

اس دن تم سے نعمتوں کی بابت ضرور سوال کیا جائے گا⑧

سُورَةُ الْعَصْرِ 103 مَكِّيَّةٌ 13	بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے	رُكُوعُهَا 1 آيَاتُهَا 3

وَالْعَصْرِ ① إِنَّ الْإِنسَانَ لَفِي خُسْرٍ ② إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

زمانے کی قسم!① بے شک انسان خسارے میں ہے② سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کیے اور ایک

وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝٣

دوسرے کو حق کی تلقین کی اور ایک دوسرے کو صبر کی تلقین کی ③

سُوْرَةُ الْهُمَزَةِ 104 مَكِّيَّةٌ 32 | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | رُكُوْعُهَا 1 اٰيَاتُهَا 9

اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان، بہت رحم کرنے والا ہے

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ۝١ الَّذِيْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ۝٢ يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗٓ

ہر طعنہ زن، عیب جو کے لیے ہلاکت ہے ① جس نے مال جمع کیا اور اسے گن گن کر رکھا ② وہ سمجھتا ہے کہ بے شک اس کا مال اسے

اَخْلَدَهٗ ۝٣ كَلَّا لَيُنْبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ۝٤ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ ۝٥ نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ۝٦

ہمیشہ زندہ رکھے گا ③ ہرگز نہیں! اسے ضرور حطمہ میں پھینکا جائے گا ④ اور آپ کو کیا معلوم کہ حطمہ کیا ہے؟ ⑤ وہ اللہ کی بھڑکائی

الَّتِيْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ ۝٧ اِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ۝٨ فِيْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ۝٩

ہوئی آگ ہے ⑥ جو دلوں تک پہنچے گی ⑦ بے شک وہ (آگ) ان پر (ہر طرف سے) بند کر دی جائے گی ⑧ لمبے لمبے ستونوں میں ⑨

سُوْرَةُ الْفِيْلِ 105 مَكِّيَّةٌ 19 | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | رُكُوْعُهَا 1 اٰيَاتُهَا 5

اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان، بہت رحم کرنے والا ہے

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ ۝١ اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ ۝٢ وَّاَرْسَلَ

(اے نبی!) کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ آپ کے رب نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا کیا؟ ① کیا اس نے ان کی چال کو بیکار نہیں کر دیا؟ ② اور اس

عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ ۝٣ تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ ۝٤ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ۝٥

نے ان پر جھنڈ کے جھنڈ پرندے بھیجے ③ جو ان پر کی کھنگر کی کنکر پھینک رہے تھے ④ پھر اللہ نے انہیں کھائے ہوئے بھوسے کی طرح کر دیا ⑤

سُوْرَةُ قُرَيْشٍ 106 مَكِّيَّةٌ 29 | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | رُكُوْعُهَا 1 اٰيَاتُهَا 4

اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان، بہت رحم کرنے والا ہے

لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ ۝١ اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِ ۝٢ فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا

قریش کے مانوس ہونے کی وجہ سے ① (یعنی) ان کے سردی اور گرمی کے سفر سے مانوس ہونے کی وجہ سے ② لہٰذا انھیں چاہیے کہ وہ اس

الْبَيْتِ ۝٣ الَّذِيْٓ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ ۙ وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ۝٤

گھر (کعبہ) کے مالک کی عبادت کریں ③ جس نے انھیں بھوک میں کھانا کھلایا اور انھیں خوف سے امن دیا ④

سُوْرَةُ الْمَاعُوْنِ 107 مَكِّيَّةٌ 17 | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | رُكُوْعُهَا 1 اٰيَاتُهَا 7

اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان، بہت رحم کرنے والا ہے

اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ۝1 فَذٰلِكَ الَّذِيْ يَدُعُّ الْيَتِيْمَ ۝2 وَلَا يَحُضُّ عَلٰى

(اے نبی!) کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا جو جزا وسزا کو جھٹلاتا ہے؟①تو یہ وہ شخص ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے② اور مسکین کو کھانا

طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۝3 فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۝4 الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۝5

کھلانے کا شوق نہیں دلاتا ③چنانچہ تباہی ہے ان نمازیوں کے لیے ④ جو اپنی نماز سے غفلت کرتے ہیں ⑤

الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ ۝6 وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۝7

وہ جو دکھاوا کرتے ہیں⑥اور (لوگوں کو) استعمال کی معمولی چیزیں بھی دینے سے انکار کرتے ہیں⑦

سُوْرَةُ الْكَوْثَرِ 108 مَكِّيَّةٌ 15	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے	رُكُوْعُهَا 1 اٰيَاتُهَا 3

اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۝1 فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝2 اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۝3

(اے نبی!) یقیناً ہم نے آپ کو کوثر عطا کی①تو آپ اپنے رب ہی کے لیے نماز پڑھیں اور قربانی کریں②بے شک آپ کا دشمن ہی جڑ کٹا ہے③

سُوْرَةُ الْكٰفِرُوْنَ 109 مَكِّيَّةٌ 18	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے	رُكُوْعُهَا 1 اٰيَاتُهَا 6

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۝1 لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۝2 وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝3

(اے نبی!) آپ کہہ دیجیے: اے کافرو!①میں ان (بتوں) کی عبادت نہیں کرتا جن کی تم عبادت کرتے ہو②اور نہ تم اس کی عبادت کرتے ہو جس کی میں عبادت کرتا ہوں③

وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۝4 وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝5

اور نہ میں عبادت کرنے والا ہوں جن کی تم عبادت کرتے ہو④ اور نہ تم اس کی عبادت کرنے والے ہو جس کی میں عبادت کرتا ہوں⑤

لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ۝6

تمھارے لیے تمھارا دین اور میرے لیے میرا دین⑥

سُوْرَةُ النَّصْرِ 110 مَدَنِيَّةٌ 114	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے	رُكُوْعُهَا 1 اٰيَاتُهَا 3

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۝1 وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ۝2

(اے نبی!) جب اللہ کی مدد اور فتح آجائے گی① اور آپ لوگوں کو دیکھیں کہ وہ اللہ کے دین میں گروہ در گروہ داخل ہو رہے ہیں②

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ۝3

تو آپ اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کیجیے اور اس سے بخشش مانگیے، بلاشبہ وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے③

سُوْرَةُ اللَّهَب 111 مَكِّيَّة 6 | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے | رُكُوْعُهَا 1 اٰيَاتُهَا 5

تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ① مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ② سَيَصْلٰى نَارًا

ٹوٹ جائیں دونوں ہاتھ ابولہب کے اور وہ ہلاک ہو گیا① نہ اس کے مال نے اسے کوئی فائدہ دیا اور نہ اس کی کمائی نے② وہ ضرور بھڑکتی آگ

ذَاتَ لَهَبٍ ③ وَّامْرَاَتُهٗ ؕ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ④ فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ⑤

میں داخل ہوگا③ اور اس کی بیوی بھی جو لکڑیاں ڈھونے والی ہے④ اس کی گردن میں چھال کی بٹی ہوئی رسی ہوگی⑤

سُوْرَةُ الْإِخْلَاص 112 مَكِّيَّة 22 | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے | رُكُوْعُهَا 1 اٰيَاتُهَا 4

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ① اَللّٰهُ الصَّمَدُ ② لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ③ وَلَمْ يَكُنْ

(اے نبی!) آپ کہہ دیجیے: وہ اللہ ایک ہے① اللہ بے نیاز ہے② اس نے (کسی کو) نہیں جنا اور نہ وہ (خود) جنا گیا③ اور کوئی

لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ④

اس کا ہمسر نہیں④

سُوْرَةُ الْفَلَق 113 مَكِّيَّة 20 | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے | رُكُوْعُهَا 1 اٰيَاتُهَا 5

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ① مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ② وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ

(اے نبی!) کہہ دیجیے: میں صبح کے رب کی پناہ میں آتا ہوں① (ہر) اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی② اور اندھیری رات کے شر سے

اِذَا وَقَبَ ③ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ④ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ⑤

جب وہ چھا جائے③ اور گرہوں میں پھونکیں مارنے والیوں کے شر سے④ اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے⑤

سُوْرَةُ النَّاس 114 مَكِّيَّة 21 | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے | رُكُوْعُهَا 1 اٰيَاتُهَا 6

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ① مَلِكِ النَّاسِ ② اِلٰهِ النَّاسِ ③ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ

(اے نبی!) کہہ دیجیے: میں انسانوں کے رب کی پناہ میں آتا ہوں① انسانوں کے بادشاہ کی② انسانوں کے معبود کی③ سوسہ ڈالنے والے

الْخَنَّاسِ ④ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ⑤ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ⑥

(اللہ کا ذکر سن کر) پیچھے ہٹ جانے والے کے شر سے④ جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے⑤ خواہ وہ جنوں میں سے ہو یا انسانوں میں سے⑥

مسلمان کی زندگی سے متعلق چند اہم سوالات

1 **مسلمان کو اپنا عقیدہ کہاں سے اخذ کرنا چاہیے؟** اسے اپنا عقیدہ اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اس کے نبی ﷺ کی صحیح حدیثوں سے اخذ کرنا چاہیے۔ جو اپنی خواہش سے نہیں بولتے بلکہ ان کی ہر بات وحی الٰہی ہے۔ جو ان کی طرف کی جاتی ہے۔ ﴿إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ﴾ (النجم: 4) اور یہ (مسلمان کا عقیدہ) صحابہ کرام اور سلف صالحین کے فہم و سمجھ کے مطابق ہونا چاہیے۔

2 **اگر ہمارے درمیان (کسی مسئلہ میں) اختلاف ہو جائے تو ہم کس چیز کی طرف رجوع کریں؟** اختلاف کے وقت ہم دین حنیف کی طرف رجوع کریں گے اور اس بارے میں فیصلہ صرف کتابِ الٰہی اور سنتِ رسول سے ہو گا کیونکہ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے: ﴿فَإِن تَنَٰزَعْتُمْ فِى شَىْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى ٱللَّهِ وَٱلرَّسُولِ﴾ ''پھر اگر تم کسی چیز میں اختلاف کرو تو اسے لوٹاؤ اللہ کی طرف اور رسول کی طرف۔'' (النساء: 59) نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: « تَرَكْتُ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا: كِتَابَ اللهِ، وَسُنَّةَ نَبِيِّهِ » ''میں نے تمہارے درمیان دو ایسی چیزیں چھوڑی ہیں کہ جب تک تم ان کو تھامے رہو گے ہرگز گمراہ نہ ہو گے، یعنی اللہ کی کتاب اور اس کے نبی کی سنت۔'' (موطا امام مالک)

3 **قیامت کے دن نجات پانے والا فرقہ کون سا ہے؟** اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: « وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ مِلَّةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلَّا مِلَّةً وَاحِدَةً. قَالُوا: وَمَنْ هِيَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي » ''میری امت تہتر (73) فرقوں میں بٹ جائے گی۔ ایک جماعت کے علاوہ تمام فرقے جہنم میں جائیں گے۔ صحابی نے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول! وہ کون سی جماعت ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو جماعت میرے اور میرے صحابہ کے طریقے پر رہے گی۔'' (احمد، ترمذی)

چنانچہ حق وہی ہے جس پر آپ ﷺ اور آپ کے صحابہ گامزن تھے، اس لیے اگر تم نجات چاہتے ہو اور اس بات کے خواہش مند ہو کہ تمہارے اعمال مقبول ہوں تو اتباع، یعنی اللہ کے رسول ﷺ کی پیروی کو لازم پکڑو اور بدعت سے دوری اختیار کرو۔

4 **نیک اعمال کی قبولیت کی شرائط کیا ہیں؟** نیک اعمال کی قبولیت کی کئی شرطیں ہیں جن میں سے بعض یہ ہیں: 1) اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا اور اس کی توحید کا اقرار کرنا، لہٰذا مشرک کا کوئی عمل مقبول نہیں ہے۔ 2) اخلاص، یعنی اس عمل سے صرف اللہ تعالیٰ کی رضا مقصود ہو۔ 3) نبی کریم ﷺ کی اتباع، یعنی وہ عمل نبی کریم ﷺ کی لائی ہوئی شریعت کے مطابق ہو، لہٰذا اللہ تعالیٰ کی عبادت صرف اس طریقے پر کی جائے گی جو آپ ﷺ نے مشروع فرمایا ہے۔ ان شرطوں میں سے اگر کوئی بھی شرط مفقود ہوئی تو عمل رد کر دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وَقَدِمْنَآ إِلَىٰ مَا عَمِلُوا۟ مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنَٰهُ هَبَآءً مَّنثُورًا﴾ ''اور انھوں نے جو بھی اعمال کیے تھے ہم نے ان کی طرف بڑھ کر انھیں پراگندہ ذروں کی طرح کر دیا۔'' (الفرقان: 23)

5 **دین اسلام کے کتنے درجے ہیں؟** دین اسلام کے تین درجے ہیں: اسلام، ایمان اور احسان۔

6 **اسلام کسے کہتے ہیں اور اسکے ارکان کتنے ہیں؟** اللہ کی توحید کو مانتے ہوئے اور اس کی اطاعت اختیار کرتے ہوئے اس کا مطیع و فرمانبردار ہو جانا اور شرک و مشرکین سے براءت کا اعلان کرنا اسلام ہے۔ اسلام کے پانچ ارکان ہیں جو رسول اللہ ﷺ کی اس حدیث میں مذکور ہیں: « بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَحَجِّ الْبَيْتِ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ » ''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: 1) اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ 2) نماز قائم کرنا۔ 3) زکاۃ دینا 4) بیت اللہ کا حج کرنا۔ 5) رمضان کے روزے رکھنا۔'' (بخاری و مسلم)

7 **ایمان کسے کہتے ہیں اور اس کے ارکان کتنے ہیں؟** دل کے اعتقاد، زبان کے اقرار اور اعضاء و جوارح کے عمل کو ایمان کہتے ہیں جو اطاعت سے بڑھتا اور معصیت سے گھٹتا ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿لِيَزْدَادُوٓا۟ إِيمَٰنًا مَّعَ إِيمَٰنِهِمْ﴾ ''تاکہ

وہ اپنے ایمان کے ساتھ (اور بھی) ایمان میں بڑھ جائیں۔'' (الفتح: 4) اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: «الإيمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ شُعْبَةً، فَأَفْضَلُهَا قَوْلُ لا إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَأَدْنَاهَا إِمَاطَةُ الأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ وَالحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الإِيمَانِ» ''ایمان کی ستر سے زیادہ شاخیں ہیں۔ سب سے افضل درجے کی شاخ لا الہ الا اللہ کا اقرار کرنا ہے اور سب سے ادنیٰ درجے کی شاخ راستے سے تکلیف دہ چیز کا ہٹا دینا ہے اور حیا بھی ایمان کی ایک شاخ ہے۔'' (مسلم) نیز اس سے بھی اس امر (ایمان کے گھٹنے بڑھنے) کی تائید ہوتی ہے کہ نیکیوں کے موسم آنے پر ایک مسلمان اپنے نفس کے اندر اطاعت کے کاموں میں نشاط اور چستی محسوس کرتا ہے اور گناہوں کے بعد اعمال خیر میں فتور اور سستی محسوس کرتا ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿إِنَّ ٱلْحَسَنَٰتِ يُذْهِبْنَ ٱلسَّيِّـَٔاتِ﴾ ''یقیناً نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں۔'' (ھود: 114) ایمان کے چھ ارکان ہیں جن کا ذکر رسول اللہ ﷺ نے اپنی اس حدیث میں کیا ہے: «أَنْ تُؤْمِنَ بِاللهِ، وَمَلائِكَتِهِ، وَكُتُبِهِ، وَرُسُلِهِ، وَالْيَوْمِ الآخِرِ، وَالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ» ''یہ کہ تم ایمان لاؤ اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر، آخرت کے دن پر اور اچھی و بری تقدیر پر۔'' (بخاری و مسلم)

8 **لا الہ الا اللہ کا مطلب کیا ہے؟** اس کا مطلب غیر اللہ کے عبادت کا حقدار ہونے کی نفی اور صرف اللہ کے لیے عبادت کو ثابت کرنا ہے۔

9 **کیا اللہ تبارک و تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے؟** جی ہاں! جاننے، سننے، دیکھنے، اپنی حفاظت و احاطہ اور مشیت و قدرت کے ساتھ اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے لیکن اس کی ذات مخلوق کی ذاتوں کے نہ تو ساتھ ہے اور نہ کوئی مخلوق اس کا احاطہ ہی کر سکتی ہے۔

10 **کیا آنکھ سے اللہ تبارک و تعالیٰ کو دیکھا جا سکتا ہے؟** اہل قبلہ مسلمانوں کا اس امر پر اتفاق ہے کہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کو نہیں دیکھا جا سکتا لیکن میدانِ محشر میں اور جنت کے اندر مومنین دیدارِ الٰہی سے مشرف ہوں گے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ۝٢٢ إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ﴾ ''اس روز بہت سے چہرے تروتازہ اور بارونق ہوں گے۔ اپنے رب کی طرف دیکھ رہے ہوں گے۔'' (القیامۃ: 22)

11 **اللہ تعالیٰ کے اسماء و صفات کی معرفت کا کیا فائدہ ہے؟** مخلوق پر اللہ تعالیٰ کا سب سے پہلا فریضہ اس کی معرفت حاصل کرنا ہے کیونکہ جب لوگ اسے اچھی طرح پہچان لیں گے تو اس کی حقیقی عبادت بھی کریں گے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿فَاعْلَمْ أَنَّهُۥ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا ٱللَّهُ وَٱسْتَغْفِرْ لِذَنۢبِكَ﴾ ''سو اے نبی! آپ جان لیں کہ اللہ کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں۔'' (محمد: 19)

چنانچہ رحمتِ الٰہی کی وسعت کا تذکرہ کرنا، اللہ سے امید باندھنا اور اس کے عذاب کی شدت کو بیان کرنا اس سے خوف کھانے کا سبب ہے، اسی طرح انعام و اکرام بخشنے میں اللہ تعالیٰ کو اکیلا تسلیم کرنا اس کے شکر کا موجب ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسماء و صفات کے ذریعے سے اس کی عبادت کرنے سے مقصود یہ ہے کہ ان کا حقیقی علم حاصل کیا جائے، ان کے معانی کو سمجھا جائے اور ان کے مطابق عمل کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کے بعض نام اور صفتیں ایسی ہیں کہ بندے کا ان سے متصف ہونا لائق تعریف ہے، جیسے علم، رحمت اور عدل اور بعض نام اور صفات ایسی ہیں کہ بندے کا ان سے متصف ہونا فعل مذموم ہے، جیسے الوہیت، تکبر اور جبروت، اسی طرح بندوں کی بعض صفتیں ایسی ہیں کہ ان سے بندوں کا متصف ہونا تو لائق تعریف اور مامور بہ ہے جبکہ ذات باری تعالیٰ کا ان سے متصف ہونا ایک محال امر ہے، جیسے بندگی، مجبوری، حاجت مندی، دست درازی اور ذلت و خواری وغیرہ، لہٰذا اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے محبوب مخلوق وہ ہے جو ان صفات سے متصف ہو جنھیں اللہ بزرگ و برتر پسند کرتا ہے اور سب سے بری مخلوق وہ ہے جو ان صفات سے متصف ہو جنھیں اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے۔

12 **اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ کون کون سے ہیں؟** اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿وَلِلَّهِ ٱلْأَسْمَآءُ ٱلْحُسْنَىٰ فَٱدْعُوهُ بِهَا﴾ ''اور اچھے اچھے نام اللہ ہی کے لیے ہیں، لہٰذا تم اسے ان (ناموں) سے پکارو۔'' (الاعراف: 180) اللہ کے رسول ﷺ سے ثابت ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: «إِنَّ لِلّٰهِ تَعَالَى تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا مِائَةً إِلَّا وَاحِداً مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ» ''بے شک اللہ تعالیٰ کے ایک کم سو، یعنی ننانوے نام ہیں جس نے ان کا ''احصا'' کر لیا وہ جنت میں داخل ہوگا۔'' (بخاری و مسلم) اس حدیث میں وارد لفظ ''احصا'' کے معنی یہ ہیں کہ 1) بندہ ان کے ناموں کے الفاظ اور عدد کو یاد کرے۔ 2) ان ناموں کے معنی اور دلالت کو سمجھے اور ان پر ایمان لا کر ان کے مطابق عمل کرے، چنانچہ جب بندے نے ''الحکیم'' کہا تو اپنے تمام معاملات کو اللہ کے سپرد کر دے کیونکہ بندے کے تمام کام بتقاضائے حکمت ہیں۔ اور جب ''القدوس'' کہا تو اس بات کو سامنے رکھے کہ اللہ تعالیٰ ہر قسم کے عیب ونقص سے پاک ہے۔ 3) ان ناموں کے مطابق عمل کرنے میں یہ بھی شامل ہے کہ ان ناموں کی اجلال و تعظیم کی جائے اور ان کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ سے دعا کی جائے۔ اور دعا کی دو قسمیں ہیں: * دعائے ثناء و عبادت * دعائے طلب و سوال۔

جن نے آیات قرآنی اور احادیثِ صحیحہ کی جانچ پڑتال کی وہ انھیں جمع کرنے پر قادر ہوا۔ اور اسماء یہ ہیں:

اَللّٰهُ	اپنی تمام مخلوق پر الوہیت و عبودیت کا حق رکھنے والا، وہ معبود والہ جس کے لیے عجز وانکسار اور رکوع و سجود کیا جاتا ہے۔ وہ جو ہر قسم کی عبادت کے لائق و مستحق ہے۔
الرحمن	یہ اسم اللہ تعالیٰ کی وسعت رحمت پر دلالت کرتا ہے کہ وہ تمام مخلوقات کو شامل ہے اور یہ اسم اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے۔ اور اللہ کے سوا کسی اور کو رحمن کہنا جائز نہیں۔
الرحیم	دنیا و آخرت میں مومنوں پر رحم کرنے والا اور انھیں بخشنے والا، چنانچہ اس نے انھیں اپنی عبادت کی توفیق دی اور آخرت میں جنت عطا کر کے انھیں عزت سے نوازے گا۔
العفو	وہ جو گناہوں کو مٹاتا ہے اور بندے سے درگزر فرماتا ہے اور اسے سزا نہیں دیتا، حالانکہ بندہ سزا کا مستحق ٹھہر چکا ہوتا ہے۔
الغفور	بندے کے گناہ پر پردہ ڈالنے والا ہے اور وہ اسے رسوا نہیں کرتا اور نہ گناہ پر سزا دیتا ہے۔
الغفار	وہ اسم جو اللہ تعالیٰ کی کثرت مغفرت پر دلالت کرتا ہے کہ وہ استغفار کرنے والے گناہ گار کو معاف فرماتا ہے۔
الرؤف	یہ رافت سے ماخوذ ہے اور اس کا درجہ رحمت سے زیادہ ہے۔ دنیا میں اللہ تعالیٰ تمام مخلوق پر رؤف ہے اور آخرت میں اپنے خاص بندوں، یعنی مومنوں کے لیے رؤف ہوگا۔
الحلیم	وہ بندوں کو سزا دینے کی قدرت کے باوجود جلد سزا نہیں دیتا بلکہ ان سے درگزر فرماتا ہے اور ان کے معافی مانگنے پر انھیں معاف کر دیتا ہے۔
التواب	وہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہے توبہ کی توفیق دیتا ہے اور ان کی توبہ قبول فرماتا ہے۔
الستیر	وہ جو اپنے بندے پر پردہ ڈالتا ہے اور اسے اپنی مخلوق کے درمیان رسوا نہیں کرتا۔ اور وہ پسند کرتا ہے کہ بندہ اپنی ذات پر اور دوسروں پر بھی پردہ ڈالے اور اپنے عیوب کو چھپائے۔
الغنی	وہ اپنی کمال صفات اور کمال مطلق کی وجہ کبھی مخلوق کا محتاج نہیں رہا اور نہ ہوگا اور مخلوق ساری اس کی محتاج ہے اور اس کے انعام واکرام اور مدد کی ضرورت مند بھی۔
الکریم	بہت زیادہ خیر اور عظیم احسان و عطا کرنے والا۔ جسے جو چاہے، جیسے چاہے، مانگے اور بن مانگے عطا کرتا ہے اور گناہوں کو معاف کرتا ہے اور عیوب پر پردہ ڈالتا ہے۔
الاکرم	انتہا درجے کا کرم و احسان کرنے والا، اس میں کوئی اس کا ہم پلہ نہیں۔ ہر قسم کی خیر اس کی مرہون منت ہے۔ مومنوں کو اپنے فضل سے بدلہ دیتا ہے اور اعراض کرنے والوں کو مہلت دیتا ہے اور اپنے عدل سے ان کا محاسبہ کرتا ہے۔
الوھاب	بہت زیادہ عطیات والا جو بلا عوض دیتا ہے اور بغیر کسی لالچ کے عطا کرتا ہے، نیز بغیر سوال کے انعام کرتا ہے۔

الجواد	اپنی مخلوق کو بہت زیادہ نوازنے والا اور ان پر فضل واحسان کرنے والا، اور مومنوں کے لیے اس کے فضل وجود کا بہت بڑا حصہ ہے۔
الودود	وہ اپنے اولیاء سے بہت محبت کرتا ہے اور ان سے محبت وتعلق کا اظہار انھیں معاف کر کے اور ان پر انعام کر کے کرتا ہے، پھر ان سے راضی ہوتا ہے اور ان کے اعمال قبول فرماتا ہے اور زمین میں انھیں قبول عام عطا کرتا ہے۔
المعطی	مخلوق میں سے جس کو چاہے اپنے خزانوں میں سے عطا کرتا ہے اور اس کے اولیا کے لیے اس کی عطا کا وافر حصہ ہے۔ وہی ہے جس نے ہر چیز کو پیدا کیا، پھر اسے صورت عطا کی۔
الواسع	وسیع صفات والا، کوئی اس کی تعریف کو شمار نہیں کر سکتا۔ اس کی عظمت وسلطنت سب پر وسیع ہے۔ اس کی مغفرت ورحمت اور فضل واحسان بہت عام ہے۔
المحسن	وہ اپنی ذات وصفات، اسماء اور افعال میں کمال درجہ حسن رکھتا ہے۔ اس نے ہر چیز کو بڑے خوبصورت انداز میں پیدا کیا اور وہ اپنی مخلوق سے نہایت اچھائی کرنے والا ہے۔
الرازق	وہ جو تمام مخلوقات کو رزق عطا کرتا ہے۔ اس نے تمام جہانوں کی تخلیق سے پہلے ان کے رزق مقرر کر دیے اور اسے پورا کرنے کی ذمہ داری اٹھائی خواہ ایک عرصہ کے بعد ہو۔
الرزاق	اللہ تعالیٰ کا یہ اسم مخلوق کے لیے کثرت رزق پر دلالت کرتا ہے، وہ پاک ہے، انھیں سوال کرنے سے پہلے ہی رزق عطا کرتا ہے بلکہ ان کی معصیت اور نافرمانی کے باوجود انھیں عطا کرتا ہے۔
اللطیف	تمام امور کی باریک بینیوں کو جاننے والا۔ کوئی مخفی امر اس سے پوشیدہ نہیں۔ اپنے بندوں کو ایسے غیر محسوس اور مخفی ذرائع سے خیر اور منافع پہنچاتا ہے جہاں سے انھیں گمان بھی نہیں ہوتا۔
الخبیر	وہ جس کے علم نے باطن اور مخفی اشیاء کا اسی طرح احاطہ کر رکھا ہے جس طرح ظاہری اشیاء کا احاطہ کیا ہوا ہے۔
الفتاح	وہ اپنی ملکیت، رحمت اور رزق کے خزانے اپنی حکمت اور علم کے مطابق کھولتا ہے۔
العلیم	وہ جس کے علم نے ظاہر وباطن، پوشیدہ اور اعلانیہ، نیز گزشتہ، موجودہ اور مستقبل کی ہر چیز کا احاطہ رکھا ہے اور اس پر کوئی چیز مخفی نہیں۔
البر	وہ اپنی مخلوق پر بے پناہ احسانات کرنے والا ہے۔ وہ اتنا نوازتا ہے کہ کوئی اس کی نعمتوں کو گننے یا شمار کرنے کی بھی استطاعت نہیں رکھتا۔ وہ اپنے وعدے کا سچا ہے۔ اپنے بندوں سے درگزر فرماتا ہے اور ان کی نصرت وحمایت کرتا ہے اور ان کے دیے ہوئے معمولی مال کو بھی قبول فرماتا اور بڑھاتا ہے۔
الحکیم	وہ تمام اشیاء کو ان کی مناسب جگہ پر رکھتا ہے اور اس کی تدبیر میں کسی قسم کا خلل اور کمزوری نہیں ہوتی۔
الحکم	وہ اپنی مخلوق کے درمیان نہایت عدل سے فیصلے فرماتا ہے۔ ان میں سے کسی پر ظلم نہیں کرتا۔ اسی نے اپنی کتاب نازل فرمائی تاکہ وہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کن ہو۔
الشاکر	جو اس کی اطاعت کرے اس کی مدح وتعریف فرماتا ہے اور بندے کے معمولی عمل پر بھی ثواب دیتا ہے۔ اس کی نعمتوں پر شکر کرنے والے کو دنیا اور زیادہ دیتا ہے اور آخرت میں اجر سے بھی نوازے گا۔
الشکور	اس کے ہاں بندوں کے تھوڑے اعمال بھی بہت بڑھ جاتے اور ان کا بدلہ ''دگنا چوگنا'' ہو جاتا ہے۔ اللہ کی شکوریت (قدر دانی) یہ ہے کہ وہ بندے کو شکر پر ثابت قدم رکھے اور اس کی اطاعت قبول فرمائے۔
الجمیل	وہ اپنی ذات، اسماء، صفات اور افعال میں کمال درجہ حسن وجمال رکھتا ہے۔ اور اس کی مخلوق میں تمام خوبصورتی بھی اسی ذات اقدس کی عطا کردہ ہے۔
المجید	وہ ذات عالی جس کے لائق زمین وآسمان کا ہر فخر اور عزت ورفعت ہے۔
الولی	وہ جو مخلوق کے تمام امور کا نگران ہے اور کائنات کی تدبیر کرنے والا ہے۔ وہ اپنے اولیاء کا مددگار اور پشت پناہ ہے۔
الحمید	وہ اپنے اسماء، صفات اور افعال میں محمود ہے۔ اسی ذات عالی کی آسانی اور تنگی، سختی اور آسائش میں تعریف کی جاتی ہے۔ مطلق حمد وثناء کا وہی مستحق ہے کیونکہ وہ ہر کمال کے ساتھ متصف ہے۔
المولی	وہی پالنے والا، بادشاہ اور سید ہے اور اپنے اولیاء کی نصرت واعانت کرتا ہے۔



النصیر	وہ اپنی نصرت و مدد سے جس کی چاہے تائید کرتا ہے۔ جس کا وہ مددگار ہو اس پر کوئی غالب نہیں آسکتا اور جسے وہ رسوا کرے اس کا کوئی مددگار نہیں۔
السمیع	وہ جس کی سماعت ہر آہستہ سے آہستہ تر بات کا احاطہ کیے ہوئے ہے اور وہ ہر جہری اور اعلانیہ بات کو بھی سنتا ہے بلکہ ہر طرح کی آوازوں کو آہستہ ہوں یا بہت اونچی سنتا ہے اور پکارنے والے کی پکار کو قبول کرتا ہے۔
البصیر	وہ جس کی نگاہ نے جہاں کی پوشیدہ اور حاضر تمام موجودات کا احاطہ کر رکھا ہے خواہ کتنی ہی مخفی تر یا ظاہر ہو نیز کتنی چھوٹی اور کتنی بڑی ہو۔
الشہید	وہ اپنی مخلوق پر نگران ہے۔ اس نے اپنی ذات کی وحدانیت اور عدالت کی گواہی دی ہے اور وہ مومنوں کی صداقت کی گواہی بھی دیتا ہے جب وہ اس کی وحدانیت کا اقرار کریں اور اس کے رسولوں اور فرشتوں پر ایمان لائیں۔
الرقیب	اپنی مخلوق کی ہر بات سے مطلع اور ان کے اعمال کو گن گن کر رکھنے والا۔ نہ آنکھ کی جھپک سے وہ غافل ہے اور نہ دل کا کوئی خیال اس کے علم سے باہر۔
الرفیق	وہ اپنے افعال میں بہت زیادہ نرمی کرنے والا ہے۔ وہ پاک ہے جو اپنی تخلیق اور حکم میں ٹھہراو اور تدریج سے کام لیتا ہے اور اپنے بندوں کے ساتھ نرمی اور لطف کا معاملہ کرتا ہے اور انھیں کسی ایسے معاملے کا مکلف نہیں ٹھہراتا جس کی وہ طاقت نہ رکھتے ہوں، وہ پاک ذات اپنے اس بندے سے محبت کرتی ہے جو نرمی کرنے والا ہو۔
القریب	وہ اپنے علم اور قدرت سے تمام مخلوق کے اور اپنے لطف و کرم اور مدد و نصرت سے اپنے مومن بندوں کے قریب ہے۔ لیکن وہ اپنے وجود عالی کے ساتھ عرش پر مستوی ہے اور اس کی ذات مخلوق کے ساتھ خلط ملط نہیں ہے۔
المجیب	وہ پکارنے والوں کی پکار کو سنتا ہے اور اپنے علم و حکمت کے مطابق سائلین کی حاجت براری کرتا ہے۔
المقیت	جس نے تمام رزق اور زندگی گزارنے کے اسباب پیدا فرمائے اور مخلوق تک انھیں پہنچانے کی ذمہ داری لی۔ وہ ان اقوات پر اور بندوں کے اعمال پر ایسا نگران ہے کہ اس میں کوئی نقص نہیں۔
الحسیب	وہ اپنے بندوں کی تمام دینی اور دنیاوی ضرورتوں کو پورا کرنے والا ہے اور مومنوں کے لیے اس کی کفایت کا وافر حصہ ہے اور وہی ذات پاک لوگوں کے اعمال دنیا کا محاسبہ کرنے والی ہے۔
المومن	وہ ذات عالی جو اپنے رسولوں اور ان کے پیروکاروں کی سچائی اور ان کی صداقت پر دلالت کرنے والے براہین کی تصدیق کرنے والی ہے اور دنیا و آخرت کا ہر امن اسی کے مرہون منت ہے۔ اس نے مومنوں کو ضمانت دی ہے کہ وہ ان پر ظلم نہیں کرے گا، یا انھیں عذاب نہیں دے گا اور نہ روز قیامت انھیں گھبراہٹ ہوگی۔
المنان	بہت زیادہ عطا کرنے والا اور مخلوق پر عظیم انعامات اور کثیر احسان کرنے والا۔
الطیب	ہر عیب سے پاک اور ہر نقص سے محفوظ، جس کے لیے حسن و خوبی اور کمال مطلق ہے۔ وہ اپنی مخلوق پر خیرات کی بارش کرنے والا ہے اور وہ ذات پاک بندوں کے صرف وہی اعمال اور صدقات قبول کرتی ہے جو مبنی بر اخلاص، نیز پاکیزہ اور حلال ہوں۔
الشافی	جو دلوں اور جسم کے امراض سے شفا بخشتا ہے۔ بندوں کے ہاتھ میں دوا کا اسی قدر حصہ ہے جو اللہ تعالیٰ میسر کر دے اور جہاں تک شفا کا تعلق ہے تو وہ اس اکیلے کے ہاتھ میں ہے۔
الحفیظ	وہ اپنے فضل و احسان سے اپنے مومن بندوں اور ان کے اعمال کی حفاظت فرماتا ہے اور اپنی قدرت سے تمام مخلوقات کی حفاظت اور رعایت فرماتا ہے۔
الوکیل	وہ ذات جس نے تمام جہانوں کی تخلیق و تدبیر کی ذمہ داری لی ہے۔ اسی پر تمام مخلوق کا بھروسا ہے۔ وہ ان تمام مومنوں کا وکیل اور کارساز ہے جنھوں نے اپنی کوشش سے پہلے اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کر دیا، کام کرتے وقت اس سے مدد طلب کی، توفیق ملنے کے بعد اس کا شکر ادا کیا اور آزمائش و ابتلاء کے بعد اپنی قسمت پر رضامندی کا اظہار کیا۔
الخلاق	یہ اسم اللہ کی کثرت تخلیق پر دلالت کرتا ہے۔ وہ پاک ہے، مسلسل پیدا کرتا ہے اور ہر وقت اس عظیم وصف سے متصف ہے۔
الخالق	وہ تمام مخلوقات کو بغیر کسی سابقہ نمونے کے پیدا کرنے والا ہے۔
الباری	وہ جس نے جس مخلوق کا پیدا کرنا مقدر کیا اسے وجود بخشا اور اس کے وجود کا اظہار کیا۔
المصور	وہ جس نے مخلوق کو اپنی پسندیدہ صورت میں پیدا کیا جیسا کہ اس کی حکمت، علم اور رحمت کا تقاضا ہے۔

الرّب	وہ اپنی مخلوق کو اپنی نعمتوں سے پالتا ہے اور انھیں دھیرے دھیرے بڑھاتا ہے۔ وہ اپنے اولیاء کی تربیت کرتا ہے جو ان کے دلوں کی اصلاح کے مناسب ہو۔ وہ خالق، مالک اور سید ہے۔
العظیم	وہ اپنی ذات، اسماء اور صفات میں مطلق عظمت کا مالک ہے اس لیے اس نے مخلوق پر فرض کیا ہے کہ وہ اس کی تعظیم وتکریم کریں اور اس کے امر ونہی کی پابندی کریں۔
القاهر	اپنے بندوں کو قابو میں اور تابع کرنے والا۔ تمام مخلوق کو اپنی بندگی پر مجبور کرنے والا، ان پر غالب کہ جس کے سامنے تمام گردنیں جھکی ہوئی اور تمام چہرے اس کے تابع ہوں گے۔
القهار	یہ قاہر سے مبالغے کا صیغہ ہے۔
المهیمن	ہر چیز پر نگران اور اس کی حفاظت کرنے والا، اس پر گواہ اور اس کا احاطہ کرنے والا۔
العزیز	عزت کی تمام اقسام اسی کے سزاوار ہیں۔ اسے قوت کی عزت حاصل ہے کہ کوئی اس پر غالب نہیں، محفوظ ومضبوط اور بے نیازی کی عزت کہ وہ کسی کا محتاج نہیں۔ قوت وغلبے کی عزت کہ کوئی چیز اس کی اجازت کے بغیر حرکت نہیں کر سکتی۔
الجبار	جس کا ہر ارادہ ومشیت نافذ ہونے والا ہے۔ تمام مخلوقات اس کے ماتحت ہیں۔ اس کی عظمت کے سامنے دم بخود اور اس کے حکم کے سامنے بے بس۔ وہ شکستہ کو جوڑنے والا، فقیر کو غنی کرنے والا، تنگ دست کو آسائش دینے والا، نیز مریض اور مصیبت زدہ کو صحت کو سلامتی عطا کرنے والا ہے۔
المتکبر	وہ عظیم ہے اور ہر برائی اور نقص سے کوسوں دور، بندوں پر ظلم کرنے سے بہت بالا، اپنی جھگڑالو مخلوق پر قابو پانے والا۔ وہ کبریائی کے وصف سے متصف ہے اور جو اس کو اللہ سے چھیننا چاہے گا اللہ تعالی اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا اور عذاب دے گا۔
الکبیر	جو اپنی ذات، اوصاف اور افعال میں سب سے بڑا ہے۔ اس سے بڑی کوئی چیز نہیں بلکہ اس کے سوا ہر چیز اس کے جلال اور عظمت کے سامنے نہایت چھوٹی ہے۔
الحیی	وہ ذات پاک جو نہایت حیا والی ہے اس کی حیا اس کے چہرے کی جلالت اور عظیم تسلط کے شایان شان ہے چنانچہ اللہ کی حیا اس کا کرم واحسان، اور سخاوت اور جلال والا ہے۔
الحی	اس کی زندگی دائمی اور مکمل ہے اور اسے ایسی بقا حاصل ہے جس کی کوئی ابتدا وانتہا نہیں۔ کائنات میں ہر زندگی اس ذات کی عطا کردہ ہے۔
القیوم	جو بذات خود قائم ہے، مخلوق سے بے نیاز ہے۔ وہ زمین وآسمان کی ہر چیز کو قائم رکھنے والا ہے اور وہ سب اس کے محتاج ہیں۔
الوارث	وہ مخلوق کے فنا ہونے کے بعد بھی باقی رہے گا اور ہر چیز فنا کے بعد اسی کے حضور پیش ہونے والی ہے۔ ہمارے قبضے میں جو کچھ ہے یہ امانت ہے جو ایک روز اس کے مالک حقیقی کی طرف لوٹ جائے گی۔
الدیان	تمام مخلوق جس کے تابع اور قابو میں ہے۔ وہ بندوں کو ان کے افعال کا بدلہ دینے والا ہے۔ اگر اچھائی ہو تو اس کا دوگناہ عطا کرتا ہے اور اگر کوئی برائی کرے تو اس کی اتنی ہی سزا دیتا ہے یا معاف فرما دیتا ہے۔
الملک	کسی کام کا حکم دینا یا کسی کام سے روکنا اسی کا حق ہے اور وہ غالب ہے۔ وہ اپنے حکم اور فعل سے اپنی مخلوقات میں تصرف کرتا ہے۔ سلطنت کے چلانے یا خیال رکھنے میں اس پر کسی کو فضیلت حاصل نہیں۔
المالک	حقیقتاً بادشاہت کا مستحق وہی ہے مخلوق کی تخلیق کے آغاز میں بادشاہت اسی کی تھی اور اس کے سوا کوئی نہیں تھا اور جب مخلوق ختم ہوگی تو بھی بادشاہت اسی کی ہوگی۔
الملیک	یہ اسم پاک دلالت کرتا ہے کہ بادشاہت مطلقاً اسی کی ہے۔ اور اس میں ملک سے زیادہ مبالغہ ہے۔
السبوح	وہ ہر عیب ونقص سے منزہ ہے کیونکہ اوصاف کمال اور مطلق حسن وجمال اسی کے شایان شان ہے۔
القدوس	ہر عیب ونقص سے ہر لحاظ سے پاک ومنزہ کیونکہ اوصاف کمال میں وہ یکتا روزگار ہے اور اس کی مثال بیان نہیں کی جا سکتی۔
السلام	اپنی ذات، اپنے اوصاف اور اسماء وافعال میں، دنیا وآخرت کی ہر سلامتی اس کے مرہون منت ہے۔ وہ ہر نقص وعیب سے محفوظ ہے۔

الحق	وہ جس کی ذات، اسماء وصفات اور الوہیت میں کوئی شک وشبہ اور تردد نہیں۔ وہی معبود برحق ہے اس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔
المبین	وحدانیت، حکمت ورحمت میں جس کا امر بالکل واضح ہے۔ وہی بندوں کے لیے رشد وہدایت کا راستہ واضح کرنے والا ہے تاکہ وہ اس کی پیروی کریں۔ اور اس نے گمراہی کے راستوں کو بھی واضح کردیا تاکہ وہ ان سے بچیں۔
القوی	وہ ذات جسے کمال مشیئت کے ساتھ ساتھ قدرت مطلق بھی حاصل ہے۔
المتین	جو اپنی قوت وقدرت میں زبردست ہے۔ اسے اپنے افعال بجالانے میں کوئی مشقت، تکلف یا تھکاوٹ نہیں ہوتی۔
القادر	وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ زمین وآسمان کی کوئی چیز اسے عاجز نہیں کرسکتی۔ وہ ہر چیز کی تقدیر لکھنے والا ہے۔
القدیر	قادر ہی کے معنیٰ میں ہے، فرق یہ ہے کہ قدیر میں اللہ تعالیٰ کی مدح وثناء میں مبالغہ ہے۔
المقتدر	یہ اسم پاک اللہ تعالیٰ کی قدرت کے کمال اور انتہا پر دلالت کرتا ہے کہ وہ علم سابق کے مطابق اپنے فیصلے نافذ کرنے اور تخلیق کرنے پر قدرت کاملہ رکھتا ہے۔
العلی الاعلی	بلند شان والا۔ اس کی ذات عالی ہے اور وہ غلبے والا ہے۔ ہر چیز اس کی طاقت اور اقتدار کے ماتحت ہے اور اس پر کسی کا غلبہ اور اقتدار نہیں۔
المتعال	وہ جس کے علو کے سامنے ہر چیز ذلیل ہے اور اس سے اوپر کوئی نہیں بلکہ ہر چیز اس سے نیچے اور اس کے غلبے اور اقتدار کے سامنے نہایت حقیر ہے۔
المقدم	وہ اپنی حکمت اور مشیئت کے مطابق تمام چیزوں کو آگے کرتا ہے اور انھیں ان کی جگہ پر رکھتا ہے اور اپنے علم وفضل کے مطابق مخلوقات کو ایک دوسرے پر مقدم کرتا ہے۔
المؤخر	وہ تمام چیزوں کو ان کی حیثیت میں رکھتا ہے اور اپنی حکمت کے مطابق جس کو چاہتا ہے آگے کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے پیچھے کردیتا ہے۔ بندوں سے عذاب کو موخر کرتا ہے تاکہ وہ توبہ کریں اور اس کی طرف رجوع کریں۔
المسعر	وہ اپنی حکمت اور علم سے چیزوں کی قیمت، ان کے مقام مرتبے اور تاثیر کو بڑھاتا اور زیادہ کرتا ہے یا ان میں کمی کرتا ہے تو چیزیں سستی اور مہنگی ہوتی ہیں۔
القابض	وہ روحوں کو قبض کرتا ہے۔ اور وہی اپنی حکمت اور قدرت کے مطابق آزمانے کے لیے مخلوق میں سے جس کا چاہتا ہے رزق روک لیتا ہے۔
الباسط	وہ اپنے جود وسخا اور رحمت سے اپنے بندوں کے رزق میں فراخی کرتا ہے اور اپنی حکمت کے مطابق انھیں اس کے ذریعے سے آزماتا ہے اور گناہ گاروں کی توبہ قبول کرنے کے لیے اپنے دونوں ہاتھ پھیلاتا ہے۔
الاول	وہ ذات جس سے پہلے کوئی چیز نہیں تھی بلکہ تمام مخلوقات اس کے پیدا کرنے سے وجود میں آئیں اور جہاں تک اس ذات عالی کا تعلق ہے تو اس کے وجود کی کوئی ابتداء نہیں بلکہ وہ ازل سے ہے۔
الآخر	وہ ذات جس کے بعد کچھ نہیں، وہی باقی رہنے والا ہے اور زمین پر موجود ہر چیز ختم ہونے والی ہے اور پھر لوٹ کر اسی کے پاس جائیں گے۔ اللہ عزوجل کے وجود کی کوئی انتہا نہیں۔
الظاہر	وہ ہر چیز سے اوپر ہے اور اس سے اوپر کوئی نہیں۔ وہ ہر چیز پر غالب ہے اور اس کو گھیرے ہوئے ہے۔
الباطن	جس سے ورے کوئی چیز نہیں۔ وہ قریب ہے اور ہر چیز کا احاطہ کیے ہوئے ہے لیکن وہ دنیا میں مخلوق سے پردے میں ہے۔
الوتر	وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، وہ ایسا منفرد ہے کہ اس کی کوئی مثال نہیں۔
السید	وہ مخلوق کا علی الاطلاق سید وآقا ہے وہی ان کا مالک اور انھیں پالنے والا ہے اور باقی سب اس کی مخلوق اور اس کے بندے ہیں۔
الصمد	وہ اپنی سرداری اور بزرگی میں کمال درجے پر فائز ہے اور مخلوق اپنی شدید ضرورت مندی کی وجہ سے اپنی ضرورتوں کے لیے اسی کا قصد کرتی ہے۔ وہ کھلاتا ہے، اسے نہیں کھلایا جاتا۔
الواحد الاحد	جو اپنے تمام کمالات میں منفرد، اکیلا اور یکتا ہے اور ان میں اس کا کوئی شریک نہیں اور نہ اس کی مثیل ونظیر ہے۔ اس سے یہ لازم ٹھہرتا ہے کہ اسی اکیلے کی بندگی وعبادت کی جائے اور اس کا کوئی شریک نہ ٹھہرایا جائے۔
الالٰہ	وہ ذات جو معبود برحق ہے اور وہ بلا شرکت غیرے اکیلا ہی عبادت کا مستحق ہے۔

13 اللہ تعالیٰ کے ناموں اور صفتوں میں کیا فرق ہے؟ اللہ تعالیٰ کے ناموں اور صفات کے ذریعے سے پناہ طلب کرنا بھی جائز ہے اور ان کے ساتھ قسم کھانا بھی، یعنی ان دونوں باتوں میں اللہ کے اسماء و صفات مشترک ہیں لیکن دونوں میں کئی ایک فرق بھی ہیں۔ ان میں سے اہم ترین یہ ہیں: 1) نام رکھنے میں عبدیت کی نسبت کرنا اور بوقت دعا پکارنا اللہ کے ناموں سے تو جائز ہے لیکن صفات کے ساتھ نہیں، چنانچہ عبدالکریم نام رکھنا تو جائز ہے لیکن عبدالکرم نام جائز نہیں، اسی طرح دعا کرتے وقت ''یاکریم'' کہہ کر اللہ کو پکارا جا سکتا ہے لیکن ''یاکرم اللہ'' کہنا جائز نہیں ہے۔ 2) اللہ کے ناموں سے صفات تو مشتق ہوتی ہیں، مثلاً: اللہ کے نام ''الرحمن'' سے صفت رحمت مشتق ہوتی ہے لیکن صفات سے نام کا مشتق ہونا وارد نہیں ہے، چنانچہ صفت استواء سے اللہ کا نام المستوی نہیں بنایا جا سکتا۔ 3) اللہ تعالیٰ کے افعال سے اس کے نام مشتق نہیں ہوتے، مثلاً: اللہ تعالیٰ کا ایک کام (فعل) غضب، یعنی غصے ہونا بھی ہے لیکن اس بنا پر یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس کا ایک نام الغاضب بھی ہے، اس کے برخلاف اللہ تعالیٰ کے افعال سے صفات مشتق ہوتی ہیں، چنانچہ اللہ کے لیے صفت غضب ثابت کی جاتی ہے کیونکہ اللہ کا ایک فعل غضب، یعنی غصے ہونا بھی ہے۔

14 فرشتوں پر ایمان لانے کا مطلب کیا ہے؟ فرشتوں پر ایمان لانے کا مطلب اس بات کا پختہ اقرار کرنا ہے کہ فرشتوں کا مستقل وجود ہے اور وہ اللہ عزوجل کی ایک ایسی مخلوق ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادات اور اپنے امر کے نفاذ کے لیے پیدا فرمایا ہے: ﴿ عِبَادٌ مُّكْرَمُونَ ﴿٢٦﴾ لَا يَسْبِقُونَهُ بِالْقَوْلِ وَهُم بِأَمْرِهِ يَعْمَلُونَ ﴾ ''وہ (اللہ کے) باعزت بندے ہیں۔ کسی بات میں اللہ پر پیش دستی نہیں کرتے بلکہ اس کے فرمان پر کاربند ہیں۔'' (الانبیاء: 26)

فرشتوں پر ایمان لانے میں چار باتیں شامل ہیں: 1) ان کے وجود پر ایمان رکھنا۔ 2) ان میں سے جس کا نام ہمیں معلوم ہے اس پر نام کی تفصیل کے ساتھ ایمان رکھنا، جیسے حضرت جبرائیل۔ 3) ان کی جو صفات ہمیں معلوم ہیں ان پر ایمان رکھنا، جیسے ان کے جسم کا بہت بڑا ہونا۔ 4) ان کے جن مخصوص اعمال کا ہمیں علم ہے ان پر ایمان رکھنا، جیسے ملک الموت کا کام۔

15 قرآن کیا ہے؟ قرآن اللہ عزوجل کا کلام ہے جس کی تلاوت عبادت ہے۔ اللہ ہی سے اس کی ابتدا ہوئی اور پھر اسی کی طرف یہ لوٹ جائے گا۔ اللہ عزوجل نے حقیقت میں حروف اور آواز کے ساتھ کلام فرمایا ہے اور حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اسے اللہ سے سن کر نبی محمد ﷺ تک پہنچایا ہے۔ تمام آسمانی کتابیں بھی کلام الٰہی ہیں۔

16 کیا ہم قرآن کو لے کر نبی ﷺ کی سنت سے بے نیاز ہو سکتے ہیں؟ ایسا عقیدہ رکھنا جائز نہیں بلکہ اللہ نے سنت پر عمل کرنے کا حکم دیا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿ وَمَآ ءَاتَىٰكُمُ ٱلرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَىٰكُمْ عَنْهُ فَٱنتَهُوا۟ ﴾ ''اور جو کچھ رسول تمھیں دے اسے لے لو اور جس چیز سے تمھیں روکے رک جاؤ۔'' (الحشر: 7) سنت قرآن کی تفسیر کے لیے آئی ہے، نیز دینی امور، جیسے نماز وغیرہ کی تفصیل بغیر حدیث کے معلوم نہیں ہو سکتی، نبی ﷺ نے فرمایا: «أَلَا إِنِّي أُوتِيتُ الْكِتَابَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ، أَلَا يُوشِكُ رَجُلٌ شَبْعَانُ عَلَى أَرِيكَتِهِ يَقُولُ: عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْقُرْآنِ، فَمَا وَجَدْتُمْ فِيهِ مِنْ حَلَالٍ فَأَحِلُّوهُ، وَمَا وَجَدْتُمْ فِيهِ مِنْ حَرَامٍ فَحَرِّمُوهُ» ''سنو! مجھے قرآن دیا گیا ہے اور اس کے مثل اور بھی (سنت)۔ سنو! قریب ہے کہ کوئی آدمی اپنی مسہری پر آسودہ بیٹھ کر یہ کہے کہ تم اسی قرآن کو پکڑے رہو، جو چیز اس میں حلال پاؤ اسے حلال جانو اور جو چیز حرام پاؤ اسے حرام جانو۔'' (ابوداود، احمد)

17 رسولوں پر ایمان لانے کا مطلب کیا ہے؟ رسولوں پر ایمان لانے کا مطلب اس بات کی مکمل تصدیق کرنا ہے کہ اللہ نے ہر امت میں انھی میں سے ایک رسول بھیجا جو انھیں ایک اللہ کی عبادت کرنے اور اس کے ماسوا پوجی جانے والی ہر چیز کا انکار

کرنے کی دعوت دیتا، نیز اس بات کی تصدیق کرنا ہے کہ سارے رسول سچے، نیک، پاکباز، متقی، امانتدار اور ہدایت یافتہ تھے اور اللہ نے انھیں جو پیغام دے کر بھیجا تھا انھوں نے اس کی کما حقہ تبلیغ فرما دی۔ اور یہ کہ وہ سب سے افضل مخلوق ہیں اور اس بات کی تصدیق کرنا کہ وہ اپنی پیدائش سے وفات تک شرک سے پاک رہے ہیں۔

18 قیامت کے دن کتنی قسم کی شفاعت ہوگی؟ قیامت کے دن شفاعت کی متعدد قسمیں ہیں: ان میں سب سے بڑی شفاعت ''شفاعت عظمیٰ'' ہے جو محشر کے میدان میں اس وقت پیش آئے گی جب لوگ فیصلے کے انتظار میں پچاس ہزار سال گزار چکے ہوں گے، چنانچہ اللہ کے رسول محمد ﷺ اپنے رب سے سفارش کریں گے اور یہ عرض کریں گے کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کر دے۔ یہ شفاعت ہمارے نبی ﷺ کے لیے خاص ہے اور یہی وہ مقام محمود ہے جس کا آپ سے وعدہ کیا گیا ہے۔ دوسری شفاعت جنت کا دروازہ کھلوانے کے لیے ہوگی اور سب سے پہلے جنت کا دروازہ ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ ہی کھلوائیں گے اور تمام امتوں میں سے سب سے پہلے آپ کی امت جنت میں داخل ہوگی۔ تیسری شفاعت ان لوگوں کے لیے ہوگی جن کے جہنم میں ڈالے جانے کا فیصلہ ہو چکا ہوگا کہ انھیں جہنم میں نہ ڈالا جائے۔ چوتھی شفاعت ان گنہگار موحدین کے لیے ہوگی جو جہنم میں جا چکے ہوں گے کہ انھیں جہنم سے نکال لیا جائے۔ پانچویں شفاعت بعض اہل جنت کی بلندیِ درجات کے لیے ہوگی۔ مؤخر الذکرتین شفاعتیں ہمارے نبی ﷺ کے لیے خاص تو نہیں لیکن آپ کو اس بارے میں اولیت حاصل ہو گی، پھر آپ کے بعد دیگر انبیاء ملائکہ، صلحاء اور شہداء کا نمبر ہوگا۔ چھٹی شفاعت کچھ مومن بندوں کے حق میں ہوگی کہ انھیں بلا حساب جنت میں داخل ہونے کی اجازت مل جائے۔ ساتویں شفاعت بعض کفار سے عذاب میں تخفیف کے لیے ہوگی اور یہ شفاعت ہمارے نبی ﷺ کے ساتھ خاص ہے کہ اپنے چچا ابوطالب سے عذاب میں تخفیف کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے۔ پھر آخر میں اللہ تبارک وتعالیٰ کسی کی شفاعت کے بغیر محض اپنی رحمت سے کچھ لوگوں کو، جو عقیدۂ توحید پر فوت ہوئے ہوں گے، جہنم سے نکالے گا اور انھیں جنت میں داخل فرمائے گا، ایسے لوگوں کی تعداد کا علم اللہ کے سوا کسی اور کو نہیں ہے۔

19 کیا زندہ اشخاص سے مدد اور شفاعت طلب کرنا جائز ہے؟ جی ہاں! ایسا کرنا جائز ہے، شریعت نے دوسروں کی مدد کی ترغیب دی ہے، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ﴾ ''نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرو۔'' (المآئدۃ: 2) نیز اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: « وَاللهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ » ''اللہ تعالیٰ بندے کی مدد میں رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں رہتا ہے۔'' (مسلم) رہا شفاعت کا معاملہ تو اس کی بہت بڑی فضیلت ہے۔ معنی کے لحاظ سے شفاعت واسطہ، یعنی درمیان میں پڑ کر کسی کی مدد کرنے کو کہتے ہیں، اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿ مَّن يَشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَكُن لَّهُ نَصِيبٌ مِّنْهَا ﴾ ''جو شخص کسی نیکی یا بھلے کام کی شفاعت کرے گا، اسے بھی اس کا کچھ حصہ ملے گا۔'' (النساء: 85) اور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: « اِشْفَعُوا تُؤْجَرُوا » ''شفاعت کر دیا کرو، اجر وثواب پاؤ گے۔'' (بخاری)

یہ شفاعت جائز تو ہے لیکن اس کے لیے چند شرطیں ہیں: 1) مدد یا شفاعت زندوں سے طلب کی جائے، فوت شدہ سے اس کا طلب کرنا دعا کہلاتا ہے اور میت، پکارنے والے کی پکار کو نہیں سن سکتی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿ إِن تَدْعُوهُمْ لَا يَسْمَعُوا دُعَاءَكُمْ وَلَوْ سَمِعُوا مَا اسْتَجَابُوا لَكُمْ ﴾ ''اگر تم انھیں پکارو تو وہ تمھاری پکار سنتے ہی نہیں اور اگر (بالفرض) سن بھی لیں تو تمھاری فریاد رسی نہیں کر سکتے۔'' اور مردے سے کیسے دعا کی جا سکتی ہے حالانکہ وہ تو خود زندہ کی دعاؤں کا محتاج ہوتا ہے۔ اس کے عمل اس کی موت کے ساتھ ہی ختم ہو گئے، ہاں، جو دعائیں اور صدقہ وغیرہ اس کی طرف سے کیے جائیں ان کا ثواب

اسے ملتا ہے۔ نبی ﷺ کا ارشاد ہے: ''ابن آدم جب فوت ہو جاتا ہے تو اس کا عمل بھی منقطع ہو جاتا ہے سوائے تین چیزوں کے صدقہ جاریہ یا علم جس سے نفع حاصل کیا جاتا ہو یا نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرے۔'' (مسلم) 2) جس سے شفاعت کی جا رہی ہے وہ اپنے مخاطب کی بات کو سمجھ بھی رہا ہو۔ 3) مطلوب چیز حاضر ہو۔ 4) شئ مطلوب وہ ہو جس پر بشر کو قدرت حاصل ہے۔ 5) دنیاوی معاملات میں ہو۔ 6) ایسے جائز امور سے متعلق ہو جس میں کوئی نقصان نہ ہو۔

20 وسیلے کی کتنی قسمیں ہیں؟ وسیلے کی دو قسمیں ہیں: اوّل: جائز وسیلہ: اس کی تین صورتیں ہیں: 1) اللہ تعالیٰ کے اسماء و صفات کا وسیلہ پکڑنا۔ 2) اپنے کسی نیک عمل کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ سے دعا کرنا، جیسے تین غار والوں کا قصہ ہے۔ 3) کسی ایسے حاضر، زندہ اور نیک مرد مسلم کی دعا کا وسیلہ جس کی قبولیت دعا کی امید کی جاتی ہے۔ دوم: ناجائز وسیلہ: اس کی دو صورتیں ہیں:

1) نبی کریم ﷺ یا کسی ولی کے جاہ و مقام کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ سے مانگنا، مثلاً: یہ کہنا کہ اے اللہ! میں تجھ سے تیرے نبی کے جاہ و مقام کے وسیلے یا حضرت حسین کے جاہ و مرتبے کے وسیلے سے مانگتا ہوں۔ یہ بات اپنی جگہ صحیح ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ کا مقام و مرتبہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک عظیم ہے، اسی طرح نیک لوگوں کا جاہ و مقام بھی بڑی چیز ہے لیکن صحابۂ کرام، جو خیر و بھلائی کے سب سے زیادہ حریص تھے، جب ان کے زمانے میں قحط پڑا تو انھوں نے اللہ کے رسول ﷺ کے جاہ و مقام کا وسیلہ نہیں لیا باوجودیکہ آپ ﷺ کی قبر ان کے قریب موجود تھی بلکہ انھوں نے آپ ﷺ کے چچا حضرت عباس بن عبدالمطلب کی دعا کا وسیلہ لیا۔ 2) بندہ اللہ کے نبی ﷺ یا اللہ کے کسی ولی کی قسم کھا کر اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت کا سوال کرے، مثلاً: یہ کہے کہ اے اللہ! میں تیرے فلاں ولی کے وسیلے سے یا تیرے فلاں نبی کے حق کے وسیلے سے تجھ سے سوال کرتا ہوں لیکن جب مخلوق پر مخلوق کی قسم کھانا منع ہے تو اللہ تعالیٰ کو کسی مخلوق کی قسم دینا بدرجۂ اولیٰ منع ہو گا۔ اور کسی بندے کا محض اللہ تعالیٰ کی اطاعت کر لینے ہی سے اس کا حق اللہ تعالیٰ پر نہیں بن جاتا (کہ اللہ تعالیٰ کو اس کی قسم دی جائے)۔

21 یوم آخرت پر ایمان لانے کا مطلب کیا ہے؟ آخرت کے دن پر ایمان لانے کا مطلب اس بات کی مکمل تصدیق کرنا ہے کہ قیامت آ کر رہے گی۔ اسی ایمان لانے میں موت پر، موت کے بعد قبر کی آزمائش پر اور قبر کے عذاب یا اس کی آسائش پر، صور پھونکے جانے پر، لوگوں کے اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے پر، صحیفوں کے پھیلائے جانے پر، میزان نصب کیے جانے پر، پل صراط پر، حوض کوثر پر، شفاعت پر اور پھر لوگوں کے جنت یا جہنم میں داخل کیے جانے پر ایمان لانا بھی شامل ہے۔

22 قیامت کی بڑی نشانیاں کون سی ہیں؟ اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے: «إِنَّهَا لَنْ تَقُومَ حَتَّى تَرَوْنَ قَبْلَهَا عَشْرَ آيَاتٍ فَذَكَرَ الدُّخَانَ وَالدَّجَّالَ وَالدَّابَّةَ وَطُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَنُزُولَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ﷺ وَيَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ وَثَلَاثَةَ خُسُوفٍ خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ بِجَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَآخِرُ ذَلِكَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ الْيَمَنِ تَطْرُدُ النَّاسَ إِلَى مَحْشَرِهِمْ» ''قیامت اس وقت تک قائم نہ ہو گی جب تک کہ تم اس سے قبل دس نشانیاں نہ دیکھ لو، چنانچہ آپ نے دھواں، دجال، دابۃ الارض، مغرب سے سورج کے طلوع ہونے، نزول عیسیٰ ابن مریم، یاجوج ماجوج کے خروج اور تین جگہ سے زمین کے دھنسنے کا ذکر فرمایا، ایک مشرق میں، ایک مغرب میں اور ایک جزیرۂ عرب میں۔ اور فرمایا کہ ان نشانیوں کی آخری کڑی وہ آگ ہے جو یمن سے نکلے گی اور لوگوں کو ارض محشر کی طرف ہانک کر لے جائے گی۔'' (مسلم)

23 وہ سب سے بڑا فتنہ کون سا ہے جو انسانوں پر گزرے گا؟ اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے: «مَا بَيْنَ خَلْقِ آدَمَ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ أَمْرٌ أَكْبَرُ مِنَ الدَّجَّالِ» ''آدم کی تخلیق سے لے کر قیامت قائم ہونے تک کوئی معاملہ دجال کے فتنے سے بڑھ

کر نہیں ہے۔'' (مسلم) دجال اولاد آدم میں سے ایک مرد ہے جو آخری زمانے میں آئے گا۔ اس کی پیشانی پر ''ک ف ر'' لکھا ہو گا جسے ہر مومن پڑھ لے گا۔ وہ دائیں آنکھ سے کانا ہو گا۔ اس کی آنکھ گویا ابھرا ہوا انگور ہے، ابتداء تو وہ نیک ہونے کا دعویدار ہو گا، پھر نبوت اور آخر میں الوہیت کا دعویٰ کر بیٹھے گا۔ ایک قوم کے پاس سے اس کا گزر ہو گا جنھیں وہ دعوت دے گا، وہ لوگ اسے جھٹلائیں گے اور اس کی تردید کریں گے تو ان کے پاس سے اس حال میں رخصت ہو گا کہ ان کا مال اس کے ساتھ ہو چلے گا اور ان لوگوں کے پاس کچھ بھی نہ رہ جائے گا، پھر ایک اور قوم پر اس کا گزر ہو گا جنھیں وہ دعوت دے گا، لوگ اس کی دعوت قبول کر لیں گے اور اس کی تصدیق کریں گے، وہ آسمان کو حکم دے گا تو آسمان سے بارش ہو گی اور زمین کو اگانے کا حکم دے گا تو وہ سبزہ اگائے گی۔ وہ لوگوں کے پاس اس طرح آئے گا کہ اس کے ساتھ پانی اور آگ ہو گی، اس کی آگ ٹھنڈا پانی ہو گی اور اس کا پانی آگ ہو گا۔ ایک مومن کو چاہیے کہ ہر نماز کے آخر میں اس کے فتنے سے اللہ کی پناہ چاہے، اور اگر اسے پالے تو سورۂ کہف کی ابتدائی آیتیں پڑھے اور فتنے کے خوف سے اس کی ملاقات سے بچتا رہے۔ اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے: «مَنْ سَمِعَ بِالدَّجَّالِ فَلْيَنْأَ عَنْهُ، فَوَاللهِ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَأْتِيهِ وَهُوَ يَحْسَبُ أَنَّهُ مُؤْمِنٌ فَيَتَّبِعُهُ مِمَّا يَبْعَثُ بِهِ مِنَ الشُّبُهَاتِ» ''جو دجال کے بارے میں سنے اسے چاہیے کہ اس سے دور ہی رہے، اس لیے کہ اللہ کی قسم! ایک شخص اس کے پاس آئے گا اور وہ سمجھتا ہو گا کہ وہ مومن ہے لیکن وہ ایسے ایسے شبہات پیش کرے گا کہ وہ اس کا پیروکار بن جائے گا۔'' (احمد، ابوداود) دجال روئے زمین پر چالیس دن رہے گا، ایک دن ایک سال کے برابر، ایک دن ایک مہینے کے برابر، ایک دن ایک ہفتے کے برابر اور باقی دن ہمارے انھی دنوں کے مثل ہوں گے۔ سوائے مکہ اور مدینہ کے دجال کوئی ایسا شہر اور ایسی زمین نہیں چھوڑے گا جہاں وہ نہ پہنچے، پھر عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے اور اس کو قتل کر دیں گے۔

24 **کیا جنت اور جہنم اس وقت موجود ہیں؟** جی ہاں! (جنت اور جہنم دونوں موجود ہیں) اللہ تبارک وتعالیٰ نے لوگوں کی تخلیق سے پہلے ہی جنت اور دوزخ کو پیدا فرمایا ہوا ہے اور یہ دونوں کبھی فنا یا ختم نہیں ہوں گی، پھر اللہ نے اپنے فضل وکرم سے کچھ لوگوں کو جنت کے لیے پیدا فرمایا ہے اور کچھ لوگوں کو اپنے عدل سے جہنم کے لیے پیدا فرمایا ہے اور جو شخص جس جگہ کے لیے پیدا ہوا ہے، اس کے لیے وہی کام کرنا آسان کر دیا گیا ہے۔

25 **تقدیر پر ایمان لانے کا مطلب کیا ہے؟** تقدیر پر ایمان لانے کا مطلب اس بات کی پختہ تصدیق کرنا ہے کہ ہر قسم کے خیر و شر کا وجود اللہ کے فیصلے اور قدرت سے ہے اور اللہ جو چاہتا ہے اسے کر ڈالنے والا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «لَوْ أَنَّ اللهَ عَذَّبَ أَهْلَ سَمَاوَاتِهِ وَأَهْلَ أَرْضِهِ عَذَّبَهُمْ وَهُوَ غَيْرُ ظَالِمٍ لَهُمْ، وَلَوْ رَحِمَهُمْ كَانَتْ رَحْمَتُهُ خَيْرًا لَهُمْ مِنْ أَعْمَالِهِمْ، وَلَوْ أَنْفَقْتَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا فِي سَبِيلِ اللهِ مَا قَبِلَهُ اللهُ مِنْكَ حَتَّى تُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ وَتَعْلَمَ أَنَّ مَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ، وَأَنَّ مَا أَخْطَأَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَكَ وَلَوْ مُتَّ عَلَى غَيْرِ هَذَا لَدَخَلْتَ النَّارَ» ''اگر اللہ تعالیٰ تمام آسمان والوں کو اور تمام زمین والوں کو عذاب دے تو انھیں عذاب دینے میں وہ ظالم نہ ہو گا۔ اور اگر ان سب پر رحمت فرمائے تو اس کی رحمت ان کے لیے ان کے اعمال سے بہتر ہو گی۔ اور اگر تم احد پہاڑ کے برابر سونا اللہ کی راہ میں خرچ کرو تو اللہ تم سے یہ قبول نہ فرمائے گا یہاں تک کہ تم تقدیر پر ایمان لے آؤ، اور یہ بھی جان لو کہ تمھیں جو مصیبت لاحق ہوئی وہ تم سے ٹلنے والی نہ تھی اور جس مصیبت سے تم بچ گئے وہ تمھیں لاحق ہونے والی نہ تھی۔ اور اگر تم اس عقیدے کے علاوہ پر مرے تو جہنم میں جاؤ گے۔'' (احمد، ابوداود)

تقدیر پر ایمان لانے میں چار باتیں شامل ہیں: 1) اس بات پر ایمان رکھنا کہ اللہ کو ہر چیز کا اجمالی اور تفصیلی علم ہے۔

2) اس بات پر ایمان رکھنا کہ اللہ نے اسے اپنے لوح محفوظ میں لکھ رکھا ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: « كَتَبَ اللّٰهُ مَقَادِيرَ الْخَلَائِقِ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِخَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ » ''اللہ نے آسمانوں اور زمین کی تخلیق سے پچاس ہزار سال پہلے ہی تمام مخلوق کی تقدیریں لکھی ہوئی ہیں۔'' (مسلم) 3) اللہ تعالیٰ کی اس نافذ ہونے والی مشیت پر ایمان رکھنا جسے کوئی چیز روک نہیں سکتی اور اس کی قدرت پر ایمان رکھنا جسے کوئی چیز عاجز نہیں کر سکتی، اللہ نے جو چاہا وہ ہوا اور جو نہیں چاہا وہ نہیں ہوا۔ 4) اس بات پر ایمان رکھنا کہ اللہ ہی تمام چیزوں کا موجد و خالق ہے اور اس کے ماسوا ہر چیز اسی کی پیدا کردہ ہے۔

26 کیا مخلوق کو حقیقی قدرت و مشیت اور ارادہ حاصل ہے؟ جی ہاں! انسان کو مشیت و ارادہ اور اختیار حاصل ہے لیکن اس کی مشیت اللہ تعالیٰ کی مشیت سے باہر نہیں ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿وَمَا تَشَآءُونَ إِلَّآ أَن يَشَآءَ ٱللَّهُ﴾ ''اور تم اللہ رب العالمین کے چاہے بغیر کچھ نہیں چاہ سکتے۔'' (التکویر: 29) نیز رسول ﷺ نے فرمایا: « اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ » ''عمل کرو کیونکہ ہر شخص کو وہی عمل میسر آتا ہے جس کے لیے وہ پیدا کیا گیا ہے۔'' (بخاری و مسلم) اللہ تعالیٰ نے ہمیں عقل، سماعت اور بصارت سے اسی لیے نوازا ہے تاکہ ہم اچھی اور بری چیزوں میں تمیز کر سکیں، تو کیا کوئی ایسا عقلمند ہے جو چوری کرے، پھر کہے، اللہ تعالیٰ نے میرے لیے اس کو مقدر کیا ہے؟ اور اگر ایسا کہے بھی تو لوگ اس کا عذر قبول نہیں کریں گے بلکہ وہ سزا پائے گا اور اس سے کہا جائے گا کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے اوپر سزا بھی مقدر کر رکھی ہے، اس لیے تقدیر سے استدلال اور اسے بطور عذر پیش کرنا جائز نہیں بلکہ یہ تو تکذیب ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے: ﴿سَيَقُولُ ٱلَّذِينَ أَشْرَكُوا۟ لَوْ شَآءَ ٱللَّهُ مَآ أَشْرَكْنَا وَلَآ ءَابَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِن شَىْءٍ ۚ كَذَٰلِكَ كَذَّبَ ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ﴾ ''جن لوگوں نے شرک کیا عنقریب کہیں گے کہ اگر اللہ چاہتا تو نہ ہم شرک کرتے اور نہ ہمارے باپ دادا اور نہ ہم کسی چیز کو حرام ٹھہراتے، اسی طرح ان لوگوں نے جھٹلایا جو ان سے پہلے تھے۔'' (الانعام)

27 احسان کسے کہتے ہیں؟ نبی کریم ﷺ نے احسان کے بارے میں سوال کرنے والے کے جواب میں یوں فرمایا تھا: « أَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ، فَإِنَّكَ إِنْ لَا تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ » ''یہ کہ تم اللہ کی عبادت اس طرح کرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو کیونکہ اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے ہو تو وہ تمہیں دیکھ ہی رہا ہے۔'' (بخاری و مسلم) اور یہ احسان دین کے تین درجات میں سے سب سے بلند تر ہے۔

28 توحید کی کتنی قسمیں ہیں؟ توحید کی تین قسمیں ہیں: 1) توحید ربوبیت، اس کا مطلب ہے اللہ کو اس کے افعال، جیسے پیدا کرنا، روزی دینا، زندہ کرنا وغیرہ میں یکتا جاننا۔ کفار عرب بھی نبی ﷺ کی بعثت سے پہلے اس توحید کا اقرار کرتے تھے۔

2) توحید الوہیت، اس کا مطلب ہے اللہ کو عبادات میں، یعنی بندوں کے افعال، جیسے نماز، نذر اور صدقہ وغیرہ میں یکتا جاننا اور عبادت میں اللہ ہی کو یکتا جاننے کے لیے ہی رسول بھیجے گئے اور کتابیں نازل فرمائی گئی۔

3) توحید اسماء و صفات، اس کا مطلب ہے کہ اللہ کے لیے جو نام اور صفات، اللہ اور اس کے رسول نے ثابت فرمائے ہیں ان کو اللہ کے شایانِ شان انداز سے اللہ کے لیے ثابت مانا جائے، بایں طور کہ ان اسماء و صفات میں تحریف نہ کی جائے، انھیں بے معنی نہ کیا جائے، ان کی کیفیت بیان نہ کی جائے اور مخلوق کی صفات سے تشبیہ و تمثیل نہ دی جائے۔

29 ولی کون ہے؟ صالح اور متقی بندۂ مومن اللہ کا ولی ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿أَلَآ إِنَّ أَوْلِيَآءَ ٱللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿٦٢﴾ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَكَانُوا۟ يَتَّقُونَ﴾ ''اور یاد رکھو! اللہ کے اولیاء (دوستوں) پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور (اللہ سے) ڈرتے تھے۔'' (یونس: 63-62) نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: « إِنَّمَا وَلِيِّيَ اللّٰهُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ » ''میرا ولی (دوست) اللہ ہے اور صالح مومنین ہیں۔'' (بخاری و مسلم)

30 نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں ہم پر کیا واجب ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے بارے میں ہم پر یہ واجب ہے کہ ہم ان سے محبت رکھیں، ان کے لیے اللہ کی رضامندی کی دعا کریں، ان کے بارے میں (نازیبا بات سوچنے اور کہنے سے) اپنے دل اور زبان کو محفوظ رکھیں، ان کے محاسن و فضائل کا ذکر کریں اور ان کے مابین پیش آمدہ اختلافات اور ان کی برائی بیان کرنے سے باز رہیں۔ صحابۂ کرام غلطیوں سے معصوم نہیں لیکن وہ مجتہد تھے۔ جن کا اجتہاد درست تھا، ان کے لیے دوہرا اجر ہے، اور جن کا اجتہاد غلط تھا ان کے لیے اجتہاد پر ایک اجر ہے اور ان کی غلطی معاف ہے۔ صحابہ میں سے اگر کسی سے کوئی غلطی سرزد ہوئی بھی ہو تو ان کے فضائل اتنے زیادہ ہیں جو غلطی کو دور کرنے کے لیے کافی ہیں۔ ان کے فضائل و مراتب باہم مختلف ہیں، چنانچہ ان میں سے دس افضل ترین: سیدنا ابوبکر، پھر عمر، پھر سیدنا عثمان، پھر علی، پھر طلحہ، زبیر، عبدالرحمن بن عوف، سعد بن ابی وقاص، سعید بن زید اور ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہم ہیں۔ پھر عام مہاجرین کا مرتبہ ہے۔ اس کے بعد بدری مہاجرین وانصار کا مرتبہ ہے، پھر باقی انصار افضل ہیں اور پھر باقی سارے صحابہ رضی اللہ عنہم درجہ بہ درجہ افضل ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: « لا تَسُبُّوا أَصْحَابِي فَوَالذِي نَفْسِيْ بِيَدِه لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا أَدْرَكَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلا نَصِيفَهُ » ''میرے صحابہ کو برا بھلا مت کہو، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر تم میں سے کوئی شخص احد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کرے تو ان کے ایک مد (آدھے کلو سے کچھ زیادہ (625 گرام تقریباً) اور آدھے مد کے برابر بھی نہ ہوگا۔'' (بخاری، مسلم) نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: « مَنْ سَبَّ أَصْحَابِي فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالمَلائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ » ''جس نے میرے صحابہ کو برا بھلا کہا اس پر اللہ تعالیٰ کی، فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہے۔'' (طبرانی)

31 اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو مقام عطا کیا ہے کیا آپ کی تعریف میں ہم اس مقام سے تجاوز کر سکتے ہیں؟ اس میں کوئی شک نہیں کہ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمام مخلوق میں سب سے اشرف اور سب سے افضل ہیں لیکن آپ کی تعریف میں مبالغہ کرنا ہمارے لیے جائز نہیں ہے جس طرح نصاریٰ نے عیسیٰ ابن مریم کی تعریف میں مبالغے سے کام لیا ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس سے منع فرمایا ہے، ارشاد ہے: « لا تُطْرُونِي كَمَا أَطْرَتِ النَّصَارَى ابْنَ مَرْيَمَ فَإِنَّمَا أَنَا عَبْدُهُ، فَقُولُوا: عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ » ''میری تعریف میں مبالغہ (حد سے تجاوز) نہ کرنا جس طرح نصاریٰ نے عیسیٰ ابن مریم کی تعریف میں مبالغہ کیا ہے، میں تو صرف اللہ کا بندہ ہوں، لہٰذا تم مجھے اللہ کا بندہ اور اس کا رسول کہو۔'' (بخاری)

32 کیا اہل کتاب کو مومنین میں شمار کیا جا سکتا ہے؟ یہودی، نصرانی اور باقی دوسرے ادیان کو ماننے والے کافر ہیں اگرچہ وہ کسی ایسے دین پر ایمان رکھتے ہوں جو بطور اصل کے صحیح ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد جو شخص بھی اپنا پرانا دین ترک کر کے اسلام قبول نہ کرے تو: ﴿ فَلَن يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي ٱلْأَخِرَةِ مِنَ ٱلْخَـٰسِرِينَ ﴾ ''(یہ دین) اس سے قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں خسارہ پانے والوں میں سے ہوگا۔'' (آل عمران: 85) اور اگر کوئی مسلمان ان کے کافر ہونے کا عقیدہ نہ رکھے یا ان کے دین کے باطل ہونے میں شک کرے تو اس نے کفر کیا کیونکہ اس نے ان کے بارے میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کفر کی مخالفت کی، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿ وَمَن يَكْفُرْ بِهِۦ مِنَ ٱلْأَحْزَابِ فَٱلنَّارُ مَوْعِدُهُۥ ﴾ ''اور تمام فرقوں میں سے جو بھی اس کا کفر کرتا ہے تو اس کے آخری وعدے کی جگہ جہنم ہے۔'' (ھود: 17) اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: « وَالذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لا يَسْمَعُ بِيْ أَحَدٌ مِنْ هَذِهِ الأُمَّةِ ولا يَهُودِيٌّ وَلا نَصْرَانِيٌّ ثُمَّ يَمُوتُ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِيْ إِلا كَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ » ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے! اس امت کا کوئی فرد، خواہ یہودی ہو یا نصرانی جو میرے بارے میں

سنتا ہے، پھر وہ مرجاتا ہے اور اس شریعت پر ایمان نہیں لاتا جس کے ساتھ میں بھیجا گیا تھا تو وہ جہنمی ہے۔'' (مسلم)

33 کیا کافروں پر ظلم کرنا جائز ہے؟ عدل واجب ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿ إِنَّ ٱللَّهَ يَأْمُرُ بِٱلْعَدْلِ وَٱلْإِحْسَـٰنِ ﴾ ''بے شک اللہ تعالیٰ عدل و احسان کا حکم دیتا ہے۔'' اور ظلم حرام ہے (حدیث قدسی میں) فرمانِ الٰہی ہے: « إِنِّي حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلَى نَفْسِي وَجَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ مُحَرَّماً فَلا تَظَالَمُوا » ''میں نے اپنے نفس پر ظلم کو حرام کر لیا ہے اور تمھارے اوپر بھی ظلم کو حرام قرار دیا ہے، اس لیے تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔'' (مسلم) اور مظلوم ظالم سے روز قیامت بدلہ لے گا۔ ارشاد نبوی ہے: « أَتَدْرُونَ مَنِ الْمُفْلِسُ؟ » ''تمھیں معلوم ہے کہ مفلس کون ہے؟'' صحابہ نے عرض کیا: جس کے پاس درہم و دینار اور مال و متاع نہ ہو ہم اسے مفلس سمجھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''میری امت کا مفلس وہ ہے جو روز قیامت نماز، روزے اور زکاۃ جیسے اعمال لے کر آئے گا جبکہ اس نے (اس کے ساتھ ساتھ) کسی کو گالی دی ہوگی، کسی تم پر تہمت لگائی ہوگی، کسی کا مال ہڑپ کیا ہوگا، کسی کو قتل کیا ہوگا اور کسی کو مارا ہوگا۔ چنانچہ ان کو اس کی نیکیاں دے دی جائیں گی اور کچھ اس دوسرے کو۔ اور اگر حساب پورا ہونے سے پہلے نیکیاں ختم ہوگئیں تو ان (مظلوموں) کے گناہ لے کر اس پر ڈال دیے جائیں گے اور پھر اسے آگ میں پھینک دیا جائے گا۔'' (مسلم) بلکہ جانوروں تک کے درمیان قصاص ہوگا۔

34 بدعت کسے کہتے ہیں؟ ابن رجب نے فرمایا ہے: بدعت سے مراد (دین کے نام پر) ایجاد کی گئی وہ چیز ہے جس کی شریعت میں کوئی اصل نہ ہو جو اس (کی مشروعیت) پر دلالت کرے اور جس چیز کی شریعت میں کوئی اصل ہو جو اس (کی مشروعیت) پر دلالت کرے تو وہ شرعاً بدعت نہیں اگرچہ لغوی اعتبار سے اسے بدعت کہا جائے۔

35 کیا دین میں ''بدعت حسنہ'' اور ''بدعت سیۂ'' ہے؟ شرعی مفہوم کے اعتبار سے بدعت کی مذمت میں آیات و احادیث وارد ہیں۔ شرعی بدعت سے مراد وہ چیز ہے جسے دین کے نام پر ایجاد کر لیا گیا ہو اور شریعت میں اس کی کوئی اصل نہ ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: « وَمَنْ عَمِلَ عَمَلا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ » ''جس نے کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا (شریعت کا) حکم نہ ہو تو وہ عمل مردود اور ناقابل قبول ہے۔'' (بخاری ومسلم) نیز فرمایا: « فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلالَةٌ » ''(دین کے اندر) ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔'' (مسلم) اور امام مالک نے شرعی بدعت کے متعلق فرمایا: جس نے اسلام کے اندر کوئی بدعت ایجاد کی اور اسے ''حسنہ'' یعنی اچھا جانا تو اس نے یہ سمجھا کہ محمد ﷺ نے رسالت میں خیانت کی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿ ٱلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِى ﴾ ''آج میں نے تمھارے لیے تمھارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت کا اتمام کر دیا۔'' (المآئدۃ 3) بدعت کے لغوی معنی کے اعتبار سے بدعت کی تعریف میں بعض احادیث وارد ہیں، اور اس سے مراد وہ کام ہے جو شریعت سے ثابت ہو لیکن اسے بھلا دیا گیا ہو اور نبی کریم ﷺ نے لوگوں کو اس کی نصیحت کرتے ہوئے اسے کرنے کی ترغیب دی ہو، جیسا کہ فرمایا: « مَنْ سَنَّ فِي الإِسْلامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهُ أَجْرُهَا وَأَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا بَعْدَهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْءٌ » ''جس نے اسلام میں کوئی اچھا طریقہ جاری کیا تو اسے اس کا ثواب ملے گا اور اس کے بعد اس پر عمل کرنے والوں کا ثواب بھی، بغیر اس کے کہ عمل کرنے والوں کے ثواب میں سے کچھ بھی کمی کی جائے۔'' (مسلم) بدعت کے اسی لغوی معنی میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول بھی ہے: « نِعْمَتِ الْبِدْعَةُ هَذِهِ » ''یہ کیا ہی خوب بدعت ہے۔'' ان کی مراد نماز تراویح (کی باجماعت ادائیگی) تھی کیونکہ یہ نماز پہلے ہی سے مشروع تھی۔ نبی ﷺ نے اس کی ترغیب دی اور خود بھی اسے تین رات (باجماعت) ادا فرمایا لیکن امت پر فرض ہو جانے کے ڈر سے

ترک کر دیا، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس نماز کو باجماعت پڑھنے کا لوگوں کو حکم دیا۔

36 نفاق کی کتنی قسمیں ہیں؟ نفاق کی دو قسمیں ہیں: **1) اعتقادی نفاق:** جو نفاق اکبر ہے، اور وہ یہ کہ بندہ ایمان ظاہر کرے اور (دل میں) کفر چھپائے، یہ قسم دائرۂ اسلام سے خارج کر دینے والی ہے اور اس کا مرتکب اگر اسی حال میں مرجائے تو اس کی موت کفر پر ہوگی، اللہ عزوجل کا ارشاد ہے: ﴿إِنَّ ٱلْمُنَٰفِقِينَ فِى ٱلدَّرْكِ ٱلْأَسْفَلِ مِنَ ٱلنَّارِ﴾ ''یقینا منافقین جہنم کے سب سے نچلے درجے میں جائیں گے۔'' (النساء: 145) اس قسم کے منافقین کے بعض اعمال یہ ہیں کہ وہ اللہ کو اور اہل ایمان کو دھوکا دینے کی کوشش کرتے ہیں، مسلمانوں کا تمسخر اڑاتے ہیں، مسلمانوں کے خلاف کافروں کی مدد کرتے ہیں اور اگر نیک اعمال کریں تو ان کا مقصد دنیوی فائدہ حاصل کرنا ہوتا ہے۔ **2) عملی نفاق:** جو نفاق اصغر ہے، یہ اپنے مرتکب کو دائرۂ اسلام سے باہر نہیں کرتا لیکن اگر وہ توبہ نہ کرے تو اس کے لیے نفاق اکبر کا خطرہ ہے۔ اس قسم کے منافقین کی بھی کچھ علامات ہیں جن میں سے بعض یہ ہیں: جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو پورا نہ کرے، جب کسی سے جھگڑا کرے تو گالی گلوچ دے، جب عہد وپیمان باندھے تو اسے توڑ ڈالے، اور جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرے۔ اس لیے صحابۂ کرام اپنے بارے میں نفاق عملی سے ڈرا کرتے تھے۔ ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے تیس اصحاب کو پایا، وہ سب کے سب اپنے بارے میں نفاق سے ڈرتے تھے۔ ابراہیم تیمی کہتے ہیں: میں نے جب بھی اپنے قول کو اپنے عمل پر پیش کیا تو مجھے اس کا اندیشہ ہوا کہ میں جھٹلانے والا ہوں (میرے عمل سے میرے قول کی تکذیب ہوتی ہے)۔ حضرت حسن بصری کہتے ہیں: نفاق سے مومن ہی ڈرتا ہے اور منافق ہی اس سے مامون اور بے خوف رہ سکتا ہے۔ اور عمر رضی اللہ عنہ نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''میں تمھیں اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں، بتاؤ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان (منافقین) میں میرا نام بھی لیا تھا؟ انھوں نے جواب دیا: نہیں، اور آپ کے بعد میں کسی اور کا تزکیہ نہیں کروں گا۔''

37 اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑا گناہ کون سا ہے؟ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، جیسا کہ ارشاد الٰہی ہے: ﴿إِنَّ ٱلشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ﴾ ''بے شک شرک سب سے بڑا گناہ ہے۔'' (لقمان: 13)

اور جب اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ سب سے بڑا گناہ کیا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: « أَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ » ''یہ کہ تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرائے، حالانکہ اس نے تجھے پیدا کیا ہے۔'' (البخاری و مسلم)

38 شرک کی کتنی قسمیں ہیں؟ شرک کی دو قسمیں ہیں: **1) شرک اکبر:** جو دائرۂ اسلام سے خارج کر دیتا ہے اور اس کے مرتکب کی اللہ عزوجل بخشش نہیں فرمائے گا کیونکہ اس کا ارشاد ہے: ﴿إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَن يُشْرَكَ بِهِۦ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَن يَشَآءُ﴾ ''یقینا اللہ اپنے ساتھ شرک کیے جانے کو نہیں بخشتا، اور اس کے سوا گناہ جس کے چاہے بخش دیتا ہے۔'' (النساء: 48) اس شرک کی چار قسمیں ہیں: (ا) دعا اور سوال میں شرک۔ (ب) نیت اور قصد و ارادہ میں شرک۔ (ج) اطاعت میں شرک، اس کی صورت یہ ہے کہ اللہ کی حلال کردہ چیز کو حرام ٹھہرانے اور حرام کردہ چیز کو حلال ٹھہرانے پر علماء کی اطاعت کی جائے۔ (د) محبت میں شرک، بایں طور کہ اللہ جیسی محبت کسی مخلوق سے رکھی جائے۔ **2) شرک اصغر:** یہ اپنے مرتکب کو دائرۂ اسلام سے باہر نہیں کرتا، اور اس کی دو قسمیں ہیں: **1) ظاہر:** اس کا تعلق اقوال سے ہو، جیسے غیر اللہ کے نام کی قسم، مثلاً: یوں کہے: اللہ چاہے اور آپ چاہیں اور اگر اللہ اور فلاں نہ ہوتے تو یہ ہو جاتا۔ یا اس کا تعلق افعال سے ہو، جیسے مصیبت ٹالنے یا دور کرنے کے لیے کڑا پہننا یا دھاگا باندھنا، نظر کے ڈر سے تعویذ لٹکانا، پرندوں، ناموں الفاظ اور جگہ وغیرہ سے بدشگونی لینا۔ **2) شرک اصغر کی دوسری قسم**

خفی ہے جس کا تعلق نیت، ارادے اور مقاصد کے ساتھ ہے، جیسے ریاکاری اور شہرت کے حصول کے لیے کوئی کام کرنا۔

39 **شرک اکبر اور شرک اصغر کے درمیان کیا فرق ہے؟** دونوں میں بعض فرق یہ ہیں: شرک اکبر کے مرتکب کا حکم یہ ہے کہ وہ دنیا میں دین اسلام سے خارج اور آخرت میں جہنم کے اندر ہمیشہ ہمیشہ رہے گا، البتہ شرک اصغر کے مرتکب پر نہ تو دنیا میں اسلام سے خارج ہونے کا حکم لگے گا اور نہ آخرت میں جہنم ہی میں ہمیشہ رہے گا، نیز شرک اکبر تمام اعمال کو برباد کر دیتا ہے جبکہ شرک اصغر صرف اس عمل کو برباد کرتا ہے جس کے ساتھ یہ شرک منسلک ہو۔ یہاں ایک اختلافی مسئلہ رہ جاتا ہے کہ کیا شرک اصغر شرک اکبر کی طرح بغیر توبہ کے معاف نہ ہوگا یا پھر وہ ان کبیرہ گناہوں میں سے ہے جو اللہ کی مشیت پر ہیں؟ جو صورت بھی ہو دونوں اقوال کے مطابق معاملہ بڑا ہی سنگین ہے۔

40 **کیا شرک اصغر میں وقوع سے قبل اس سے بچنے کی کوئی صورت اور واقع ہو جانے کے بعد اس کا کوئی کفارہ ہے؟**

جی ہاں! ریا اور نمود سے بچنے کی صورت یہ ہے کہ اپنے عمل کے ذریعے سے رضائے الٰہی کا طالب رہے اور جہاں تک معمولی ریا کا تعلق ہے تو اس سے مندرجہ ذیل مسنون دعا کے ذریعے سے بچا جا سکتا ہے، اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے: « أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا هَذَا الشِّرْكَ، فَإِنَّهُ أَخْفَى مِنْ دَبِيبِ النَّمْلِ. فَقِيلَ لَهُ: وَكَيْفَ نَتَّقِيهِ وَهُوَ أَخْفَى مِنْ دَبِيبِ النَّمْلِ يَا رَسُولَ اللهِ؟ » ''اے لوگو! اس شرک سے بچو کیونکہ یہ چیونٹی کی حرکت سے بھی پوشیدہ تر ہے۔'' تو آپ سے پوچھنے والے نے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول! جب وہ چیونٹی کی حرکت سے بھی زیادہ پوشیدہ ہے تو اس سے ہم کس طرح بچ سکتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''تم لوگ یہ دعا پڑھا کرو: «اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَعُوذُبِكَ مِنْ أَنْ نُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا نَعْلَمُهُ وَنَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا نَعْلَمُ» ''اے اللہ! جانتے ہوئے ہم تیرے ساتھ شرک کریں اس سے ہم آپ کی پناہ چاہتے ہیں اور اگر نادانستہ شرک ہو جائے تو اس کے لیے ہم تجھ سے مغفرت کے طلبگار ہیں۔'' (احمد)

اور غیر اللہ کی قسم کے کفارے سے متعلق اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے: « مَنْ حَلَفَ بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى فَلْيَقُلْ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ » ''جو لات یا عزیٰ کی قسم کھالے تو اسے چاہیے کہ وہ لا إله الا الله کہے۔'' (بخاری ومسلم)

اور بدشگونی کے کفارے سے متعلق اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے: « مَنْ رَدَّتْهُ الطِّيَرَةُ مِنْ حَاجَةٍ فَقَدْ أَشْرَكَ » ''جسے بدشگونی کسی ارادے سے روک دے تو اس نے شرک کیا۔'' صحابہ نے عرض کی: تو اس کا کفارہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: «أَنْ تَقُولَ: اللّٰهُمَّ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُكَ، وَلَا طَيْرَ إِلَّا طَيْرُكَ، وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ » یہ دعا پڑھو: ''اے اللہ! تیری خیر کے علاوہ کوئی خیر نہیں اور تیری فال کے علاوہ کوئی فال نہیں اور تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔'' (احمد)

41 **کفر کی کتنی اقسام ہیں؟** کفر کی دو اقسام ہیں: 1) **کفر اکبر:** جو دائرۂ اسلام سے خارج کر دیتا ہے اور اس کی پانچ قسمیں ہیں:
(ا) تکذیب کا کفر (ب) تصدیق کے باوجود تکبر کرنے کا کفر (ج) شک کا کفر (د) اعراض کا کفر (ھ) نفاق کا کفر

2) **کفر اصغر:** جسے کفران نعمت بھی کہتے ہیں اور یہی معصیت کا کفر ہے، یعنی گناہ ہے جس سے اس کا مرتکب دائرۂ اسلام سے باہر نہیں ہوتا، جیسے کسی مسلمان کا قتل کرنا۔

42 **نذر ماننا کیسا ہے؟** نبی کریم ﷺ نے نذر ماننے کو ناپسند کیا ہے اور فرمایا: « إِنَّهُ لَا يَأْتِي بِخَيْرٍ » ''یہ (نذر) کوئی خیر نہیں لاتی۔'' (مسلم) یہ حکم اس صورت کا ہے جب نذر خالص اللہ کے لیے مانی جائے لیکن اگر غیر اللہ کے لیے ہو، جیسے کسی قبر کے لیے یا ولی کے لیے تو یہ حرام اور ناجائز ہے اور ایسی نذر کا پورا کرنا بھی جائز نہیں۔

43 نجومیوں اور کاہنوں کے پاس جانے کا کیا حکم ہے؟ ان کے پاس جانا جائز نہیں اور جو شخص ان سے فائدے کا طالب ہو کر ان کے پاس گیا لیکن ان کی بات کی تصدیق نہیں کی تو چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہ ہوگی کیونکہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے: «مَنْ أَتَى عَرَّافًا فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلاَةٌ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً» ''جو کسی نجومی کے پاس آیا اور اس سے کسی چیز کے بارے میں سوال کیا تو چالیس رات تک اس کی نماز قبول نہ ہوگی۔'' (مسلم)

اور جو شخص ان کے پاس گیا اور ان کے علم غیب کے دعوے کی تصدیق بھی کی تو اس نے نبی کریم ﷺ پر نازل شدہ شریعت کے ساتھ کفر کیا کیونکہ آپ کا ارشاد ہے: «مَنْ أَتَى عَرَّافًا أَوْ كَاهِنًا فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُولُ فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ» ''جو کسی نجومی یا کاہن کے پاس آیا اور اس کی بات کی تصدیق کی تو اس نے محمد ﷺ پر نازل شدہ شریعت کے ساتھ کفر کیا۔'' (ابوداود)

44 ستاروں سے بارش طلب کرنا کب شرک اکبر ہوتا ہے اور کب شرک اصغر؟ جس کا یہ اعتقاد ہو کہ اللہ تعالیٰ کی مشیت کے بغیر ستارے اثر انداز ہوتے ہیں، پھر اس نے بارش کو ستارے کی طرف منسوب کیا کہ اسی نے بارش پیدا کی اور اتاری ہے تو یہ شرک اکبر ہے۔ اور جو یہ اعتقاد رکھے کہ اللہ کی مشیت سے ستارے اثر انداز ہوتے ہیں اور اللہ نے اس ستارے کو نزول بارش کا سبب بنایا ہے اور اللہ نے یہ نظام رکھا ہے کہ فلاں ستارے کے ظہور کے وقت بارش ہوگی تو یہ حرام اور شرک اصغر ہے کیونکہ اس نے کسی شرعی یا حسی دلیل یا واقعات اور عقل صحیح کی دلیل کے بغیر ستارے کو بارش کا سبب قرار دیا ہے، البتہ سال کے مختلف اوقات اور موسموں پر استدلال اور بارش کے نزول کے وقت کی جستجو کرنا جائز ہے۔

45 مسلمان حاکم کا کیا حق ہے؟ حکام کا حق یہ ہے کہ ہم خوش کن اور ناپسندیدہ ہر حالت میں ان کی بات سنتے اور ان کی اطاعت کرتے رہیں، وہ ظلم بھی کریں تو ان کے خلاف بغاوت کرنا جائز نہیں، نیز ان پر بددعا نہ کریں، ان کی اطاعت سے ہاتھ نہ کھینچیں جب تک وہ معصیت کا حکم نہ دیں۔ ان کی اطاعت کو اللہ عزوجل کی اطاعت کا ایک حصہ سمجھیں اور ان کے لیے خیر و صلاح، عافیت و سلامتی اور درستی کی دعا کرتے رہیں۔ اگر کسی مسلمان کو گناہ کا حکم دیا جائے تو اسے نہ مانے، اس کے علاوہ بھلائی کے حکم پر اطاعت کرتا رہے۔ اللہ کے رسول ﷺ کا حکم ہے: «تَسْمَعُ وَتُطِيعُ لِلأَمِيرِ وَإِنْ ضُرِبَ ظَهْرُكَ وَأُخِذَ مَالُكَ فَاسْمَعْ وَأَطِعْ» ''امیر کی بات سنو اور مانو اگر تمھاری پیٹھ پر کوڑے برسائے جائیں اور تمھارا مال لے لیا جائے، پھر بھی سنو اور اطاعت کرو۔'' (مسلم)

46 کیا امر و نہی میں اللہ کی حکمت سے متعلق سوال کرنا جائز ہے؟ جی ہاں، امر و نہی سے متعلق حکمت کا سوال کیا جا سکتا ہے لیکن شرط یہ ہے کہ ایمان اور عمل و اطمینان حکمت کی معرفت پر معلق نہ ہوں بلکہ حکمت کی معرفت ایک مومن کے حق پر ثبات میں زیادتی کا باعث بنے، یہ الگ بات ہے کہ تسلیم مطلق اور حکمت سے متعلق کسی بھی قسم کا سوال نہ کرنا کمال عبودیت، اللہ پر اور اس کی حکمت تامہ پر ایمان کی دلیل ہے جیسا کہ صحابۂ کرام کا حال تھا۔

47 اللہ تعالیٰ کے ارشاد: ﴿مَا أَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللَّهِ وَمَا أَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَفْسِكَ﴾ ''تجھے جو بھلائی ملتی ہے وہ اللہ کی طرف سے ہے اور تجھے جو برائی پہنچتی ہے وہ تیرے اپنے نفس کی طرف سے ہے۔'' سے کیا مراد ہے؟ آیت میں (حَسَنَةٍ) سے مراد نعمت اور (سَيِّئَةٍ) سے مراد مصیبت و پریشانی ہے، اور دونوں ہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقدر ہیں، نعمت کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کی گئی ہے کیونکہ یہ اسی کا احسان ہے، البتہ مصیبت و پریشانی کو بھی اللہ ہی نے کسی حکمت کے پیش نظر پیدا فرمایا ہے، اس لیے اس حکمت کے اعتبار سے یہ بھی اللہ کا ایک احسان ہی ہے کیونکہ اللہ سبحانہ کبھی

کوئی برائی نہیں کرتا بلکہ اس کا ہر کام اچھا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: « وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ » ''(اے اللہ!) ہر بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے لیکن برائی کی نسبت تیری طرف نہیں۔'' (مسلم) لہذا بندوں کے سارے افعال اللہ کے پیدا کردہ ہیں لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بندوں کے اپنے خود کردہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿ فَأَمَّا مَنْ أَعْطَىٰ وَاتَّقَىٰ ۝٥ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَىٰ ۝٦ فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَىٰ ﴾ ''تو جو شخص دیتا رہے گا اور ڈرتا رہے گا۔ اور نیک بات کی تصدیق کرتا رہے گا تو ہم بھی اس کے لیے آسانی پیدا کر دیں گے۔ اور جو بخیلی کرے گا اور بے پروائی برتے گا اور نیک بات کی تکذیب کرے گا تو ہم بھی اس کے لیے تنگی و مشکل کے سامان میسر کر دیں گے۔'' (اللیل: 5-10)

48 کیا میرے لیے یہ کہنا جائز ہے کہ فلاں شخص شہید ہے؟ کسی متعین شخص کے بارے میں اس کے شہید ہونے کا فیصلہ کرنا اسی طرح ہے، جیسے اس کے جنتی ہونے کا فیصلہ کر دیا جائے۔ اس بارے میں اہل سنت والجماعت کا مسلک یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جن کے جنتی یا جہنمی ہونے کی خبر دی ہے ان کے علاوہ کسی بھی متعین شخص کے بارے میں ہم یہ نہ کہیں کہ وہ جنتی ہے یا جہنمی کیونکہ حقیقت حال پوشیدہ ہے اور انسان جس حالت اور نیت پر فوت ہوا ہے ہمیں اس کا مکمل پتا نہیں ہے اور اعمال کا دارومدار خاتمے پر ہے اور انسان کی نیت کا علم صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے، البتہ ہم نیک شخص کے لیے اللہ کی رحمت کی امید رکھیں گے اور گنہگار پر اس کے عذاب و عتاب سے ڈریں گے۔

49 کیا کسی متعین مسلمان پر کفر کا حکم لگانا جائز ہے؟ یہ جائز نہیں کہ ہم کسی مسلمان پر کفر یا شرک یا نفاق کا حکم لگائیں جب تک کہ اس پر دلالت کرنے والی کوئی چیز اس سے ظاہر نہ ہو جائے اور اس حکم پر رکاوٹ بننے والی کوئی چیز نہ پائی جائے، رہا اس کا باطن تو اسے ہم اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیں گے۔

50 کیا کعبۃ اللہ کے علاوہ کسی اور جگہ کا طواف کرنا جائز ہے؟ کعبۃ اللہ کے علاوہ روئے زمین پر کوئی ایسی جگہ نہیں پائی جاتی جس کا طواف کرنا جائز ہو اور نہ کسی اور جگہ ہی کو، خواہ کتنی ہی شریف ہو، کعبہ سے تشبیہ دی جا سکتی ہے۔ جس نے کعبہ کے علاوہ کسی بھی جگہ کا تعظیمی طواف کیا اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی۔

دل سے متعلق اعمال کا بیان

اللہ تعالیٰ نے دل کو پیدا فرمایا تو اسے بادشاہ اور باقی اعضاء کو رعایا بنایا۔ جب بادشاہ اچھا اور صحیح ہو گا تو اس کی رعایا بھی درست ہو گی۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: « وَاِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً إذا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ، وَاِذا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ أَلا وَهِيَ الْقَلْبُ » ''اور بے شک جسم میں ایک لوتھڑا ہے، اگر وہ صحیح ہو تو پورا جسم صحیح ہو گا اور اگر وہ خراب ہو جائے تو پورا جسم بگڑ جائے گا، خبردار! وہ دل ہے۔'' (بخاری ومسلم) دل، ایمان وتقوے کا مرکز ہو گا یا پھر کفر، نفاق اور شرک کی آماجگاہ۔ ارشاد نبوی ہے: «التقوی ھھنا...» ''تقوی یہاں ہے'' اور آپ نے تین مرتبہ اپنے سینے کی طرف اشارہ فرمایا۔ (مسلم)

* ایمان، اعتقاد، قول اور عمل کا نام ہے۔ دلی اعتقاد، زبانی اقرار اور دل وجوارح کے عمل کا نام ایمان ہے۔ دل ایمان لاتا ہے اور تصدیق کرتا ہے جس کے نتیجے میں زبان پر شہادت کے الفاظ آتے ہیں، پھر دل اپنے اعمال شروع کرتا ہے اور اس میں محبت، خوف اور امید پیدا ہوتی ہے، پھر زبان ذکر الہی اور تلاوت قرآن سے حرکت میں آتی ہے اور اعضاء رکوع و سجود جیسے اعمال صالح کرتے ہوئے تقرب الہی کی خاطر اپنے کام میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ جسم دل کے تابع ہے۔ دلی کیفیات وجذبات کا اظہار ہی جسم واعضاء پر ہوتا ہے، خواہ وہ کسی بھی طریقے سے ہو۔

* قلبی اعمال سے مراد کیا ہے؟ اعمال قلبیہ سے مراد وہ اعمال ہیں جن کا محل دل ہے اور وہ دل کے ساتھ ہی جڑے ہوئے ہیں۔ ان میں سب سے بڑا عمل ایمان ہے جو دل میں ہوتا ہے اور تصدیق جس میں انقیاد (فرمانبرداری) اور اقرار ہو، کا تعلق بھی دل سے ہے۔ مزید برآں بندے کے دل ہی میں اللہ کے لیے محبت، خوف، امید انابت، توکل، صبر، یقین اور خشوع وغیرہ ہوتا ہے۔

* ہر قلبی عمل کے مقابلے میں قلبی مرض ہے: اخلاص کی ضد ریاکاری، یقین کی ضد شک اور محبت کی ضد بغض ہے وغیرہ۔ جب ہم اپنے دلوں کی اصلاح سے غافل ہو جاتے ہیں تو گناہ انھیں اپنی آماجگاہ بنا کر تباہ کر دیتے ہیں۔ ارشاد نبوی ہے: « إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا أَخْطَأَ خَطِيئَةً نُكِتَ فِي قَلْبِهِ نُكْتَةٌ فَإِنْ هُوَ نَزَعَ وَاسْتَغْفَرَ وَتَابَ صُقِلَتْ فَإِنْ عَادَ زِيدَ فِيهَا حَتَّى تَعْلُو فِيهِ فَهُوَ الرَّانُ الَّذِي ذَكَرَ الله: ﴿ كَلَّا بَلْ رَانَ عَلَىٰ قُلُوبِهِم مَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴾ » ''بندہ جب کوئی خطا کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک (سیاہ) نکتہ لگ جاتا ہے، جب وہ گناہ سے الگ ہو جاتا ہے اور اللہ کے حضور توبہ واستغفار کرتا ہے تو اس کا دل پالش ہو جاتا ہے۔ اگر وہ دوبارہ گناہ کرتا ہے تو اس (سیاہی) میں اضافہ ہو جاتا ہے اور اگر دوبارہ پھر کرے تو مزید نکتے لگتے چلے جاتے ہیں حتی کہ وہ زنگ چڑھ جاتا ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا ہے: ﴿ كَلَّا بَلْ رَانَ عَلَىٰ قُلُوبِهِم مَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴾ ''نہیں، بلکہ وہ زنگ ہے ان کے دلوں پر اس کا جو وہ کرتے تھے۔'' (ترمذی) اور آپ کا فرمان ہے: « تُعْرَضُ الْفِتَنُ عَلَى الْقُلُوبِ كَالْحَصِيرِ عُودًا عُودًا فَأَيُّ قَلْبٍ أُشْرِبَهَا نُكِتَ فِيهِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ وَأَيُّ قَلْبٍ أَنْكَرَهَا نُكِتَ فِيهِ نُكْتَةٌ بَيْضَاءُ حَتَّى تَصِيرَ عَلَى قَلْبَيْنِ عَلَى أَبْيَضَ مِثْلِ الصَّفَا فَلَا تَضُرُّهُ فِتْنَةٌ مَا دَامَتِ السَّمٰوَاتُ وَالْأَرْضُ وَالْآخَرُ أَسْوَدُ مُرْبَادًّا كَالْكُوزِ مُجَخِّيًا لَا يَعْرِفُ مَعْرُوفًا وَلَا يُنْكِرُ مُنْكَرًا إِلَّا مَا أُشْرِبَ مِنْ هَوَاهُ » ''(گناہوں کے) فتنے دلوں پر پڑتے رہتے ہیں جیسے چٹائی تنکے تنکے سے بن جاتی ہے۔ چنانچہ جو دل اس گناہ کو قبول کرے اس میں ایک سیاہ نکتہ پڑ جاتا ہے اور جو دل اس کا انکار کر دے اس میں ایک سفید نکتہ لگ جاتا ہے حتی کہ دو طرح کے دل ہو جاتے ہیں، سفید و شفاف جسے رہتی دنیا تک کوئی فتنہ نقصان نہیں پہنچا سکتا اور دوسرا سخت سیاہ الٹے لوٹے کی طرح۔ وہ نیکی سے مانوس ہوتا ہے نہ گناہ سے متنفر، یعنی اسے نیکی اور گناہ کی پہچان نہیں رہتی، ہاں، جو اس کی خواہش کے مطابق ہو۔'' (مسلم)

* عبادات قلبیہ کی معرفت، اعمال جوارح سے زیادہ اہم اور واجب ہے۔ کیونکہ وہی اصل ہیں اور اعمال جوارح اس کی فرع، تتمہ اور نتیجہ ہیں۔ ارشاد نبوی ہے: « إِنَّ اللهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى صُوَرِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ وَلٰكِنْ يَنْظُرُ إِلَى قُلُوبِكُمْ وَأَعْمَالِكُمْ » ''بے

شک اللہ تعالیٰ تمھاری صورتوں اور مالوں کی طرف نہیں دیکھتا بلکہ وہ تو تمھارے دلوں اور اعمال کو دیکھتا ہے۔'' (مسلم) کیونکہ دل ہی علم اور تفکر وتدبر کا مرکز ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ کے ہاں لوگوں کے مراتب بھی دلی ایمان ویقین اور اخلاص وغیرہ کی بنیاد پر ہی ہوں گے۔ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے: اللہ کی قسم! ابوبکر ان سے نماز اور روزے کی وجہ سے سبقت نہیں لے گئے بلکہ ان کی سبقت کا سبب ان کا ایمان ویقین تھا جس نے ان کے دل میں قرار پکڑ لیا۔

دل کے اعمال کئی وجوہات کی بنا پر اعمال جوارح سے افضل ہیں: 1) قلبی عبادت کی خرابی بسااوقات جوارح کی عبادت کو برباد کر دیتی ہے، جیسے ریاکاری عمل کو برباد کر دیتی ہے۔ 2) دل کے اعمال ہی تمام امور کی اساس ہیں۔ جو لفظ یا حرکت بغیر دلی ارادے کے سرزد ہو جائے اس کا مؤاخذہ نہیں ہوگا۔ 3) جنت میں اعلیٰ درجات کا حصول بھی دلی اعمال پر موقوف ہے، جیسے زہد وغیرہ۔ 4) دلی اعمال، جوارح کے اعمال سے زیادہ مشکل اور انھیں بجا لانا زیادہ باعث مشقت ہے۔ ابن منکدر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے اپنے نفس کو سیدھا کرنے میں چالیس سال تک مشقت برداشت کی ہے۔ 5) اس کا اثر خوبصورت ترین ہے، جیسے اللہ کی خاطر محبت۔ 6) اس کا اجر سب سے بڑھ کر ہے، ابو درداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لمحے بھر کا غور وفکر کرنا رات کے قیام سے بہتر ہے۔ 7) قلبی اعمال، اعمال جوارح پر ابھارتے ہیں۔ 8) جوارح کی عبادت کا ثواب کم یا زیادہ کرنے یا بالکل ضائع کرنے میں قلبی اعمال کا بنیادی قردار ہے، جیسے نماز میں خشوع وخضوع کرنا۔ 9) یہ جوارح کی عبادت کا بدل بھی ہیں، جیسے مال نہ ہونے پر صدقے کی نیت کرنے سے صدقے کا ثواب ملتا ہے۔ 10) قلبی اعمال کے اجر وثواب کی کوئی حد مقرر نہیں، جیسے صبر۔ 11) قلبی اعمال کا اجر وثواب جوارح کے توقف اور عمل سے عاجز آنے پر بھی جاری رہتا ہے۔ 12) قلبی اعمال جوارح کے اعمال سے پہلے اور ان کے ساتھ بھی ہوتے ہیں۔

جوارح کے عمل سے پہلے دل درج ذیل مراحل سے گزرتا ہے: 1) الهاجس: سب سے پہلے سوچ، جو دل میں آتی ہے۔ 2) الخاطرة: جو دل میں قرار پکڑتی ہے۔ 3) حديث النفس: اس سے مراد تردد ہے کہ وہ کرے یا نہ کرے۔ 4) الهم: ایک کام کرنے کا رجحان پیدا ہوتا ہے۔ 5) العزم: پھر کوئی کام کرنے کا پختہ ارادہ پیدا ہوتا ہے۔ پہلی تینوں صورتوں کا نیکی یا گناہ یا اجر وثواب سے کوئی تعلق نہیں ہوتا اور جہاں تک ''ھَم'' کا تعلق ہے تو اگر وہ نیکی کا ہو تو ایک نیکی لکھی جاتی ہے لیکن گناہ کا ہو تو کچھ نہیں لکھا جاتا۔ پھر ''ہم'' جب عزم کی صورت اختیار کر جائے تو اگر عزم نیکی کا ہو تو باعث اجر اور معصیت کا عزم ہو، خواہ کر نہ سکے، تو باعث گناہ ہوگا کیونکہ قدرت وطاقت کے ساتھ پختہ ارادہ مقدور کے وجود کو مستلزم ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿ إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَن تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴾ ''بے شک جو لوگ یہ پسند کرتے ہیں کہ ایمان لانے والوں میں بے حیائی پھیلے ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔'' (النور 19)

اور رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: « إِذَا التَقَى المسلمَانِ بِسَيْفَيهِمَا فالقَاتِلُ والمقتُولُ فِي النَّارِ، فقلت: يَا رسول الله، هذَا القَاتِلُ فَمَا بَالُ المقتُولِ؟ قالَ: إنهُ كَانَ حَرِيصًا عَلَى قَتلِ صَاحِبِهِ » ''جب دو مسلمان باہم تلواروں سے لڑتے ہیں تو قاتل اور مقتول دونوں آگ میں ہیں۔'' میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! یہ قاتل تو (آگ میں گیا) لیکن مقتول کا کیا معاملہ ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ بھی اپنے فریق مخالف کو قتل کرنے کا خواہش مند تھا۔'' (صحیح البخاری)

برائی کا پختہ ارادہ کرنے کے بعد اسے نہ کرنا چار وجوہات کی بنا پر ہے: 1) اللہ کے خوف سے چھوڑنا: ایسا کرنا باعث اجر ہے۔ 2) لوگوں کے خوف سے چھوڑے: ایسا کرنے والا گناہ گار ہوگا کیونکہ ترک معصیت عبادت ہے اور عبادت کے لیے ضروری ہے کہ وہ خالص اللہ کے لیے ہو۔ 3) عاجزی کی بنا پر چھوڑے اس طرح کہ اس کام تک رسائی کے ذرائع استعمال نہ

کرے۔ ایسا شخص پختہ عزم کی وجہ سے گناہ گار ہو گا۔ **4)** گناہ تک رسائی کے ذرائع استعمال کرے لیکن کرنے سے عاجز آ جائے، یعنی اس نے پوری کوشش کی لیکن مراد کو نہ پہنچ سکا۔ یہ اسی طرح گناہ گار ہو گا جس طرح وہ کام کرنے والا، کیونکہ کسی کام کے کرنے کا پختہ عزم جبکہ اس کے لیے ممکنہ وسائل بھی بروئے کار لائے جائیں وہ کام کرنے کے مترادف ہے جیسا کہ مذکورہ حدیث میں ہے۔ جب ارادے کے ساتھ عملی تگ ودو بھی شامل ہو جائے تو وہ باعث مؤاخذہ ہے خواہ وقتی طور پر اس میں کامیابی نہ ہو۔ جس نے ایک مرتبہ حرام کام کیا، پھر دوبارہ کرنے کا عزم کیا کہ اگر موقع ملا تو کروں گا تو گناہ پر اصرار کرنے والا شمار ہو گا اور اس نیت وارادے پر اسے سزا ہو گی خواہ وہ دوبارہ یہ کام نہ کرے۔

بعض قلبی اعمال کا ذکر:

نیت: یہ ارادہ اور قصد کے معنی میں ہے۔ اس کے بغیر کوئی عمل درست ہوتا ہے نہ قبول۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: « إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى » ''اعمال کا دارومدار نیت پر ہے اور ہر شخص کے لیے وہی کچھ ہے جس کی وہ نیت کرے۔'' (بخاری و مسلم) ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے: کتنے ہی عمل ایسے ہیں جو معمولی ہوتے ہیں لیکن نیت انھیں بہت بڑا بنا دیتی ہے اور کتنے عمل بظاہر بہت بڑے ہوتے ہیں لیکن نیت (کی خرابی) انھیں بہت چھوٹا بنا دیتی ہے۔ فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے: اللہ تعالیٰ کو تم سے تمھارا ارادہ ونیت مطلوب ہے، چنانچہ اگر عمل خالص اللہ کے لیے ہو اور غیر کا کوئی حصہ نہ ہو تو اسے اخلاص کہا جاتا ہے اور اگر عمل غیر اللہ کی خوشنودی کے لیے ہو تو اسے ریاء ونفاق وغیرہ سے تعبیر کرتے ہیں۔

فائدہ: علماء کے سوا تمام لوگ ہلاک ہونے والے ہیں۔ اور علماء بھی تمام ہلاک ہونے والے ہیں سوائے عاملین کے۔ عمل گزار بھی تمام ہلاک ہونے والے ہیں سوائے اخلاص والوں کے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا ارادہ کرنے والے ہر بندے کے لیے ضروری ہے کہ وہ نیت کرے، پھر صدق واخلاص کی حقیقت کو سمجھتے ہوئے اسے عملی طور پر درست کرے۔ نیت کے بغیر عمل محض مشقت ہے اور نیت میں اگر اخلاص نہ ہو تو وہ ریاکاری ہے اور اخلاص ایمان صادق کے بغیر بے کار ہے۔

اعمال کی تین قسمیں ہیں: 1) نافرمانی کے اعمال: معصیت ونافرمانی کے کام میں اچھی نیت کرنا اسے اچھا ہرگز نہیں بناتی بلکہ اگر اس کے ساتھ بری نیت اور ارادہ وقصد بھی شامل ہو تو گناہ دوگنا ہو جاتا ہے۔ **2) جائز امور:** ہر مباح چیز میں ایک یا کئی نیتیں ہو سکتی ہیں۔ اگر جائز امور کرتے وقت نیت قرب الٰہی کی ہو تو ایسا ممکن ہے۔ **3) اطاعت وفرمانبرداری کے کام:** ان کی صحت یا اجر کی زیادتی وکمی کا دارومدار نیت پر ہے۔[1] اگر ریاکاری کی نیت ہو تو وہ معصیت اور شرک اصغر بن جائے گا اور کبھی

---

[1] رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: « فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً ، فَإِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللهُ لَهُ عِنْدَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ إِلَى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ إِلَى أَضْعَافٍ كَثِيرَةٍ ، وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً، فَإِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللهُ لَهُ سَيِّئَةً وَاحِدَةً » ''جس نے نیکی کا ارادہ کیا لیکن عملی طور پر اسے کر نہ پایا تو اللہ تعالیٰ اپنے ہاں اس کی پوری نیکی لکھ دیتا ہے اور اگر وہ ارادہ کرے اور پھر عملی طور پر بھی اسے کرے تو اللہ تعالیٰ اپنے پاس دس نیکیوں سے لے کر سات سو گنا بلکہ اس سے بھی زیادہ (حسب نیت واخلاص) لکھ دیتا ہے۔ اور (اس برعکس) جس نے برائی کا ارادہ کیا لیکن اس پر عمل نہیں کیا تو اللہ اپنے ہاں اس کے لیے ایک مکمل نیکی لکھ دیتا ہے اور اگر وہ ارادہ کرے اور پھر اس کے مطابق برائی کرے تو اس کی صرف برائی لکھی جاتی ہے۔ (بخاری و مسلم) نبی ﷺ کا فرمان ہے: « مَثَلُ هَذِهِ الْأُمَّةِ كَمَثَلِ أَرْبَعَةِ نَفَرٍ: رَجُلٌ آتَاهُ اللهُ مَالاً وَعِلْمًا فَهُوَ يَعْمَلُ بِعِلْمِهِ فِي مَالِهِ يُنْفِقُهُ فِي حَقِّهِ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللهُ عِلْمًا وَلَمْ يُؤْتِهِ مَالاً فَهُوَ يَقُولُ لَوْ كَانَ لِي مِثْلُ هَذَا عَمِلْتُ فِيهِ مِثْلَ الَّذِي يَعْمَلُ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : فَهُمَا فِي الْأَجْرِ سَوَاءٌ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللهُ مَالاً وَلَمْ يُؤْتِهِ عِلْمًا فَهُوَ يَخْبِطُ فِي مَالِهِ يُنْفِقُهُ فِي غَيْرِ حَقِّهِ، وَرَجُلٌ لَمْ يُؤْتِهِ اللهُ عِلْمًا وَلَا مَالاً فَهُوَ يَقُولُ: لَوْ كَانَ لِي مِثْلُ هَذَا عَمِلْتُ فِيهِ مِثْلَ الَّذِي يَعْمَلُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: فَهُمَا فِي الْوِزْرِ سَوَاءٌ » ''اس امت کی مثال چار طرح کے لوگوں کی ہے: ایک وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور اسے علم سے بھی سرفراز فرمایا۔ وہ اپنے علم کے ساتھ اپنے مال میں تصرف کرتا ہے اور اس کے صحیح مصرف میں اسے خرچ کرتا ہے۔ دوسرا وہ جسے اللہ نے علم دیا لیکن مال نہیں دیا۔ وہ کہتا ہے کہ اگر

شرک اکبر کا ذریعہ بن سکتی ہے۔ اس کی تین وجوہات ہیں: 1) عبادت کا مقصود محض دکھلاوا ہو: یہ شرک ہے اور عبادت باطل ہو جائے گی۔ 2) عبادت اللہ کے لیے ہو لیکن بعد ازاں اس میں دکھلاوا آگیا: اس صورت میں اگر عبادت کے آخری حصے (جس میں ریاکاری آئی) کی بنا اور انحصار پہلے پر نہیں ہے، جیسے صدقہ تو اس کا پہلا حصہ صحیح اور آخری باطل ہو گا اور اگر دوسرے کا دارومدار پہلے حصے پر ہے اور وہ دونوں ایک ہی ہیں، جیسے نماز تو اس کی دو حالتیں ہیں: (ا) وہ ریاکاری کو ہٹانے کی کوشش کرے: اس صورت میں وہ اس عمل پر اثر انداز نہیں ہوگی۔ (ب) ریاکاری پر مطمئن ہو جائے: اس صورت میں پوری عبادت باطل ہو جائے گی۔ 3) ریاکاری عمل کرنے کے بعد آئے: یہ محض وسوسے ہیں ان کا عمل اور عامل پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ تاہم ریاکاری کے کئی خفیہ دروازے ہیں جن کی معرفت اور ان سے بچنا فرض ہے۔

اگر عمل صالح سے دنیاوی مال یا جاہ و حشمت مقصود ہو تو اس کا ثواب یا گناہ بقدر نیت ہو گا اور اس کی تین حالتیں ہیں:

1) عمل صالح کرنے کا مقصد صرف دنیا کا حصول ہو: جیسے مال لینے کے لیے لوگوں کی امامت کروانا تو یہ باعث گناہ ہے اور ایسا کرنے والا گناہ گار ہو گا۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے: «مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا مما يُبْتَغَى بِهِ وَجْهُ اللهِ ﷻ لا يَتَعَلَّمُهُ إلا لِيُصِيبَ بِهِ عَرَضًا مِنَ الدُّنْيَا لَمْ يجِدْ عَرْفَ الجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ» ''جس نے وہ علم، جس سے اللہ کی رضا تلاش کی جاتی ہے، صرف حصول دنیا کی خاطر سیکھا وہ روز قیامت جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا۔'' (ابوداود)

2) اللہ کی خاطر اور دنیا کی خاطر کرے: ایسا کرنے والا ناقص الایمان ہے اور اس میں اخلاص کی کمی ہے، جیسے کوئی شخص حج کرتا ہے اور مقصد حج اور تجارت دونوں ہوتے ہیں تو ایسے شخص کو اس کے اخلاص کے بقدر اجر ملے گا۔

3) کام خالص اللہ کی رضا کے لیے کرے لیکن اجرت لے تاکہ اس عمل کو جاری رکھ سکے: ایسے شخص کا اجر کامل ہے اور اس کا اجرت لینا اس کے اجر میں کمی کا باعث نہیں ہے۔ ارشاد نبوی ہے: «إِنَّ أَحَقَّ مَا أَخَذْتُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا كِتَابُ اللهِ» ''سب سے زیادہ اجرت کا مستحق جس پر تم اجرت لو، وہ اللہ کی کتاب ہے۔'' (بخاری)

مخلص عاملین کے درج ذیل درجات ہیں: 1) کم تر: کوئی شخص ثواب کی امید یا سزا کے خوف سے امور طاعت بجا لائے۔ 2) درمیانہ درجہ: اللہ کا حکم سمجھتے ہوئے اور شکر گزاری کے طور پر امور طاعت بجا لانا۔ 3) اعلیٰ: اللہ تعالیٰ کی محبت، اس کی تعظیم اور اس کے اجلال و اکرام کی خاطر امور طاعت کو بجا لانا اور یہ صدیقین کا درجہ ہے۔[1]

اس کے پاس بھی اس (پہلے شخص) کی طرح مال ہوتا تو میں بھی اسے ایسے ہی خرچ کرتا جیسے وہ کرتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ دونوں اجر و ثواب میں برابر ہیں۔'' اور تیسرا وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا لیکن علم نہیں دیا۔ وہ اسے ناجائز مصرف میں لگاتا ہے۔ اور چوتھا وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے مال و علم سے محروم رکھا، چنانچہ وہ کہتا ہے: اگر میرے پاس بھی اس (تیسرے شخص) جیسا مال ہوتا تو میں اسے اسی طرح خرچ کرتا جس طرح یہ کرتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ دونوں گناہ میں برابر ہیں۔'' (ترمذی)

چنانچہ حدیث میں مذکور دوسرے اور چوتھے شخص کا کہنا کہ ''اگر دیا جاتا'' ان کی نیت اور تمنا پر دلالت کرتا ہے جو ان کی زبان پر بایں الفاظ ظاہر ہوا «لَوْ كَانَ لِي مِثْلُ هَذَا عَمِلْتُ فِيهِ مِثْلَ الَّذِي يَعْمَلُ» لہذا ہر ایک کو ثواب اور گناہ میں اس کے ساتھی کے ساتھ ملا دیا گیا۔

ابن رجب کہتے ہیں: حدیث کے الفاظ ''وہ اجر میں دونوں شریک ہیں'' دلالت کرتے ہیں کہ وہ اصل ثواب میں دونوں برابر ہیں۔ اضافے میں شریک نہیں ہوں گے کیونکہ ثواب کی زیادتی کام کرنے پر موقوف ہے نہ کہ محض نیت پر کیونکہ اگر وہ ہر لحاظ سے برابر ہوتے تو عمل کرنے والے اور نہ کرنے والے دونوں کے لیے دس نیکیاں لکھی جاتیں اور یہ تمام نصوص کے خلاف ہے۔

1 جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام کے حوالے سے ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿ وَعَجِلْتُ إِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضَىٰ ﴾ ''اور اے میرے رب میں نے تیری طرف اس لیے جلدی کی کہ تو راضی ہو جائے۔'' (طٰہٰ: 84) موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی ملاقات میں جلدی کی تاکہ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو جائے۔ ایسا صرف حکم کی بجا آوری کے لیے نہیں تھا۔ اسی طرح والدین کے ساتھ حسن سلوک کے بھی تین درجے ہیں: کم تر درجہ: نافرمانی کی سزا سے بچنے اور طلب اجر کی خاطر ان

توبہ: توبہ فوراً واجب ہے۔ گناہ میں پڑ جانا بذات خود کوئی مشکل امر نہیں ہے بلکہ یہ تو انسان کی فطرت میں داخل ہے۔ نبیٔ کریم ﷺ کا ارشاد ہے: « كُلُّ ابْنِ آدَمَ خَطَّاءٌ وَخَيْرُ الْخَطَّائِينَ التَّوَّابُونَ » ''ہر انسان خطاکار ہے اور سب سے اچھے خطاکار وہ لوگ ہیں جو (غلطی کے بعد فوراً) توبہ کرنے والے ہیں۔'' (ترمذی) نیز ارشاد ہے: « لَوْ لَمْ تُذْنِبُوا لَذَهَبَ اللهُ بِكُمْ وَلَجَاءَ بِقَوْمٍ يُذْنِبُونَ فَيَسْتَغْفِرُونَ اللهَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ » ''اگر تم گناہ نہیں کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمھیں ختم کر دے گا اور (تمھاری جگہ) ایسے لوگ لے آئے گا جو گناہ کریں گے اور اللہ سے استغفار کریں گے اور اللہ ان کی مغفرت فرمائے گا۔'' (مسلم) لیکن غلطی یہ ہے کہ گناہ پر مصر رہے اور توبہ میں تاخیر سے کام لے۔ اور شیطان چاہتا ہے کہ سات مختلف ہتھکنڈوں کے ذریعے سے انسان کے خلاف کامیابی حاصل کرے۔ جب وہ ایک میں ناکام ہو جاتا ہے تو دوسرے ہتھکنڈے کو استعمال کرتا ہے۔ اور وہ یہ ہیں: 1) شرک و کفر کی گھاٹی۔ 2) اگر اس میں گرفتار کرنے میں کامیاب نہ ہو تو پھر اعتقاد میں بدعت پیدا کرنے اور نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اقتدا اور پیروی سے دور رکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ 3) اگر اس میں اسے ناکامی کا سامنا ہو تو پھر کبیرہ گناہوں میں پھنسانے کی کوشش کرتا ہے۔ 4) اگر اس میدان میں نامراد ہو تو چھوٹے چھوٹے گناہوں کے ارتکاب کی دعوت دیتا ہے۔ 5) اگر اس گھاٹی میں ناکام ہو جائے تو پھر مباح کام کثرت سے کرواتا ہے۔ 6) اگر اس میں بھی ناکام ہو جائے تو امور طاعات میں سے افضل کو چھڑوا کر مفضول (کم تر) پر لگانے کی کوشش کرتا ہے۔ 7) اگر اس میں بھی ناکام ہو جائے تو پھر انسانوں اور جنوں میں سے اپنے چیلوں کو اس کے خلاف محاذ آرائی کے لیے اکساتا ہے۔

گناہ کی قسمیں: کبیرہ (بڑے) گناہ۔ کبیرہ گناہ وہ ہے جس پر دنیا میں کوئی حد ہو یا آخرت میں اس پر کوئی وعید وارد ہو یا اس پر غضب، لعنت اور ایمان کے جاتے رہنے کی وعید وارد ہو۔ **صغیرہ:** صغیرہ (چھوٹے) گناہ جو کبیرہ کے علاوہ ہیں۔

کچھ ایسے اسباب بھی پائے جاتے ہیں جو صغیرہ گناہ کو کبیرہ بنا دیتے ہیں: جن میں اہم ترین اسباب یہ ہیں: صغیرہ گناہ پر مصر رہنا یا بار بار اس کا ارتکاب کرنا یا انھیں معمولی سمجھنا یا ان کا ارتکاب کر کے فخر محسوس کرنا یا کھلم کھلا ان کا ارتکاب کرنا۔ گناہ سے توبہ کی جا سکتی ہے اور توبہ کا دروازہ اس وقت تک کھلا ہوا ہے جب تک کہ سورج مغرب سے نہ نکل آئے، یا بندے کی روح حالت نزع میں نرخرے تک نہ پہنچ جائے۔ توبہ کرنے والا اگر اپنی توبہ میں سچا ہے تو اس کا اجر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی برائیوں کو نیکیوں سے بدل دے گا، خواہ گناہوں کی زیادتی آسمان کی بلندی کو پہنچ جائے۔

توبہ قبول ہونے کے لیے درج ذیل شرطیں ہیں: 1) گناہ سے فوراً باز آ جانا۔ 2) گزشتہ گناہوں پر ندامت۔ 3) آئندہ ان گناہوں کا ارتکاب نہ کرنے کا عزم مصمم۔ اور اگر گناہ کا تعلق مخلوق کے حقوق سے ہو تو ان کا حق انھیں لوٹانا ضروری ہے۔[1]

سے حسن سلوک کرنا۔ درمیانہ درجہ: اللہ تعالیٰ اطاعت سمجھ کر اور والدین کے احسانات کا بدلہ چکانے کے لیے کہ انھوں نے اس کی پرورش کی اور دنیا میں آنے کا سبب بنے، ان سے حسن سلوک کرنا۔ اعلیٰ: اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعظیم اور اجلال و اکرام کی خاطر حسن سلوک کرنا۔

1 نبی ﷺ سے مروی ہے: « الدَّوَاوِينُ عِنْدَ اللهِ ﷻ ثَلَاثَةٌ: دِيوَانٌ لَا يَعْبَأُ اللهُ بِهِ شَيْئًا، وَدِيوَانٌ لَا يَتْرُكُ اللهُ مِنْهُ شَيْئًا، وَدِيوَانٌ لَا يَغْفِرُهُ اللهُ. فَأَمَّا الدِّيوَانُ الَّذِي لَا يَغْفِرُهُ اللهُ، فَالشِّرْكُ بِاللهِ، قال اللهُ ﷻ: ﴿إِنَّهُ مَن يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ﴾، وَأَمَّا الدِّيوَانُ الَّذِي لَا يَعْبَأُ اللهُ بِهِ شَيْئًا، فَظُلْمُ الْعَبْدِ نَفْسَهُ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَبِّهِ... فَإِنَّ اللهَ ﷻ يَغْفِرُ ذَلِكَ وَيَتَجَاوَزُ إِنْ شَاءَ، وَأَمَّا الدِّيوَانُ الَّذِي لَا يَتْرُكُ اللهُ مِنْهُ شَيْئًا، فَظُلْمُ الْعِبَادِ بَعْضِهِمْ بَعْضًا، الْقِصَاصُ لَا مَحَالَةَ » ''اللہ تعالیٰ کے پاس تین طرح کے رجسٹر ہوں گے: ایک دیوان (رجسٹر) وہ ہے جس کی اللہ تعالیٰ پروا نہیں کرے گا۔ ایک دیوان وہ ہے جس سے اللہ تعالیٰ کچھ نہیں چھوڑے گا اور ایک دیوان وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ معاف نہیں کرے گا۔ وہ دیوان جسے اللہ تعالیٰ معاف نہیں فرمائے گا وہ اللہ کے ساتھ شرک ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''بے شک جس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا تو اس پر اللہ تعالیٰ نے یقیناً جنت حرام کر دی اور اس کا ٹھکانا آگ ہے۔'' اور جس دیوان کی اللہ تعالیٰ پروا نہیں کرے گا تو وہ بندے کا وہ ظلم ہے جو

توبہ کرنے میں لوگوں کے چار طبقات ہیں: 1) توبہ کرنے والا آخری عمر تک توبہ پر قائم رہتا ہے اور گناہ کی طرف دوبارہ لوٹنے کا خیال تک دل میں نہیں لاتا سوائے ان ٹھوکروں کے جن سے کسی بشر کو مفر نہیں اور یہی توبہ میں استقامت ہے۔ اور ایسے کردار کا مالک نیکیوں میں سبقت لے جانے والا ہے اور ایسی توبہ کو ہی توبۃ النصوح کہتے ہیں اور یہ نفس نفس مطمئنہ ہے۔ 2) توبہ کرنے والا بنیادی طاعت کے کاموں پر قائم رہے، البتہ کبھی کبھار بلا قصد و ارادہ گناہ کا ارتکاب کر بیٹھے اگرچہ ایسا کرنے کا اس کا ارادہ یا عزم نہ ہو۔ جب کبھی اس سے گناہ سرزد ہو جائے تو اپنے آپ کو ملامت کرے، نادم ہو اور دوبارہ ان اسباب سے احتراز کرنے کا عزم کرے۔ یہ نفس نفس لوامہ ہے۔ 3) توبہ کرنے والا کچھ وقت توبہ پر قائم رہے، پھر اس پر شہوات کا غلبہ ہو جائے اور گناہ کا ارتکاب کر بیٹھے لیکن اس کے ساتھ ساتھ امور اطاعت پر مواظبت کرنے والا ہو اور کئی گناہ قدرت اور شہوت کے باوجود ترک کر دے۔ ایک دو بار شہوت کا غلبہ ہو، پھر جب وہ کیفیت ختم ہو تو نادم و پریشان ہو لیکن اس گناہ سے توبہ کرنے کا اپنے نفس سے وعدہ کرتا رہے۔ یہ نفس نفس مسئولہ'' ہے۔ یہ کیونکہ آج توبہ کرتا ہوں، کل کروں گا کرتا رہتا ہے اس لیے اس کا انجام خطرے میں ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ بسا اوقات توبہ سے پہلے ہی مر جاتا ہے اور اعمال کا دارومدار خاتمے پر ہے۔ 4) توبہ کرنے والا تھوڑی دیر توبہ پر قائم رہتا ہے اور پھر گناہ میں اس قدر منہمک ہو جاتا ہے کہ اسے توبہ کا خیال ہی نہیں رہتا۔ اور نہ اسے گناہ پر افسوس ہی ہوتا ہے اور یہ نفس نفس امارہ ہے جو برائی کا حکم دیتا ہے۔ ایسے شخص کے سوئے خاتمہ کے بہت زیادہ خدشات ہیں۔

صدق و سچائی: یہ تمام قلبی اعمال کی اصل ہے اور لفظ صدق چھ معانی میں استعمال ہوتا ہے: 1) قول میں سچائی۔ 2) ارادہ و قصد میں سچائی، یعنی اخلاص۔ 3) عزم و ارادہ میں سچائی۔ 4) عزم و ارادہ کی تکمیل میں سچائی۔ 5) عمل کی صداقت اس طرح کہ ظاہر و باطن موافق ہوں، جیسے نماز میں خشوع و خضوع۔ 6) دین کے تمام مقامات کے ثبوت میں سچائی و صداقت۔ یہ سب سے اعلیٰ اور اونچا درجہ ہے، جیسے صحیح معنوں میں ڈرنا، صدق دل سے امید رکھنا، تعظیم، زہد، رضا، توکل، محبت اور دیگر تمام اعمال قلوب میں صداقت، ہر چیز حقیقی ہو، دکھلاوا نہ ہو۔ جو مذکورہ تمام امور میں صداقت کے وصف سے متصف ہو وہ صدیق ہے کیونکہ وہ سچائی میں کمال درجے پر فائز ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے: « عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَإِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللهِ صِدِّيقًا » ''تم پر سچائی کو اختیار کرنا فرض ہے کیونکہ سچائی نیکی کی راہ دکھاتی ہے اور نیکی جنت کی راہنمائی کرتی ہے۔ آدمی سچائی اختیار کیے رکھتا ہے اور اس کی تلاش میں رہتا ہے حتی کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اسے صدیق لکھ دیا جاتا ہے۔'' (بخاری و مسلم)

جس پر حق کا معاملہ خلط ملط ہو جائے اور وہ نفسانی خواہشات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے صدق دل سے اللہ تعالیٰ سے دعا کرے تو اسے ضرور صحیح راہ کی توفیق میسر ہو گی اور وہ اگر اس تک نہ پہنچ سکا تو اللہ تعالیٰ اس کا عذر قبول کرے گا۔ سچائی کی ضد کذب (جھوٹ) ہے۔ جھوٹ پہلے زبان پر جاری ہوتا ہے تو اسے بگاڑ دیتا ہے۔ پھر جوارح پر اثر انداز ہوتا ہے تو اعمال کو فاسد کر دیتا ہے۔ اس طرح بندے کے اقوال و افعال اور احوال میں جھوٹ سرایت کر جاتا ہے اور بگاڑ کے جراثیم زور پکڑ جاتے ہیں۔

محبت: اللہ تعالیٰ، اس کے رسول اور اہل ایمان کی محبت ہی سے ایمان کی مٹھاس نصیب ہوتی ہے۔ نبی ﷺ کا فرمان ہے: «ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ بِهِنَّ حَلَاوَةَ الإِيمَانِ: أَنْ يَكُونَ اللهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا، وَأَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ

اس نے اپنے اوپر کیا جو بندے اور اس کے رب کے درمیان ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ اسے معاف کر دے گا اور اگر چاہے گا تو اس سے تجاوز اور درگزر فرمائے گا۔ اور جس دیوان سے اللہ کچھ نہیں چھوڑے گا وہ بندوں کا ایک دوسرے پر ظلم ہے۔ اس میں ہر صورت بدلہ ہو گا۔ (احمد بسند ضعیف)

لا يحبُّهُ إلا لله، وَأَنْ يَكْرَهَ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنْقَذَهُ اللهُ مِنْهُ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُلْقَى فِي النَّارِ »''تین باتیں جس میں ہوں وہ ان کے ذریعے سے ایمان کی مٹھاس محسوس کرے گا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول اسے ہر چیز سے بڑھ کر محبوب ہوں۔ اور یہ کہ آدمی کسی سے صرف اللہ تعالیٰ کی خاطر محبت کرے اور کفر کی طرف لوٹ جانا، جبکہ اللہ تعالیٰ نے اسے اس سے بچالیا ہو، اسے اتنا ناپسند ہو جتنا آگ میں ڈالا جانا۔'' (بخاری و مسلم) جب محبت کا درخت دل میں لگ جائے اور پھر اخلاص اور اتباع نبوی سے اس کی آبیاری کی جائے تو وہ طرح طرح کے پھل دیتا ہے اور اللہ کے حکم سے ہر آن پھل آور رہتا ہے۔

محبت کی چار قسمیں ہیں: 1) اللہ کی محبت: اور یہی ایمان کی بنیاد ہے۔

2) اللہ کے لیے محبت کرنا: اور یہ عام مسلمانوں سے اجمالی طور پر دوستی اور محبت رکھنا ہے، رہی الگ الگ افراد کی بات تو جو شخص جس قدر اللہ تعالیٰ سے قریب اور اس کا اطاعت گزار ہو گا اسی قدر اس سے محبت کی جائے گی اور یہ واجب ہے[1]۔

3) اللہ کے ساتھ کسی دوسرے کو محبت میں شریک کرنا: اور یہ اللہ تعالیٰ سے واجبی محبت میں غیر اللہ کو شریک ٹھہرانا ہے، جیسے مشرکین کا اپنے معبودان باطلہ سے محبت کرنا، اور یہی شرک کی اصل بنیاد ہے۔

4) فطری محبت، جیسے والدین و اولاد کی محبت اور کھانے وغیرہ کی محبت، یہ محبت جائز ہے۔ اور اللہ تجھ سے محبت کرے دنیا سے بے رغبتی اختیار کرو۔

نبی ﷺ کا ارشاد ہے: « ازْهَدْ فِي الدُّنْيَا يُحِبَّكَ اللهُ »''دنیا سے بے رغبتی اختیار کرو اللہ تعالیٰ تجھ سے محبت کرے گا۔'' (ابن ماجہ)

◗ **توکل:** حصول مطلوب اور مکروہ و ناپسندیدہ کو دور کرنے کے لیے دل کو اللہ کے سپرد کرنا اور اللہ پر بھروسا کرنا، اس طرح کہ اللہ تعالیٰ پر پختہ یقین ہو، نیز جائز اسباب کو بروئے کار لانا۔ دلی طور پر اللہ تعالیٰ پر بھروسا اور اعتماد نہ کرنا توحید میں خرابی ہے اور اسباب کو

---

[1] موالات (دوستی) و معاوات (دشمنی) کے اعتبار سے لوگوں کی تین قسمیں ہیں: 1) وہ لوگ جن سے ایسی خالص محبت رکھی جائے کہ اس کے ساتھ دشمنی کا شائبہ تک نہ ہو، یہ محبت خالص مومنین، جیسے انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین کی جماعت کے ساتھ خاص ہے۔ ان میں سر فہرست سیدنا محمد ﷺ، آپ کی ازواج مطہرات، آپ کی بیٹیاں اور صحابہ کرام ہیں۔ 2) وہ لوگ جن سے قطعاً دوستی نہ رکھی جائے بلکہ ان سے براءت کا اظہار کیا جائے، یہ کفار جیسے کہ اہل کتاب، مشرکین اور منافقین وغیرہ ہیں۔ 3) وہ لوگ جن سے ایک اعتبار سے محبت کی جائے گی اور ایک پہلو سے نفرت، یہ گنہگار مسلمانوں کی جماعت ہے، چنانچہ ان سے بوجہ ایمان محبت رکھی جائے گی اور بوجہ معاصی ان سے بغض و نفرت رکھی جائے گی۔ کافروں سے اظہار براءت و بیزاری اس طرح ہو کہ ان سے بغض رکھا جائے، سلام میں ان سے پہل نہ کی جائے، لیکن کو ان کے سامنے کمتر و ذلیل ظاہر نہ کیا جائے، ان کے حالات کو پسند نہ کیا جائے اور ان کے شہروں سے ہجرت کی جائے۔ اور مسلمانوں سے موالات اس طرح ہو کہ حسب استطاعت اسلامی شہروں کی طرف ہجرت کی جائے، جان و مال کے ذریعے سے مسلمانوں کی نصرت و معاونت کی جائے، ان کے حالات سے خوشی و غمی محسوس کی جائے اور ان کے ساتھ خیر خواہی کی جائے۔

کافروں کے ساتھ موالات و دوستی کی دو قسمیں: 1) وہ موالات جس سے اسلام سے پھر جانا اور ارتداد لازم آتا ہو، جیسے کے خلاف کفار کی مدد کرنا یا انھیں کافر نہ کہنا، یا ان کے کفر میں توقف کرنا، یا اس بارے میں شک کرنا۔ 2) اس سے ہلکے درجے کی موالات، خواہ وہ کبیرہ گناہ یا حرام یا مکروہ کی شکل میں ہو، جیسے ان کی عیدوں میں شرکت کرنا یا انھیں مبارک باد دینا یا ان کے ساتھ مشابہت اختیار کرنا وغیرہ۔

بسا اوقات کافروں (بشرطیکہ وہ برسرپیکار نہ ہوں) سے حسن سلوک اور ان کے ساتھ بغض و نفرت کا مسئلہ لوگوں پر واضح نہیں ہوتا، لہذا ان میں فرق متعین کیا جائے گا، چنانچہ بغیر دلی تعلق کے ان کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آنا، جیسے ان میں سے ضعیف کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرنا، ذکر اور اپنے کو کمتر ظاہر کرکے نہیں بلکہ ان پر مہربانی کرتے ہوئے ان کے ساتھ لطف و مہربانی کا معاملہ کرنا، تو یہ الگ مسئلہ ہے، چنانچہ اس سلسلے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿لَا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَلَمْ يُخْرِجُوكُم مِّن دِيَارِكُمْ أَن تَبَرُّوهُمْ وَتُقْسِطُوا إِلَيْهِمْ﴾ ''جن لوگوں نے تم سے دین کے بارے میں لڑائی نہیں کی اور تمھیں جلا وطن نہیں کیا ان کے ساتھ نیک رویہ اختیار کرنے اور منصفانہ برتاؤ کرنے سے اللہ تعالیٰ تمھیں نہیں روکتا۔'' (الممتحنۃ 8)

البتہ ان سے دلی نفرت اور بغض ایک دوسرا مسئلہ ہے جس کا حکم اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں موجود ہے: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ تُلْقُونَ إِلَيْهِم بِالْمَوَدَّةِ﴾ ''اے ایمان والو! میرے اور خود اپنے دشمنوں کو اپنا دوست نہ بناؤ کہ تم دوستی سے ان کی طرف پیغام بھیجو۔'' (الممتحنۃ 1) خلاصہ یہ ہے کہ بغض و نفرت کے باوجود معاملات میں ان کے ساتھ عدل و انصاف کیا جا سکتا ہے جیسا کہ اللہ کے رسول ﷺ یہود کے ساتھ کرتے تھے۔

ترک کرنا عاجزی اور عقل کی خرابی ہے۔ توکل کی تین قسمیں ہیں: 1) واجب: تمام امور و معاملات میں، یعنی فائدہ مند چیزوں کو حاصل کرنے کے لیے اور نقصان دہ چیز کو دور کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ پر توکل کرنا۔ 2) حرام: اس کی دو قسمیں ہیں: اوّل: شرک اکبر، اس سے مراد اسباب پر مکمل اعتماد کرنا اور یہ سمجھنا ہے کہ نقصان پہنچانے اور نفع دینے میں صرف یہی چیزیں مؤثر ہیں۔[1] دوم: شرک اصغر، مثلاً: کسی شخص پر روزی کے بارے میں حتمی اعتماد کرنا، اور اس کی جانب دل کا اس طرح مشغول رہنا گویا وہی روزی کا مسبب ہے۔ 3) جائز: انسان کا کسی دوسرے کو اس کام میں نائب بنانا اور بھروسا کرنا جس کے کرنے پر وہ قادر ہو، جیسے خرید و فروخت۔ لیکن اس طرح کہنا جائز نہیں: میں اللہ پر بھروسا کرتا ہوں پھر تجھ پر بلکہ کہے: میں نے تجھے وکیل بنایا۔

شکر: اللہ کی نعمتوں کے ظہور کا اثر بندے کے دل پر یہ ہے کہ اس میں ایمان پیدا ہو اور اس کی زبان پر یہ ہے کہ اس پر اللہ تعالیٰ کی تعریف ہو اور اعضاء پر یہ ہے کہ وہ عبادت میں مشغول ہوں اور وہ دل، زبان اور جوارح سے ہوتا ہے۔ اور شکر کا مطلب یہ ہے کہ نعمتوں کو اللہ کی اطاعت میں استعمال کیا جائے۔

صبر: آزمائشوں کی صورت میں پہنچنے والی تکلیف کا اللہ کے سوا کسی سے شکوہ نہ کرنا اور صرف اللہ تعالیٰ سے التجا کرنا صبر کہلاتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّـٰبِرُونَ أَجْرَهُم بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾ ''بے شک صبر کرنے والوں کو ان کا ثواب بغیر حساب کے دیا جائے گا۔'' (الزمر10)

اور نبی ﷺ کا ارشاد ہے: « وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللهُ وَمَا أُعْطِيَ أَحَدٌ عَطاءً خيرٌ وَأَوْسَعُ مِنَ الصَّبْرِ » ''جو کوشش کر کے صبر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے صبر کی توفیق دے دیتا ہے اور کسی بندے پر صبر سے بہتر اور وسیع تر انعام نہیں کیا گیا۔'' (بخاری و مسلم)

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے: مجھے جب بھی آزمائش آئی اللہ تعالیٰ نے اس میں مجھے چار نعمتیں عطا کیں: میرے دین میں کوئی مصیبت نہیں آئی۔ اس سے بڑی نہیں آئی۔ میں اس کی رضا سے محروم نہیں رہا اور جب میں اس پر ثواب کا امید وار رہا۔

صبر کے درج ذیل درجات ہیں: * کم تر: شکوہ نہ کرنا لیکن اسے مکروہ خیال کرنا۔ * درمیانہ: شکوہ نہ کرنا اور اللہ کی رضا پر راضی رہنا۔ * اعلیٰ: آزمائشوں پر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرنا۔ اور جس پر ظلم کیا جائے اور اس نے ظالم کے خلاف بد دعا کر دی تو اس نے بدلہ لے لیا اور اپنا حق لے لیا اور صبر نہیں کیا۔

---

[1] کیا اسباب کو بروئے کار لانا توکل کے منافی ہے۔ اس کی مختلف صورتیں ہیں۔ 1) مقصود نفع کو حاصل کرنا: اس کی تین قسمیں ہیں: (ا) حصول فعل کے لیے سبب کا پایا جانا متیقن اور ضروری ہو، جیسے حصول اولاد کے لیے نکاح، تو اس سبب کو ترک کرنا پاگل پن ہے توکل نہیں (ب) سبب متیقن نہ ہو: لیکن غالب یہی ہو کہ مقصود اس کے بغیر حاصل نہ ہوتا ہو، جیسے بغیر زاد راہ کے صحرا میں سفر کرنے والا۔ اس کا یہ فعل توکل نہیں بلکہ ایسی صورت میں زاد راہ کا حکم ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے جب مدینہ طیبہ کا سفر کیا تو زاد راہ ساتھ لیا اور گائیڈ بھی ساتھ لیا۔ (ج) وہ اسباب جن کے ذریعے سے مسببات تک رسائی کا امکان ہوتا ہے لیکن ظاہری طور پر کوئی خاص عمل دخل نہیں ہوتا: وہ شخص جو رزق کی تلاش اور ذرائع رزق میں چھان بین سے کام لیتا ہے اور دور کی تدابیر استعمال کرتا ہے تو ایسا کرنے والا توکل کے منافی کام نہیں رہا بلکہ روزی کمانے کی تگ و دو ترک کرنے کا توکل سے کوئی تعلق نہیں۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے: متوکل وہ ہے جو دانہ زمین میں ڈال کر اللہ پر بھروسا کرتا ہے۔ 2) جو موجود ہو اس کی حفاظت کرنا: جسے حلال رزق میسر آیا اور اس نے گزران زندگی کے لیے اسے ذخیرہ کر لیا تو یہ توکل کے منافی نہیں، بالخصوص جب اس کے زیر پرورش اس کا خاندان ہو۔ نبی ﷺ، بنو نضیر کی کھجوریں (جو غنیمت میں ملی تھیں) بیچ دیتے تھے اور گھر والوں کے سال کا خرچ رکھ لیتے۔ (بخاری و مسلم) 3) اس نقصان کو دور کرنا جس کے لاحق ہونے کا خطرہ ہو: توکل کی یہ شرط نہیں ہے کہ ان اسباب کو ترک کر دیا جائے جو کسی پیش آمدہ خطرے سے نمٹنے کے لیے بروئے کار لائے جاتے ہیں، جیسے ذرع پہننا، اونٹ کو باندھنا۔ تاہم اس صورت میں بھروسا اللہ کی ذات پر ہو گا جو مسبب ہے نہ کہ سبب پر۔ اور اللہ کے فیصلے پر رضا ضروری ہے۔ 4) نازل شدہ نقصان کو دور کرنا: اس کی تین قسمیں ہیں:
(ا) ازالہ قطعی طور پر اس کے ساتھ ہو، جیسے پانی پیاس کو ختم کرتا ہے۔ پیاس کی صورت میں پانی نہ پینا ہرگز توکل نہیں۔ (ب) ظن غالب ہو کہ اس کا حل یہ ہے، جیسے سنگی وغیرہ لگوانا۔ یہ توکل کے منافی نہیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے خود دوا استعمال کی ہے اور دوسروں کو کرنے کا حکم بھی دیا ہے۔
(ج) سبب موہوم ہو، جیسے عافیت کی حالت میں داغنا وغیرہ تاکہ بیماری لاحق نہ ہو، ایسا کرنا کمال توکل کے منافی ہے۔

صبر کی دو قسمیں: بدنی: وہ یہاں پر ہمارا مقصود نہیں۔ نفسانی: طبیعت کی چاہت اور خواہشات کے تقاضوں پر صبر کرنا۔[1]
اور بندے کو جو کچھ دنیا میں پیش آتا ہے وہ دو حالتوں سے باہر نہیں ہوتا:
1) خواہشات کے مطابق ہوتا ہے: اس صورت میں صبر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حق ادا کیا جائے اور شکر بجا لایا جائے۔ نیز اس نعمت کی کوئی چیز اللہ تعالیٰ کی معصیت میں استعمال نہ کی جائے۔
2) حاصل ہونے والی چیز خواہش کے مطابق نہ ہو۔ اس صورت میں صبر کی تین اقسام ہیں۔ * اللہ کی اطاعت پر صبر: اس میں فرائض کی ادائیگی واجب ہے اور نوافل کی ادائیگی مستحب ہے۔ * اللہ کی معصیت سے رکے رہنا: اس صورت میں ترک حرام واجب ہے اور ترک مکروہ مستحب ہے۔ * اللہ کی تقدیر پر صبر کرنا: اس میں واجب یہ ہے کہ زبان کو شکوے سے روک کر رکھے اور دلی طور پر اللہ کی تقدیر پر اعتراض (ناراضگی) نہ رکھے، نیز اعضاء کو ایسے تصرف سے باز رکھے جو اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا باعث ہو جیسے نوحہ کرنا، پیٹنا اور گریبان چاک کرنا وغیرہ۔ اور اس میں مستحب یہ ہے دلی طور پر اللہ کی تقدیر پر راضی ہو۔
شکر گزار غنی افضل ہے یا صابر فقیر؟ جب مالدار اپنا مال اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں خرچ کرے یا کسی اطاعت کے کام کے لیے جمع کرے تو وہ فقیر سے افضل ہے۔ اور اگر وہ زیادہ مال مباح کاموں میں خرچ کرے تو فقیر افضل ہے۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے: «الطَّاعِمُ الشَّاكِرُ بمنزلةِ الصَّائِمِ الصَّابرِ» ''شکر گزار کھانے والے کا مرتبہ صابر روزے دار کی طرح ہے۔'' (مسند احمد)
◀ رضا: اس کا مطلب ہے کسی چیز پر قناعت اور اکتفا کرنا۔ اس کا محل حصول فعل کے بعد ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فیصلے پر راضی ہو جانا اللہ کے مقرب بندوں کا سب سے اعلیٰ مقام ہے۔ یہ محبت اور توکل کا نتیجہ ہے۔ کسی تکلیف کے زائل اور ختم ہونے کی اللہ تعالیٰ سے دعا کرنا رضا کے منافی نہیں ہے۔
◀ خشوع: تعظیم اور عجز و انکسار کا نام خشوع ہے۔ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے: منافقانہ خشوع سے بچو۔ ان سے پوچھا گیا: منافقانہ خشوع کیا ہے؟ انھوں نے فرمایا: جسمانی حرکات سے خشوع ظاہر ہو اور دل میں خشوع کا نام ونشان نہ ہو۔ اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ ہی کا قول ہے: تمھارے دین میں سے سب سے پہلے خشوع ختم ہو گا۔ اور جس عبادت میں بھی خشوع مشروع ہے اس کا ثواب بقدر خشوع ہو گا، جیسے نماز۔ نبی ﷺ نے نمازی کے متعلق فرمایا: کئی نمازی ایسے ہیں جنھیں آدھا ثواب ملتا ہے اور بعض کو چوتھا، پانچواں حتیٰ کہ دسواں حصہ ثواب ملتا ہے۔ اور بعض ایسے ہیں جنھیں خشوع بالکل نہ ہونے کی وجہ سے ذرہ بھر ثواب نہیں ملتا۔
◀ رجاء: رحمت الٰہی کی وسعت کی امید رکھنا۔ اس کی ضد ناامیدی ہے۔ رجاء اور امید رکھنا خوف سے اعلیٰ اور افضل ہے کیونکہ اس سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ حسن ظن پیدا ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: «أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي» ''میں اپنے بندے کے ساتھ وہی معاملہ کرتا ہوں جیسا وہ میرے بارے میں گمان رکھتا ہے۔'' (مسلم)
رجا کے درجات: رجاء کے دو درجے ہیں: اعلیٰ: اللہ تعالیٰ کی اطاعت کر کے ثواب کی امید رکھی جائے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ﴿وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا آتَوا وَّقُلُوبُهُمْ وَجِلَةٌ﴾ اور جو لوگ اللہ کی راہ میں دیتے ہیں جو کچھ بھی دیتے ہیں تو اس طرح کہ ان کے دل خوف زدہ ہوتے ہیں۔'' (المؤمنون: 60) سے مراد وہ شخص ہے جو چوری کرتا ہے، بدکاری کرتا ہے اور

---

[1] اس قسم کا صبر اگر پیٹ یا شرمگاہ کی شہوت پر کنٹرول کی صورت میں ہو تو اسے ''عفت'' کہتے ہیں۔ اور اگر میدان قتال میں ہو تو اس کو ''شجاعت'' اور اگر غصے پر کنٹرول کی صورت میں ہو تو اسے ''حلم'' کہتے ہیں۔ اگر کسی امر کو مخفی رکھ کر صبر کیا جائے تو اسے ''کتمان سر'' کہتے ہیں۔ اگر دنیا کی لذتوں سے صبر ہو تو اسے زہد کہتے ہیں اور اگر دنیا سے قوت لا یموت کے بقدر لیا جائے تو اسے قناعت سے تعبیر کرتے ہیں۔

شراب پیتا ہے جبکہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے آپ نے فرمایا: نہیں! اے صدیق کی بیٹی، بلکہ اس سے وہ لوگ مراد ہیں جو نمازیں پڑھتے، روزے رکھتے اور صدقہ وخیرات کرتے ہیں اور وہ ڈرتے ہیں کہ مبادا انکا عمل قبول نہ ہو۔'' یہ وہ لوگ ہیں جو اچھائی کے کاموں میں جلدی کرتے ہیں۔ (ترمذی) کم تر: توبہ کرنے والا گناہ گار جو اللہ کی مغفرت کی امید رکھتا ہے۔ گناہوں پر مصر نافرمان جو توبہ سے اعراض کرنے والا ہو اور پھر بھی اللہ کی رحمت کی امید رکھے تو یہ محض تمنا ہے رجاء نہیں اور ایسا کرنا مذموم ہے اور پہلی صورت قابل تعریف ہے۔ مومن نیکی کر کے بھی اللہ سے ڈرتا ہے اور منافق برائی کر کے بھی بے خوف رہتا ہے۔

◀ **خوف:** کسی متوقع پریشانی کے لاحق ہونے کا غم خوف کہلاتا ہے۔ اگر پریشانی یقینی ہو تو اس کو خشیت کہتے ہیں اور اس کی ضد امن ہے۔ یہ رجاء کی ضد نہیں ہے۔ خوف بطریق رہبت پیدا ہوتا ہے جبکہ رجا بطریق رغبت پیدا ہوتا ہے۔ محبت، خوف اور رجاء کو جمع کرنا ضروری ہے۔ ابن قیم رحمہ اللہ نے فرمایا: دل کے اللہ تعالیٰ کی طرف جانے کی مثال ایک پرندے کی طرح ہے۔ محبت جس کا سر اور خوف ورجاء اس کے پر ہیں۔ جب خوف دل میں گھر کر جائے تو وہ شہوات کو جلا دیتا اور دنیا کو اس سے دھتکار دیتا ہے۔

واجب خوف: وہ خوف جو واجبات کو ادا کرنے پر ابھارے اور محرمات کو ترک کرنے پر آمادہ کرے۔

مستحب خوف: ایسا خوف جو واجبات کے ساتھ مستحبات کی ادائیگی اور مکروہات کے ترک پر بھی آمادہ کرے۔

خوف کی درج ذیل اقسام ہیں: 1) دلی ڈر اور خوف: دلی ڈر اور خوف صرف اللہ تعالیٰ کا رکھنا ضروری ہے اور نفع ونقصان کا ڈر اللہ کے سوا کسی کا رکھنا شرک اکبر ہے، جیسے مشرکین کے معبودان باطلہ سے نفع ونقصان کا یقین رکھنا۔

2) حرام: لوگوں کے خوف سے واجب کو ترک کرنا یا حرام فعل کا ارتکاب کرنا۔

3) جائز: طبعی خوف، جیسے بھیڑیے وغیرہ سے خوف رکھنا۔

◀ **زہد:** کم تر چیز کو ترک کر کے اس سے بہتر کی طرف رغبت رکھنا زہد کہلاتا ہے۔ دنیا سے زہد دلی اور جسمانی سکون کا باعث ہے اور اس میں رغبت رکھنا حزن وملال میں اضافے کا سبب ہے۔ دنیا کی چاہت ہر گناہ کی اصل ہے اور اس سے بغض ہر اطاعت کا سبب۔ دنیا سے زہد یہ ہے کہ تم اس کا خیال دل سے نکال دو، یہ نہیں کہ ہاتھ سے خرچ کر دو اور دل اسی میں اٹکا ہوا ہو۔ یہ جاہل لوگوں کا زہد ہے۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے: « نِعْمَ الْمَالُ الصَّالِحُ لِلْمَرْءِ الصَّالِحِ » ''پاکیزہ مال جو نیک آدمی کے لیے ہو بہت اچھا ہے۔'' (احمد)

فقیر کی مال کے ساتھ پانچ حالتیں ہیں: 1) وہ مال سے نفرت کرتے ہوئے اور اس کے شر سے بچنے کے لیے دور بھاگے تاکہ وہ اس میں مشغول نہ ہو۔ ایسا شخص زاہد کہلاتا ہے۔ **2)** اس کے حصول سے اسے خوشی نہ ہو اور نہ وہ اسے اس قدر ناپسند ہی کرتا ہو کہ اسے اس کے حصول سے اذیت ہو۔ ایسے شخص کو راضی کہا جاتا ہے۔ **3)** مال کا ہونا اس کے نہ ہونے سے اسے زیادہ محبوب ہو۔ وہ اس میں رغبت رکھتا ہو لیکن اس کی رغبت اس قدر نہ ہو کہ وہ اس کے لیے ہر وقت کمربستہ رہتا ہو۔ بلکہ اگر اس کے پاس از خود آجائے تو اس کو لے کر خوشی محسوس کرے اور اگر اس کے کمانے میں مشکل جھیلنا پڑے تو وہ اس میں مشغول نہ ہو۔ ایسے شخص کو قانع کہتے ہیں۔ **4)** مال کا ترک عجز کی بنا پر ہو۔ وہ دنیا کی طلب وچاہت رکھتا ہو لیکن اس کے ہاتھ کچھ نہ آئے۔ اس مال کے حصول کی خاطر اسے مشقت اٹھانی پڑے تب بھی برداشت کرے۔ ایسے شخص کو حریص کہا جاتا ہے۔ **5)** جس مال کو وہ حاصل کرے اس کے لیے وہ مجبور ہو، جیسے بھوکا اور ننگا جس کے پاس کھانا اور لباس نہ ہو ایسے شخص کو مضطر، یعنی مجبور کہتے ہیں۔

ایک سنجیدہ مکالمہ

عبداللہ (اللہ کا بندہ) نامی ایک شخص کی ملاقات **عبدالنبی** (نبی کا بندہ) نامی ایک شخص سے ہوئی تو **عبداللہ** نے اپنے دل میں اس نام کو غلط سمجھا اور کہا کہ ایک شخص اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کا بندہ کیسے بن سکتا ہے؟ اس کے بعد وہ **عبدالنبی** سے یوں مخاطب ہوا:

عبداللہ: کیا تم اللہ کے سوا کسی دوسرے کی بندگی کرتے ہو؟

عبدالنبی: جی نہیں، میں غیر اللہ کی بندگی نہیں کرتا۔ میں تو مسلمان ہوں اور صرف اللہ واحد کی بندگی کرتا ہوں۔

عبداللہ: پھر تمھارا یہ نام کیسا ہے جو نصاریٰ کے ناموں سے ملتا جلتا ہے؟ وہ بھی عبدالمسیح نام رکھتے ہیں اور اس میں کوئی تعجب کی بات نہیں کیونکہ نصاریٰ عیسیٰ علیہ السلام کی بندگی کرتے ہیں اور جو بھی تمھارا نام سنے گا اس کے ذہن میں فوراً یہ بات آئے گی کہ تم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بندگی کرتے ہو جبکہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ایک مسلمان کا یہ عقیدہ نہیں بلکہ اس پر واجب ہے کہ وہ آپ کے بارے میں یہ اعتقاد رکھے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

عبدالنبی: لیکن ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم انسانوں میں سب سے افضل اور تمام رسولوں کے سردار ہیں۔ ہم بطور تبرک یہ نام رکھتے ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جاہ وحشمت اور اللہ کے ہاں آپ کے مقام ومرتبے کے وسیلے سے اللہ کا تقرب حاصل کرنا چاہتے ہیں، لہٰذا ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شفاعت کے طالب ہوتے ہیں۔ آپ کو اس نام سے حیرت نہیں ہونی چاہیے کیونکہ میرے بھائی کا نام عبدالحسین ہے، اس سے پہلے میرے باپ کا نام عبدالرسول ہے۔ یہ سارے نام پرانے، اور لوگوں کے درمیان رائج ہیں۔ ہم نے اپنے آباء واجداد کو ایسے ہی کرتے پایا ہے، لہٰذا اس مسئلے کے بارے میں تشدد نہ برتو کیونکہ یہ ایک معمولی مسئلہ ہے اور دین آسانی پر مبنی ہے۔

عبداللہ: یہ تو ایک دوسری برائی ہے جو پہلی سے بھی زیادہ غلط ہے کہ تم کسی غیر اللہ سے اس چیز کا سوال کرو جس پر اللہ کے سوا کسی کا اختیار نہیں، جس سے سوال کیا جا رہا ہے، خواہ وہ ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی ہو یا آپ کے علاوہ دیگر صالحین، مثلاً: حسین رضی اللہ عنہ یا کسی اور کی شخصیت ہو۔ یہ بات توجس توحید کا ہمیں حکم دیا گیا ہے اس کے منافی اور کلمۂ لا الہ الا اللہ کے معنی ومفہوم کے خلاف ہے۔

اب میں تمھارے سامنے چند سوالات رکھتا ہوں تاکہ تم اس مسئلے کی اہمیت اور اس جیسے ناموں کے خطرناک نتائج سے آگاہ ہو جاؤ، اس سے میرا مقصد اس کے سوا کچھ نہیں کہ حق واضح ہو اور اس کی اتباع کی جائے، باطل واضح ہو اور اس سے اجتناب کیا جائے، معروف کا حکم دیا جائے اور منکر سے روکا جائے۔ ہم اللہ تعالیٰ ہی سے مدد طلب کرتے ہیں اور اسی پر بھروسا کرتے ہیں، اور اللہ بلندی وعظمت والے کی توفیق کے بغیر کسی کے اندر فائدہ حاصل کرنے اور نقصان سے بچنے کی طاقت وقوت نہیں لیکن اس سے پہلے میں تمھیں اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی یاد دہانی کراتا ہوں: ﴿إِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ أَن يَقُولُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا﴾ "مومنوں کا قول تو یہ ہے، جب انھیں اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلایا جاتا ہے تاکہ وہ ان کے درمیان فیصلہ کر دے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم نے سنا اور مان لیا۔" (النور ۵۱)

اور اس ارشاد کی یاد دہانی بھی: ﴿فَإِن تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ﴾ "پھر اگر تم کسی چیز میں اختلاف کرو تو اسے لوٹاؤ اللہ کی طرف اور رسول کی طرف اگر تم اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہو۔" (النساء ۵۹)

عبداللہ: تم نے کہا کہ تم اللہ کی توحید کے قائل ہو اور لا الہ الا اللہ کی گواہی دیتے ہو تو کیا تم مجھے اس کے معنی بتا سکتے ہو؟

عبدالنبی: توحید یہ ہے کہ تم ایمان رکھو کہ اللہ موجود ہے، اس نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا ہے، وہی زندہ کرنے والا، مارنے والا

اور کائنات میں تصرف فرمانے والا ہے، وہی رزق دینے والا، ہر چیز کا علم اور اس کی خبر رکھنے والا اور ہر چیز پر قادر ہے ....۔

عبداللہ: اگر توحید کی تعریف یہی ہے تو فرعون اور اس کی قوم اور ابوجہل وغیرہ سب موحد قرار پائیں گے کیونکہ وہ اس امر سے جاہل نہ تھے جیساکہ اکثر مشرکین کا حال ہے، چنانچہ فرعون جس نے اپنی ربوبیت کا دعویٰ کیا تھا، دل سے وہ بھی اس بات کا اقرار و اعتراف کرتا تھا کہ اللہ موجود ہے اور وہی کائنات میں تصرف فرمانے والا ہے۔ اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے: ﴿ وَجَحَدُوا۟ بِهَا وَٱسْتَيْقَنَتْهَآ أَنفُسُهُمْ ظُلْمًا وَعُلُوًّا ﴾ "انھوں نے صرف ظلم اور تکبر کی بنا پر انکار کر دیا، حالانکہ ان کے دل یقین کر چکے تھے۔" (النمل: ۱۴) چنانچہ جب فرعون غرق ہونے لگا تو اس کا یہ اقرار و اعتراف کھل کر سامنے آگیا۔

لیکن حقیقت میں توحید جس کے لیے رسولوں کی بعثت ہوئی، کتابیں اتاری گئیں اور جس کے لیے قریش سے قتال کیا گیا یہ ہے کہ عبادت و بندگی صرف اللہ واحد کے لیے خاص کر دی جائے۔ اور عبادت ایک ایسا جامع لفظ ہے جو ان تمام ظاہری اور باطنی اقوال و اعمال کو شامل ہے جو اللہ تعالیٰ کو محبوب اور پسند ہیں۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ میں "الٰہ" کا مطلب ہے وہ معبود برحق جس کے سوا کسی کے لیے عبادت انجام دینا درست نہیں۔

عبداللہ: کیا تم جانتے ہو کہ روئے زمین پر رسول کس لیے بھیجے گئے؟ اور یہ معلوم ہے کہ سب سے پہلے رسول نوح علیہ السلام ہیں؟

عبدالنبی: رسول اس لیے بھیجے گئے تاکہ وہ مشرکوں کو اللہ واحد کی عبادت کرنے اور اس کے ساتھ شریک کی جانے والی ہر چیز کو ترک کرنے کی دعوت دیں۔

عبداللہ: قومِ نوح کے شرک میں مبتلا ہونے کا سبب کیا تھا؟

عبدالنبی: یہ تو مجھے معلوم نہیں۔

عبداللہ: اللہ تعالیٰ نے نوح علیہ السلام کو اس وقت رسول بنا کر ان کی قوم کی طرف بھیجا جب انھوں نے وَدّ، سواع، یغوث، یعوق اور نسر نامی صالحین کے بارے میں غلو کیا۔

عبدالنبی: کیا تمھارا مطلب یہ ہے کہ وَدّ، سواع، یغوث، یعوق اور نسر یہ سب نیک اور صالح لوگوں کے نام ہیں، ظالم و جابر کافروں کے نام نہیں؟

عبداللہ: جی ہاں! یہ سب نیک اور صالح لوگوں کے نام ہیں جنھیں قوم نوح نے معبود بنا لیا تھا، پھر اہل عرب بھی انھی کی روش پر چل پڑے، اس کی دلیل ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی صحیح بخاری کی حدیث ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: «صَارَتِ الْأَوْثَانُ الَّتِي كَانَتْ فِي قَوْمِ نُوحٍ فِي الْعَرَبِ بَعْدُ، أَمَّا وَدٌّ فَكَانَتْ لِكَلْبٍ بِدُومَةِ الْجَنْدَلِ، وَأَمَّا سُوَاعٌ فَكَانَتْ لِهُذَيْلٍ، وَأَمَّا يَغُوثُ فَكَانَتْ لِمُرَادٍ ثُمَّ لِبَنِي غُطَيْفٍ بِالْجُوفِ عِنْدَ سَبَإٍ، وَأَمَّا يَعُوقُ فَكَانَتْ لِهَمْدَانَ، وَأَمَّا نَسْرٌ فَكَانَتْ لِحِمْيَرَ لِآلِ ذِي الْكَلَاعِ؛ أَسْمَاءُ رِجَالٍ صَالِحِينَ مِنْ قَوْمِ نُوحٍ، فَلَمَّا هَلَكُوا أَوْحَى الشَّيْطَانُ إِلَى قَوْمِهِمْ أَنِ انْصِبُوا إِلَى مَجَالِسِهِمُ الَّتِي كَانُوا يَجْلِسُونَ أَنْصَابًا وَسَمُّوهَا بِأَسْمَائِهِمْ، فَفَعَلُوا فَلَمْ تُعْبَدْ، حَتَّى إِذَا هَلَكَ أُولَئِكَ وَتَنَسَّخَ الْعِلْمُ عُبِدَتْ» "قوم نوح کے جو بت تھے وہ بعد میں اہل عرب میں منتقل ہو گئے، چنانچہ "وَدّ" دُومۃ الجندل کے قبیلۂ کلب کے لیے "سواع" قبیلۂ ہذیل کے لیے "یغوث" پہلے قبیلۂ مراد کے لیے، پھر سبا کے پاس جوف میں بنو غطیف کے لیے "یعوق" ہمدان کے لیے اور "نسر" آل ذی الکلاع کے قبیلۂ حمیر کے لیے مخصوص تھا۔ یہ سب قوم نوح کے نیک اور صالح لوگوں کے نام ہیں۔ جب ان کا انتقال ہو گیا تو شیطان نے ان کی قوم کے دلوں میں یہ بات ڈالی کہ وہ جن مجلسوں میں بیٹھا کرتے تھے ان میں ان کے مجسمے بنا کر نصب کر دیں اور ان مجسموں کو انھی کے نام سے موسوم کر دیں، چنانچہ انھوں نے ایسا ہی کر ڈالا لیکن اس وقت ان مجسموں کی عبادت نہیں کی گئی، پھر جب وہ

(مجسمے بنا کر نصب کرنے والے) لوگ بھی فوت ہو گئے اور علم بھلا دیا گیا تو ان مجسموں کی عبادت ہونے لگی۔" (بخاری)

عبدالنبی: یہ تو بڑے تعجب کی بات ہے۔

عبداللہ: کیا میں تمھیں اس سے بھی زیادہ تعجب والی بات نہ بتاؤں؟ تمھیں معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ رب العزت نے خاتم الانبیاء محمد ﷺ کو رسول بنا کر ایسی قوم کی طرف بھیجا جو استغفار کرتے تھے، عبادت کرتے تھے، طواف و سعی کرتے تھے، حج کرتے تھے اور صدقہ و خیرات بھی کرتے تھے لیکن وہ بعض مخلوقات، جیسے ملائکہ، عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے علاوہ بعض دیگر صالحین کو اپنے اور اللہ کے درمیان واسطہ بناتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم ان کے ذریعے سے اللہ کا تقرب چاہتے ہیں اور اللہ کے ہاں ان کی شفاعت کے امیدوار ہیں، چنانچہ اللہ عزوجل نے ہمارے نبی محمد ﷺ کو ان کی طرف بھیجا تاکہ آپ ان کے لیے ان کے باپ ابراہیم علیہ السلام کے دین کی تجدید فرمائیں اور انھیں یہ بتائیں کہ یہ تقرب اور یہ اعتقاد خالص اللہ کا حق ہے، اس کا ایک ادنیٰ سا حصہ بھی غیر اللہ کے لیے انجام دینا درست نہیں کیونکہ اللہ ہی اکیلا خالق ہے، اس میں کوئی اس کا شریک نہیں، وہی اکیلا رازق ہے، ساتوں آسمان اور ان کے اندر موجود مخلوق اور ساتوں زمینیں اور ان کے اندر موجود مخلوق سب کو اُسی نے پیدا فرمایا ہے اور وہ سب اُسی کے تصرف میں اور اسی کے غلبے میں ہیں بلکہ وہ معبودانِ باطل جن کی مشرکین پرستش کرتے تھے، وہ بھی اس کے معترف تھے کہ وہ اللہ کی ملکیت ہیں اور اسی کے تصرف میں ہیں۔

عبدالنبی: یہ تو بڑی خطرناک اور بڑے ہی تعجب کی بات ہے تو کیا اس کی کوئی دلیل بھی ہے؟

عبداللہ: اس کی بہت سی دلیلیں ہیں، ان میں سے ایک دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے: ﴿ قُلْ مَن يَرْزُقُكُم مِّنَ ٱلسَّمَآءِ وَٱلْأَرْضِ أَمَّن يَمْلِكُ ٱلسَّمْعَ وَٱلْأَبْصَٰرَ وَمَن يُخْرِجُ ٱلْحَىَّ مِنَ ٱلْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ ٱلْمَيِّتَ مِنَ ٱلْحَىِّ وَمَن يُدَبِّرُ ٱلْأَمْرَ فَسَيَقُولُونَ ٱللَّهُ فَقُلْ أَفَلَا تَتَّقُونَ ﴾ "(اے نبی!) آپ کہہ دیجیے: وہ کون ہے جو تم کو آسمان اور زمین سے رزق پہنچاتا ہے؟ یا وہ کون ہے جو کانوں اور آنکھوں پر پورا اختیار رکھتا ہے؟ اور وہ کون ہے جو زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے اور مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے؟ اور وہ کون ہے جو تمام کاموں کی تدبیر کرتا ہے؟ ضرور وہ یہی کہیں گے کہ اللہ۔ تو ان سے کہہ دیجیے کہ پھر تم کیوں نہیں ڈرتے؟" (یونس ٣١)

اور یہ بھی ارشاد ہے: ﴿ قُل لِّمَنِ ٱلْأَرْضُ وَمَن فِيهَآ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٨٤﴾ سَيَقُولُونَ لِلَّهِ قُلْ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿٨٥﴾ قُلْ مَن رَّبُّ ٱلسَّمَٰوَٰتِ ٱلسَّبْعِ وَرَبُّ ٱلْعَرْشِ ٱلْعَظِيمِ ﴿٨٦﴾ سَيَقُولُونَ لِلَّهِ قُلْ أَفَلَا تَتَّقُونَ ﴿٨٧﴾ قُلْ مَنۢ بِيَدِهِۦ مَلَكُوتُ كُلِّ شَىْءٍ وَهُوَ يُجِيرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٨٨﴾ سَيَقُولُونَ لِلَّهِ قُلْ فَأَنَّىٰ تُسْحَرُونَ ﴾

"(اے نبی!) آپ ان سے پوچھیں کہ زمین اور اس کی کل چیزیں کس کی ہیں اگر جانتے ہو تو بتلاؤ؟ وہ فوراً جواب دیں گے کہ اللہ کی۔ آپ کہہ دیجیے کہ پھر تم نصیحت کیوں نہیں حاصل کرتے؟ دریافت کیجیے کہ ساتوں آسمانوں کا اور عرش عظیم کا رب کون ہے؟ وہ جواب دیں گے کہ اللہ ہی ہے، آپ کہہ دیجیے کہ پھر تم کیوں نہیں ڈرتے؟ آپ (پھر) پوچھیں کہ تمام چیزوں کا اختیار کس کے ہاتھ میں ہے؟ جو پناہ دیتا ہے اور جس کے مقابلے میں کوئی پناہ نہیں دیا جاتا، اگر تم جانتے ہو تو بتلاؤ؟ وہ جواب دیں گے کہ اللہ ہی ہے، آپ کہہ دیجیے کہ پھر تم کدھر سے جادو کر دیے جاتے ہو؟" (المؤمنون ٨٩)

نیز مشرکین حج میں یوں تلبیہ پکارتے تھے: لبيك اللّٰهمّ لبيك، لبيك لا شريك لك، إلا شريكًا هو لك، تملكه وما ملك "حاضر ہوں اے اللہ! میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں، سوائے اس شریک کے جو تیرا ہی ہے۔ تو ہی اس کا مالک ہے اور جو اس کی ملکیت ہے اس کا بھی مالک ہے۔"

لہٰذا مشرکین قریش کا یہ اقرار و اعتراف کہ اللہ ہی کائنات میں تصرف فرمانے والا ہے یا جسے توحید ربوبیت کہتے ہیں، انھیں

اسلام میں داخل نہیں کر سکی، نیز ان کا ملائکہ یا انبیاء یا اَولیاء کو وَاسطہ بنانا اَور ان سے شفاعت کا طالب ہونا اَور ان کے ذریعے سے اللہ کا تقرب حاصل کرنا یہی وُہ چیز تھی جس نے ان کی جان وُمال کو حلال ٹھہرایا، لہٰذا ہر طرح کی دعا، ہر طرح کی نذر اَور ہر طرح کی قربانی اللہ ہی کے لیے کی جائے گی۔ ہر طرح کی استعانت اللہ ہی سے طلب کی جائے گی اَور ہر طرح کی عبادت کو اللہ کے لیے خاص رکھنا ضرورِی ہو گا۔

عبدالنبی: انبیاء وُرسل علیہم السلام نے جس توحید کی دعوت دی اگر وُہ صرف اس بات کا اقرار نہیں کہ اللہ موجود ہے اَور وُہی کائنات میں تصرف فرمانے وَالا ہے جیساکہ تمھارا گمان ہے تو آخر وُہ کونسی توحید تھی؟

عبداللہ: انبیاء وُرسل علیہم السلام جس توحید کی دعوت کے لیے بھیجے گئے اَور مشرکین نے جس کو ماننے سے انکار کیا وُہ عبادت کو صرف اللہ کے لیے خاص کرنا تھا، لہٰذا عبادت کی اقسام، مثلاً: دعا، نذر، قربانی، استغاثہ وُفریاد اَور استعانت وُغیرہ میں سے کوئی بھی قسم غیر اللہ کے لیے انجام نہیں دی جا سکتی، تمھارے قول: لاالٰہ الاّ اللہ سے یہی توحید مراد ہے کیونکہ مشرکین قریش کے نزدیک "الٰہ" سے مراد وُہ چیز تھی جس کا مذکورہ بالا اقسام عبادت کے لیے قصد کیا جائے، خواہ وُہ کوئی فرشتہ ہو یا نبی ہو یا وَلی ہو یا درخت ہو یا قبر ہو یا جن ہو۔ وُہ "الٰہ" سے خالق وُرازق اَور مدبر مراد نہیں لیتے تھے کیونکہ وُہ جانتے تھے کہ یہ صرف اللہ وَاحد کی صفات ہیں جیساکہ پہلے بیان ہو چکا ہے، چنانچہ نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے اَور انھیں کلمۂ توحید لاالٰہ الاّ اللہ کی دعوت دی جس سے مقصود اس کلمے کے معنیٰ وُمفہوم کی تطبیق تھی، صرف زبان سے اس کا ادا کرنا مقصود نہ تھا۔

عبدالنبی: گویا تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ مشرکین قریش لَااِلٰہَ الاّ اللہ کا معنیٰ وُمفہوم دوَرِ حاضر کے بہت سے مسلمانوں سے زیادہ جانتے تھے؟

عبداللہ: جی ہاں! بڑے افسوس کی بات ہے کہ صورتحال کچھ ایسی ہی ہے کیونکہ جاہل کافر بھی یہ جانتے تھے کہ اس کلمے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے کہ عبادت صرف اللہ کے لیے انجام دی جائے اَور اللہ کے سوا جن جن چیزوُں کی عبادت کی جاتی ہے ان کا انکار کیا جائے اَور ان سے براءت وُبیزاری کا اظہار کیا جائے، اس لیے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہا کہ کہو: لاالٰہ الا اللہ تو انھوں نے جواب دیا (جیساکہ قرآن ناطق ہے): ﴿ أَجَعَلَ الْآلِهَةَ إِلَٰهًا وَاحِدًا ۖ إِنَّ هَٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ ﴾ "کیا اس نے اتنے سارے معبودوں کو ایک ہی معبود کر دیا، واقعی یہ بہت ہی عجیب بات ہے۔" (ص۵:)

حالانکہ وہ اس بات پر ایمان رکھتے تھے کہ اللہ ہی کائنات میں تصرف کرنے والا ہے۔ تو جب جاہل کافر اس کلمے کا مطلب جانتے تھے تو تعجب ہے ان لوگوں پر جو اسلام کے دعویدار ہیں لیکن اس کلمے کا اتنا بھی معنیٰ و مطلب نہیں جانتے جتنا جاہل کافر جانتے تھے بلکہ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ کلمے کے معنیٰ کا دل سے اعتقاد رکھے بغیر صرف زبان سے اسے پڑھ لینا کافی ہے، پھر ان میں جو ذرا ہوشیار مانے جاتے ہیں وہ یہ گمان کرتے ہیں کہ اس کلمے کا مطلب یہ ہے کہ صرف اللہ ہی خالق و رازق ہے اور صرف وہی تدبیر کرنے والا ہے۔ جب صورتحال یہ ہو تو ظاہر ہے کہ ایسے مدعیان اسلام میں کوئی خیر نہیں جن سے بڑھ کر لَااِلٰہَ الا اللہ کا معنیٰ و مطلب کفار قریش کے جاہل جانتے تھے۔

عبدالنبی: لیکن میں اللہ کے ساتھ شرک تو نہیں کرتا بلکہ یہ گواہی دیتا ہوں کہ اللہ وحدہ لا شریک کے سوا نہ کوئی خالق ہے، نہ کوئی رازق ہے اور نہ کوئی نفع و نقصان کا مالک ہے اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنی ذات کے لیے کسی نفع یا نقصان کا اختیار نہیں رکھتے تھے، چہ جائیکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ، حسین رضی اللہ عنہما اور عبدالقادر رحمہ اللہ وغیرہ کو اس کا اختیار ہو لیکن بات یہ ہے کہ میں گنہگار آدمی ہوں اور صالحین کا اللہ کے ہاں بڑا مقام و مرتبہ ہے اور میں ان سے یہی طلب کرتا ہوں کہ وہ اللہ کے ہاں اپنے مقام و مرتبے کی وجہ سے میری سفارش کر دیں۔

عبداللہ: میں وہی پہلے والا جواب تم پر دہراتا ہوں کہ نبی ﷺ نے جن لوگوں سے قتال کیا وہ بھی تمہاری ذکر کردہ باتوں کا اقرار کرتے تھے اور یہ تسلیم کرتے تھے کہ ان کے بت کوئی کام نہیں بنا سکتے لیکن وہ ان سے جاہ اور شفاعت کے طلبگار ہوتے تھے، میں اس پر قرآن کریم سے دلائل بھی پیش کر چکا ہوں۔

عبدالنبی: لیکن یہ آیات تو بت پرستوں کے بارے میں نازل ہوئی ہیں، پھر تم انبیاء وصالحین کو کیسے بتوں سے تشبیہ دیتے ہو؟

عبداللہ: ہم پہلے ہی اس پر متفق ہو چکے ہیں کہ ان بتوں میں سے بعض بت نیک لوگوں کے نام سے موسوم تھے جیسا کہ نوح علیہ السلام کے زمانے میں تھا، نیز کفار ان سے اللہ کے ہاں شفاعت ہی کے طالب تھے کیونکہ اللہ کے نزدیک ان کا بڑا مقام ومرتبہ تھا، اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے: ﴿وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِن دُونِهِ أَوْلِيَاءَ مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللَّهِ زُلْفَىٰ﴾ ''اور جن لوگوں نے اللہ کے سوا اولیاء بنا رکھے ہیں (وہ کہتے ہیں) کہ ہم ان کی عبادت صرف اس لیے کرتے ہیں کہ یہ (بزرگ) اللہ کی نزدیکی کے مرتبے تک ہماری رسائی کرا دیں۔'' (الزمر:۳)

رہا تمہارا یہ کہنا کہ تم انبیاء اور اولیاء کو کیسے بت بنا دیتے ہو؟ تو ہمارا جواب یہ ہے کہ وہ کفار جن کی طرف نبی کریم ﷺ مبعوث فرمائے گئے ان میں سے بعض اولیاء کو پکارتے تھے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَىٰ رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ وَيَرْجُونَ رَحْمَتَهُ وَيَخَافُونَ عَذَابَهُ ۚ إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُورًا﴾ ''جنہیں یہ لوگ پکارتے ہیں خود وہ اپنے رب کے تقرب کی جستجو میں رہتے ہیں کہ ان میں سے کون زیادہ نزدیک ہے، وہ خود اس کی رحمت کی امید رکھتے اور اس کے عذاب سے خوف زدہ رہتے ہیں، بے شک تیرے رب کا عذاب ڈرنے ہی کی چیز ہے۔'' (الاسراء:۵۷)

اور بعض عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی ماں کو پکارتے تھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَإِذْ قَالَ اللَّهُ يَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ أَأَنتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُونِي وَأُمِّيَ إِلَٰهَيْنِ مِن دُونِ اللَّهِ﴾ ''اور وہ وقت بھی یاد کرو جب اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اے عیسیٰ ابن مریم! کیا تو نے ان لوگوں سے کہا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو بھی اللہ کے سوا معبود قرار دے لو؟'' (المائدۃ:۱۱۶)

اور بعض فرشتوں کو پکارتے تھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ يَقُولُ لِلْمَلَائِكَةِ أَهَٰؤُلَاءِ إِيَّاكُمْ كَانُوا يَعْبُدُونَ﴾ ''اور ان سب کو اللہ اس دن جمع کر کے فرشتوں سے دریافت فرمائے گا کہ کیا یہ لوگ تمہاری ہی عبادت کیا کرتے تھے؟'' (سبا:۴۰)

ان آیات پر غور کرو کہ اللہ تعالیٰ نے (عبادت کے لیے) بتوں کا قصد کرنے والوں کو اور صالحین، یعنی انبیاء، اولیاء اور فرشتوں کا قصد کرنے والوں کو یکساں طور پر کافر قرار دیا ہے اور رسول اللہ ﷺ نے ان سے بلا تفریق قتال کیا ہے۔

عبدالنبی: لیکن کفار تو ان (صالحین) سے نفع رسانی کی آرزو کرتے تھے جبکہ میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ نفع ونقصان کا مالک اور سارے کاموں کی تدبیر کرنے والا صرف اللہ ہے اور اسی سے میں اپنی نفع رسانی کی آرزو کرتا ہوں اور صالحین کو ان میں سے کسی بھی چیز کا اختیار نہیں ہے لیکن ان کا قصد میں اس لیے کرتا ہوں کہ اللہ کے پاس ان کی شفاعت کی امید رکھتا ہوں۔

عبداللہ: تمہارا یہ قول بعینہٖ کفار کا قول ہے اور اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: ﴿وَيَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنفَعُهُمْ وَيَقُولُونَ هَٰؤُلَاءِ شُفَعَاؤُنَا عِندَ اللَّهِ﴾ ''اور یہ لوگ اللہ کے سوا ایسی چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جو نہ ان کو نقصان دیتی ہیں اور نہ ان کو نفع دیتی ہیں، اور وہ کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے پاس ہمارے سفارشی ہیں۔'' (یونس:۱۸)

عبدالنبی: لیکن میں تو صرف اللہ کی عبادت کرتا ہوں اور صالحین کی پناہ لینا اور ان کو پکارنا عبادت تو نہیں ہے۔

عبداللہ: اب میں تم سے ایک سوال کرتا ہوں، کیا تم یہ اقرار کرتے ہو کہ اللہ نے تمہارے اوپر اپنے لیے عبادت کو خالص کرنا فرض

کیا ہے اور یہ تم پر اس کا حق بھی ہے جیسا کہ اس کا ارشاد ہے: ﴿ وَمَآ أُمِرُوٓاْ إِلَّا لِيَعۡبُدُواْ ٱللَّهَ مُخۡلِصِينَ لَهُ ٱلدِّينَ حُنَفَآءَ ﴾ "انھیں اس کے سوا کوئی حکم نہیں دیا گیا کہ صرف اللہ کی عبادت کریں، اسی کے لیے دین کو خالص رکھیں یکسو ہو کر۔" (البینۃ:۵)

عبدالنبی: جی ہاں! اللہ نے مجھ پر یہ فرض کیا ہے۔

عبداللہ: تو اب تم سے میرا سوال یہ ہے کہ اللہ نے تم پر جو فرض کیا ہے، یعنی اسی کے لیے عبادت کو خالص کرنا، اس کی وضاحت کر دو۔

عبدالنبی: اس سوال سے تمھارا کیا مقصد ہے؟ میں اسے نہیں سمجھ سکا، تھوڑی سی وضاحت کیجیے۔

عبداللہ: غور سے سنو! تاکہ میں تمھارے سامنے اس کی وضاحت کر دوں، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿ ٱدۡعُواْ رَبَّكُمۡ تَضَرُّعٗا وَخُفۡيَةًۚ إِنَّهُۥ لَا يُحِبُّ ٱلۡمُعۡتَدِينَ ﴾ "تم لوگ اپنے رب سے دعا کیا کرو گڑگڑا کے بھی اور چپکے چپکے بھی، بے شک اللہ ان لوگوں کو ناپسند کرتا ہے جو حد سے نکل جائیں۔" (الأعراف:۵۵)

کیا دعا (پکارنا) اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے یا نہیں؟

عبدالنبی: ہاں، کیوں نہیں! بلکہ عبادت کا مغز (اصل) ہے جیسا کہ حدیث میں ہے: « اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ » "دعا ہی عبادت ہے۔" (احمد، ابوداود)

عبداللہ: جب تم نے یہ اقرار کر لیا کہ دعا (پکارنا) اللہ کی عبادت ہے اور لیل و نہار میں خوف یا امید کی حالت میں کسی ضرورت کے لیے تم اللہ سے دعا کرو، پھر اسی ضرورت کے لیے کسی نبی یا فرشتے یا قبر میں مدفون کسی نیک شخص سے بھی دعا کرو تو کیا اس میں تم نے شرک کیا یا نہیں؟

عبدالنبی: ہاں، میں نے شرک کیا اور تمھاری یہ بات بالکل صحیح اور واضح ہے۔

عبداللہ: ایک دوسری مثال بھی سنو، جب تمھیں اللہ تعالیٰ کے اس حکم کا علم ہوا: ﴿ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَٱنۡحَرۡ ﴾ "پس اپنے رب کے لیے نماز پڑھیے اور قربانی کیجیے۔" (الکوثر:۲)

اور اللہ کے اس حکم کی تعمیل میں تم نے اس کے لیے ذبح کیا یا نحر کیا تو کیا یہ اللہ کی عبادت ہوئی یا نہ ہوئی؟

عبدالنبی: جی ہاں! یہ عبادت ہوئی۔

عبداللہ: پھر اگر تم نے کسی مخلوق، مثلاً: کسی نبی یا جن وغیرہ کے لیے ذبح کیا تو کیا تم نے اس عبادت میں اللہ کے ساتھ غیر اللہ کو شریک کیا یا نہیں؟

عبدالنبی: ہاں، یہ بلاشبہ شرک ہوا۔

عبداللہ: میں نے تمھارے سامنے دعا اور قربانی کی مثال اس لیے پیش کی ہے کہ دعا قولی عبادت کی سب سے اہم قسم ہے اور قربانی عملی عبادت کی سب سے اہم قسم ہے، حالانکہ عبادت انھی دونوں چیزوں میں منحصر نہیں بلکہ اس کا معنی اس سے کہیں زیادہ وسیع ہے، اس میں نذر، حلف، استعاذہ (پناہ طلب کرنا) اور استعانت (مدد طلب کرنا) وغیرہ شامل ہیں لیکن سوال یہ ہے کہ جن مشرکین کے بارے میں قرآن نازل ہوا کیا وہ فرشتوں، صالحین اور لات وغیرہ کی عبادت کرتے تھے یا نہیں؟

عبدالنبی: ہاں، کیوں نہیں! وہ ان کی عبادت کرتے تھے۔

عبداللہ: تو واضح رہے کہ یہی دعا، قربانی، استغاثہ، استعانت اور التجا وغیرہ ان کی عبادت تھی ورنہ وہ بھی یہ اقرار کرتے تھے کہ وہ اللہ کے بندے ہیں اور اس کے ماتحت ہیں اور اللہ ہی تمام کاموں کی تدبیر کرتا ہے لیکن اس کے باوجود وہ جاہ و مرتبہ اور شفاعت کے لیے ان کو پکارتے اور ان کی پناہ لیتے تھے اور یہ بات بالکل عیاں اور ظاہر ہے۔

عبدالنبی: عبداللہ! کیا تم رسول اللہ ﷺ کی شفاعت کے منکر ہو اور اس سے براءت ظاہر کرتے ہو؟

عبداللہ: نہیں، میں اس کا منکر نہیں اور نہ اس سے براءت ہی ظاہر کرتا ہوں بلکہ ... میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں... آپ شافع (شفاعت کرنے والے) ہیں اور مشفع بھی (جن کی شفاعت قبول کی جائے گی) اور میں آپ کی شفاعت کی امید بھی رکھتا ہوں لیکن تمام شفاعت کا مالک اللہ ہے جیسا کہ اس کا فرمان ہے: ﴿قُل لِّلَّهِ ٱلشَّفَـٰعَةُ جَمِيعًا﴾ "(اے پیغمبر!) آپ کہہ دیجیے کہ تمام شفاعت کا مالک اللہ ہی ہے۔" (الزمر:۴۴)

اور شفاعت اللہ کی اجازت کے بعد ہوگی جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿مَن ذَا ٱلَّذِى يَشْفَعُ عِندَهُۥٓ إِلَّا بِإِذْنِهِۦ﴾ "کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس کے سامنے شفاعت کر سکے۔" (البقرة:۲۵۵)

اور اللہ جس کے بارے میں شفاعت کی اجازت دے گا اسی کے لیے ہوگی جیسا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا: ﴿وَلَا يَشْفَعُونَ إِلَّا لِمَنِ ٱرْتَضَىٰ﴾ "وہ کسی کی بھی شفاعت نہیں کرتے بجز ان کے جن سے اللہ راضی ہو۔" (الأنبياء:۲۸)

اور اللہ صرف توحید (اور اہل توحید) سے راضی ہے جیسا کہ فرمایا: ﴿وَمَن يَبْتَغِ غَيْرَ ٱلْإِسْلَـٰمِ دِينًا فَلَن يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِى ٱلْـَٔاخِرَةِ مِنَ ٱلْخَـٰسِرِينَ﴾ "اور جو شخص اسلام کے سوا اور دین تلاش کرے تو اس کا دین ہرگز قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان پانے والوں میں سے ہوگا۔" (آل عمران:۸۵)

تو جب تمام شفاعت کا مالک ہی اللہ ہے اور شفاعت اللہ کی اجازت کے بعد ہوگی اور جب تک اللہ اجازت نہ دے دے تب تک نبی ﷺ یا کوئی اور شخص کسی کے حق میں شفاعت نہیں کریں گے اور اللہ صرف اہل توحید کے حق میں شفاعت کی اجازت دے گا تو یہ ثابت ہو گیا کہ تمام شفاعت اللہ کے اختیار میں ہے، لہٰذا میں اسی سے اس کا سوال کرتا ہوں اور میں اس طرح کی دعائیں کرتا ہوں کہ اے اللہ! مجھے اپنے نبی کی شفاعت سے محروم نہ کرنا۔ اے اللہ! میرے بارے میں آپ کی شفاعت کو قبول فرمانا، وغیرہ۔

عبدالنبی: ہم نے یہ تسلیم کر لیا کہ جو شخص جس چیز کا مالک نہ ہو اس سے اس کا سوال کرنا جائز نہیں لیکن اللہ نے نبی ﷺ کو شفاعت عطا کر دی ہے اور جب آپ کو شفاعت عطا کر دی گئی تو آپ اس کے مالک ہو گئے، لہٰذا آپ جس چیز کے مالک ہو گئے آپ سے اس کا سوال کرنا جائز ہے، تب یہ شرک نہیں ہوگا۔

عبداللہ: ہاں، تمھارا یہ کہنا صحیح ہوتا اگر اللہ تعالیٰ نے تمھیں اس سے منع نہ فرمایا ہوتا لیکن اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿فَلَا تَدْعُوا۟ مَعَ ٱللَّهِ أَحَدًا﴾ "پس تم اللہ کے ساتھ کسی اور کو نہ پکارو۔" (الجن:۱۸)

اور شفاعت طلب کرنا دعا (پکارنا) ہے، اللہ ہی نے نبی ﷺ کو شفاعت عطا کی ہے اور اسی نے تمھیں کسی بھی غیر سے اس کا سوال کرنے سے منع بھی فرما دیا ہے، نیز اللہ نے نبی ﷺ کے علاوہ دوسروں کو بھی حق شفاعت عطا کیا ہے، چنانچہ صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ ملائکہ بھی شفاعت کریں گے، بلوغت سے پہلے وفات پانے والے بچے بھی شفاعت کریں گے اور اولیاء بھی شفاعت کریں گے تو کیا تم یہ کہتے ہو کہ اللہ نے ان سب کو شفاعت عطا کی ہے، لہٰذا میں ان سے شفاعت کا طلب گار ہوں؟ اگر تم ایسا کہتے ہو تو گویا صالحین کی اسی عبادت کی طرف پلٹ رہے ہو جس کا اللہ نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے اور اگر ایسا نہیں کہتے تو تمھارا یہ قول بھی باطل قرار پاتا ہے کہ اللہ نے نبی ﷺ کو شفاعت عطا کی ہے اور میں آپ سے اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ چیز کا سوال کرتا ہوں۔

عبدالنبی: لیکن میں اللہ کے ساتھ شرک نہیں کرتا، نیز صالحین کی طرف رجوع کرنا شرک تو نہیں۔

عبداللہ: کیا تم اس بات کا اقرار کرتے ہو کہ اللہ نے زنا سے بھی بڑھ کر شرک کو حرام قرار دیا ہے، نیز یہ کہ اللہ شرک کو ہرگز معاف نہیں فرمائے گا؟

عبدالنبی: ہاں، میں اس کا اقرار کرتا ہوں، یہ بات اللہ تعالیٰ کے کلام سے واضح ہے۔

عبداللہ: تم نے ابھی اپنے آپ سے اس شرک کی نفی کی ہے جس کو اللہ نے حرام قرار دیا ہے تو میں اللہ کا واسطہ دیکر تم سے پوچھتا ہوں کیا تم مجھ سے اس شرک کی وضاحت کر سکتے ہو جس میں تم گرفتار نہیں ہو اور جس کی تم اپنے آپ سے نفی کر رہے ہو؟

عبدالنبی: بتوں کی عبادت کرنا، ان کا قصد کرنا، ان سے سوال کرنا اور ان سے خوف کھانا یہی شرک ہے۔

عبداللہ: بتوں کی عبادت کا کیا مطلب ہے؟ کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ کفار قریش یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ لکڑی اور پتھر سے بنے ہوئے یہ بت پیدا کرتے ہیں، روزی دیتے ہیں اور پکارنے والے کا کام بناتے ہیں؟ وہ یہ عقیدہ نہیں رکھتے تھے جیسا کہ میں تم سے پہلے ہی ذکر کر چکا ہوں۔

عبدالنبی: میں بھی ان باتوں کا عقیدہ نہیں رکھتا بلکہ جو شخص لکڑی یا پتھر سے بنے کسی بت کا یا قبر پر تعمیر شدہ مزار کا یا اسی جیسی کسی چیز کا قصد کر کے وہاں جائے، اسے پکارے، اس کے لیے جانور ذبح کرے اور کہے کہ یہ چیز مجھے اللہ سے قریب کر دے گی اور اس کی برکت سے اللہ مجھ سے مصیبت دور فرما دے گا، تو بتوں کی بندگی سے میری مراد یہی ہے۔

عبداللہ: تم نے سچ کہا لیکن پتھروں اور قبر پر بنے مزاروں اور لوہے کی سلاخوں کے پاس تم یہی سب کچھ کرتے ہو، نیز یہ بتاؤ کہ تم نے جو یہ کہا کہ شرک بتوں کی عبادت کا نام ہے تو کیا اس سے تمھاری مراد یہ ہے کہ جو ایسا کرے صرف وُہی مشرک ہے؟ صالحین پر اعتماد کرنا اور انھیں پکارنا شرک میں داخل نہیں؟

عبدالنبی: ہاں، میری مراد یہی ہے۔

عبداللہ: پھر ان بے شمار آیات کے بارے میں تم کیا کہتے ہو جن کے اندر اللہ نے انبیاء وُصالحین پر اعتماد کرنے اور ملائکہ وُغیرہ سے تعلق لگانے کو حرام قرار دیا ہے اور ایسا کرنے والے کو کافر بتایا ہے جیسا کہ پہلے گزرا اور میں تم سے اس کا ذکر کر چکا ہوں اور اس پر دلیل بھی پیش کر چکا ہوں۔

عبدالنبی: لیکن جنھوں نے ملائکہ اور انبیاء وُغیرہ کو پکارا، وُہ اس پکارنے کی وُجہ سے کافر نہیں ہوئے بلکہ اس وُقت انھیں کافر قرار دیا گیا جب انھوں نے یہ کہنا شروع کیا کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں اور حضرت مسیح علیہ السلام اللہ کے بیٹے ہیں، جبکہ ہم یہ نہیں کہتے کہ عبدالقادر اللہ کے بیٹے ہیں یا زینب اللہ کی بیٹی ہیں۔

عبداللہ: جہاں تک اللہ کی طرف اُولاد منسوب کرنے کی بات ہے تو یہ تو مستقل طور پر کفر ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۝١ اللَّهُ الصَّمَدُ ۝٢ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ﴾ "کہو وُہ اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے، نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ وُہ جنا گیا۔" (الاخلاص: ۱-۳)

اس آیت میں (أَحَدٌ) سے مراد وُہ ذات ہے جو بے نظیر ہو اور (الصَّمَدُ) سے مراد وُہ ذات ہے جس کا تمام حاجات وُضرورِیات میں قصد کیا جاتا ہو، تو جس نے بھی اس کا انکار کیا وُہ کافر ہے، خواہ وُہ سورت کے آخری حصے کا ہی منکر کیوں نہ ہو، نیز اللہ کا ارشاد ہے: ﴿مَا اتَّخَذَ اللَّهُ مِن وَلَدٍ وَمَا كَانَ مَعَهُ مِنْ إِلَٰهٍ ۚ إِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ إِلَٰهٍ بِمَا خَلَقَ وَلَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ﴾ "نہ تو اللہ نے کسی کو بیٹا بنایا اور نہ اس کے ساتھ کوئی اور معبود ہے وُرنہ ہر معبود اپنی مخلوق کو لیے پھرتا اور ہر ایک دوُسرے پر چڑھ دوڑتا۔" (المؤمنون: ۹۱)

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کفر میں فرق کیا ہے۔ اس کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ جو لوگ "لات" (بت) کو پکارنے کی وجہ سے کافر قرار پائے، حالانکہ "لات" ایک صالح اور نیک آدمی تھا، انھوں نے اسے اللہ کا بیٹا نہیں بنایا تھا۔ اور جو لوگ جنوں کی بندگی کرنے کی وجہ سے کافر قرار پائے، انھوں نے بھی جنوں کو اللہ کا بیٹا نہیں بنایا تھا۔ اسی طرح مذاہب اربعہ کے علماء مرتد کے بیان میں یہ ذکر کرتے ہیں کہ ایک مسلمان اگر یہ گمان کرے کہ اللہ کی اولاد ہے تو وہ مرتد ہے اور جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرے وہ مرتد ہے، چنانچہ علماء ان دونوں قسموں میں فرق کرتے ہیں۔

عبدالنبی: لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿أَلَآ إِنَّ أَوْلِيَآءَ ٱللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ﴾ "سن لو! اللہ کے اولیاء پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔" (یونس:٦٢)

عبداللہ: ہم بھی یہی کہتے ہیں اور اس کے برحق ہونے پر ایمان رکھتے ہیں لیکن اولیاء اللہ کی عبادت نہیں کی جا سکتی۔ ہم اللہ کے ساتھ ان کی عبادت کرنے اور انھیں اللہ کا شریک ٹھہرانے ہی کا تو انکار کرتے ہیں ورنہ تم پر بھی یہی واجب ہے کہ ان سے محبت رکھو، ان کا اتباع کرو اور ان کی کرامات کو مانو۔ اولیاء کی کرامات کا انکار صرف بدعتی لوگ کرتے ہیں جبکہ اللہ کا دین (افراط و تفریط کے) دو کناروں کے درمیان ایک اوسط دین، دو گمراہیوں کے درمیان ہدایت اور دو باطلوں کے درمیان برحق دین ہے۔

عبدالنبی: جن کے بارے میں قرآن نازل ہوا وہ لا الٰہ الا اللہ کی گواہی نہیں دیتے تھے، رسول اللہ ﷺ کی تکذیب کرتے تھے، مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے کے منکر تھے، قرآن کو جھٹلاتے اور اسے جادو قرار دیتے تھے جبکہ ہم تو لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دیتے ہیں، قرآن کی تصدیق کرتے ہیں، مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے پر ایمان رکھتے ہیں، نماز پڑھتے ہیں اور روزہ رکھتے ہیں، پھر تم ہمیں ان مشرکین کے مانند کیسے قرار دیتے ہو؟

عبداللہ: لیکن تمام علماء اس بات پر متفق ہیں کہ اگر آدمی بعض چیزوں میں آپ ﷺ کی تصدیق کرے اور بعض چیزوں میں آپ کی تکذیب کرے تو وہ اسلام میں داخل نہیں بلکہ کافر ہے، اسی طرح اگر وہ قرآن کے بعض حصے پر ایمان رکھے اور بعض حصے کا انکار کرے تو بھی اس کا یہی حکم ہے، مثلاً: کوئی شخص توحید کا اقرار کرے لیکن نماز کی فرضیت کا انکار کرے، یا توحید اور نماز کی فرضیت کا اقرار کرے لیکن زکاۃ کی فرضیت کا انکار کرے، یا ان تمام احکام کی فرضیت کا تو اقرار کرے اور روزے کی فرضیت کا انکار کر دے، یا ان تمام احکام کی فرضیت کو مان لے لیکن حج کے وجود کا منکر ہو جائے، چنانچہ کچھ لوگوں نے جب نبی ﷺ کے زمانے میں حج کو تسلیم نہیں کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں یہ آیت نازل فرمائی: ﴿وَلِلَّهِ عَلَى ٱلنَّاسِ حِجُّ ٱلْبَيْتِ مَنِ ٱسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا ۚ وَمَن كَفَرَ فَإِنَّ ٱللَّهَ غَنِىٌّ عَنِ ٱلْعَٰلَمِينَ﴾ "اور لوگوں پر اللہ کے لیے بیت اللہ کا حج کرنا ہے جو اس کی طرف راہ پا سکتے ہوں، اور جو کفر کرے تو اللہ سارے جہان سے بے نیاز ہے۔" (آل عمران:٩٧)

اسی طرح اگر کوئی شخص مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے کا انکار کرے تو وہ بھی بالاجماع کافر ہے، اسی لیے اللہ نے قرآن کریم میں اس بات کی صراحت کر دی ہے کہ جو شخص قرآن کے بعض حصے پر ایمان لائے اور بعض حصے کا انکار کرے وہ پکا کافر ہے، چنانچہ اللہ نے پورے اسلام کو اختیار کرنے کا حکم دیا ہے، تو جو شخص اسلام کے بعض احکام کو مانے اور بعض احکام کو نہ مانے وہ کافر ہے۔ تو کیا تم اس بات کا اقرار کرتے ہو کہ جو بعض حصے پر ایمان رکھے اور بعض کو نہ مانے وہ کافر ہے؟

عبدالنبی: ہاں، میں اس کا اقرار کرتا ہوں۔ یہ بات تو قرآن سے واضح ہے۔

عبداللہ: جب تم اس بات کا اقرار کرتے ہو کہ جو شخص کسی چیز میں رسول اللہ ﷺ کی تصدیق کرے اور نماز کی فرضیت کا انکار کرے یا بعث بعد الموت کے علاوہ ہر چیز کا اقرار کرے تو وہ تمام مذاہب کے اجماع سے کافر ہے اور اس کا خون اور مال مباح ہے

جیسا کہ میں پہلے بتا چکا ہوں اور قرآن بھی اس کا ناطق ہے، لہذا یہ بات جان لو کہ نبی ﷺ جو فرائض لے کر آئے ان میں توحید سب سے عظیم فریضہ ہے جو فریضۂ نماز، زکاۃ اور حج سے بھی زیادہ اہم ہے، پھر یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ انسان توحید سے کمتر ان فرائض میں سے کسی فریضے کا انکار کر دے تو کافر ہو جائے، چاہے وہ رسول اللہ ﷺ کی لائی ہوئی مکمل شریعت کا عامل ہو لیکن توحید جو تمام رسولوں کا دین ہے، اس کا انکار کرے تو کافر نہ ہو! سبحان اللہ! یہ جہالت کس قدر عجیب ہے؟ نیز اس پر غور کیجیے کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابۂ کرام نے بنو حنیفہ سے جنگ یمامہ میں قتال کیا، حالانکہ وہ نبی ﷺ پر ایمان لا چکے تھے، لَا اِلٰہ الا اللہ محمد رسولُ اللہ کی شہادت دیتے اور اذان دیتے تھے۔

عبدالنبی: لیکن وہ مسیلمہ کے نبی ہونے کی بھی گواہی دیتے تھے جبکہ ہم یہ کہتے ہیں کہ محمد ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں۔

عبداللہ: لیکن تم لوگ علی رضی اللہ عنہ کو یا شیخ عبدالقادر رحمہ اللہ کو یا ان کے علاوہ بعض انبیاء یا ملائکہ کو آسمان و زمین کے جبار کے مرتبے تک پہنچا دیتے ہو، پھر جب ایک شخص کسی آدمی کو نبی ﷺ کے مرتبے تک پہنچا دینے سے کافر ہو جاتا ہے اور اس کا خون اور مال مباح قرار پاتا ہے، شہادتین کا اقرار اور نماز اسے کچھ فائدہ نہیں دیتی تو جو شخص کسی کو اللہ کے مرتبے تک پہنچا دے وہ بدرجۂ اولی اس حکم کا مستحق ہوگا۔ اسی طرح جن لوگوں کو علی رضی اللہ عنہ نے آگ میں ڈالا تھا وہ سب اسلام کے دعویدار تھے، علی رضی اللہ عنہ کے اصحاب میں سے تھے اور انھوں نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے علم حاصل کیا تھا لیکن انھوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں ایسا عقیدہ رکھا جیسا عقیدہ آپ لوگ شیخ عبدالقادر رحمہ اللہ وغیرہ کے بارے میں رکھتے ہیں تو سوچیے کہ صحابۂ کرام نے کس طرح ان لوگوں کو قتل کرنے اور انھیں کافر قرار دینے پر اتفاق کر لیا۔ کیا آپ یہ سوچ سکتے ہیں کہ صحابۂ کرام مسلمانوں کو کافر کہہ سکتے ہیں؟ یا یہ کہیں گے کہ علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں ایسا عقیدہ رکھنا تو کفر ہے لیکن سید اور ان جیسے لوگوں کے بارے میں ایسا عقیدہ رکھنا بالکل نقصان دہ نہیں؟

یہ بھی جواب دیا جا سکتا ہے کہ اگر پہلے لوگوں کو اس لیے کافر قرار دیا گیا کہ ان کے یہاں شرک، رسول اللہ ﷺ اور قرآن کی تکذیب اور مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے کا انکار وغیرہ سب کچھ موجود تھا تو آخر اس باب کا کیا مطلب جسے ہر مذہب کے علماء نے یوں ذکر کیا ہے: **باب حکم المرتد**، یعنی مرتد کے حکم کا بیان، اور مرتد سے مراد وہ مسلمان ہے جو اسلام کے بعد کفر کا مرتکب ہو جائے، اس کے بعد علماء نے کئی قسم کی چیزیں ذکر کی ہیں جن میں سے ہر قسم کفر تک پہنچاتی ہے جو اپنے مرتکب کا خون اور مال مباح قرار دیتی ہے، یہاں تک کہ علماء نے وہ چیزیں بھی ذکر کی ہیں جو اپنے مرتکب کی نگاہ میں معمولی درجہ کی ہوتی ہیں، مثلاً: دل کے اعتقاد کے بغیر صرف زبان سے غضب الہی کا کوئی جملہ نکال دینا یا ہنسی مذاق کے طور پر کوئی ایسی بات کہہ دینا، اسی طرح جن لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائی ہیں: ﴿ قُلْ أَبِاللَّهِ وَءَايَٰتِهِۦ وَرَسُولِهِۦ كُنتُمْ تَسْتَهْزِءُونَ ﴿٦٥﴾ لَا تَعْتَذِرُوا۟ قَدْ كَفَرْتُم بَعْدَ إِيمَٰنِكُمْ ﴾ "کہہ دیجیے: کیا تم اللہ اور اس کی آیات اور اس کے رسول کے ساتھ مذاق کیا کرتے تھے؟ بہانے نہ بناؤ، تم ایمان کے بعد یقیناً کافر ہو چکے ہو۔" (التوبۃ:۶۵)

تو یہ لوگ جن کے بارے میں اللہ نے یوں صراحت فرما دی ہے کہ انھوں نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا تھا، حالانکہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوۂ تبوک میں شریک تھے، ان لوگوں نے ایک بات کہہ دی تھی جس کے بارے میں انھوں نے بتایا کہ یہ بات انھوں نے ہنسی مذاق کے طور پر کہی تھی۔

اس ضمن میں بنی اسرائیل کا وہ واقعہ بھی ذکر کیا جا سکتا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے کہ انھوں نے اسلام لانے اور علم و تقوی رکھنے کے باوجود موسیٰ علیہ السلام سے یہ مطالبہ کیا: ﴿ ٱجْعَل لَّنَآ إِلَٰهًا ﴾ "(اے موسیٰ! جیسے ان لوگوں کے پاس معبود ہیں ویسا ہی) ایک معبود ہمارے لیے بھی بنا دو۔" (الاعراف:۱۳۸)

نیز جب بعض صحابہ نے نبی ﷺ سے مطالبہ کیا کہ اے اللہ کے رسول! ہمارے لیے بھی ایک ذاتِ انواط مقرر فرما دیں تو آپ نے قسم کھا کر فرمایا کہ تمھارا یہ مطالبہ بنی اسرائیل کے مطالبے کی طرح ہے جب انھوں نے کہا تھا: ﴿اجْعَل لَّنَا إِلَٰهًا كَمَا لَهُمْ آلِهَةٌ﴾ "(اے موسیٰ!) جیسے ان لوگوں کے پاس معبود ہیں ویسا ہی ایک معبود ہمارے لیے بھی بنا دو۔" (الاعراف:۱۳۸)

عبدالنبی: لیکن بنو اسرائیل اور جن لوگوں نے نبی ﷺ سے ذاتِ انواط مقرر کرنے کا مطالبہ کیا تھا وہ اس مطالبے کی وجہ سے کافر نہیں ہوئے۔

عبداللہ: اس کا جواب یہ ہے کہ بنو اسرائیل اور جن لوگوں نے نبی ﷺ سے ذاتِ انواط مقرر کرنے کا مطالبہ کیا تھا انھوں نے اس پر عمل نہیں کیا تھا اور اگر وہ ایسا کرتے تو ضرور کافر ہو جاتے، نیز جنھیں نبی ﷺ نے منع فرما دیا تھا اگر وہ آپ کی اطاعت نہ کرتے اور ذاتِ انواط مقرر کر لیتے تو یقیناً کافر ہو جاتے۔

عبدالنبی: لیکن مجھے ایک دوسرا اشکال ہے اور وہ ہے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کا واقعہ، جب انھوں نے لا الہ الا اللہ پڑھنے والے کو قتل کر دیا تھا اور نبی ﷺ نے اس پر نکیر فرمائی اور کہا: «يَا أُسَامَةُ: أَقَتَلْتَهُ بَعْدَمَا قَالَ: لا إِلَهَ إِلا الله؟» "اے اسامہ! اس شخص کے لا الہ الا اللہ پڑھ لینے کے بعد بھی تم نے اسے قتل کر دیا؟" (بخاری و مسلم)

اسی طرح نبی ﷺ کا یہ ارشاد ہے: «أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لا إِلَهَ إِلا الله» "مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کروں یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کا اقرار کر لیں۔"

تو میں تمھارے قول کے اور ان دونوں حدیثوں کے درمیان کیسے تطبیق دوں؟ میری رہنمائی کریں، اللہ تمھیں ہدایت سے نوازے۔

عبداللہ: یہ بات معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہودیوں سے قتال کیا اور انھیں قیدی بنایا، حالانکہ وہ لا الہ الا اللہ پڑھتے تھے اور آپ کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے بنی حنیفہ سے قتال کیا، حالانکہ وہ بھی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دیتے تھے، نماز پڑھتے تھے، اسی طرح علی رضی اللہ عنہ نے جن لوگوں کو نذر آتش کیا ان کا بھی یہی حال تھا۔ آخر تم اس بات کا اقرار کرتے ہو کہ جو شخص مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے کا انکار کرے وہ کافر اور واجب القتل ہے اگرچہ وہ لا الہ الا اللہ پڑھتا ہو، اسی طرح جو شخص ارکان اسلام میں سے کسی چیز کا انکار کر دے وہ بھی کافر اور واجب القتل ہے اگرچہ وہ لا الہ الا اللہ پڑھتا ہو تو جب دین کے کسی فرعی حکم کا انکار کرنے والے کے لیے کلمۂ شہادت کا اقرار فائدہ نہیں دیتا تو توحید جو کہ تمام انبیاء و رسل کے دین کی اصل اور بنیاد ہے اس کا انکار کرنے والے کے لیے یہ اقرار کیونکر فائدہ دے سکتا ہے۔

تم نے جن احادیث کی طرف اشارہ کیا ہے شاید آپ ان کا مطلب نہیں سمجھ سکے۔ جہاں تک حدیث اسامہ کی بات ہے تو حضرت اسامہ رضی اللہ عنہما نے اسلام کا دعویٰ کرنے والے شخص کو اس گمان کی وجہ سے قتل کر دیا تھا کہ اس نے صرف اپنی جان اور اپنا مال بچانے کے لیے کلمہ پڑھا ہے حالانکہ جو شخص اسلام کا اظہار کر دے اس سے ہاتھ روک لینا واجب ہے تاوقتیکہ اس سے اس کے خلاف کوئی چیز ثابت ہو جائے اس بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا ہے: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا ضَرَبْتُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَتَبَيَّنُوا﴾ "اے ایمان والو! جب تم اللہ کی راہ میں جا رہے ہو تو تحقیق کر لیا کرو۔" (النساء:۹۴)

یہ آیت کریمہ اس بات کی دلیل ہے کہ اسلام کا دعویٰ کرنے والے شخص سے ہاتھ روک لینا اور اس کے دعوے کی تحقیق کر لینا واجب ہے، پھر اگر اس کے بعد اسلام کے مخالف کوئی بات ثابت ہو جائے تو اسے قتل کیا جائے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿فَتَبَيَّنُوا﴾ یعنی تحقیق کر لیا کرو۔ اگر کلمے کے اقرار کے بعد اسے قتل کرنا جائز نہ ہو تو یہاں تحقیق کر لینے کا کوئی مطلب ہی نہیں۔

اسی طرح دوسری حدیث (مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کروں یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کا اقرار کر لیں) (بخاری)

کا مطلب بھی وہی ہے جو ہم نے ذکر کیا کہ جو شخص بھی توحید اور اسلام کا اظہار کرے اس سے ہاتھ روک لینا چاہیے تاوقتیکہ اس سے اس کے خلاف کوئی چیز ثابت ہو جائے، اس کی دلیل یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «أَقَتَلْتَهُ بَعْدَ مَا قَالَ: لا إِلٰهَ إِلا الله» "اے اسامہ! اس شخص کے لا الٰہ الا اللہ پڑھ لینے کے بعد بھی تم نے اسے قتل کر دیا؟" (بخاری و مسلم)

نیز فرمایا: « أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لا إِلَهَ إِلا الله » "مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کروں یہاں تک کہ وہ لا الٰہ الا اللہ کا اقرار کر لیں۔" (مسلم)

اسی رسول ﷺ نے خوارج کے بارے میں فرمایا: « فَأَيْنَمَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ » "انھیں جہاں بھی پاؤ قتل کرو۔" (بخاری)

حالانکہ خوارج سب سے زیادہ اللہ کی عبادت کرنے والے اور لا الٰہ الا اللہ پڑھنے والے تھے، یہاں تک کہ صحابہ عبادت میں ان کے اجتہاد کو دیکھ کر ان کے بالمقابل اپنے آپ کو حقیر سمجھتے تھے، انھوں نے صحابہ ہی سے علم حاصل کیا تھا لیکن جب ان سے شریعت کی مخالفت ظاہر ہوئی تو ان کا لا الٰہ الا اللہ کا اقرار، کثرت عبادت اور اسلام کا دعویٰ ان کے قتل سے مانع نہ بن سکا۔

عبدالنبی: تم اس بارے میں کیا کہتے ہو جو حدیث میں نبی ﷺ سے وارد ہے: "قیامت کے دن لوگ آدم علیہ السلام سے فریاد کریں گے، پھر نوح علیہ السلام سے، پھر ابراہیم علیہ السلام سے، پھر موسیٰ علیہ السلام سے، پھر عیسیٰ علیہ السلام سے، یہ سب کے سب معذرت کر دیں گے یہاں تک کہ لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس فریاد لے کر پہنچیں گے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ غیر اللہ سے فریاد کرنا شرک نہیں۔

عبداللہ: تم اصل مسئلے کو خلط ملط کر رہے ہو۔ ہم زندہ شخص سے اس چیز کے بارے میں فریاد کرنے کے منکر نہیں جس پر وہ قادر ہو جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿ فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِي مِن شِيعَتِهِ عَلَى الَّذِي مِنْ عَدُوِّهِ ﴾ "اس (موسیٰ علیہ السلام) کی قوم والے نے اس کے خلاف جو اس کے دشمنوں میں سے تھا اس سے فریاد کی۔" (القصص: ۱۵)

اور جیسا کہ انسان جنگ وغیرہ میں اپنے ساتھیوں سے ان چیزوں کے بارے میں فریاد کرتا ہے جن پر مخلوق قادر ہے۔ البتہ ہم اس تعبدی فریاد کے منکر ہیں جو تم اولیاء کی قبروں کے پاس کرتے ہو یا ان کی عدم موجودگی میں ان چیزوں کے بارے میں کرتے ہو جن پر اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کا اختیار نہیں۔ اور لوگ قیامت کے دن انبیاء علیہم السلام سے فریاد کریں گے جس سے ان کا مقصد یہ ہو گا کہ یہ انبیاء اللہ سے دعا کریں کہ وہ لوگوں کا حساب لے تاکہ اہل جنت محشر کی تکلیف سے نجات پائیں۔ اور ظاہر ہے کہ یہ چیز دنیا اور آخرت میں جائز ہے کہ تم کسی نیک شخص کے پاس آؤ جو تمھارے پاس بیٹھ کر تمھاری بات سنے اور تم اس سے درخواست کرو کہ وہ تمھارے لیے اللہ سے دعا کر دے جیسا کہ رسول ﷺ کے صحابہ آپ کی حیات طیبہ میں آپ کے پاس آ کر دعا کی درخواست کرتے تھے لیکن آپ کی وفات کے بعد حاشا و کلا انھوں نے کبھی بھی آپ کی قبر کے پاس آ کر آپ سے سوال نہیں کیا بلکہ سلف صالحین نے آپ کی قبر کے پاس اللہ سے دعا کرنے کی غرض سے آنے والے پر بھی نکیر کی ہے۔

عبدالنبی: اچھا، تم ابراہیم علیہ السلام کے واقعے کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ جب انھیں آگ میں ڈالا گیا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام ہوا میں ان کے پاس حاضر ہوئے اور کہا: "کیا تمھیں کوئی (امداد کی) حاجت ہے؟" ابراہیم علیہ السلام نے جواب دیا: "جہاں تک آپ کی مدد کی بات ہے تو مجھے اس کی حاجت نہیں۔" « أَمَّا إِلَيْكَ فَلا » اگر جبرائیل علیہ السلام سے فریاد کرنا شرک ہوتا تو وہ ابراہیم علیہ السلام کے سامنے اس کی پیشکش نہ کرتے؟

عبداللہ: یہ بھی پہلے شبہ کے قبیل سے ہے اور یہ روایت بھی صحیح نہیں ہے لیکن اگر اسے صحیح تسلیم کر لیا جائے تو جبرائیل علیہ السلام نے ابراہیم علیہ السلام کو یہ پیشکش کی تھی کہ وہ انھیں ایک ایسے طریقے سے فائدہ پہنچا دیں جس پر انھیں قدرت حاصل ہے

کیونکہ حضرت جبرائیل تو اس طاقت کے مالک ہیں جیسا کہ ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿ عَلَّمَهُ شَدِيدُ الْقُوَىٰ ﴾ "اسے مضبوط طاقتوں والے (فرشتے) نے سکھایا ہے۔" (النجم:۵)

تو اگر اللہ تعالیٰ انھیں اس کی اجازت مرحمت فرما دے کہ وہ آتش نمرود اور اس کے اردگرد کی زمین اور پہاڑوں کو اٹھا کر مشرق یا مغرب میں پھینک دیں تو وہ یقیناً ایسا کر سکتے تھے۔ اس کی مثال اس مالدار شخص کی ہے جو کسی غریب و محتاج شخص کو دیکھ کر یہ پیشکش کرے کہ وہ اس سے قرض لے کر اپنی ضرورت پوری کرلے لیکن یہ محتاج شخص قرض لینے سے انکار کر دے اور صبر کرے یہاں تک کہ اللہ اسے اپنے پاس سے رزق عطا فرما دے جس میں کسی کا کوئی احسان نہ ہو۔ تو اس واقعے کا اس تعبدی فریاد اور شرک سے کیا واسطہ جسے تم انجام دے رہے ہو۔

برادرم! یہ بھی جانتے چلو کہ وہ سابق مشرکین جن کی طرف نبی ﷺ کی بعثت ہوئی ان کا شرک ہمارے زمانے کے لوگوں کے شرک سے کمتر تھا اور اس کے تین اسباب ہیں:

اوّل: سابق مشرکین صرف خوشحالی کے وقت اللہ کے ساتھ دوسروں کو شریک کرتے تھے، سختی اور پریشانی کے وقت وہ صرف اللہ کو پکارتے تھے۔ اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے: ﴿ فَإِذَا رَكِبُوا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ فَلَمَّا نَجَّاهُمْ إِلَى الْبَرِّ إِذَا هُمْ يُشْرِكُونَ ﴾ "پس جب یہ لوگ کشتیوں میں سوار ہوتے ہیں تو اللہ ہی کو پکارتے ہیں اس کے لیے عبادت کو خالص کر کے، پھر جب وہ انھیں خشکی کی طرف بچا لاتا ہے تو اسی وقت شرک کرنے لگتے ہیں۔" (العنکبوت:۶۵)

اور یہ ارشاد بھی: ﴿ وَإِذَا غَشِيَهُم مَّوْجٌ كَالظُّلَلِ دَعَوُا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ فَلَمَّا نَجَّاهُمْ إِلَى الْبَرِّ فَمِنْهُم مُّقْتَصِدٌ ۚ وَمَا يَجْحَدُ بِآيَاتِنَا إِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُورٍ ﴾ "اور جب ان پر موجیں سائبانوں کی طرح چھا جاتی ہیں تو وہ اللہ ہی کو پکارتے ہیں اس کے لیے عبادت کو خالص کر کے، پھر جب وہ انھیں خشکی کی طرف بچا لاتا ہے تو ان میں سے کچھ اعتدال پر رہتے ہیں، اور ہماری آیتوں کا انکار صرف وہی کرتے ہیں جو بدعہد اور ناشکرے ہوں۔" (لقمان:۳۲)

غرضیکہ نبی ﷺ نے جن مشرکین سے قتال کیا وہ خوشحالی کے وقت اللہ کو بھی پکارتے تھے اور غیر اللہ کو بھی پکارتے تھے، البتہ پریشانی اور سختی کے وقت صرف اللہ تعالیٰ کو پکارتے اور اپنے سادات کو بھول جاتے تھے جبکہ ہمارے زمانے کے مشرکین خوشحالی اور پریشانی ہر حالت میں غیر اللہ ہی کو پکارتے ہیں، چنانچہ جب ان میں سے کسی پر تنگی کی حالت ہوتی ہے تو یا رسول اللہ! یا حسین! وغیرہ کی پکار لگاتا ہے لیکن کہاں ہیں وہ لوگ جو اس مسئلے کو اچھی طرح سمجھ سکیں؟

دوم: سابق مشرکین اللہ کے ساتھ ایسے لوگوں کو پکارتے تھے جو اللہ کے مقرب بندے ہوتے تھے، جیسے کسی نبی کو یا ولی کو یا فرشتے کو یا کم از کم پتھر یا درخت کو پکارتے تھے جو اللہ عزوجل کے مطیع و فرمانبردار ہوتے تھے، نافرمان نہیں ہوتے تھے لیکن ہمارے زمانے کے لوگ اللہ کے ساتھ ایسے لوگوں کو پکارتے ہیں جو بدترین قسم کے لوگ ہوتے ہیں اور ظاہر بات ہے کہ جو شخص کسی نیک بندے کے بارے میں (نفع و نقصان پہنچانے کا) عقیدہ رکھے یا ایسی مخلوق کے بارے میں عقیدہ رکھے جو اللہ کی نافرمان نہ ہو، جیسے لکڑی یا پتھر وغیرہ، یہ اس سے کہیں اچھا ہے جو کسی ایسے شخص کے بارے میں یہی عقیدہ رکھے جس کا فسق و فجور بالکل واضح ہو اور اس کے مشاہدے میں ہو۔

سوم: نبی ﷺ کے زمانے میں جتنے بھی مشرک تھے ان کا شرک صرف توحید الوہیت میں تھا، توحید ربوبیت میں نہ تھا، اس کے برخلاف متاخرین مشرکین کا حال یہ ہے کہ ان کے ہاں جس طرح توحید الوہیت میں شرک پایا جاتا ہے اسی طرح توحید ربوبیت میں بھی بکثرت شرک موجود ہے، مثال کے طور پر وہ طبیعت (فطرت) کو کائنات کے اندر تصرف کرنے والا، یعنی

مارنے اور جلانے والا وغیرہ بتاتے ہیں۔

گفتگو کے آخر میں ایک اہم مسئلے کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جو سابقہ کلام سے بھی واضح ہے، وہ یہ کہ اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ توحید کے لیے ضروری ہے کہ دل کے اعتقاد، زبان کے اقرار اور اعضاء وجوارح کے عمل سے اس کی توثیق وتصدیق ہو۔ اگر ان امور میں سے کسی بھی امر میں خلل پایا گیا تو بندہ مسلمان نہیں ہو گا۔

جب بندہ توحید کو جان لے اور اس پر عمل نہ کرے تو وہ فرعون اور ابلیس کی طرح کافر معاند متصور ہو گا، اس بارے میں بہت سے لوگ غلطی کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ بات تو حق ہے لیکن ہم اس پر عمل نہیں کر سکتے، اور یہ ہمارے ملک والوں اور ہماری جماعت کے نزدیک جائز نہیں ہے، ان کے شر سے بچنے کے لیے ضروری ہے کہ ہم ان کا ساتھ دیں اور ان سے مداہنت برتیں۔ اس مسکین کو یہ معلوم نہیں کہ اکثر کفر کے سرغنے حق کو جانتے پہچانتے تھے لیکن کسی نہ کسی عذر ہی کی بنا پر اسے ترک کر دیتے تھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿ اَشْتَرَوْا بِـَٔايَٰتِ ٱللَّهِ ثَمَنًا قَلِيلًا فَصَدُّوا۟ عَن سَبِيلِهِۦٓ ۚ إِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوا۟ يَعْمَلُونَ ﴾ ''انھوں نے اللہ کی آیتوں کو بہت کم قیمت پر بیچ دیا اور اس کی راہ سے روکا، بہت برا ہے جو یہ کر رہے ہیں۔'' (التوبۃ:۹)

اور جو شخص ظاہر میں توحید پر عمل کرے لیکن اسے نہ تو سمجھے اور نہ دل ہی سے اس کا اعتقاد رکھے تو وہ منافق ہے اور منافق پکے کافر سے بھی بدتر ہوتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿ إِنَّ ٱلْمُنَٰفِقِينَ فِى ٱلدَّرْكِ ٱلْأَسْفَلِ مِنَ ٱلنَّارِ ﴾ ''یقیناً منافق جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں جائیں گے، ناممکن ہے کہ تو ان کا کوئی مددگار پائے۔'' (النساء:۱۴۵)

جب تم لوگوں کے اقوال پر غور کرو گے تو یہ مسئلہ تمھارے لیے واضح ہو جائے گا، چنانچہ تم کسی کو دیکھو گے کہ وہ حق کو پہچانتا ہے لیکن اس ڈر سے اس پر عمل نہیں کرتا کہ اس سے اس کا دنیوی خزانہ کم ہو جائے گا، جیسا کہ قارون کا حال تھا، یا اس کا مقام ومرتبہ گھٹ جائے گا، جیسا کہ ہامان کا حال تھا، یا اس کی سلطنت میں کمی آجائے گی، جیسا کہ فرعون کا حال تھا، اور بعض لوگوں کو دیکھو گے کہ وہ حق پر صرف ظاہری طور پر عمل کرتے ہیں، دل سے عمل نہیں کرتے، جیسا کہ منافقین کا حال ہے، چنانچہ جب ان سے دریافت کیا جائے کہ وہ دل میں کیا اعتقاد رکھتے ہیں تو انھیں اس کا کچھ پتا نہیں ہوتا۔

لیکن تمھیں قرآن کریم کی دو آیتیں سمجھنی چاہئیں: پہلی آیت وہی ہے جو اس سے پہلے گزر چکی ہے، یعنی اللہ تعالیٰ کا ارشاد: ﴿ لَا تَعْتَذِرُوا۟ قَدْ كَفَرْتُم بَعْدَ إِيمَٰنِكُمْ ﴾ ''تم بہانے نہ بناؤ یقیناً تم اپنے ایمان کے بعد کافر ہو گئے ہو۔'' (التوبۃ:۶۶)

جب تم نے یہ جان لیا کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روم کا غزوہ کرنے والے بعض لوگ محض ایک کلمے کی وجہ سے کافر ہو گئے جسے انھوں نے ہنسی مذاق میں کہا تھا تو تمھارے لیے یہ بھی واضح ہو جانا چاہیے کہ جو شخص مال یا مقام ومرتبے کے گھٹ جانے کے خوف سے یا کسی کی مدارات میں کفریہ بات کہتا یا اس پر عمل کرتا ہے تو وہ اس سے کہیں بڑھ کر ہے جو مذاق کے طور پر کوئی کلمۂ کفر کہہ دے کیونکہ مذاق کرنے والا لوگوں کو ہنسانے کے لیے جو بات اپنی زبان سے کہتا ہے عموماً دل سے اس کا اعتقاد نہیں رکھتا لیکن جو شخص لوگوں کے ڈر سے یا ان کے پاس موجود مال وجاہ کی طمع میں کفریہ بات کہتا یا اس پر عمل کرتا ہے وہ شیطان کے اس وعدے کی تصدیق کرتا ہے: ﴿ ٱلشَّيْطَٰنُ يَعِدُكُمُ ٱلْفَقْرَ وَيَأْمُرُكُم بِٱلْفَحْشَآءِ ﴾ ''شیطان تمھیں فقیری سے دھمکاتا ہے اور بے حیائی کا حکم دیتا ہے۔'' (البقرۃ:۲۶۸)

اور اس کی وعید سے ڈرتا ہے: ﴿ إِنَّمَا ذَٰلِكُمُ ٱلشَّيْطَٰنُ يُخَوِّفُ أَوْلِيَآءَهُۥ ﴾ ''یہ (خبر دینے والا) شیطان ہی ہے جو اپنے دوستوں سے ڈراتا ہے۔'' (آل عمران:۱۷۵)

اور اللہ رحمن کے اس وعدے کی تصدیق نہیں کرتا: ﴿ وَٱللَّهُ يَعِدُكُم مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا ﴾ ''اور اللہ تم سے اپنی بخشش اور

فضل کا وعدہ کرتا ہے۔'' (البقرۃ:۲۶۸)

اور نہ اللہ جبار کی اس وعید سے ڈرتا ہے: ﴿فَلَا تَخَافُوهُمْ وَخَافُونِ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ﴾ ''پس تم ان (کافروں) سے نہ ڈرو، بلکہ صرف میرا خوف رکھو (اگر تم مومن ہو)۔'' (آل عمران:۱۷۵)

تو کیا ایسا شخص اولیاء الرحمن میں سے ہونے کا حقدار ہے یا اولیاء الشیطان میں سے؟

دوسری آیت: اللہ عزوجل کا یہ ارشاد ہے: ﴿مَن كَفَرَ بِاللَّهِ مِن بَعْدِ إِيمَانِهِ إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ وَلَٰكِن مَّن شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللَّهِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ﴾ ''جو شخص اپنے ایمان کے بعد اللہ کے ساتھ کفر کرے، سوائے اس کے جس پر جبر کیا جائے اور اس کا دل ایمان پر برقرار ہو مگر جو لوگ کھلے دل سے کفر کریں تو ان پر اللہ کا غضب ہے اور انھی کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔'' (النحل:۱۰۶)

اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں میں سے صرف اس شخص کو معذور قرار دیا ہے جس پر جبر کیا گیا ہو اور اس کا دل ایمان پر برقرار ہو، اس کے علاوہ جو شخص بھی کلمۂ کفر ادا کرے وہ اپنے ایمان کے بعد کافر ہے، خواہ اس نے ایسا ڈر کی وجہ سے کیا ہو یا (کسی بھی قسم کی) طمع میں کیا ہو یا کسی کی مدارات میں کیا ہو یا اپنے وطن یا اہل وعیال یا خاندان یا مال کے لالچ میں کیا ہو یا بطور مذاق کیا ہو یا اس کے علاوہ کسی اور غرض سے کیا ہو، سوائے مجبوری کے کیونکہ آیت کریمہ اس پر دلالت کرتی ہے کہ انسان کو عمل، کلام اور فعل ہی پر مجبور کیا جا سکتا ہے، دل کے اعتقاد پر مجبور نہیں کیا جا سکتا۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا عَلَى الْآخِرَةِ وَأَنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ﴾ ''یہ اس لیے کہ انھوں نے دنیا کی زندگی کو آخرت سے زیادہ محبوب رکھا، یقیناً اللہ تعالیٰ کافروں کو راہِ راست نہیں دکھاتا۔'' (النحل:۱۰۷)

یہ ارشاد اس بات کی صراحت کر رہا ہے کہ عذاب کسی اعتقاد کے سبب یا دین سے بغض اور جہالت کی وجہ سے یا کفر سے محبت کے باعث نہیں تھا بلکہ اس وجہ سے تھا کہ انھوں نے دنیا کے نصیبے کو دین پر ترجیح دے دی تھی، واللہ أعلم۔

اس تفصیلی گفتگو کے بعد۔۔۔ اللہ تمھیں ہدایت دے۔۔۔ کیا اب بھی تمھارے لیے یہ وقت نہیں آیا کہ اپنے رب سے توبہ کرو، اس کی طرف پلٹ جاؤ اور جس راستے پر تم چل رہے ہو اسے چھوڑ دو کیونکہ جس طرح تم سن چکے ہو یہ معاملہ انتہائی خطرناک اور بہت ہی بڑا مسئلہ ہے۔

عبدالنبی: میں اللہ سے بخشش طلب کرتا ہوں اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں، اور گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، اللہ کے سوا جن جن چیزوں کی میں عبادت کرتا تھا ان سب کا انکار کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ مجھے معذور سمجھے اور میرے سابقہ گناہوں کو معاف فرمائے، میرے ساتھ اپنے لطف و کرم اور رحمت و بخشش کا معاملہ کرے اور مجھے تاحیات توحید اور صحیح عقیدے پر ثابت قدم رکھے۔ اور میرے بھائی عبداللہ! میں تمھارے لیے بھی اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ تمھیں اس نصیحت کا بہترین صلہ عطا فرمائے کیونکہ دین نصیحت و خیر خواہی کا نام ہے اور میں جس غلطی پر تھا، یعنی عبدالنبی نام رکھنا، اس پر نکیر کرنے پر بھی اللہ تمھیں بہترین بدلہ دے اور میں تمھیں بتاتا ہوں کہ اب میں اپنا نام بدل کر **عبدالرحمن** رکھتا ہوں اور میری باطنی غلطی، یعنی گمراہ کن عقائد پر تمھارے نکیر کرنے پر بھی اللہ تمھیں اجر و ثواب سے نوازے کہ اگر اسی عقیدے پر میں مرجاتا تو کبھی بھی کامیاب نہ ہوتا۔

لیکن اب میں تم سے ایک آخری گزارش کرتا ہوں، وہ یہ کہ تم مجھ سے بعض ان منکرات اور خلاف شرع امور کا تذکرہ کرو جن میں لوگ بکثرت غلطی کا شکار ہیں۔

عبداللہ: کوئی بات نہیں، غور سے سنو:

* کتاب اللہ یا سنت رسول اللہ میں جہاں اختلاف نظر آئے وہاں فتنے کی تلاش یا تاویل کی جستجو میں مختلف فیہ امر کی پیروی تمھارا شعار نہ ہو، حقیقت میں اس کا علم صرف اللہ کے پاس ہے بلکہ تمھارا شعار راسخین علم کا شعار ہونا چاہیے جو متشابہات کے بارے میں کہتے ہیں: ﴿ ءَامَنَّا بِهِۦ كُلٌّ مِّنْ عِندِ رَبِّنَا ﴾ "ہم اس پر ایمان لائے اور یہ سب ہمارے رب کی طرف سے ہے۔" (آل عمران: ۷)

اور مختلف فیہ امر میں رسول اللہ ﷺ کی اس حدیث کو مد نظر رکھتے ہیں: « دَعْ مَا يَرِيبُكَ إِلَى مَا لَا يَرِيبُكَ » "جو چیز تمھیں شبہ میں ڈالے اسے چھوڑ کر وہ چیز لے لو جو تمھیں شبہ میں نہ ڈالے۔" (احمد، ترمذی)

اور اس حدیث کو: « فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ وَعِرْضِهِ وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ » "تو جو شخص شبہات سے بچ گیا اس نے اپنا دین اور اپنی عزت بچالی، اور جو شبہات میں پھنس گیا وہ حرام میں جا پڑا۔" (بخاری، مسلم)

اور اس حدیث کو: « وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِي صَدْرِكَ وَكَرِهْتَ أَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ » "گناہ وہ ہے جو تمھارے دل میں کھٹکے اور تم یہ ناپسند کرو کہ لوگوں کو اس کی خبر ہو۔" (مسلم)

اور اس حدیث کو: « اسْتَفْتِ قَلْبَكَ وَاسْتَفْتِ نَفْسَكَ - ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - الْبِرُّ مَا اطْمَأَنَّتْ إِلَيْهِ النَّفْسُ وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِي النَّفْسِ وَتَرَدَّدَ فِي الصَّدْرِ وَإِنْ أَفْتَاكَ النَّاسُ وَأَفْتَوْكَ » "اپنے دل سے پوچھو اپنے نفس سے پوچھو۔ (تین بار کہا اور اس کے بعد فرمایا:) نیکی وہ ہے جس سے نفس مطمئن ہو اور گناہ وہ ہے جو نفس میں کھٹکے اور دل میں تردد ہو اگرچہ لوگ تمھیں (اس کے کرنے کا) فتوی دیتے رہیں۔" (احمد)

* خواہش نفس کی پیروی کرنے سے بچو کیونکہ اللہ تعالی نے اپنے فرمانِ ذیل میں اس سے منع فرمایا ہے: ﴿ أَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَٰهَهُۥ هَوَىٰهُ ﴾ "کیا تم نے اسے دیکھا جو اپنی خواہش نفس کو اپنا معبود بنائے ہوئے ہے۔" (الجاثیۃ: ۲۳)

* شخصیات اور ان کی آراء، نیز آباء و اجداد کے طریقے کے لیے تعصب کرنے سے بچو کیونکہ یہ چیز انسان اور قبولِ حق کے درمیان حائل ہوتی ہے۔ حق مومن کا ایک گم گشتہ سامان ہے، وہ جہاں کہیں بھی اسے پائے وہی اس کا سب سے زیادہ حقدار ہے۔ اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ﴿ وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا مَآ أَنزَلَ اللَّهُ قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ مَآ أَلْفَيْنَا عَلَيْهِ ءَابَآءَنَآ ۗ أَوَلَوْ كَانَ ءَابَآؤُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ شَيْـًٔا وَلَا يَهْتَدُونَ ﴾ "اور ان سے جب کبھی کہا جاتا ہے کہ اللہ کی اتاری ہوئی کتاب کا اتباع کرو تو جواب دیتے ہیں کہ ہم تو اس طریقے کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا، گو ان کے باپ دادا بے عقل اور گم کردہ راہ ہوں۔" (البقرۃ: ۱۷۰)

* کفار کی مشابہت اختیار کرنے سے بچو کیونکہ یہ ہر مصیبت کی جڑ ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: « مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ » "جس نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی وہ انھیں میں سے ہے۔" (ابوداود)

* غیر اللہ پر توکل اور بھروسا کرنے سے بچو، اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ﴿ وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُۥ ﴾ "اور جو شخص اللہ پر توکل کرے گا اللہ اسے کافی ہو گا۔" (الطلاق: ۳)

* اللہ کی معصیت اور نافرمانی میں کسی مخلوق کی اطاعت نہ کرو، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: « لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ » "اللہ کی معصیت میں کسی مخلوق کی اطاعت روا نہیں۔" (الترمذی)

* اللہ کے بارے میں برا گمان رکھنے سے بچو، حدیث قدسی میں اللہ تعالی کا ارشاد ہے: « أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي » "میرا بندہ میرے بارے میں جیسا گمان رکھتا ہے میں (اس کے لیے) اس کے مطابق ہوتا ہوں۔" (بخاری و مسلم)

* بلا و مصیبت نازل ہونے سے پہلے اسے روکنے کے لیے یا نازل ہو جانے کے بعد اسے دور کرنے کے لیے چھلہ یا دھاگا وغیرہ پہننے سے بچو۔ نظر بد کو روکنے کے لیے تعویذ لٹکانے سے بچو کیونکہ یہ شرک ہے، رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: « مَنْ تَعَلَّقَ شَيْئًا وُكِلَ إِلَيْهِ » "جس نے کوئی چیز (تعویذ وغیرہ) لٹکائی وہ اسی کے حوالے کر دیا گیا۔" (الترمذي)

* پتھروں، درختوں، عمارتوں اور آثار و نشانات وغیرہ سے تبرک حاصل کرنے سے بچو کیونکہ یہ شرک ہے۔

* کسی بھی چیز سے بدفالی و بدشگونی لینے سے بچو، یہ بھی شرک ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: « الطِّيَرَةُ شِرْكٌ، الطِّيَرَةُ شِرْكٌ ثَلَاثًا » "بدفالی شرک ہے، بدفالی شرک ہے، یہ آپ ﷺ نے تین بار فرمایا۔" (ابوداود)

* نجومیوں کی تصدیق کرنے سے بچو جو غیب دانی کا دعویٰ کرتے ہیں اور صحیفوں میں برج ظاہر کرتے اور ان برجوں سے متعلق اشخاص کی خوش نصیبی یا بد نصیبی بتاتے ہیں، اس بارے میں ان کی تصدیق کرنا بھی شرک ہے کیونکہ اللہ کے سوا کوئی غیب نہیں جانتا۔

* بارش اتارنے کی نسبت ستاروں یا موسموں کی طرف کرنے سے بچو، یہ بھی شرک ہے، بارش اتارنے کی نسبت صرف اللہ تعالیٰ کی طرف کی جاتی ہے۔

* غیر اللہ کی قسم کھانے سے بچو، خواہ جس کی قسم کھائی جارہی ہے وہ ذات کوئی بھی ہو، یہ بھی شرک ہے، حدیث میں ہے: « مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللهِ فَقَدْ كَفَرَ أَوْ أَشْرَكَ » "جس نے غیر اللہ کی قسم کھائی اس نے کفر کیا یا شرک کیا۔" (احمد)

جیسے نبی کی یا امانت کی یا عزت کی یا ذمے کی یا زندگی وغیرہ کی قسم کھانا۔

* زمانے کو یا ہوا کو یا سورج کو یا ٹھنڈک کو یا گرمی کو برا بھلا کہنے سے بچو کیونکہ یہ درحقیقت اس اللہ کو برا بھلا کہنا ہے جس نے انھیں پیدا فرمایا ہے۔

* جب تمھیں کوئی ناپسندیدہ بات پیش آجائے تو لفظ "لو" یعنی "اگر" استعمال کرنے سے بچو (یہ نہ کہو کہ اگر میں ایسا کرتا تو ایسا ہوتا) کیونکہ اس سے شیطانی وسوسوں کا دروازہ کھلتا ہے اور اس میں اللہ کی مقرر کردہ تقدیر پر اعتراض بھی ہے بلکہ یوں کہو: "اللہ نے مقدر کیا اور اس نے جو چاہا کیا۔"

* قبروں کو مسجد بنانے سے بچو کیونکہ جس مسجد میں قبر ہو اس میں نماز نہیں پڑھی جاتی، صحیحین میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پر موت کی بیہوشی طاری تھی اسی حال میں آپ نے فرمایا: « لَعَنَ اللهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ يُحَذِّرُ مَا صَنَعُوا » "یہود و نصاریٰ پر اللہ کی لعنت ہو، انھوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنا لیا۔" (البخاري)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ اپنی امت کو ان لوگوں کے فعل سے ڈرا رہے تھے، اور اگر یہ اندیشہ نہ ہوتا تو آپ کی قبر کو بھی نمایاں کر دیا جاتا۔ دوسری حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا: « إِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانُوا يَتَّخِذُونَ قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ وَصَالِحِيهِمْ مَسَاجِدَ، فَلَا تَتَّخِذُوا الْقُبُورَ مَسَاجِدَ إِنِّي أَنْهَاكُمْ عَنْ ذَٰلِكَ » "تم سے پہلے جو لوگ تھے وہ اپنے انبیاء اور صالحین کی قبروں کو مسجدیں بنا لیا کرتے تھے، دیکھنا تم بھی قبروں کو مسجدیں نہ بنا لینا، میں تمھیں اس سے منع کرتا ہوں۔" (مسلم)

* ان روایات کی تصدیق کرنے سے بھی بچو جن کو جھوٹے لوگ رسول اللہ ﷺ کی ذات کا یا آپ کی امت کے صالحین کا وسیلہ پکڑنے کی ترغیب میں رسول اللہ ﷺ سے منسوب کرتے ہیں، حالانکہ یہ سب جھوٹی اور من گھڑت باتیں ہیں، انھی میں

سے ایک روایت یہ ہے: « توسلوا بجاهي، فإن جاهي عند الله عظيم » "تم میرے جاہ و مرتبے کا وسیلہ لو کیونکہ میرا جاہ و مقام اللہ کے نزدیک بہت بڑا ہے۔" (السلسلۃ الضعیفۃ)

اور ایک روایت یہ ہے: « إذا أعيتكم الأمور فعليكم بأهل القبور » "جب معاملات تمھیں عاجز کر دیں تو اہل قبور سے مدد لو۔"

اور انھی میں سے ایک روایت یہ ہے: « إن الله يوكل ملكًا على قبر كل وليّ يقضي حوائج الناس » "اللہ تعالیٰ ہر ولی کی قبر پر ایک فرشتہ مقرر فرما دیتا ہے جو لوگوں کی ضرورتیں پوری کرتا ہے۔"

اور ایک روایت یہ ہے: « لو أحسن أحدكم ظنه بحجر نفعه » "اگر تم میں سے کوئی شخص ایک پتھر کے بارے میں حسن ظن رکھے تو وہ بھی اسے فائدہ پہنچائے گا۔"

اور اس طرح کی دیگر بہت سی جھوٹی روایات۔

* دینی مناسبات کے نام سے موسوم جشن، مثلاً: جشن میلاد النبی، جشن شب اسراء و معراج اور جشن شب برات وغیرہ منانے سے بھی بچو کیونکہ یہ سب بدعات ہیں۔ ان پر نہ تو رسول اللہ ﷺ سے کوئی دلیل ثابت ہے اور نہ ان صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے جو ہم سے بڑھ کر رسول ﷺ سے محبت کرنے والے تھے اور ہم سب سے زیادہ نیکیوں کے حریص تھے۔ اگر اس طرح کے جشنوں میں کوئی خیر و بھلائی ہوتی تو ہم سے پہلے ان صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے ان کا اہتمام کیا ہوتا۔

(لا الٰہ الاّ اللہ) کی شہادت

یہ کلمہ دو رکنوں پر مشتمل ہے: اول: (لا الٰہ) غیر اللہ سے حقیقی الوہیت کی نفی کرنا۔ دوم: (الاّ اللہ) صرف اللہ تعالیٰ کے لیے حقیقی الوہیت کا اثبات کرنا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿ وَإِذْ قَالَ إِبْرَٰهِيمُ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِۦٓ إِنَّنِى بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُونَ ﴿٢٦﴾ إِلَّا ٱلَّذِى فَطَرَنِى فَإِنَّهُۥ سَيَهْدِينِ ﴾ "اور جب ابراہیم نے اپنے باپ اور قوم سے کہا: بے شک میں ان سے براءت کا اعلان کرتا ہوں جن کی تم عبادت کرتے ہو سوائے اس ذات کے جس نے مجھے پیدا کیا اور بلاشبہ وہی میری راہنمائی کرے گا۔"

چنانچہ اللہ کی عبادت کافی نہیں بلکہ ضروری ہے کہ اکیلے اللہ کی عبادت کی جائے۔ توحید اس وقت تک صحیح نہیں ہو سکتی جب تک دو چیزوں کو جمع نہ کیا جائے۔ ایک، اکیلے اللہ کی وحدانیت اور دوسری، شرک اور اہل شرک سے براءت کا اظہار۔ ایک اثر میں مروی ہے کہ جنت کی کنجی " (لا الٰہ الاّ اللہ) " ہے لیکن سوال یہ ہے کہ کیا جس شخص نے بھی زبان سے " (لا الٰہ الا اللہ) " کہہ دیا وہ اس کا حق دار ہو گیا کہ اس کے لیے جنت کے دروازے کھول دیے جائیں گے؟ وہب بن منبہ رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا: کیا " (لا الٰہ الاّ اللہ) " جنت کی کنجی نہیں انھوں نے جواب دیا: ہاں، کیوں نہیں! لیکن ہر کنجی کے دندانے ہوتے ہیں اگر تم ایسی کنجی لاؤ جس کے دندانے ہوں تو وہ تمھارے لیے تالا کھولے گی ورنہ نہیں۔ (بخاری)

نبی ﷺ سے بہت سی ایسی احادیث وارد ہیں جو اس کنجی (لا الٰہ الاّ اللہ) کے دندانوں کی وضاحت کرتی ہیں، مثلاً: آپ ﷺ کا یہ ارشاد: « من قال: لا إله إلا الله مخلصًا... » "جس نے اخلاص کے ساتھ (لا الٰہ الاّ اللہ) پڑھا۔" (طبرانی)

اور یہ فرمانا: « مستيقنًا بها قلبه... » "دل میں اس کا یقین رکھتے ہوئے۔" (مسلم)

اور یہ ارشاد مبارک: "جو اپنے دل کی صداقت کے ساتھ (لا الٰہ الاّ اللہ) پڑھے۔"

چنانچہ ان احادیث کے اندر دخول جنت کو (لا الٰہ الاّ اللہ) کے معنی کا علم ہونے، تا حیات اس کلمہ پر ثابت رہنے اور اس کلمہ کے مدلول کی پابندی کرنے پر معلق کیا گیا ہے۔ اس بارے میں وارد دلائل کے مجموعے سے علماء نے اس کلمے کی کچھ شرائط مستنبط کی ہیں جن کا پایا جانا اور ان کے موانع کا ختم ہونا ضروری ہے تاکہ یہ کلمہ (لا الٰہ الاّ اللہ) جنت کی کنجی ہو اور اپنے قائل کے لیے مفید ثابت ہو۔ یہی شرائط اس کنجی کے دندانے ہیں جو درج ذیل ہیں:

① **علم:** (کلمہ کے معنی کا علم ہونا) کیونکہ ہر کلمے کا کوئی نہ کوئی معنی ہوتا ہے، اس لیے ضروری ہے کہ آپ کلمۂ توحید (لا الٰہ الاّ اللہ) کے معنی کا ایسا علم رکھیں جو جہالت کے منافی ہو، چنانچہ یہ کلمہ غیر اللہ سے الوہیت کی نفی کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے لیے الوہیت ثابت کرتا ہے، یعنی اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں (اس شرط کی ایک دلیل) اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے: ﴿ إِلَّا مَن شَهِدَ بِٱلْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴾ "ہاں، جو حق بات (کلمۂ توحید: لا إله إلا الله) کا اقرار کریں اور انھیں اس کا علم بھی ہو۔" (الزخرف: ۸۶)

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: « مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ » "جو شخص اس حال میں فوت ہوا کہ وہ (لا الٰہ الاّ اللہ) کا علم رکھتا تھا وہ جنت میں جائے گا۔" (مسلم)

اور اس شرط کی تکمیل درج ذیل دوسری شرط سے ہوتی ہے:

② **یقین:** یعنی آپ کلمۂ توحید کے مدلول کا قطعی یقین رکھیں کیونکہ یہ کلمہ شک وشبہ، وہم وگمان اور تردد وریب قبول نہیں کرتا بلکہ ضروری ہے کہ یہ قطعی اور پختہ یقین پر مبنی ہو، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مومنین کا وصف بیان کرتے ہوئے فرمایا: ﴿ إِنَّمَا

﴿ اَلْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ ءَامَنُوا بِاللهِ وَرَسُولِهِ، ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوا وَجَٰهَدُوا بِأَمْوَٰلِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللهِ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الصَّٰدِقُونَ ﴾ "مومن تو وہ ہیں جو اللہ پر اور اس کے رسول پر (پکا) ایمان لائیں، پھر شک و شبہ نہ کریں، اور اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کرتے رہیں، یہی سچے اور راست گو ہیں۔" (الحجرات:١٥)

لہٰذا اس کلمے کا صرف زبان سے کہہ لینا کافی نہیں بلکہ یقینِ قلب کا پایا جانا ضروری ہے اور اگر یقینِ قلب حاصل نہ ہو تو یہ نفاق ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: « أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللهِ لَا يَلْقَى اللهَ بِهِمَا عَبْدٌ غَيْرَ شَاكٍّ فِيهِمَا إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ » "میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں، جو بندہ بھی ان دونوں باتوں کے ساتھ شک و شبہ نہ رکھتے ہوئے اللہ سے ملے گا تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔" (مسلم)

③ **قبولیت:** جب آپ کو اس کا علم اور یقین حاصل ہو جائے تو اس علمِ یقینی کا اثر ہونا چاہیے کہ اس کلمے کا جو تقاضا ہے دل اور زبان سے اسے قبول کر لیا جائے کیونکہ جو شخص دعوتِ توحید کو ٹھکرا دے اور اسے قبول نہ کرے وہ کافر ہے، خواہ یہ ٹھکرانا تکبر کی وجہ سے ہو یا عناد اور حسد کی وجہ سے ہو، اللہ تعالیٰ نے ان کفار کے بارے میں جنھوں نے بطورِ تکبر اس دعوت کو ٹھکرا دیا تھا فرمایا: ﴿ إِنَّهُمْ كَانُوا إِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللهُ يَسْتَكْبِرُونَ ﴾ "یہ وہ لوگ ہیں کہ جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں تو یہ تکبر کرتے تھے۔" (الصافات:٣٥)

④ **تابعداری:** یعنی توحید کی مکمل تابعداری اور یہی ایمان کا عملی مظہر اور حقیقی معیار ہے۔ یہ تابعداری اللہ تعالیٰ کے مشروع کردہ احکام پر عمل کرنے اور اس کے منع کردہ کاموں سے اجتناب کرنے سے حاصل ہوتی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿ وَمَن يُسْلِمْ وَجْهَهُۥٓ إِلَى اللهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ ۗ وَإِلَى اللهِ عَٰقِبَةُ الْأُمُورِ ﴾ "اور جو شخص اپنے آپ کو اللہ کے تابع کر دے اور ہو بھی وہ نیکوکار تو اس نے یقیناً مضبوط کڑا تھام لیا، اور تمام کاموں کا انجام اللہ کی طرف ہے۔" (لقمان:٢٢) اور یہی مکمل تابعداری ہے۔

⑤ **صداقت:** یعنی کلمۂ توحید کے پڑھنے میں اتنا سچا ہو کہ اس کی سچائی کذب و نفاق کے منافی ہو، اور اگر کوئی صرف زبان سے ادا کرتا ہے اور اس کا دل اس کی تکذیب کرنے والا ہو تو یہ منافق ہے، اس کی دلیل منافقین کی مذمت میں وارد اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے: ﴿ يَقُولُونَ بِأَلْسِنَتِهِم مَّا لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ ﴾ "یہ لوگ اپنی زبانوں سے وہ کہتے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں ہے۔" (الفتح:١١)

⑥ **محبت:** یعنی مومن کو اس کلمے سے محبت ہو، اس کے تقاضوں پر عمل کرنے سے محبت ہو اور اس پر عمل کرنے والوں سے محبت ہو۔ بندے کی اپنے رب سے محبت کی علامت یہ ہے کہ وہ اللہ کی محبوب چیزوں کو ترجیح دے اگرچہ یہ اس کی خواہش کے خلاف ہوں، نیز اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرنے والوں سے بھی محبت کرے اور ان سے عداوت رکھنے والوں سے عداوت رکھے اور رسول اللہ ﷺ کی اتباع کرے، آپ کے نقشِ قدم پر چلے اور آپ کی سنت و سیرت کو اپنائے۔

⑦ **اخلاص:** یعنی کلمۂ توحید کی شہادت سے اس کا ارادہ رضائے الٰہی ہو، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿ وَمَآ أُمِرُوٓا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَآءَ ﴾ "حالانکہ انھیں یہی حکم دیا گیا تھا کہ وہ بندگی کو اللہ کے لیے خالص کر کے، یکسو ہو کر، اس کی عبادت کریں۔" (البینۃ:٥)

محمد ﷺ کے اللہ کا رسول ہونے کی گواہی

قبر میں میت کی آزمائش ہوتی ہے اور اس سے تین سوالات کیے جاتے ہیں۔ جو ان کا جواب دیدے، وہ نجات پا گیا اور جو جواب نہ دے سکے وہ ہلاک و برباد ہوا۔ ان سوالوں میں سے ایک سوال یہ ہوتا ہے کہ تیرا نبی کون ہے؟ جسے اللہ تعالیٰ اس کلمے کی شرائط کو دنیا میں پورا کرنے کی توفیق بخشے، ثابت قدم رکھے اور اسے قبر میں اس کا القا کردے وہی ان سوالوں کا جواب دے پائے گا، پھر آخرت میں جب کسی کو اولاد اور مال نفع نہ دیں گے تب یہ کلمہ اس کے لیے نفع بخش ثابت ہوگا جس کی درج ذیل شرائط ہیں:

① **نبی ﷺ نے جن باتوں کا حکم دیا ہے ان میں آپ کی اطاعت کرنا:** کیونکہ اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کی اطاعت کا حکم دیا ہے، فرمایا: ﴿ مَّن يُطِعِ ٱلرَّسُولَ فَقَدۡ أَطَاعَ ٱللَّهَ ﴾ "جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔" (النساء:۸۰)

ایک اور جگہ ارشاد ہے: ﴿ قُلۡ إِن كُنتُمۡ تُحِبُّونَ ٱللَّهَ فَٱتَّبِعُونِي يُحۡبِبۡكُمُ ٱللَّهُ ﴾ "آپ کہہ دیں کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو، اللہ تعالیٰ بھی تم سے محبت کرے گا۔" (آل عمران:۳۱)

اور مطلق دخول جنت آپ ﷺ کی مطلق اطاعت پر موقوف ہے، آپ نے فرمایا: « كُلُّ أُمَّتِي يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ أَبَى. قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ: وَمَنْ يَأْبَى؟ قَالَ: مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ أَبَى » "میری امت کا ہر فرد جنت میں جائے گا سوائے اس کے جو انکار کردے، لوگوں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول (جنت میں جانے سے) کون انکار کرے گا؟ آپ نے فرمایا: "جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں جائے گا اور جس نے میری نافرمانی کی، یقیناً اس نے (جنت میں جانے سے) انکار کردیا۔" (بخاری)

جو شخص نبی ﷺ سے محبت کرنے والا ہوگا وہ ضرور آپ کی اطاعت کرے گا کیونکہ اطاعت، محبت کا ثمرہ ہے، اور جو شخص نبی ﷺ کی محبت کا دعوی کرے لیکن آپ کی اقتدا اور اطاعت نہ کرے وہ اپنے دعوائے محبت میں جھوٹا ہے۔

② **نبی ﷺ نے جن باتوں کی خبر دی ہے ان میں آپ کی تصدیق کرنا:** لہٰذا جس نے نبی ﷺ سے ثابت شدہ کسی بات کی محض اپنی خواہش یا ہوائے نفسانی کی وجہ سے تکذیب کی اس نے اللہ اور اس کے رسول کی تکذیب کی کیونکہ نبی ﷺ خطا اور جھوٹ سے پاک اور مبرا ہیں جیسا کہ ارشاد باری ہے: ﴿ وَمَا يَنطِقُ عَنِ ٱلۡهَوَىٰٓ ﴾ "وہ (نبی) اپنی خواہش سے کوئی بات نہیں کہتے۔" (النجم:۳)

③ **نبی ﷺ نے جن کاموں سے روکا اور منع کیا ہے ان سے باز رہنا:** سب سے پہلے سب سے بڑے گناہ "شرک" سے بچیں، پھر دوسرے بڑے بڑے اور مہلک گناہوں سے دور رہیں یہاں تک کہ چھوٹے چھوٹے گناہ اور مکروہ کاموں سے اجتناب کریں۔ ایک مسلمان کی اپنے نبی ﷺ سے جس قدر محبت ہوگی اسی کے بقدر اس کا ایمان زیادہ ہوگا اور جب اس کا ایمان زیادہ ہوگا تو اللہ تعالیٰ نیک اعمال کو اس کے نزدیک محبوب بنا دے گا اور کفر و فسق اور گناہ کے کاموں کو اس کے نزدیک ناپسندیدہ بنا دے گا۔

④ اللہ تعالیٰ کی عبادت اسی طریقے پر کرنا،جو اس نے اپنے نبی ﷺ کی زبان پر مشروع فرمایا ہے: کیونکہ عبادات میں اصل منع ہے، لہذا یہ جائز نہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی عبادت نبی ﷺ کے لائے ہوئے طریقے کے علاوہ کسی اور طریقے پر کی جائے، اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے: « مَنْ عَمِلَ عَمَلاً لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ » "جو شخص کوئی ایسا عمل کرے جس پر ہمارا حکم نہیں ہے تو وہ عمل مردود ہے۔" (مسلم)

فائدہ: معلوم ہونا چاہیے کہ نبی ﷺ کی محبت واجب ہے، اور محض محبت ہی کافی نہیں ہے، بلکہ ضروری ہے کہ آپ ﷺ تمہارے نزدیک ہر چیز یہاں تک کہ تمہارے نفس سے بھی زیادہ محبوب ہوں، کیونکہ جو شخص کسی چیز سے محبت کرتا ہے تو اسے اور اس کی موافقت کو ہر چیز پر ترجیح وفوقیت دیتا ہے، لہذا آپ ﷺ کی محبت میں سچا شخص وہ ہے جس پر اس کی علامت ظاہر ہو بایں طور کہ وہ آپ کی اقتدا کرے، قول وفعل میں آپ کی سنت کا اتباع کرے، آپ کے اوامر کو بجالائے اور آپ کی منع کردہ چیزوں سے اجتناب کرے، اپنی تنگی وآسانی، چستی وسستی، پسندیدگی وناپسندیدگی میں آپ کے آداب سے آراستہ ہو، کیونکہ فرمانبرداری اور اتباع ہی محبت کا ثمرہ ونتیجہ ہے اور ان کے بغیر محبت سچی نہیں ہوسکتی۔

نبی ﷺ کی محبت کی بہت ساری علامتیں ہیں جن میں سے چند یہ ہیں: ✱ کثرت سے آپ ﷺ کا ذکر کرنا اور آپ پر درود بھیجنا، جو شخص کسی چیز سے محبت کرتا ہے تو کثرت سے اس کا تذکرہ کرتا ہے۔ ✱ آپ ﷺ سے ملاقات کا مشتاق ہونا، چنانچہ ہر حبیب اپنے محبوب کی ملاقات کا مشتاق ہوتا ہے۔ ✱ آپ ﷺ کا ذکر آنے پر آپ کی تعظیم وتوقیر کرنا۔ اسحاق رحمہ اللہ کہتے ہیں: نبی ﷺ کے صحابہ آپ کی وفات کے بعد آپ کا تذکرہ کرتے تو ان پر رقت طاری ہوجاتی، ان کے رونگٹے کھڑے ہوجاتے اور وہ رونے لگتے۔ ✱ آپ ﷺ سے بغض رکھنے والے سے بغض رکھنا، آپ سے دشمنی رکھنے والے سے دشمنی رکھنا، اور آپ کی سنت کی مخالفت کرنے والے اور آپ کے دین میں بدعت نکالنے والے بدعتیوں اور منافقوں سے کنارہ کشی اختیار کرنا۔ ✱ نبی ﷺ سے محبت رکھنے والوں؛ جیسے آپ کے آل بیت، آپ کی ازواج مطہرات، اور انصار ومہاجرین میں سے آپ کے اصحاب سے محبت رکھنا، اور ان سے دشمنی رکھنے والوں سے دشمنی رکھنا اور ان سے بغض رکھنے والوں اور ان کو سب وشتم کا نشانہ بنانے والوں سے بغض رکھنا۔ ✱ آپ ﷺ کے اخلاق کریمانہ کی اقتدا کرنا کیونکہ آپ کے اخلاق لوگوں میں سب سے زیادہ کریمانہ تھے، یہاں تک کہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: آپ ﷺ کا اخلاق قرآن کریم تھا۔ یعنی آپ نے اپنے آپ کو اس بات کا پابند بنا رکھا تھا کہ آپ صرف وہی چیز کریں گے جس کا قرآن نے آپ کو حکم دیا ہے۔

نبی ﷺ کے اوصاف: آپ ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ بہادر تھے، اور آپ سب سے زیادہ بہادر سخت لڑائی کے وقت ہوتے تھے، آپ لوگوں میں سب سے زیادہ کرم نواز اور سب سے زیادہ سخی وفیاض تھے، اور آپ سب سے زیادہ سخی رمضان میں ہوتے تھے۔ آپ مخلوق میں مخلوق کے سب سے زیادہ خیر خواہ تھے، آپ لوگوں میں سب سے زیادہ بردبار تھے، چنانچہ آپ نے کبھی اپنے نفس کے لیے انتقام نہیں لیا، آپ اللہ کے معاملے میں سب سے زیادہ سخت تھے، اور وقار کے معاملے میں سب سے زیادہ تواضع وخاکساری اختیار کرنے والے تھے، آپ پردہ نشین دوشیزہ سے بھی زیادہ سخت حیادار تھے، آپ اپنے اہل کے لیے سب سے زیادہ بہتر تھے، اور مخلوق میں مخلوق پر سب سے زیادہ مہربان تھے۔۔۔

اس کے علاوہ آپ کے اور بہت سارے اوصاف ہیں۔

طہارت کے مسائل

نماز اسلام کا دوسرا رکن ہے، یہ بغیر طہارت کے صحیح نہ ہوگی۔ اور طہارت پانی اور مٹی ہی سے حاصل کی جا سکتی ہے۔

پانی کی قسمیں: ۱) طاہر (پاک پانی): وہ پانی جو خود بھی پاک ہو اور غیر کو بھی پاک کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو، یہ پانی "حدث" یعنی ناپاکی کو دور کرتا اور گندگی و نجاست کو زائل کرتا ہے۔ ۲) ناپاک پانی، پانی کی وہ تھوڑی مقدار جس میں ناپاکی پڑ جائے اور اگر اس کی مقدار تو زیادہ ہے لیکن گندگی پڑنے کی وجہ سے اس کا مزہ، رنگ یا بو تبدیل ہو گئی ہے تب بھی وہ ناپاک ہے۔

تنبیہ: زیادہ پانی ناپاک نہیں ہوتا الا یہ کہ گندگی اس کے رنگ، بو اور مزے میں سے کسی وصف کو بدل دے، زیادہ پانی اسے کہا جائے گا جو دو قلے، یعنی تقریبا ۲۱۰ (دو سو دس) لیٹر ہو۔

برتنوں کے احکام: سونے اور چاندی کے برتنوں کے سوا ہر قسم کے پاک برتن رکھنا اور استعمال کرنا جائز ہے، سونے اور چاندی کے برتنوں سے طہارت تو حاصل ہو جائے گی، البتہ ان کے استعمال کا گناہ ہو گا۔ کافروں کے برتن اور کپڑوں کا استعمال جائز ہے الا کہ ہمیں ان کی ناپاکی کا یقین ہو۔

مردار کا چمڑا: (مطلق ناپاک ہے) مردار دو قسم کے ہیں: ۱) ایسے جانور جن کا گوشت قطعا حرام ہے۔ ۲) ایسے جانوروں کا غیر مذبوح مردہ جن کا گوشت کھایا جاتا ہے۔ وہ جانور جس کا گوشت کھایا جاتا ہے اس کے غیر مذبوح مردے کے چمڑے کو اگر دباغت دے دی جائے تو خشک اشیاء کے لیے اس کا استعمال جائز ہے، البتہ تر چیزوں کے لیے اس کا استعمال جائز نہیں ہے۔

استنجا: آگے اور پیچھے کے راستے سے خارج ہونے والی گندگی کے صاف کرنے کو استنجا کہتے ہیں، پھر اگر یہ صفائی پانی سے ہو تو اسے استنجا کہتے ہیں اور اگر مٹی اور کاغذ وغیرہ سے ہو تو اسے استجمار، یعنی ڈھیلوں کا استعمال کرنا کہتے ہیں۔

فقط استجمار کے لیے یہ شرط ہے کہ وہ چیز (پتھر و کاغذ وغیرہ) پاک ہو، حلال ہو، صاف کرنے کی صلاحیت رکھتی ہو، کھانے کے لیے استعمال ہونے والی چیز نہ ہو، تین پتھر یا اس سے زیادہ سے ہو۔ (ہوا کے علاوہ) قبل و دبر سے نکلنے والی ہر چیز کی وجہ سے استنجا یا استجمار واجب ہے۔

قضائے حاجت کرنے والے کے لیے اسی حالت میں ضرورت سے زیادہ بیٹھے رہنا جائز نہیں ہے، گھاٹ پر، عام گزر گاہ پر، استعمال میں آنے والے سایہ دار یا پھل دار درخت کے نیچے پیشاب و پاخانہ کرنا جائز نہیں ہے۔ اسی طرح کھلے میدان میں قضائے حاجت کے وقت قبلہ رخ ہونا حرام ہے۔

قضائے حاجت کرنے والے کے لیے درج ذیل چیزیں مکروہ ہیں: کسی ایسی چیز کا بیت الخلا میں لے کر جانا جس میں اللہ کا نام ہو، قضائے حاجت کے دوران میں گفتگو کرنا، سوراخ یا شگاف میں پیشاب کرنا، دائیں ہاتھ سے شرم گاہ کا چھونا، عمارتوں میں قضائے حاجت کے وقت قبلہ رخ ہونا۔ مذکورہ مکروہ امور ضرورت کے پیش نظر جائز ہیں۔

قضائے حاجت کرنے والے کے لیے مستحب ہے کہ دھونے یا صاف کرنے میں طاق عدد کا خیال رکھے، اور ڈھیلے استعمال کرنے کے بعد پانی سے بھی استنجا کرے۔

مسواک: کسی نرم لکڑی جیسے پیلو کی لکڑی سے مسواک کرنا سنت ہے۔ مندرجہ ذیل حالات میں مسواک کرنے کی تاکید ہے: نماز اور تلاوت قرآن کے لیے، وضو سے قبل، نیند سے بیدار ہونے کے بعد، مسجد اور گھر میں داخلے کے وقت، اور منہ کا مزہ بدلنے کی حالت میں وغیرہ۔

سنت یہ ہے کہ مسواک کرنے اور پاکی حاصل کرنے میں دائیں جانب سے ابتدا کی جائے اور کسی بھی غیر مرغوب چیز کو زائل کرنے کے لیے بائیں ہاتھ کا استعمال کیا جائے۔

وضو کا بیان: وضو کے ارکان: ۱) چہرہ دھونا، کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا بھی اس میں شامل ہے۔ ۲) دونوں ہاتھوں کو انگلیوں کے سرے سے لے کر کہنیوں تک دھونا۔ ۳) دونوں کانوں سمیت پورے سر کا مسح کرنا۔ ۴) ٹخنوں سمیت دونوں پیر دھونا۔ ۵) ان کاموں میں ترتیب کو برقرار رکھنا۔ ۶) اعضاء کو پے در پے دھونا۔

وضو کی سنتیں: ۱) مسواک کرنا۔ ۲) ابتدائے وضو میں دونوں ہتھیلیوں کا دھونا۔ ۳) چہرہ دھونے سے قبل کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا۔ ۴) روزہ دار کے علاوہ کے لیے کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغے سے کام لینا۔ ۵) داڑھی گھنی ہونے کی صورت میں اس کا خلال کرنا۔ ۶) انگلیوں کا خلال کرنا۔ ۷) دائیں عضو کو بائیں سے پہلے دھونا۔ ۸) تمام اعضاء کو دو یا تین بار دھونا۔ ۹) ناک میں پانی دائیں ہاتھ سے ڈالنا اور بائیں ہاتھ سے صاف کرنا۔ ۱۰) اعضائے وضو کو مل مل کر دھونا۔ ۱۱) کامل طریقے پر وضو کرنا۔ ۱۲) وضو کے بعد وارد دعائیں پڑھنا۔

وضو کے واجبات: ۱) وضو کرنے سے قبل بسم اللہ پڑھنا۔ ۲) رات کی نیند سے بیدار ہو تو پانی میں ہاتھ ڈالنے سے قبل انھیں تین بار دھونا۔

وضو میں مکروہ کام: ۱) ٹھنڈے یا گرم پانی سے وضو کرنا۔ ۲) ایک عضو کو تین بار سے زائد دھونا۔ ۳) اعضاء سے پانی جھاڑنا۔ ۴) آنکھ کے اندرونی حصے کا دھونا۔ البتہ وضو کے بعد اعضاء سے پانی صاف کرنا جائز ہے۔

تنبیہ: کلی کرنے میں ضروری ہے کہ پانی کو منہ کے اندر گھمائے، ناک میں ڈالنے اور جھاڑنے میں صرف ہاتھ سے پانی ڈالنا اور صاف کرنا کافی نہیں ہے بلکہ سانس کے ذریعے سے پانی کھینچنا یا باہر لانا ضروری ہے، بغیر اس طرح کیے صرف پانی ڈالنا یا جھاڑنا صحیح نہ ہوگا۔

وضو کا طریقہ: دل سے وضو کی نیت کرے، پھر بسم اللہ کہے اور اپنی دونوں ہتھیلیوں کو دھوئے، پھر کلی کرے اور ناک میں پانی ڈالے، پھر پورے چہرے کو دھوئے (چہرے کی حد لمبائی میں عادتاً جہاں سے سر کے بال اگتے ہیں، وہاں سے لے کر ٹھوڑی تک اور چوڑائی میں ایک کان سے لے کر دوسرے کان تک ہے)، پھر دونوں ہاتھوں کو بازوؤں اور کہنیوں سمیت دھوئے، پھر پیشانی سے لے کر گدی تک پورے سر کا اور کان کے اوپر والے حصے کا مسح کرے، شہادت کی دونوں انگلیوں کو دونوں کانوں کے سوراخوں میں داخل کر کے اندرونی حصوں کا مسح کرنا چاہیے اور دونوں انگوٹھوں سے کانوں کے ظاہری حصوں کا مسح کرے، پھر دونوں پیروں کو ٹخنوں تک دھوئے۔

تنبیہ: داڑھی کے بال اگر ہلکے ہیں تو اس کے نیچے کا چمڑا دھونا ضروری ہے اور اگر داڑھی گھنی ہے تو صرف اس کا ظاہری حصہ دھویا جائے گا۔ داڑھی کا خلال کرنا حدیث سے ثابت ہے جس کا مقصد جلد تک پانی پہنچانا ہے۔

موزوں پر مسح: چمڑے یا اس طرح کی کسی اور چیز سے بنے ہوئے قدم کے لباس کو خف، یعنی موزہ کہتے ہیں اور اگر یہی اون وغیرہ سے بنا ہے تو اسے جورب، یعنی جراب کہتے ہیں (جنھیں ہم نے موزے کا نام دیا ہے) ان دونوں قسم کے موزوں پر مسح کرنا صرف طہارت صغری، یعنی وضو کی صورت میں جائز ہے۔

موزے پر مسح کے جواز کے لیے کچھ شرطیں ہیں: ۱) موزے کامل طہارت کے بعد پہنے گئے ہوں (دوسرا پیر بھی دھونے کے بعد)۔ ۲) طہارت پانی سے حاصل کی گئی ہو۔ ۳) موزے پاؤں کے ان حصوں کو چھپاتے ہوں جن کا دھونا وضو میں فرض ہے۔ ۴) دونوں موزے جائز ہوں۔ ۵) دونوں موزے پاک چیز سے بنے ہوں۔

پگڑی پر مسح: کچھ شرطوں کے ساتھ پگڑی پر مسح جائز ہے: ۱) پہننے والا مرد ہو۔ ۲) سر کے اس حصے کو چھپائے ہوئے ہو جو عادتاً پگڑی سے چھپایا جاتا ہے۔ ۳) طہارت صغری (وضو) کے لیے مسح کیا جا رہا ہو۔ ۴) طہارت پانی سے حاصل کی جا رہی ہو۔

خمار (اوڑھنی) پر مسح: خمار پر مسح کچھ شرطوں کے ساتھ جائز ہے: ۱) اوڑھنی عورت کے سر پر ہو۔ ۲) حلق کے نیچے سے لے کر باندھی گئی ہو۔ ۳) طہارت صغری کے لیے مسح کیا جا رہا ہو۔ ۴) طہارت پانی سے حاصل کی جا رہی ہو۔ ۵) عادتاً چھپے رہنے والے سر کے حصے کو چھپائے ہو۔

مسح کی مدت: مسح کی مدت مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات اور مسافر کے لیے تین دن اور تین رات ہے، بشرطیکہ مسافت قصر کا سفر ہو۔

مسح کی ابتدا: موزہ پہننے کے بعد جب حدث لاحق ہو تو پہلی بار مسح کرنے سے لے کر دوسرے دن بعینہ اس وقت تک، یعنی مقیم کے لیے چوبیس (۲۴) گھنٹے۔

فائدہ: جس شخص نے سفر میں مسح کیا، پھر مقیم ہوگیا یا حالتِ اقامت میں مسح کیا، پھر سفر شروع کر دیا یا ابتدائے مسح کے بارے میں شک میں مبتلا ہوگیا تو وہ مقیم کی طرح مسح کرے گا۔

جبیرہ (پٹی) پر مسح کرنا: جبیرہ سے مراد وہ لکڑیاں ہیں جو ہڈی وغیرہ کے جوڑنے کے لیے باندھی جاتی ہیں، چنانچہ ان پر مسح کرنا چند شرطوں کے ساتھ جائز ہے: ۱) ان کی ضرورت ہو۔ ۲) ضرورت کی جگہ سے زیادہ نہ ہوں۔ ۳) ان پر مسح کرنے اور باقی اعضاء کے دھونے میں موالات (پے در پے کرنے) کو مدنظر رکھا جائے۔ اگر جبیرہ ضرورت کی جگہ سے آگے بڑھی ہوئی ہے تو اس کا زائل کرنا ضروری ہے اور اگر اس کا زائل کرنا باعث ضرر ہو تو اس زائد حصے پر بھی مسح کرنا جائز ہے۔

موزے پر مسح کی مقدار: دونوں پاؤں کی انگلیوں سے لے کر پنڈلی تک اکثر اوپر کا حصہ، دونوں ہاتھوں کی کھلی ہوئی انگلیوں سے مسح کیا جائے گا۔

چند فائدے: ✱ افضل یہ ہے کہ دونوں موزوں پر دائیں جانب کو مقدم کیے بغیر ایک ساتھ مسح کیا جائے۔ ✱ موزوں کے نچلے حصے یا پیچھے کے حصے کا مسح سنت نہیں ہے بلکہ اگر صرف انہی پر اکتفا کیا گیا تو کافی نہ ہوگا۔ ✱ چمڑے کے موزوں کا دھونا یا ایک سے زائد بار مسح کرنا مکروہ ہے۔ ✱ عمامہ اور خمار کے اکثر حصے کا مسح ضروری ہے۔

نواقضِ وضو، یعنی وضو کو توڑنے والی چیزیں: ۱) پیشاب اور پاخانے کے راستے سے نکلنے والی چیز، خواہ وہ پاک ہو، جیسے ہوا اور منی یا ناپاک ہو، جیسے پیشاب، مذی اور پاخانہ۔ ۲) نیند یا بے ہوشی کی وجہ سے عقل کا زائل ہو جانا، البتہ ہلکی نیند، جو بیٹھ کر یا کھڑے کھڑے ہو تو اس سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ ۳) قبل و دُبر کے علاوہ کسی اور راستے سے پیشاب اور پاخانے کا نکلنا۔ ۴) پیشاب اور پاخانے کے علاوہ کسی اور نجس چیز کا کثیر مقدار میں جسم سے نکلنا، جیسے زیادہ خون۔ ۵) اونٹ کا گوشت کھانا۔ ۶) ہاتھ سے شرمگاہ کو چھونا۔ ۷) مرد کا عورت کو یا عورت کا مرد کو شہوت سے بلا حجاب چھونا۔ ۸) دین سے مرتد ہو جانا۔ **جسے اپنی طہارت کا یقین ہو اور اسے حدث (خروجِ ریح وغیرہ) کے بارے میں شک ہو جائے یا اس کے برعکس ہو تو اسے چاہیے کہ اپنے یقین پر باقی رہے۔**

غسل کا بیان: غسل کے اسباب (غسل کو واجب کرنے والی چیزیں): ۱) شہوت سے منی کا خروج یا نیند کی حالت میں شہوت سے یا بلا شہوت منی کا خروج (احتلام ہونا)۔ ۲) مرد کے ختنے (عضوِ تناسل کی سپاری) کا عورت کی شرم گاہ میں داخل ہونا، خواہ انزال نہ ہو۔ ۳) کافر کا اسلام قبول کرنا، خواہ وہ مرتد ہوا ہو۔ ۴) حیض کا خون آنا۔ ۵) نفاس کا خون آنا۔ ۶) مسلمان کا وفات پا جانا۔

غسل کے فرائض: غسل کے لیے بطور فرض کے تو صرف اتنا کافی ہے کہ پورے بدن پر پانی بہایا جائے اور ناک و منہ میں پانی ڈالا جائے، البتہ غسل کامل نو چیزوں سے حاصل ہوتا ہے: ۱) نیت کرنا۔ ۲) بسم اللہ کہنا۔ ۳) برتن میں ہاتھ ڈالنے سے قبل دونوں ہاتھوں کو کلائیوں تک دھونا۔ ۴) شرم گاہ اور اس سے لگی گندگی کو صاف کرنا۔ ۵) وضو کرنا۔ ۶) اپنے سر پر تین لپ پانی بہانا۔ ۷) پورے بدن پر پانی بہانا۔ ۸) دونوں ہاتھوں سے بدن کو رگڑنا۔ ۹) ہر عمل دائیں طرف سے شروع کرنا۔

جسے حدثِ اصغر لاحق ہو، یعنی اس کا وضو ٹوٹ گیا ہو تو اس پر درج ذیل چیزیں حرام ہیں: ۱) قرآن مجید کا چھونا۔ ۲) نماز پڑھنا۔ ۳) طواف کرنا۔

اور جسے حدثِ اکبر لاحق ہو، یعنی اس پر غسل واجب ہو تو اس پر مذکورہ چیزوں کے علاوہ درج ذیل چیزیں بھی حرام ہیں: ۴) قرآن پڑھنا۔ ۵) مسجد میں ٹھہرنا۔ حالتِ جنابت میں بغیر وضو کے سونا اور غسل میں فضول خرچی سے کام لینا مکروہ ہے۔

تیمم کا بیان: تیمم کی شرطیں: ۱) پانی کا حصول دشوار ہو۔ ۲) مٹی پاک اور مباح ہو، اس پر غبار ہو اور جلی ہوئی نہ ہو۔

تیمم کے ارکان: ۱) پورے چہرے کا مسح کرنا۔ ۲) اس کے بعد کلائیوں تک دونوں ہاتھوں کا مسح کرنا۔ ۳) ترتیب قائم رکھنا۔ ۴) موالات، یعنی پے در پے کرنے کا اہتمام رکھنا۔

تیمم کی سنتیں: ۱) طہارت کبریٰ، یعنی غسل کے لیے تیمم کر رہا ہے تو ترتیب وَموالات قائم رکھنا۔ ۲) آخری وَقت تک مؤخر کرنا۔ ۳) وُضو کے بعد پڑھی جانے وَالی دعا پڑھنا۔ **تیمم کے مکروہات:** زمین پر بار بار ہاتھ مارنا۔

تیمم کا طریقہ: نیت کر کے بسم اللہ پڑھے اوْر دونوں ہاتھوں کو زمین پر ایک بار مارے، اس کے بعد پہلے اپنے چہرے کا مسح کرے اس طرح کہ اپنی ہتھیلیوں کو چہرے اور داڑھی پر پھیرے، پھر دونوں ہتھیلیوں کا مسح کرے: دائیں ہتھیلی کی پشت کا بائیں ہتھیلی کے داخلی حصے اوْر بائیں ہتھیلی کی پشت کا دائیں ہتھیلی کے داخلی حصے سے مسح کرے

نجاست کا دوْر کرنا: نجاست کا دوْر کرنا: نجاست کی دو قسمیں ہیں: 1 عینی: جن کی تطہیر ممکن نہ ہو، جیسے خنزیر۔ اسے جتنا دھویا جائے پاک نہیں ہوگا۔ 2 حکمی: کسی ایسی جگہ، جو اصلاً پاک ہو پر پڑنے وَالی نجاست، جیسے کپڑے اوْر زمین پر پڑنے وَالی نجاست۔

چیزیں		حکم
حیوانات	نجس	کتا، خنزیر اوْر ان دونوں سے پیدا ہونے وَالے جانور اوْر ہر وہ پرندہ اوْر چوپایہ، جو خلقت میں بلی سے بڑا ہو اوْر ان کا گوشت نہ کھایا جاتا ہو حکم: اس قسم کے حیوانات ان کے تمام اجزاء پیشاب، پاخانہ، لعاب، پسینہ، منی، دوْدھ، رینٹ اوْر قے وَغیرہ نجس ہیں۔
	طاہر اوْر پاک	1) انسان۔ حکم: اس کے تمام فضلات، جیسے منی، پسینہ، لعاب، دوْدھ، بلغم، عورت کی شرمگاہ کی رطوبت پاک ہیں، البتہ پیشاب یا خانہ، مذی، وَدی اوْر خون ناپاک ہے۔
		2) جن جانوروْں کا گوشت حلال ہے: ان کے تمام فضلات طاہر ہیں، جیسے پیشاب، گوبر، منی، دوْدھ، پسینہ، لعاب، رینٹ، قے، مذی اوْر وَدی سب پاک ہیں۔
		3) جن جانوروْں سے بچنا مشکل ہو، جیسے گدھا، بلی، چوہا وَغیرہ۔ حکم: ان کا فقط پسینہ اوْر لعاب پاک ہے۔
مردار		انسان، مچھلی اوْر ٹڈی کے سوا ہر جانور کے مردے ناپاک ہیں۔ اسی طرح وہ جاندار جن میں بہنے وَالا خون نہیں ہوتا، جیسے بچھو، مکھی اوْر مچھر ان کے مردے بھی پاک ہیں۔
جامد چیزیں		زمین اوْر پتھر وَغیرہ: حکم: ہر قسم کے جامد، جیسے زمین اوْر پتھر پاک ہیں۔ اس سے قبل ذکر شدہ (ناپاک جانوروْں کی) جامد چیزیں اس حکم سے مستثنیٰ ہیں۔

چند فائدے: * خون، پیپ اوْر کچ لہو (خون ملا پیپ) ناپاک ہیں اوْر اگر یہ چیزیں کسی پاک جانور کی ہیں تو نماز وَغیرہ میں اس کی تھوڑی مقدار معاف ہے۔ * دو قسم کا خون پاک ہے، مچھلی کا خون، ذبح کیے ہوئے جانور کا وہ خون جو گوشت اوْر رگوں میں باقی رہ گیا ہو۔ * حلال جانور کا جو حصہ اس کی زندگی میں کاٹ لیا گیا، علقہ (جما ہوا خون) اوْر مضغہ (لوتھڑا) سب ناپاک ہیں۔ * ناپاکی زائل کرنے کے لیے نیت شرط نہیں ہے، چنانچہ اگر بارش ہونے سے نجاست دوْر ہو گئی تو وہ پاک ہو جائے گی۔ * نجاست کو چھو لینے اوْر روندنے سے وُضو نہیں ٹوٹتا، صرف اتنا ضروْری ہے کہ اسے زائل کر دیا جائے اوْر جسم اوْر کپڑے میں جہاں کہیں لگی ہو اسے صاف کر دیا جائے۔ * نجاست پاک ہو جائے گی، بشرطیکہ: 1) پاک پانی سے دھوئی جائے۔ 2) اگر نچوڑنا ممکن ہو تو دھونے وَالے پانی سے باہر نچوڑا جائے۔ 3) اگر دھونا میسر نہ ہو تو کھرچ کر زائل کر دی جائے۔ 4) اگر کتے کی نجاست ہے تو سات بار پانی سے دھویا جائے اوْر آٹھویں بار مٹی یا صابن کا استعمال کیا جائے۔ **چند ضروْری باتیں:** * زمین پر پڑی نجاست اگر بہنے وَالی ہے، جیسے پیشاب وَغیرہ تو اس پر اتنا پانی بہا دینا کافی ہے جس سے اس کا رنگ اوْر بو جاتی رہے اوْر اگر اس نجاست کا کوئی وُجود ہے، جیسے پاخانہ وَغیرہ تو اس کے وُجود اوْر اثر دونوں کا زائل کرنا ضروْری ہے۔ * اگر نجاست کا دوْر کرنا بغیر پانی کے ناممکن ہے تو اس کا پانی سے دھونا ضروْری ہے۔ اگر نجاست کی جگہ بھول جائے تو اتنی دوْر تک دھونا وَاجب ہے کہ جائے نجاست کے صاف ہونے کا یقین ہو جائے۔ * اگر کسی نے نفل نماز پڑھنے کے لیے وُضو کیا تو اس وُضو سے فرض نماز پڑھنا جائز ہے۔ * نیند سے بیدار ہونے کے بعد اوْر ہوا خارج ہونے سے استنجا کرنا وَاجب نہیں ہے کیونکہ ''ہوا'' پاک ہے، اس پر وُضو اس وَقت وَاجب ہے جب نماز وَغیرہ کا ارادہ کرے۔

عورتوں کے احکام

عورتوں کے فطری خون (حیض اور استحاضہ) کے احکام

مسئلہ	حکم
عورت کو حیض آنے کی کم از کم اور زیادہ سے زیادہ عمر کیا ہے؟	کم از کم عمر نو سال ہے، اگر اس سے قبل اس کی شرم گاہ سے خون آئے تو وہ استحاضہ کا خون ہے، اور زیادہ عمر کی کوئی حد نہیں ہے۔
ایام حیض کی کم از کم مدت کیا ہے؟	ایک رات اور دن (چوبیس گھنٹے)، اگر اس سے کم وقت کے لیے خون آئے تو وہ استحاضہ کا خون ہے۔
ایام حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت	پندرہ دن ہے، اگر خون اس مدت سے تجاوز کر جائے تو وہ استحاضہ کا خون ہوگا۔
دو حیض کے درمیان مدت طہارت	تیرہ ایام ہیں، اگر یہ مدت پوری ہونے سے قبل ہی خون ظاہر ہو جائے تو وہ خون استحاضہ[1] ہوگا۔
عام عورتوں میں مدت حیض؟	چھ یا سات ایام۔
عام عورتوں میں مدت طہر؟	تیئیس یا چوبیس دن۔
کیا دوران حمل جاری ہونے والا خون حیض ہوگا؟	حاملہ عورت سے جو خون، گدلا پانی[2] یا پیلا پانی آتا ہے وہ استحاضہ ہوگا۔
حائضہ عورت کو کب معلوم ہوگا کہ وہ پاک ہوگئی ہے؟	اس بارے میں عورتیں دو قسم پر ہیں: 1) سفید مادہ[3] دیکھنے پر، اگر وہ اس سے قبل اسے دیکھتی رہی ہے۔ 2) اور جو سفید مادہ نہیں دیکھتی تو خون، گدلا پانی اور پیلا پانی رکنے اور سوکھ جانے سے اندازہ کرے گی۔
ایام طہر میں عورت کی شرمگاہ سے نکلنے والی رطوبت کا کیا حکم ہے؟	اگر وہ مادہ صاف اور لیس دار ہے تو وہ پاک ہے اور اگر خون، گدلا یا پیلا مادہ ہے تو وہ ناپاک ہے، ان تمام سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، اگر یہ چیزیں برابر جاری رہیں تو وہ استحاضہ ہے۔
عورت کی شرمگاہ سے نکلنے والے گدلے یا پیلے پانی کا حکم؟	اگر وہ حیض سے متصل آگے یا پیچھے ہے تو اس کا شمار حیض میں ہے۔ اور اگر حیض سے منفصل ہے تو استحاضہ ہے۔
جس عورت کے ایام حیض ہر ماہ متعین ہیں لیکن وہ مدت پوری ہونے سے قبل پاک ہوگئی	جب خون رک گیا اور عورت پاک ہوگئی تو اس پر پاک ہونے کا حکم لگے گا اگرچہ اتنے دن پورے نہیں ہوئے جتنے دن عادتاً اسے خون آیا کرتا تھا۔
حیض کا اپنے وقت معتاد سے آگے یا پیچھے ہونا	جس خون میں حیض کے اوصاف موجود ہوں وہ حیض ہی ہوگا، وہ جس وقت بھی ہو بشرطیکہ دو خون کے درمیان تیرہ دن سے زیادہ (کم از کم مدت طہارت) کا فاصلہ ہو، ورنہ استحاضہ شمار ہوگا۔
حیض کا اپنے مقررہ حد سے کم یا زیادہ ہونا	وہ حیض ہی ہے، بشرطیکہ حیض کی اکثر مدت سے تجاوز نہ کرے (جو کہ پندرہ ایام ہیں)۔
کسی عورت کا خون اگر ایک لمبی مدت تک جاری رہے، مثلاً: ایک ماہ یا اس سے بھی زیادہ	اس کی تین صورتیں ہیں: 1) اگر عورت ہر ماہ اپنے حیض کا وقت اور اس کے ایام کی تعداد کو جانتی ہے تو وہ اپنے وقت اور ایام کی تعداد کے مطابق ایام حیض شمار کرے گی، اس کا خون متمیز ہو یا نہ ہو۔ 2) اگر کوئی عورت حیض کے وقت کو جانتی ہے لیکن ایام کی تعداد اسے معلوم نہیں تو وہ حیض کے ایام کی غالب تعداد چھ یا سات دن اپنے سابقہ اوقات کے مطابق حیض شمار کرے گی۔ 3) اپنے حیض کے ایام کو تو جانتی ہے لیکن ہر ماہ حیض آنے کے وقت کو نہیں جانتی تو وہ اپنے معلوم ایام کو ہر اسلامی مہینے کے شروع میں سمجھ کر گنتی پوری کرے۔

1 حیض: وہ طبعی خون، جو بحالت صحت عورت کو آئے اور اس کا سبب بچے کی پیدائش نہ ہو۔
استحاضہ: وہ خون ہے جو رحم کے نچلے حصے میں موجود ''عاذل'' نامی رگ سے کسی بیماری کی وجہ سے بہتا ہے۔ حیض اور استحاضہ میں مندرجہ ذیل فرق ہیں: حیض کا خون گہرا سرخی سیاہی مائل ہوتا ہے اور استحاضہ کا خون نکسیر کے خون جیسا بالکل سرخ ہوتا ہے۔ حیض کا خون گاڑھا ہوتا ہے، بسااوقات اس کے ساتھ جما ہوا خون آتا ہے جبکہ استحاضہ کا خون زخم سے بہنے والے خون کی طرح پتلا ہوتا ہے۔ حیض کا خون غالبا بدبودار ہوتا ہے اور استحاضہ کے خون کی بو عام خون کی سی ہوتی ہے۔ حیض کا حکم: حائضہ عورتوں پر وہ تمام امور حرام ہیں، جو حدث اکبر والے پر حرام ہیں، جیسے نماز، مسجد میں ٹھہرنا، تلاوت قرآن اور روزہ وغیرہ۔ اسی طرح حائضہ سے جماع، اور اسے طلاق دینا بھی حرام ہے۔

2 گدلا پانی (کدرۃ): اس سے مراد وہ معمولی خون ہے جو عورت کی شرمگاہ سے نکلتا ہے، اس کا رنگ گہرا براؤن ہوتا ہے۔
پیلا پانی (صفرۃ): اس سے مراد وہ خون ہے جس کا رنگ پیلے پن کی طرف مائل ہوتا ہے۔

3 قصہ بیضاء (سفید رنگت والا پانی): یہ ایک سفید مادہ ہے جو حیض سے پاکی کے بعد عورت کی شرمگاہ سے نکلتا ہے، یہ مادہ پاک ہے، البتہ اس کے نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

عورتوں کے فطری خون (نفاس) کے احکام

مسئلہ	حکم
اگر عورت بچہ جنے اور خون نہ آئے؟	احکام نفاس لاگو نہ ہوں گے۔ اس پر غسل واجب ہوگا نہ اس کا روزہ ٹوٹے گا۔
جب زچگی کی علامت ظاہر ہوں تو ان کا حکم؟	زچگی سے کچھ دیر پہلے جو خون و پانی تکلیف و درد کے ساتھ دکھائی دے اس کا حکم نفاس کا نہیں ہے بلکہ وہ استحاضہ ہے۔
زچگی کے دوران میں نکلنے والے خون کا حکم؟	یہ خون نفاس ہے اگرچہ بچہ باہر نہ آیا ہو یا بچے کا کچھ حصہ باہر آیا ہو، اس دوران میں عورت پر جس نماز کا وقت گزرے گا اس کی قضا واجب نہیں ہے۔
نفاس کے دنوں کا شمار کب سے ہونا چاہیے؟	جب بچہ اپنی ماں کے پیٹ سے مکمل طور پر باہر آجائے۔
نفاس کی کم از کم مدت کتنی ہے؟	کم از کم مدت کی کوئی حد نہیں ہے، چنانچہ اگر زچگی کے فوراً بعد خون بند ہوجائے تو عورت پر واجب ہے کہ غسل کر کے نماز پڑھے اور چالیس دن کا انتظار نہ کرے۔
نفاس کی زیادہ سے زیادہ مدت کیا ہے؟	چالیس دن ہے، چنانچہ اگر مدت اس سے بڑھ گئی تو اس کی پروا کیے بغیر غسل کر کے نماز پڑھنا واجب ہوگا الا یہ کہ حمل سے قبل حیض کا جو وقت تھا اس سے موافقت ہو تو یہ حیض کا خون شمار ہوگا۔
جو دو یا اس سے زیادہ بچے جنے تو اس کا حکم؟	پہلے بچے کی ولادت سے نفاس کے ایام شمار کرے گی۔
ناقص الخلقت بچے کی ولادت کے بعد خون آنے کا کیا حکم ہے؟	اگر حمل کی مدت 80 دن یا اس سے کم ہو تو یہ خون استحاضہ ہے اور اگر حمل کی مدت 90 دن سے زیادہ ہے تو یہ خون نفاس کا ہے اور اگر 80 دن اور 90 دن کے بیچ کا مرحلہ ہے تو خلقت پر حکم معلق ہوگا، یعنی اگر انسان کی خلقت ظاہر ہے تو نفاس کا حکم ہوتا ہے اور اگر خلقت انسانی ظاہر نہیں ہے تو استحاضہ ہوگا۔
اگر زچہ چالیس دن سے قبل پاک ہوگئی، پھر چالیس دن پورے ہونے سے قبل خون واپس آگیا تو ایسی زچہ کا حکم؟	نفاس کے چالیس دن کے اندر جب بھی عورت علامت طہر دیکھے گی وہ طہر ہی شمار ہوگا جس کے بعد غسل کر کے نماز پڑھے گی، اگر چالیس دن کے دوران میں دوبارہ خون ظاہر ہو تو اس کا حکم نفاس کا ہے یہاں تک کہ اس طرح مدت پوری ہوجائے۔

ضروری باتیں: * حیض و نفاس والی عورت پر ہر وہ کام حرام ہے جو حدثِ اکبر والے (جس پر غسل واجب ہو) پر حرام ہے۔ * استحاضہ والی عورت پر نماز پڑھنا واجب ہے لیکن ضروری ہے کہ ہر نماز کے لیے نیا وضو کرے۔ * اگر کوئی عورت حیض و نفاس سے سورج ڈوبنے سے قبل پاک ہو تو اس دن کی ظہر اور عصر کی قضا اس پر واجب ہے اور اگر طلوع فجر سے قبل پاک ہو تو اس رات کی مغرب و عشاء کی قضا ضروری ہے۔ * جب کسی عورت پر نماز کا وقت آیا لیکن نماز پڑھنے سے قبل حیض و نفاس لاحق ہوا تو اس نماز کی قضا اس پر ضروری نہیں ہے۔ * حیض و نفاس سے پاک ہونے کے بعد جب عورت غسل کرے گی تو اس غسل میں اس کے لیے اپنے بالوں کا کھولنا ضروری ہے، البتہ غسل جنابت میں بالوں کا کھولنا ضروری نہیں ہے۔ * استحاضہ والی عورت سے ہم بستر ہونا مکروہ ہے، البتہ اگر شوہر ضرورت مند ہے تو جائز ہے۔ * استحاضہ والی عورت کے لیے ضروری ہے کہ وہ حیض سے غسل کر کے ہر نماز کے لیے وضو کرے، وہ ایسا استحاضہ کی بیماری ختم ہونے تک کرے۔ * عورت کے لیے جائز ہے کہ اعمال حج و عمرہ کے لیے یا رمضان کا روزہ پورا کرنے کے لیے وقتی طور پر حیض کو روکنے والی دوا استعمال کر لے اس شرط کے ساتھ کہ یہ دوا اس کے لیے باعثِ ضرر نہ ہو۔

اسلام میں عورت کے احکام

اللہ تعالیٰ کے ہاں ایمان وعمل کے مطابق اجر وثواب اور فضیلت میں عورت مرد کی طرح ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے:
«إِنَّمَا النِّسَاءُ شَقَائِقُ الرِّجَالِ» "بلاشبہ عورتیں (عمومی احکام میں) مردوں کی مانند ہیں۔" (ابوداود) عورت اپنے حق کا مطالبہ کر سکتی ہے۔ اپنے اوپر ہونے والے ظلم کے خلاف آواز اٹھا سکتی ہے۔ کیونکہ دینی احکام کے خطاب میں مرد و عورت برابر ہیں، سوائے ان مسائل کے جن میں شریعت خود فرق بیان کر دے اور یہ احکام مشترک احکام کے مقابلے میں بہت تھوڑے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ شریعت نے مرد و عورت کی خلقت کے اعتبار سے خصوصیات کو مدنظر رکھا ہے۔ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:
﴿أَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ﴾ "کیا وہ نہیں جانتا جس نے پیدا کیا جبکہ وہ نہایت باریک بین اور باخبر ہے۔" (الملک: 14) چنانچہ کچھ امور و ذمہ داریاں عورت کے ساتھ خاص ہیں اور کچھ مردوں کے ساتھ۔ ان کی ایک دوسرے کی خصوصیات میں دخل اندازی زندگی کا توازن بگاڑ دیتی ہے۔ بلکہ عورت کو گھر میں رہتے ہوئے مرد کے برابر اجر و ثواب کا حق دار ٹھہرایا گیا ہے۔ سیدہ اسماء بنت یزید کہتی ہیں کہ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی جبکہ آپ اپنے صحابہ کے درمیان تشریف فرما تھے۔ اس نے کہا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں عورتوں کی ترجمان بن کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی ہوں۔ میں آپ پر قربان! میں جانتی ہوں کہ کائنات کی، مشرق و مغرب میں موجود، ہر عورت جس نے میرا آپ کی خدمت میں آنا سنا یا نہ سنا، اس کی رائے وہی ہوگی جو میری ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے آپ مردوں اور عورتوں کی طرف حق دے کر مبعوث فرمایا تو ہم آپ پر اور آپ کے معبود پر ایمان لائے جس نے آپ کو رسول بنایا۔ ہم عورتیں پابند اور پردہ نشین ہیں، تمہارے گھروں میں بیٹھ رہنے والیاں، تمہاری خواہشات کی تکمیل کا ذریعہ، تمہاری اولاد کو اٹھانے والیاں ہیں۔ اور تم اے مردوں کے گروہ، نماز، جمعہ، باجماعت نماز مریضوں کی تیمار داری، جنازوں میں حاضری، بار بار حج کے ساتھ ہم پر فضیلت لے جاتے ہو اور ان سب سے بڑھ کر جہاد کی فضیلت کو بھی صرف تم ہی سمیٹتے ہو۔ جب کہ صورت حال یہ ہے کہ تم میں سے کوئی مرد حج، عمرے یا جہاد کے لیے جاتا ہے تو ہم تمہارے مال کی حفاظت کرتی ہیں، تمہارے لیے کپڑے سیتی ہیں تمہاری اولاد کی پرورش کرتی ہیں۔ اللہ کے رسول کیا ہم اجر و ثواب میں تمہارے ساتھ شریک نہیں؟ راوی کہتے ہیں: یہ سن کر نبی ﷺ اپنے صحابہ کی طرف متوجہ ہوئے اور رخ انور ان کی جانب کر کے فرمایا: "کیا تم نے اس عورت کی گفتگو سے اچھی گفتگو کبھی سنی ہے جو اسنے اپنے دین کے مسائل دریافت کرنے میں کی ہے؟" انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! ہم نہیں سمجھتے تھے کہ کوئی عورت اتنی عمدہ گفتگو کر سکتی ہے۔ پھر نبی ﷺ اس کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: "اے خاتون! جاؤ اور دیگر عورتوں کو بھی بتا دو کہ تم میں سے کسی ایک کا اپنے شوہر سے حسن سلوک، اس کی خوشنودی کی طلب اور اس کی موافقت اور پیروی ان تمام مذکورہ اعمال کے برابر ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ وہ عورت واپس گئی تو خوشی سے لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر کہہ رہی تھی۔ (سنن الکبری للبیہقی) ایک روایت میں ہے کچھ عورتیں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: اللہ کے رسول! مرد جہاد کے ذریعے سے فضیلت لے گئے۔ ہمارے لیے کوئی عمل ایسا نہیں جس کے ساتھ ہم جہاد فی سبیل اللہ کا ثواب حاصل کر سکیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارا گھر میں کام مجاہدین کے عمل جہاد کے برابر ہے۔ (سنن الکبری للبیہقی) بلکہ قریبی خاتون کے ساتھ حسن سلوک کرنے والے کے لیے بہت بڑے اجر کی بشارت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے دو بیٹیوں یا دو بہنوں یا دو قریبی عورتوں پر ثواب کی امید سے خرچ کیا یہاں تک کہ اللہ انھیں کافی ہوگیا یا وہ اس سے بے نیاز ہوگئیں تو وہ دونوں اس کے لیے جہنم سے رکاوٹ ہوں گی۔" (مسند احمد، طبرانی)

عورتوں کے بعض احکام:

* کسی مرد کا اجنبی عورت کے ساتھ علیحدگی اختیار کرنا حرام ہے الاّ یہ کہ اس عورت کا کوئی محرم رشتہ دار ساتھ ہو۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے: ''کوئی مرد کسی (اجنبی) عورت کے ساتھ علیحدگی ہرگز اختیار نہ کرے الاّ یہ کہ اس کا کوئی محرم ساتھ ہو۔'' (بخاری و مسلم)

* عورت کے لیے مسجد میں نماز ادا کرنا جائز ہے، البتہ اگر فتنے کا ڈر ہو تو مکروہ ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا فرمان ہے: جو کچھ عورتوں نے کرنا شروع کر دیا ہے اگر رسول اللہ ﷺ اس کا مشاہدہ فرما لیتے تو انھیں ضرور مسجدوں میں جانے سے روک دیتے جیسا کہ بنی اسرائیل کی عورتوں کو روک دیا گیا تھا۔ (بخاری و مسلم) جس طرح مرد کی نماز مسجد میں کئی گنا زیادہ ثواب کا باعث ہے اسی طرح عورت کے لیے گھر میں نماز پڑھنا زیادہ باعث اجر ہے۔ ایک عورت نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: اللہ کے رسول! میں آپ کے ساتھ نماز پڑھنا چاہتی ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم جانتی ہو کہ تمھیں میرے ساتھ نماز پڑھنا محبوب ہے حالانکہ تیرا بند گھر میں نماز پڑھنا تیرے حجرے میں نماز پڑھنے سے افضل ہے اور حجرے میں نماز پڑھنا تیرے صحن والے گھر میں نماز پڑھنے سے افضل ہے اور تیرا صحن والے گھر میں نماز پڑھنا قبیلے کی مسجد میں نماز پڑھنے سے افضل ہے اور قوم کی مسجد میں نماز پڑھنا تیرے لیے میری اس مسجد میں نماز پڑھنے سے افضل ہے۔'' (مسند احمد) اور نبی ﷺ کا ارشاد ہے: ''عورتوں کی بہترین مسجدیں ان کے گھر ہیں۔'' (مسند احمد)

* عورت پر اس وقت تک حج و عمرہ فرض نہیں جب تک اس کے ساتھ جانے کے لیے کوئی محرم نہ ہو اور محرم کے بغیر اس کے لیے سفر بھی جائز نہیں ہے کیونکہ آپ ﷺ کا فرمان ہے: ''کوئی عورت محرم کے بغیر تین راتوں سے زیادہ سفر نہ کرے۔'' (بخاری و مسلم)

* عورت کے لیے کثرت سے قبرستان جانا اور جنازوں کے ساتھ نکلنا حرام ہے اس کی دلیل نبی ﷺ کا فرمان ہے: ''اللہ کی لعنت ہو ان عورتوں پر جو کثرت سے قبروں کی زیارت کرتی ہیں۔'' (ترمذی) سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ہمیں جنازوں کے پیچھے جانے سے منع کیا گیا لیکن سختی نہیں کی گئی۔ (مسلم)

* عورت اپنے سر کے بالوں کو کسی بھی کلر کے ساتھ رنگ سکتی ہے، البتہ کالا رنگ کرنا مکروہ ہے خصوصاً جب اس سے منگنی کا پیغام دینے والے کو دھوکا دینا مقصود ہو۔

* عورت کے لیے اللہ تعالیٰ نے وراثت میں جو حق رکھا ہے، وہ حق اسے دینا ضروری ہے اور روکنا حرام ہے۔ نبی ﷺ سے مروی ہے، آپ نے فرمایا: ''جس نے وارث کی میراث روک لی اللہ تعالیٰ روز قیامت جنت سے اس کی میراث ختم کر دے گا۔'' (ابن ماجہ)

* خاوند پر بیوی کا خرچ لازم ہے اور اس سے مراد دستور کے مطابق کھانے پینے اور رہائش و لباس کی ہر وہ چیز ہے جس کے بغیر عورت کا گزارا نہ ہو۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿لِيُنفِقْ ذُو سَعَةٍ مِّن سَعَتِهِ ۖ وَمَن قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ فَلْيُنفِقْ مِمَّا آتَاهُ اللَّهُ﴾ ''چاہیے کہ آسائش والا اپنی وسعت کے مطابق خرچ کرے اور جس کی روزی تنگ ہو تو وہ اللہ کے دیے ہوئے میں سے (اپنی وسعت کے مطابق) خرچ کرے۔'' (الطلاق: 65) اگر کسی عورت کا شوہر نہیں ہے تو اس کے اخراجات پورے کرنا اس کے باپ، بھائی یا بیٹے کی ذمہ داری ہے۔ اگر اس کا کوئی قریبی نہ ہو تو دیگر لوگوں کے لیے مستحب ہے کہ وہ اس کی ضروریات پوری کریں جیسا کہ حدیث نبوی ہے: ''بے شوہر عورتوں اور مسکینوں کے لیے دوڑ دھوپ کرنے والا اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے یا رات کو قیام کرنے والے اور دن کو روزہ رکھنے والے کی طرح ہے۔'' (بخاری و مسلم)

* عورت اپنے چھوٹے بچے کی پرورش کی اس وقت تک زیادہ حق دار ہے جب تک شادی نہیں کرتی۔ اس دوران بچے کے والد کی ذمہ داری ہے کہ جب تک بچہ اس کی گود میں ہے اس کو خرچ دے۔
* عورت کو سلام میں پہل کرنا مستحب نہیں خصوصاً جب وہ جوان ہو یا کسی فتنے کا ڈر ہو۔
* عورت کے لیے ہر ہفتے زیر ناف بال اور بغلوں کے بال صاف کرنا مستحب ہے اسی طرح ہر ہفتے ناخن کاٹنا بھی مستحب ہے اور انھیں چالیس دن سے زیادہ ترک کرنا مکروہ ہے۔
* عورت (یا مرد) کے لیے چہرے کے بال نوچنا، اسی طرح ابرو کے بال اکھیڑنا حرام ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: « لَعَنَ اللّٰهُ النَّامِصَة والمتَنَمِّصَة »''اللہ تعالیٰ لعنت کرے چہرے کے بال اکھیڑنے اور اکھڑوانے والی پر۔'' (سنن ابی داود)
* سوگ منانا: شوہر کے علاوہ کسی اور میت پر تین دن سے زیادہ سوگ منانا عورت کے لیے حرام ہے، کیونکہ نبی ﷺ کا فرمان ہے: ''اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھنے والی کسی عورت کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنے شوہر کے علاوہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ منائے۔'' (مسلم) البتہ اپنے شوہر پر چار ماہ اور دس دن تک سوگ منانا واجب ہے۔ سوگ کی مدت میں عورت پر واجب ہے کہ ہر قسم کی زینت اور خوشبو سے پرہیز کرے، جیسے زعفران لگانا، زیور پہننا، خواہ ایک انگوٹھی ہی کیوں نہ ہو، زینت بھرے رنگین لال پیلے کپڑے استعمال کرنا، مہندی اور میک اپ وغیرہ کے ذریعے سے حسن سنوارنا، سرمہ اور خوشبودار تیل وغیرہ لگانا۔ البتہ ناخن کاٹنا، غیر ضروری بالوں کو زائل کرنا اور غسل کرنا جائز ہے۔ سوگ منانے والی عورت کے لیے کسی خاص رنگ کا کپڑا ضروری نہیں ہے، جیسے کالا رنگ۔ عورت عدت کے ایام اسی گھر میں گزارے گی جس گھر میں شوہر کے انتقال کے وقت وہ موجود تھی، بلا ضرورت کسی اور گھر میں منتقل ہونا حرام ہے، دن کے علاوہ بلا کسی حاجت اپنے گھر سے باہر نہیں نکلے گی۔
* عورت کے لیے کسی مجبوری کے بغیر سر کے بال منڈوانا حرام ہے اور بال چھوٹے کروانے جائز ہیں بشرطیکہ مردوں کے مشابہ نہ ہوں۔ حدیث نبوی ہے: ''رسول اللہ ﷺ نے ان عورتوں پر لعنت کی ہے جو مردوں کی مشابہت اختیار کرتی ہیں۔'' (ترمذی) اسی طرح کافر عورتوں کی مشابہت نہ ہو کیونکہ حدیث نبوی ہے: ''جس نے کسی قوم سے مشابہت اختیار کی وہ انھی میں سے ہے۔'' (ابوداود)
* عورت جب گھر سے نکلے تو اس پر فرض ہے کہ وہ ایسی چادر سے اپنا بدن ڈھانپ کر نکلے جس میں درج ذیل شروط پائی جائیں:
1) چادر پورے بدن کو ڈھانپنے والی ہو۔ 2) بذات خود زینت نہ ہو۔ 3) موٹی ہو، باریک نہ ہو کہ اس کے اندر سے نظر آئے۔
4) کھلی ہو تنگ نہ ہو۔ 5) خوشبودار نہ ہو۔ 6) مردوں کے لباس کے مشابہ نہ ہو۔ 7) کافر عورتوں کے لباس کے مشابہ نہ ہو۔
8) شہرت کا لباس نہ ہو، یعنی نہ بہت زیادہ اعلیٰ نہ گھٹیا۔ اور ایسا لباس پہننا بھی حرام ہے جس میں کسی انسان یا حیوان کی تصویر ہو۔ اسی طرح تصویر والے پردے بنانا، نیز ایسے کپڑے کی خرید و فروخت بھی حرام ہے۔

عورت کے دوسروں سے پردے کی تین قسمیں ہیں: 1) **خاوند:** عورت کو اپنے خاوند سے کسی چیز کا پردہ نہیں ہے۔
2) **عورتیں اور محرم مرد:** جو چیزیں عموماً ظاہر ہوں وہ انھیں دیکھ سکتے ہیں، مثلاً: چہرہ، بال، گردن، ہاتھ، کلائی اور قدم وغیرہ۔
3) **غیر محرم مرد:** غیر محرم مردوں کے لیے عورت کے جسم کا کوئی حصہ دیکھنا جائز نہیں، البتہ ضرورت کے تحت جیسے منگنی یا علاج وغیرہ کے لیے جائز ہے کیونکہ عورت کا فتنہ اس کا چہرہ ہے۔ فاطمہ بنت منذر رضی اللہ عنہا کا قول ہے: ہم اپنے چہروں کو مردوں سے ڈھانپ لیتی تھیں۔ (مستدرک حاکم) اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا فرمان ہے: قافلے ہمارے قریب سے گزرتے جبکہ ہم رسول اللہ ﷺ

کے ساتھ احرام میں تھیں۔ چنانچہ جب وہ ہمارے برابر آتے تو ہم اپنی چادریں سر سے چہرے پر لٹکا لیتیں اور جب وہ آگے گزر جاتے تو ہم چہرہ ننگا کر لیتیں۔ (سنن ابی داود)

* **عدت کے مسائل:** عدت کئی طرح کی ہوتی ہے: 1) **حاملہ کی عدت:** اس کی عدتِ طلاق و عدتِ وفات وضع حمل ہے۔ 2) **عدت وفات:** جس عورت کا شوہر فوت ہو جائے اور وہ حاملہ نہیں ہے تو اس کی عدت چار مہینے اور دس دن ہے۔ 3) **جس عورت کو حیض آتا ہو اس کی عدت:** اس کی عدت طلاق تین حیض ہے۔ تیسرے حیض سے جب پاک ہو جائے گی تو اس کی عدت پوری ہو جائے گی۔ 4) **جس عورت کو حیض نہ آتا ہو:** اس کی عدت تین مہینے ہے۔

طلاق رجعی کی عدت گزارنے والی عورت پر اپنے شوہر کے یہاں سکونت اختیار کرنا واجب ہے اور شوہر کے لیے بھی اس کے جسم کے ہر حصے کو دیکھنا جائز ہے اور عدت پوری ہونے تک خلوت بھی جائز ہے۔ اس طرح ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ دونوں میں اتفاق پیدا کر دے۔ رجوع، شوہر کے ''میں نے رجوع کیا'' کہنے سے یا ہم بستر ہونے سے ثابت ہو گا۔ رجوع کے بارے میں بیوی کی رضامندی ضروری نہیں ہے۔

* عورت از خود اپنا نکاح نہیں کر سکتی۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے: ''**جس عورت نے ولی اور سرپرست کی اجازت کے بغیر از خود نکاح تو اس کا نکاح باطل ہے۔**'' (سنن ابی داود)

* عورت پر حرام ہے کہ وہ اپنے بالوں کے ساتھ کسی دوسرے کے بال ملائے، یعنی جعلی بال لگائے یا اپنے جسم کو چھید کر اس میں کوئی رنگ بھرے۔ یہ دونوں کام کبیرہ گناہ ہیں کیوں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ''**جعلی بال ملانے والی اور ملوانے والی، نیز جسم چھید کر رنگ بھرنے والی اور بھروانے والی پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔**'' (بخاری و مسلم)

* عورت کے لیے حرام ہے کہ بلاوجہ اپنے شوہر سے طلاق کا مطالبہ کرے۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: ''**جس عورت نے بغیر وجہ کے اپنے شوہر سے طلاق کا مطالبہ کیا تو اس پر جنت کی خوشبو بھی حرام ہے۔**'' (سنن ابی داود)

* عورت پر واجب ہے کہ وہ نیکی کے کاموں میں اپنے خاوند کی اطاعت کرے، بالخصوص جب وہ اسے اپنے بستر پر بلائے تو اس کے حکم کی تعمیل کرے۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: ''**جب شوہر اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلائے اور وہ آنے سے انکار کر دے جس کی وجہ سے اس کا شوہر غصے میں رات گزارے تو اس پر اللہ کے فرشتے صبح تک لعنت بھیجتے رہتے ہیں۔**'' (بخاری و مسلم)

* عورت کے لیے خوشبو لگا کر باہر نکلنا حرام ہے جبکہ اسے یہ معلوم بھی ہو کہ راستے میں اجنبی مرد ملیں گے۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: ''**عورت جب خوشبو لگا کر لوگوں کے پاس سے گزرے تاکہ وہ اس کی خوشبو محسوس کریں تو وہ ایسی، یعنی زانیہ ہے۔**'' (سنن ابی داود)

نماز سے متعلقہ مسائل

اذان اور اقامت: مقیم ہونے کی صورت میں مردوں پر اذان واقامت فرض کفایہ ہے، مسافر اور منفرد کے لیے سنت ہے اور عورتوں کے لیے مکروہ ہے۔ نماز کا وقت ہونے سے قبل دی گئی اذان کافی نہیں ہوگی، ہاں فجر کی پہلی اذان آدھی رات کے بعد جائز ہے۔

نماز کی شرطیں: 1) اسلام۔ 2) عقل۔ 3) تمیز۔ 4) بشرطِ استطاعت طہارت۔ 5) دخول وقت۔ ظہر کا وقت زوال سے لے کر ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہو جانے تک ہے، پھر عصر کا وقت (داخل ہوتا ہے) عصر کا وقتِ مختار ہر چیز کا سایہ اس کے دو مثل ہونے تک ہے، پھر غروب آفتاب تک وقتِ ضرورت ہے، اس کے بعد مغرب کا وقت ہے یہاں تک کہ افق کی سرخی زائل ہو جائے، پھر عشاء کا وقت ہے، عشاء کا وقت مختار آدھی رات تک ہے، اس کے بعد طلوع فجر تک وقتِ ضرورت رہتا ہے، پھر (طلوع فجر کے بعد سے) طلوع شمس تک فجر کا وقت ہے۔ 6) کسی کپڑے وغیرہ سے ستر[1] کا چھپانا۔ 7) بشرطِ استطاعت بدن، کپڑے اور جگہ کی ناپاکی سے پرہیز کرنا ہے۔ 8) حسبِ استطاعت استقبالِ قبلہ۔ 9) نیت۔

نماز کے ارکان: یہ چودہ ہیں: 1) فرض نماز میں بشرطِ استطاعت قیام کرنا۔ 2) تکبیر تحریمہ کہنا۔ 3) سورۂ فاتحہ پڑھنا۔ 4) ہر رکعت کا رکوع کرنا۔ 5) رکوع سے اٹھنا۔ 6) رکوع کے بعد مکمل طور پر کھڑا ہونا۔ 7) سات جوڑوں پر سجدہ کرنا۔ 8) دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا۔ 9) آخری تشہد پڑھنا۔ 10) اس کے لیے بیٹھنا۔ 11) آخری تشہد میں نبی ﷺ پر درود بھیجنا۔ 12) پہلا سلام پھیرنا۔ 13) عملی رکنوں میں اطمینان۔ 14) مذکورہ ارکان میں ترتیب۔

ان ارکان کے ادا کیے بغیر نماز صحیح نہ ہوگی اور اگر ان میں سے کوئی رکن چھوٹ جائے، خواہ عمداً ہو یا سہواً تو رکعت باطل ہو جائے گی۔

نماز کے واجبات: نماز کے واجبات کل آٹھ ہیں: 1) تکبیر تحریمہ کے علاوہ باقی تکبیرات۔ 2) امام اور منفرد کا «سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ» کہنا۔ 3) رکوع کے بعد «رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ» کہنا۔ 4) رکوع میں ایک بار «سبحان ربي العظيم» کہنا۔ 5) سجدے میں ایک بار «سبحان ربي الأعلى» کہنا۔ 6) دونوں سجدوں کے درمیان «ربِّ اغفرلي» کہنا۔ 7) تشہد اول پڑھنا۔ 8) اس کے لیے بیٹھنا۔

ان میں سے اگر کوئی واجب جان بوجھ کر چھوڑ دیا تو اس کی نماز باطل ہوگی اور اگر بھول کر چھوٹ گیا تو اس کے لیے سجدۂ سہو کرے۔

نماز کی سنتیں: سنتیں دو قسم کی ہیں: 1) قولی سنتیں 2) فعلی سنتیں۔ کسی بھی سنت کے چھوڑنے سے نماز باطل نہیں ہوتی۔

قولی سنتیں: دعائے استفتاح پڑھنا، اعوذ باللہ پڑھنا، بسم اللہ پڑھنا، آمین کہنا، جہری نماز میں جہری آمین کہنا۔ سورہ فاتحہ کے بعد جتنا میسر ہو قرآن کا کوئی اور مقام پڑھنا، (جہری نمازوں میں) امام کا بلند آواز میں قراءت کرنا، (مقتدی کے لیے جہراً قراءت منع ہے، البتہ منفرد کو اس کی اجازت ہے) «رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طيبًا مباركًا فيه مِلءَ السَّمٰوَاتِ وَمِلءَ الأرض ومِلءَ ما...» آخر تک پڑھنا، رکوع وسجدہ میں ایک بار سے زائد تسبیح کہنا، (ایک بار سے زائد دونوں سجدوں کے درمیان) «ربِّ اغفرلي» کہنا، سلام پھیرنے سے قبل دعا کرنا۔

فعلی سنتیں: تکبیر تحریمہ کے وقت، رکوع میں جاتے، رکوع سے اٹھتے اور تشہد اول سے اٹھنے کے بعد رفع یدین کرنا، حالت قیام میں دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر سینے کے نیچے رکھنا، سجدے کی جگہ نظر رکھنا، حالتِ قیام میں دونوں پیروں کے درمیان فاصلہ رکھنا،

---

[1] العورة (ستر): اس سے مراد انسان کی دونوں شرمگاہیں ہیں نیز جسم کا وہ حصہ جسے ظاہر کرنے میں شرم محسوس ہو۔ مرد سات سال کا ہو جائے تو اس کی دونوں شرمگاہیں ستر ہیں اور دس سال کا ہو تو اس کے لیے ناف سے گھٹنوں تک کا حصہ ستر ہے۔ اور آزاد بالغہ عورت کے لیے پورا جسم چھپانا ضروری ہے سوائے چہرے کے، (نماز میں) اس کے لیے چہرہ ڈھانپنا مکروہ ہے، البتہ اجنبی مرد ہوں تو پھر چہرہ ڈھانپنا بھی ضروری ہے۔ جب عورت نماز پڑھے یا طواف کرے اور اس کے جسم کا کوئی حصہ، مثلاً پنڈلی وغیرہ ظاہر ہو تو اس کی عبادت باطل ہو جائے گی۔ عورہ مغلظہ: اس سے مراد قبل اور دبر ہے اور انھیں نماز سے باہر بھی چھپانا فرض ہے اور بغیر ضرورت انھیں ظاہر کرنا مکروہ ہے خواہ انسان اندھیرے یا خلوت میں ہو۔

سجدہ کرتے وقت زمین پر پہلے دونوں گھٹنے، پھر دوُنوں ہاتھ، پھر پیشانی اوُر ناک رکھنا، نیز اپنے دوُنوں بازوُں کو پہلوؤں سے، پیٹ کو رانوں سے اوُر رانوں کو پنڈلیوں سے دوُر رکھنا، دوُنوں گھٹنوں کے درمیان فاصلہ رکھنا، اپنے دوُنوں پیروُں کو ایک دوُسرے سے الگ کر کے اس طرح کھڑا رکھنا کہ انگلیوں کا باطنی حصہ زمین پر ہو، دوُنوں ہاتھوں کو پھیلا کر اوُر انگلیوں کو ملا کر کندھوں کے برابر رکھنا، دوُنوں گھٹنوں پر ہاتھوں سے سہارا لیتے ہوئے دوُنوں پاؤں پر کھڑے ہو جانا، دوُنوں سجدوُں کے درمیان اوُر تشہد اوُل میں بیٹھتے وُقت اپنا (بایاں) پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھنا، دوُسرے تشہد میں توَرّک کرنا، دوُنوں سجدوُں کے درمیان بیٹھتے وُقت دوُنوں ہاتھوں کو پھیلا کر اپنی دوُنوں رانوں پر اس طرح رکھنا کہ ہاتھ کی انگلیاں ایک دوُسرے سے ملی ہوں، تشہد اوُل میں بھی اسی طرح بیٹھنا الا یہ کہ دائیں ہاتھ کی پچھلی دوُ انگلیوں، یعنی چھنگلی اوُر اس کے ساتھ وُالی انگلی کو سمیٹ کر انگوٹھا اوُر بیچ کی انگلی سے حلقہ بنا لینا اوُر شہادت کی انگلی سے ذکر وُ دعا کے وُقت اللہ کی وُحدانیت کی طرف اشارہ کرنا، سلام پھیرتے وُقت دائیں اوُر بائیں طرف متوجہ ہونا اوُر متوجہ ہونے میں دائیں طرف سے ابتدا کرنا۔

سجدہ سہو: نماز میں اگر بھول کر کسی ''مشروُع ذکر'' کو کسی ایسی جگہ پڑھ دے جہاں وُہ مشروُع نہیں ہے، جیسے سجدے میں قرآن مجید کی تلاوُت کر دے تو اس حال میں سجدہ سہو سنت ہے۔ اگر کوئی مسنون کام چھوٹ جائے تو سجدہ سہو جائز ہے۔ اگر کوئی نمازی رکوع وُ سجدہ یا قیام وُ قعدہ زیادہ کر دے تو اس پر سجدہ سہو وُاجب ہے، اسی طرح اگر نماز پوری کرنے سے قبل سلام پھیر دے یا قراءت وُغیرہ میں کوئی ایسی غلطی کر جائے جس سے معنی بدل جاتے ہیں یا کوئی وُاجب چھوڑ دیا یا کسی عمل کے زیادہ ہونے میں شک پڑ گیا (تو ان تمام صورتوں میں سجدہ سہو وُاجب ہے)۔ اگر سجدہ سہو وُاجب تھا اوُر اسے جان بوجھ کر چھوڑ دیا تو نماز باطل ہو جائے گی۔ (نمازی کو اختیار ہے) چاہے تو سجدہ سہو سلام کے بعد کرے یا سلام سے پہلے۔ اگر نمازی سجدہ سہو بھول گیا اوُر فاصلہ لمبا ہو گیا تو یہ سجدہ ساقط ہو گیا۔

نماز کا طریقہ: جب نماز کے لیے کھڑے ہوں تو قبلہ رخ ہو کر اللہ اکبر کہیں، امام کو اس تکبیر اوُر اس کے علاوہ دوُسری تمام تکبیروُں کو بلند آوُاز سے کہنا چاہیے تاکہ پیچھے کے لوگ سن سکیں۔ امام کے علاوہ باقی لوگ تکبیروُں کو آہستہ کہیں گے۔ تکبیر شروُع کرتے ہوئے اپنے دوُنوں ہاتھوں کو کندھوں کے مقابل اٹھائیں، پھر دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ کی کلائی پکڑ کر سینے سے نیچے رکھ لیں، اپنی نظر کو سجدے کی جگہ گاڑ دیں، پھر سنت سے ثابت شدہ کسی دعائے استفتاح کو پڑھیں، جیسے: «سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ» ''میں تیری پاکیزگی بیان کرتا ہوں اے اللہ! تیری حمد کے ساتھ اوُر بہت بابرکت ہے نام تیرا اوُر بلند ہے تیری شان اوُر نہیں ہے کوئی معبود تیرے سوا۔'' (ابو داؤد)

پھر اعوذ باللہ اوُر بسم اللہ پڑھیں (یہ تمام چیزیں آہستہ آوُاز سے پڑھی جائیں) اس کے بعد سورۂ فاتحہ پڑھیں، مستحب یہ ہے کہ مقتدی جہری نمازوُں میں سورۂ فاتحہ کو امام کے خاموش ہونے کی جگہوں میں پڑھ لے، البتہ سری نمازوُں میں مقتدی پر سورۂ فاتحہ پڑھنا وُاجب ہے، اس کے بعد قرآن سے جو کچھ میسر آئے پڑھیں، مستحب یہ ہے کہ صبح کی نماز میں طوال مفصل، مغرب میں قصار مفصل اوُر باقی نمازوُں میں اوُساط مفصل کی سورتیں پڑھیں۔

طوال مفصل سورتیں سورۂ ق سے لے کر سورۂ نبأ تک، اوُساط مفصل سورۂ نبأ سے لے کر سورۂ ضحیٰ تک اوُر قصار مفصل سورۂ ضحیٰ سے لے کر سورۂ ناس تک ہیں۔ صبح کی نماز اوُر مغرب وُ عشاء کی پہلی دوُ رکعتوں میں امام آوُاز سے قراءت کرے گا اوُر ان کے علاوہ (آخری دوُ رکعتوں اوُر باقی نمازوُں) میں آہستہ قراءت کرے گا۔

پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع کریں، یہاں بھی تکبیر تحریمہ کی طرح رفع یدین کیا جائے، اپنے دوُنوں ہاتھوں کو دوُنوں گھٹنوں پر رکھ لیں، اس طرح کہ انگلیاں کھلی رکھیں اپنی پیٹھ لمبی کریں اوُر سر کو پیٹھ کے برابر رکھیں، پھر تین بار «سبحان ربي العظيم» کہیں اس کے بعد «سمع الله لمن حمده» کہتے ہوئے اپنا سر اٹھائیں، یہاں بھی تکبیر تحریمہ کی طرح رفع یدین کریں، پھر جب سیدھے کھڑے ہو جائیں تو کہیں «ربنا ولك الحمد حمدًا كثيرًا طيبًا مباركًا فيه ملء السموات وملء الأرض وملء ما شئت من شيء بعد»

''اے ہمارے پروردگار! تیرے ہی لیے ہے ہر قسم کی تعریف اتنی کہ بھر جائے اس سے آسمان اور بھر جائے اس سے زمین اور بھر جائے ہر وہ چیز جسے تو چاہے اس کے بعد۔'' (مسلم)

اس کے بعد اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدے میں چلے جائیں، سجدے میں اپنے بازوؤں کو پہلو سے اور پیٹ کو دونوں رانوں سے دور رکھیں، اس طرح کہ دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر ہوں اور دونوں قدموں کے آخری حصے پر سجدہ کریں وہ اس طرح کہ پاؤں اور ہاتھ کی انگلیاں قبلہ رخ ہوں، پھر سجدہ میں تین بار «سبحان ربي الأعلى» پڑھیں، یہ بھی جائز ہے کہ حدیثوں میں وارد بعض دیگر اذکار کا اضافہ کریں یا جو دعا کرنا چاہیں کریں، پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اپنے سر کو اٹھائیں اور بائیں پاؤں کو بچھا کر اس پر بیٹھ جائیں اور دائیں پاؤں کو اس طرح کھڑا کر لیں کہ اس کی انگلیوں کا رخ قبلے کی طرف ہو یا دونوں قدموں کو اس طرح کھڑا کریں کہ ان کی انگلیاں قبلہ رخ ہوں اور سرین پر بیٹھ جائیں اور دوبار کہیں: «ربِّ اغفرلي» ''اے پروردگار! مجھے معاف کر دے۔'' نیز آگے یہ بھی پڑھ سکتے ہیں۔ «اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي وَارْحَمْنِي وَاجْبُرْنِي وَارْفَعْنِي وَارْزُقْنِي وَانْصُرْنِي وَاهدِنِي وَعَافِنِي» ''اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، میرے نقصان پورے کر دے، مجھے بلندی عطا فرما، مجھے رزق دے، مجھے ہدایت دے اور مجھے عافیت دے۔'' (ابوداود، ترمذی، ابن ماجہ)

اس کے بعد پہلے سجدے کی طرح دوسرا سجدہ کریں، پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اپنے سر کو اٹھائیں اور اپنے پاؤں پر سیدھے کھڑے ہو جائیں اور پہلی رکعت کی طرح دوسری رکعت بھی پڑھیں، پھر جب دو رکعت سے فارغ ہو جائیں تو (بائیں) پاؤں کو بچھا کر اس پر تشہد کے لیے بیٹھ جائیں، اپنے بائیں ہاتھ کو بائیں ران اور دائیں ہاتھ کو دائیں ران پر رکھ لیں اور اپنے دائیں ہاتھ کی دونوں پچھلی انگلیوں کو سمیٹ کر درمیانی انگلی اور انگوٹھے سے حلقہ بنا لیں اور شہادت کی انگلی سے اشارہ کریں، پھر پڑھیں: «التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُه السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُه وَرَسُولُهٗ» ''تمام قولی عبادات، بدنی عبادات اور مالی عبادات اللہ کے لیے ہیں، سلام ہو آپ پر اے نبی! اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں، سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر، میں گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔'' (بخاری، مسلم)

پھر چار رکعت اور تین رکعت والی نماز کے لیے اللہ اکبر کہتے ہوئے کھڑے ہو جائیں اور رفع یدین کریں، باقی نماز بھی اسی طرح پڑھیں لیکن آخری رکعتوں میں قراءت جہراً نہیں کی جائے گی اور صرف سورۂ فاتحہ پر اکتفا کیا جائے گا، پھر تورک کرتے ہوئے آخری تشہد کے لیے بیٹھ جائیں (تورک اس طرح ہے کہ) بائیں پاؤں کو بچھا کر دائیں طرف نکال لیں اور دائیں پاؤں کو کھڑا کر کے (بائیں) سرین کو زمین پر رکھ دیں (تورک، دو تشہد والی نمازوں کے دوسرے تشہد میں مشروع ہے) پھر تشہد اول (التحیات للہ... پڑھ کر) پڑھیں: «اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ» ''اے اللہ! رحمت نازل فرما محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور آل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر جیسے تو نے رحمتیں نازل کیں ابراہیم (علیہ السلام) پر اور ابراہیم (علیہ السلام) کی آل پر، بے شک تو تعریف کے قابل ہے بزرگی والا۔ اے اللہ! برکت نازل فرما محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور آل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر جیسے تو نے برکتیں نازل کیں ابراہیم (علیہ السلام) پر اور آل ابراہیم (علیہ السلام) پر، بے شک تو تعریف کے قابل ہے بزرگی والا۔'' (بخاری)

سنت یہ ہے کہ اس کے بعد یہ دعا پڑھی جائے: «اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَمِن شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ» ''اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں عذاب جہنم سے، اور عذاب قبر سے، زندگی اور موت کے فتنوں سے اور مسیح دجال کے فتنے کے شر سے۔'' (مسلم)

اس کے علاوہ حدیثوں میں دیگر وارد دعائیں بھی پڑھی جا سکتی ہیں، پھر دو سلام پھیریں، چنانچہ السلام علیکم ورحمة الله کہتے

ہوئے دائیں طرف متوجہ ہوں، پھر بائیں طرف متوجہ ہوں، اسکے بعد احادیث میں وارد دعائیں پڑھنا مسنون ہے۔[1]

مریض کی نماز: اگر کھڑے ہوکر نماز پڑھنا مرض میں اضافے کا سبب بنے یا مریض کھڑے ہوکر نماز نہیں پڑھ سکے تو بیٹھ کر نماز پڑھے اگر بیٹھ کر نماز نہیں پڑھ سکتا تو پہلو پر لیٹ کر نماز پڑھے۔ اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو چت لیٹ کر نماز پڑھے اور اگر رکوع و سجدہ کرنے سے عاجز ہو تو اشارے سے نماز پڑھے، مریض کی جو نمازیں چھوٹ گئی ہوں ان کی قضا واجب ہے اگر ہر نماز کو اس کے وقت پر پڑھنا مشکل ہو تو چاہیے کہ ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کو کسی ایک کے وقت میں جمع کر کے پڑھ لے۔

مسافر کی نماز: اگر سفر کی مسافت 80 کلو میٹر سے زیادہ ہو اور سفر کسی جائز مقصد کے لیے ہو تو چار رکعت والی نماز کو دو رکعت، یعنی قصر کر کے پڑھنا چاہیے۔ اگر مسافر سفر کے دوران میں کسی جگہ چار دن سے زیادہ ٹھہرنا چاہے، یعنی 20 نمازوں کی تعداد تو پہنچنے کے بعد ہی سے نمازیں پوری پڑھے گا اور قصر نہیں کرے گا۔ اگر مسافر مقیم کی اقتدا میں نماز پڑھ رہا ہے یا حالت حضر کی کوئی نماز بھول گیا اور سفر میں یاد آئے یا اس کے برعکس ہو تو ان تمام حالتوں میں نماز پوری پڑھے گا۔ مسافر کے لیے پوری نماز پڑھنا جائز اور قصر کرنا افضل ہے۔

جمعہ کی نماز: جمعہ کی نماز ظہر سے افضل ہے، یہ ایک مستقل نماز ہے۔ ایسا نہیں کہ یہ ظہر ہی کی نماز ہے جسے قصر کر کے پڑھا گیا ہے۔ اسے نہ تو چار رکعت پڑھنا جائز ہو گا اور نہ ظہر کی نیت سے منعقد ہو گی اور نہ اسے عصر کے ساتھ کسی بھی صورت میں جمع کیا جا سکتا ہے اگرچہ وہاں جمع کے اسباب پائے جائیں۔

وتر کی نماز: وتر کی نماز سنت ہے، اس کا وقت عشاء کی نماز کے بعد سے طلوع فجر تک ہے۔ وتر کی کم از کم مقدار ایک رکعت اور زیادہ سے زیادہ گیارہ رکعت ہے۔ افضل یہ ہے کہ ہر دو رکعت پر سلام پھیرے۔ کمال کا ادنی درجہ یہ ہے کہ یہ دو سلام کے ساتھ تین رکعت ادا کرے۔ پہلی رکعت میں سورہ اعلی دوسری میں سورہ کافرون اور تیسری میں سورہ اخلاص پڑھنا مسنون ہے۔ رکوع کے بعد ہاتھ اٹھا کر قنوت کرنا مستحب ہے۔ اسی طرح منفرد ہو یا جماعت کے ساتھ دعا باآواز بلند پڑھنا مستحب ہے۔

---

[1] وہ یہ ہیں: تین بار أستغفر اللّٰہ کہہ کر یہ ذکر پڑھیں: اللهم أنت السلام ومنك السلام تباركت يا ذا الجلال والإكرام ''اے اللہ! تو ہی سلامتی والا ہے اور تیری طرف سے ہی سلامتی ہے تو بہت بابرکت ہے اے صاحب جلال و اکرام۔'' (صحیح مسلم) لا إله إلا اللّٰه وحده لا شريك له، له الملك وله الحمد، وهو على كل شيء قدير، لا حول ولا قوة إلا باللّٰه، لا إله إلا اللّٰه ولا نعبد إلا إياه له النعمة وله الفضل وله الثناء الحسن، لا إله إلا اللّٰه مخلصين له الدين ولو كره الكافرون۔ ''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کے لیے سب تعریف ہے، اور وہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے۔ نہیں ہے (برائی سے) بچنے کی ہمت اور نہ نیکی کرنے کی طاقت مگر اللہ کی توفیق سے۔ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے۔ اور نہیں ہم عبادت کرتے مگر صرف اسی کی، اسی کی طرف سے انعام ہے اور اسی کے لیے فضل اور اسی کے لیے بہترین ثنا ہے۔ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے، خالص کرنے والے ہیں (ہم) اسی کے لیے بندگی کو خواہ ناگوار سمجھیں (اسے) کافر۔'' (صحیح مسلم) اللهم لا مانع لما أعطيت، ولا معطي لما منعت، ولا ينفع ذا الجد منك الجد ''اے اللہ! نہیں ہے کوئی روکنے والا اس چیز کو جو تو عطا کرے اور نہیں کوئی دینے والا جس چیز کو تو روک لے اور نہیں فائدہ دے سکتی کسی صاحب حیثیت کو تیرے ہاں اس کی حیثیت۔ (صحیح بخاری) مغرب اور فجر کی نماز کے بعد مذکورہ دعاؤں کے ساتھ دس بار یہ پڑھیں: لا إله إلا اللّٰه وحده لا شريك له، له الملك وله الحمد، يحيي ويميت، وهو على كل شيء قدير ''نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے، وہ اکیلا ہے، نہیں کوئی شریک اس کا، اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کے لیے سب تعریف ہے، وہی زندگی دیتا اور وہی مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے۔'' (ترمذی)۔ اس کے بعد 33 بار سبحان اللّٰه ''اللہ پاک ہے۔'' 33 بار الحمد للّٰه ''سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے۔'' 33 بار اللّٰه أكبر ''اللہ سب سے بڑا ہے۔'' اور سو پورا کرنے کے لیے ایک بار لا إله إلا اللّٰه وحده لا شريك له، له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير ''نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے، وہ اکیلا ہے، نہیں کوئی شریک اس کا، اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کے لیے سب تعریف ہے اور وہی ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے۔''

اس کے بعد آیت الکرسی پڑھے، (السنن الکبری للنسائی) پھر (قل هو اللّٰه أحد) (قل أعوذ برب الفلق) اور (قل أعوذ برب الناس) پڑھیں (ابوداود)

البتہ فجر اور مغرب کے بعد سورۂ اخلاص اور معوذتین کو تین تین بار پڑھیں۔ (ابوداود)

جنازے کی نماز: مسلمان میت کو غسل دینا، کفن پہنانا، اس کی نماز جنازہ پڑھنا، جنازے کو اٹھانا اور اسے دفن کرنا فرض کفایہ ہے۔ البتہ جنگ کے شہید کو نہ تو غسل دیا جائے گا اور نہ کفنایا جائے گا بلکہ وہ جس حال میں شہید ہوا ہے اسی حال میں دفن کر دیا جائے گا۔ شہید کی نماز جنازہ پڑھنا جائز ہے (واجب نہیں ہے)۔ مرد کو تین سفید کپڑوں میں اور عورت کو پانچ کپڑوں میں کفنایا جائے۔ وہ کپڑے یہ ہیں: ازار، خمار (اوڑھنی یا رومال) قمیص اور دو چادریں۔ امام یا اکیلے نماز جنازہ پڑھنے والے کے لیے سنت یہ ہے کہ مرد کے سینے اور عورت کی ناف کے مقابل کھڑا ہو۔ نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہی جائیں اور ہر تکبیر کے ساتھ رفع یدین کیا جائے، پہلی تکبیر کہہ کر آہستہ آہستہ اعوذ باللہ، بسم اللہ اور سورۂ فاتحہ پڑھیں، پھر دوسری تکبیر کہہ کر درود شریف پڑھیں، پھر تیسری تکبیر کہہ کر میت کے لیے دعا کریں اور چوتھی تکبیر کہہ کر قدرے خاموش رہ کر سلام پھیر دیں۔

ایک بالشت سے اوپر قبر کا بلند کرنا، اسے پختہ بنانا، اسے بوسہ دینا، اس پر خوشبو سلگانا، اس پر کچھ لکھنا اور اس پر بیٹھنا یا چلنا حرام ہے، اسی طرح اس پر چراغ جلانا، اس کا طواف کرنا، اس پر مسجد تعمیر کرنا اور مسجد میں دفن کرنا بھی حرام ہے بلکہ قبروں پر جو قبے وغیرہ بنے ہوں انھیں ڈھا دینا واجب ہے۔

* تعزیت کے لیے کوئی خاص الفاظ متعین نہیں ہیں، البتہ تعزیت کرنے والا ان الفاظ میں تعزیتی کلمات کہہ سکتا ہے: «أعظم الله أجرك وأحسن عزاءك وغفر لميّتك» ''بڑھائے اللہ تعالیٰ تیرا اجر اور اچھے طریقے سے دے، تمھیں تسلی دے اور تمھارے فوت شدہ کو معاف کرے۔''
* اگر کسی کافر کی وفات پر کسی مسلمان سے تعزیت کرنی ہے تو «أعظم الله أجرك وأحسن عزاءك» کہنے پر اکتفا کرے (وغفر لميّتك جملہ نہیں کہا جائے گا) کسی کافر سے تعزیت کرنا حرام ہے، خواہ کسی مسلمان ہی کے بارے میں ہو۔
* اگر کسی شخص کو یہ معلوم ہو کہ اس کے اہل خانہ اس کی وفات پر نوحہ و ماتم کریں گے تو اس پر واجب ہے کہ انھیں اس سے باز رہنے کی وصیت کر دے ورنہ ان کے نوحہ کرنے پر اسے عذاب ہوگا۔
* امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ماتم پرسی (تعزیت) کے لیے بیٹھنا جائز نہیں ہے، یعنی اہل میت کا کسی ایک گھر میں بیٹھنا کہ لوگ ماتم پرسی کے لیے وہاں آئیں بلکہ چاہیے کہ ہر شخص، خواہ مرد ہو یا عورت اپنے اپنے کام میں مشغول ہو جائے۔
* میت کے اہل خانہ کے لیے کھانا تیار کرنا سنت ہے، البتہ ان کے کھانے میں سے کھانا یا وہاں اکٹھے ہونے والے لوگوں کے لیے کھانا تیار کرنا مکروہ ہے۔
* بغیر رخت سفر باندھے مسلمان کی قبر کی زیارت کو جانا مسنون ہے، کافروں کی قبر کی زیارت بھی جائز ہے اور کافر کو کسی مسلمان کی قبر کی زیارت سے روکا نہیں جائے گا۔
* قبرستان میں داخل ہونے والے کے لیے یہ دعا پڑھنا مسنون ہے: السلام عليكم دار قوم مؤمنين (یا یہ الفاظ کہے) أهل الديار من المؤمنين- وإنا إن شاء الله بكم للاحقون، يرحم الله المستقدمين منّا والمستأخرين، نسأل الله لنا ولكم العافية، اللّهمّ لا تحرمنا أجرهم، ولا تفتنّا بعدهم، واغفرلنا ولهم ''سلام ہو تم پر ان گھروں (قبروں) کے مومن مکینو اور بلاشبہ ہم بھی، اگر چاہا اللہ نے، تم سے ضرور ملنے والے ہیں۔ اور رحم فرمائے اللہ پہلے جانے والوں پر ہم میں سے اور بعد میں جانے والوں پر۔ ہم سوال کرتے ہیں اللہ تعالیٰ سے اپنے اور تمھارے لیے عافیت کا۔ اے اللہ! ہمیں ان کے اجر سے محروم نہ رکھنا اور ان کے فتنے میں نہ ڈال دینا، ہمیں بھی اور ان کو بھی بخش دے۔'' (مسلم)

عیدین کی نماز: عید کی نماز فرض کفایہ ہے، اس کا وقت چاشت کی نماز کا وقت ہے (سورج کے ایک نیزہ اوپر آنے سے لے کر زوال سے ذرا پہلے تک) اگر عید کا علم زوال کے بعد ہو تو دوسرے دن اس کی قضا ادا کی جائے گی، دو خطبوں کے علاوہ نماز

عید کی شرطیں تمام تر وہی ہیں، جو نمازِ جمعہ کی ہیں۔ عید گاہ میں نمازِ عید سے پہلے اور بعد نفل پڑھنا مکروہ ہے۔

نمازِ عید کا طریقہ: عید کی نماز دو رکعت ہے۔ پہلی رکعت میں تکبیر تحریمہ کے بعد اور أعوذُ بالله سے قبل چھ تکبیریں اور دوسری رکعت میں قراءت سے قبل پانچ تکبیریں کہی جائیں گی۔ ہر تکبیر کے ساتھ رفع یدین کیا جائے، پھر اعوذ باللہ پڑھی جائے، پھر سورۂ فاتحہ کو باآواز بلند پڑھا جائے، پہلی رکعت میں سورۂ اعلیٰ اور دوسری رکعت میں سورۂ غاشیہ پڑھی جائے گی، پھر سلام پھیرنے کے بعد امام جمعہ کی طرح دو خطبے دے گا اور خطبوں کے دوران میں کثرت سے تکبیر کہے گا، یہ بھی صحیح ہے کہ عید کی نماز عام نفل نماز کی طرح پڑھی جائے کیونکہ زائد تکبیریں اور ان کے درمیان ذکر سنت ہے (واجب نہیں ہے۔)

کسوف (گرہن) کی نماز: سورج یا چاند گرہن کی نماز سنت ہے۔ اس کا وقت سورج یا چاند گرہن شروع ہونے سے لے کر اس کے ختم ہونے تک ہے۔ اگر اس نماز کا سبب (گرہن) ختم ہوجائے تو اس کی قضا نہیں ہے۔ یہ نماز دو رکعت ہے۔ پہلی رکعت میں جہراً فاتحہ اور کوئی لمبی سورت پڑھی جائے، پھر لمبا رکوع کیا جائے، پھر سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہتے ہوئے (رکوع سے) سر اٹھایا جائے لیکن سجدہ نہ کرے بلکہ پھر سورۂ فاتحہ اور کوئی لمبی سورت پڑھے، اس کے بعد لمبا رکوع کرے، پھر رکوع سے سر اٹھائے اور اس کے بعد دو لمبے سجدے کرے، پھر پہلی رکعت کی طرح دوسری رکعت بھی پڑھے اور آخر میں تشہد پڑھ کر سلام پھیر دے۔ اگر مقتدی پہلے رکوع کے بعد نماز میں شامل ہوتا ہے تو اس نے پہلی رکعت نہیں پائی (اس لیے اس کی قضا ادا کرے۔)

استسقا کی نماز: جب زمین خشک ہو جائے اور بارش کی کمی ہو تو یہ نماز پڑھنی مسنون ہے، اس کا وقت، طریقہ اور اس کے احکام نمازِ عید کے ہیں، فرق صرف یہ ہے کہ امام نمازِ استسقا کے بعد صرف ایک خطبہ دے گا۔ نماز کے آخر میں (فارغ ہونے کے بعد) چادر کا پلٹنا مسنون ہے جس کا مقصد یہ نیک فال لینا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے حالات بدل دے۔

نفل نماز: نبی ﷺ کے بارے میں یہ ثابت ہے کہ آپ روزانہ بارہ رکعت سنن راتبہ (ان سنتوں کو کہتے ہیں جو فرض نمازوں سے پہلے اور بعد میں ہیں) پڑھتے تھے۔ دو رکعت فجر سے پہلے، چار رکعت ظہر سے پہلے، دو رکعت ظہر کے بعد، دو رکعت مغرب کے بعد اور دو رکعت عشاء کے بعد۔ ان کے علاوہ بھی متعدد نفل نمازیں آپ ﷺ سے ثابت ہیں۔

ممنوعہ اوقات: جن اوقات میں نماز پڑھنے سے مطلقاً روکا گیا ہے ان اوقات میں نفل نماز پڑھنا بھی حرام ہے اور وہ اوقات یہ ہیں: 1) طلوعِ فجر سے آفتاب کے نیزہ برابر بلند ہونے تک۔ 2) وسطِ آسمان میں قیامِ آفتاب کے وقت حتیٰ کہ وہ ڈھل جائے۔ 3) نمازِ عصر کے بعد غروبِ شمس تک۔ البتہ ان اوقات میں سببی نمازیں (وہ نمازیں جو کسی سبب سے مشروع ہیں) پڑھنا صحیح ہے، جیسے تحیۃ المسجد، طواف کی دو رکعتیں، فجر کی سنتیں (جو فرض سے پہلے پڑھنے سے رہ گئی ہوں) نمازِ جنازہ، تحیۃ الوضو، سجدۂ تلاوت اور سجدۂ شکر وغیرہ۔

* **مسجدوں سے متعلقہ احکام:** حسبِ حاجت مسجد بنانا ضروری ہے، مسجد اللہ کے نزدیک سب سے محبوب جگہ ہے، مسجدوں میں گانا بجانا، تالی بجانا، موسیقی، حرام شعر پڑھنا، مرد و عورت کا اختلاط، ہم بستری اور خرید و فروخت حرام ہے۔ سنت طریقہ یہ ہے کہ اگر کسی کو مسجد میں خرید و فروخت کرتے دیکھے تو کہے: ''اللہ تیری تجارت میں فائدہ نہ دے۔'' اسی طرح مسجد میں گم شدہ چیز کا اعلان کرنا بھی حرام ہے اور اگر کسی کو ایسا کرتے سن لے تو یہ کہنا سنت ہے: ''اللہ اس چیز کو تمھیں واپس نہ دے۔'' مسجدوں میں ایسے بچوں کو تعلیم دینا جائز ہے جن سے کوئی ضرر نہیں ہے۔ اسی طرح عقدِ نکاح کرنا، فیصلہ کرنا، جائز اشعار پڑھنا، اعتکاف کرنے والوں اور دوسروں کو سونا، مہمان اور مریض وغیرہ کا رات گزارنا، قیلولہ کرنا جائز ہے۔ سنت یہ ہے کہ مسجدوں کو شور شرابے، لڑائی جھگڑے، گپ شپ اور ناپسندیدہ آوازیں بلند کرنے اور ان میں بلاوجہ راستہ بنانے سے محفوظ رکھا جائے۔ اسی طرح مسجدوں میں بے فائدہ دنیاوی گفتگو کرنا مکروہ ہے۔ مسجد کی قالین، صفوں، چراغ اور بجلی وغیرہ کو شادی و تعزیت کی تقریبوں کے لیے استعمال نہیں کرنا چاہیے۔

زکاۃ کے مسائل

وہ چیزیں جن میں زکاۃ واجب ہے: زکاۃ چار قسم کے مال میں واجب ہے: ۱) چرنے والے چوپائے۔ ۲) زمینی پیداوار ۳) اثمان (سونا چاندی)۔ ۴) تجارتی مال۔

وجوب کی شرطیں: وجوبِ زکاۃ کے لیے پانچ شرطوں کا پایا جانا ضروری ہے، وہ یہ ہیں: ۱) اسلام، ۲) آزادی، ۳) نصاب کو پہنچنا، ۴) ملکیت کا کامل ہونا، ۵) زمینی پیداوار کے علاوہ باقی چیزوں پر سال گزرنا۔

چوپایوں کی زکاۃ: ایسے چوپائے تین قسم کے ہیں، یعنی اونٹ، گائے اور بکری۔ ان میں وجوب زکاۃ کے لیے دو شرطیں ہیں: ۱) یہ جانور پورا سال یا اس کا اکثر حصہ چراگاہ میں چرنے والے ہوں۔ ۲) دودھ اور افزائش نسل کے لیے ہوں، ذاتی کام کے لیے نہ ہوں، البتہ اگر تجارت کے لیے ہیں تو ان کی زکاۃ مال تجارت کی زکاۃ ہوگی۔

اونٹ کی زکاۃ: اس طرح ہے:

تعداد	۱-۴	۵-۹	۱۰-۱۴	۱۵-۱۹	۲۰-۲۴	۲۵-۳۵	۳۶-۴۵	۴۶-۶۰	۶۱-۷۵	۷۶-۹۰	۹۱-۱۲۰
مقدار زکاۃ	زکاۃ نہیں ہے	ایک بکری	دو بکریاں	تین بکریاں	چار بکریاں	ایک بنتِ مخاض	ایک بنت لبون	ایک حقہ	ایک جذعہ	دو بنت لبون	دو حقے

اگر تعداد ۱۲۰ سے بڑھ جائے تو ہر پچاس پر ایک حقہ اور ہر چالیس پر ایک بنت لبون۔
بنت مخاض: ایک سال کی بچی کو، بنت لبون: دو سال کی بچی کو، حقہ: تین سالہ بچی کو اور جذعہ: چار سالہ اونٹنی کو کہتے ہیں۔

گائے کی زکاۃ: اس طرح ہے:

تعداد	۱-۲۹	۳۰-۳۹	۴۰-۵۹
مقدار زکاۃ	اس میں کوئی زکاۃ نہیں	ایک تبیع یا تبیعہ	ایک مسن یا مسنہ

جب عدد ساٹھ کو پہنچ جائے تو ہر تیس پر ایک تبیع اور ہر چالیس پر ایک مسنہ ہے۔
(تبیع یا تبیعہ: ایک سالہ بچہ۔ مسن یا مسنہ: دو سالہ بچہ)

بکری کی زکاۃ: اس طرح ہے:

تعداد	۱-۳۹	۴۰-۱۲۰	۱۲۱-۲۰۰	۲۰۱-۳۹۹
مقدار زکاۃ	اس میں زکاۃ نہیں	ایک بکری	دو بکریاں	تین بکریاں

پھر اگر عدد چار سو کو پہنچ جائے تو ہر سو میں ایک بکری۔ بکری کی زکاۃ مینڈھا (جو جفتی کے لیے ہو) نہ لیا جائے گا، نہ بوڑھا، نہ اندھا اور نہ وہ بکری جو اپنے بچوں کو دودھ پلاتی ہو، اسی طرح نہ تو حاملہ بکری، نہ بہت اچھی تندرست بکری اور نہ اچھی قیمت والی بکری لی جائے گی۔
(بکری، جذعۃ الضان: بھیڑ کا چھ ماہ کا بچہ، بکری کا ثنی: ایک سالہ بچہ)

زمینی پیداوار کی زکاۃ: بیج اور پھل کی ہر اس پیداوار میں زکاۃ واجب ہے جس میں تین شرطیں موجود ہوں: ۱) پیداوار بطور ذخیرہ رکھی جاتی اور ناپی جانے والی ہو، جیسے دانوں میں جو، گیہوں اور پھلوں میں انگور اور کھجور، البتہ جو غلہ یا پھل نہ تو ذخیرہ کے طور پر رکھا جاتا ہو اور نہ ناپا جاتا ہو، جیسے ساگ سبزی وغیرہ تو اس میں زکاۃ نہیں ہے۔ ۲) نصاب کو پہنچنا، یہ نصاب ۶۵۳ کلوگرام یا اس سے زیادہ ہے۔ ۳) غلہ اور پھل وجوب زکاۃ کے وقت ملکیت میں ہو، پھلوں اور میووں میں وجوب زکاۃ کا وقت یہ ہے کہ پھل سرخ ہو جائے یا اس میں پیلا پن آجائے اور کھیتی (دانوں) میں وجوب زکاۃ کا وقت دانوں کا سخت ہو جانا اور سوکھ جانا ہے۔

عشر کی مقدار: جس کھیت اور باغ کی سینچائی میں کوئی مشقت درپیش نہ ہو، یعنی بارش کے پانی یا نہروں سے اس کی سینچائی کی جاتی ہو تو اس میں عشر واجب ہے، یعنی ۱۰٪ اور جس کی سینچائی میں مشقت و لاگت آتی ہو، جیسے کنویں وغیرہ کے پانی سے سینچائی کرنا پڑتی ہو تو اس میں نصف عشر، یعنی ۵٪ ہے، البتہ جس کی سینچائی کچھ دن تو بغیر مشقت کے اور کچھ دن مشقت و لاگت سے ہو تو اکثریت کا اعتبار ہوگا اور ایام مشقت اور عدم مشقت کا حساب لگایا جائے گا۔

اثمان کی زکاۃ: اثمان دو ہیں: ۱) **سونا:** جب تک ۸۵ گرام کو نہ پہنچے اس پر زکاۃ نہیں ہے۔

) چاندی: جب تک ۵۹۵ گرام کو نہ پہنچے اس پر زکاۃ نہیں ہے۔ نقدی اور کاغذ کے نوٹوں پر اس وقت تک زکاۃ نہیں ہے جب تک کہ اس کی قیمت سونے یا چاندی میں سے جس کا نصاب کم ہو اس کی مقدار کو نہ پہنچ جائے۔

اثمان (سونے، چاندی اور نقدی) کی زکاۃ کی مقدار چوتھائی عشر، یعنی (۲.۵٪) ڈھائی فیصد ہے۔

استعمال کے لیے رکھے گئے جائز زیور میں زکاۃ نہیں ہے، البتہ جو زیور کرائے پر دینے یا ذخیرہ کرنے کے لیے ہو اس پر زکاۃ ہے۔

سونے اور چاندی کا جو زیور عادتاً استعمال میں آتا ہے وہ عورتوں کے لیے حلال ہے۔ چاندی کی معمولی مقدار برتن وغیرہ میں (اصلاح کی غرض سے) لگانا جائز ہے، مردوں کے لیے چاندی کی تھوڑی مقدار، جیسے انگوٹھی اور چشمے کے فریم وغیرہ بھی جائز ہے، البتہ سونے کا معمولی سا حصہ بھی برتن وغیرہ میں لگانا جائز نہیں ہے۔ ہاں، مردوں کے لیے اس کی تھوڑی سی مقدار جو کسی چیز کے تابع ہو، جیسے کپڑے کے بٹن اور دانت کا بندھن جائز ہے بشرطیکہ اس میں عورتوں کی مشابہت نہ ہو۔

اگر کسی کے پاس ایسا مال ہے جو گھٹتا بڑھتا ہے اور ہر مبلغ کی زکاۃ اس کے سال پورا ہونے پر علیحدہ نکالنا مشکل ہے تو سال میں ایک دن متعین کر کے اس کی زکاۃ دے دینی چاہیے، چنانچہ اس متعینہ دن میں حساب لگا لے کہ اس کے پاس کتنا مال ہے، پھر اس میں سے ڈھائی فیصد (۲.۵٪) نکال دے، خواہ اس میں وہ مال بھی شامل ہو جس پر سال پورا نہیں ہوا ہے۔ اسی طرح جو شخص صاحب تنخواہ ہے یا اس کے پاس کوئی گھر یا زمین ہے جس کا کرایہ وصول ہوتا ہے اگر اس میں سے کچھ جمع کر کے نہیں رکھتا تو اس پر زکاۃ نہیں ہے اگرچہ وہ زیادہ ہی ہو۔ اور اگر اس میں سے کچھ جمع کر کے رکھتا ہے اور اس پر سال گزر جاتا ہے تو اس کی زکاۃ ادا کرنا ضروری ہے، پھر اگر سال میں بار بار زکاۃ نکالنا مشکل ہے تو زکاۃ دینے کے لیے ایک دن متعین کر لے جیسا کہ اس سے قبل ذکر ہوا۔

قرض کی زکاۃ: اگر کسی کا قرض مال دار پر یا کسی ایسے شخص پر ہے جس کے پاس اتنا مال ہے کہ قرض ادا کیا جا سکتا ہے تو قرض، خواہ جب قرض واپس لے گا تو جتنے سال گزر چکے ہیں ان سب کی زکاۃ دے گا، خواہ گزرے سال کم ہوں یا زیادہ اور اگر قرض کا واپس لینا مشکل ہو جیسے کہ کسی فقیر پر قرض ہے تو اس پر زکاۃ نہیں ہے کیونکہ وہ اس مال میں تصرف کرنے کا مجاز نہیں ہے۔

سامان تجارت کی زکاۃ: سامان تجارت میں وجوب زکاۃ کے لیے چار شرطیں ضروری ہیں: ۱) مال اس کی ملکیت میں ہو۔ ۲) مال میں تجارت کی نیت ہو۔ ۳) اس کی قیمت نصاب کو پہنچتی ہو جو کہ سونے اور چاندی کا کم از کم نصاب ہے۔ ۴) اس پر سال گزر جائے۔

اگر یہ شرطیں پائی جائیں تو اس سامان کی قیمت میں سے زکاۃ نکالیں گے اور اگر اس کے پاس سونا، چاندی اور نقدی بھی ہے تو سامان تجارت کی قیمت میں ملا کر نصاب پورا کریں گے اور اگر سامان تجارت میں استعمال کی نیت کرے، جیسے کپڑا، گھر اور کار وغیرہ تو اس پر زکاۃ نہیں ہے اور اگر پھر بعد میں اس میں تجارت کی نیت کر لے تو نئے سرے سے سال پورا ہونے کا حساب لگائیں گے۔

صدقۂ فطر: صدقۂ فطر ہر اس مسلمان پر واجب ہے جو عید کے دن اور رات اپنے اور اپنے اہل و عیال کے خرچ سے زائد مال کا مالک ہو۔

صدقۂ فطر کی مقدار: ہر مرد و عورت کی طرف سے اہل شہر کی عام غذا سے (۲½) سوا دو کلو ہے۔ جس پر زکاۃ فطر واجب ہے اگر اس کے پاس ہے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ ہر اس شخص کی طرف سے بھی صدقۂ فطر نکالے جو عید کی شب اس کی کفالت میں ہو۔

مستحب یہ ہے کہ صدقۂ فطر عید کے دن نماز عید سے پہلے نکالا جائے، عید نماز سے مؤخر کرنا جائز نہیں ہے، نیز عید سے ایک یا دو دن پہلے دیا جا سکتا ہے۔ ایک جماعت کا صدقۂ فطر ایک ہی شخص کو دیا جا سکتا ہے اور ایک شخص کا صدقۂ فطر ایک جماعت پر تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

زکاۃ نکالنا: زکاۃ کا فوری طور پر نکالنا واجب ہے۔ نابالغ بچے اور پاگل کے ولی کو چاہیے کہ ان کے مال کی زکاۃ نکالے، سنت یہ ہے کہ فرض زکاۃ ظاہر کر کے دی جائے اور صاحب زکاۃ خود اپنے ہاتھ سے ادا کرے۔ زکاۃ کے لیے یہ شرط ہے کہ زکاۃ دینے والے کی نیت زکاۃ دینے کی ہو اگر عام صدقہ کی نیت رہی تو زکاۃ ادا نہ ہوگی، خواہ اپنا پورا مال صدقہ کر دے۔ افضل یہ ہے کہ ہر قسم کے مال کی زکاۃ اپنے شہر کے فقراء کو دے، البتہ مصلحت کے پیش نظر کسی دوسرے شہر منتقل کی جا سکتی ہے۔ جب نصاب پورا ہو تو دو سال کی زکاۃ ایک ساتھ پیشگی دینا صحیح اور کافی ہے۔

زکاۃ کے مستحق: زکاۃ کے مستحق آٹھ ہیں: ۱) فقراء۔ ۲) مساکین۔ ۳) زکاۃ وصول کرنے والے۔ ۴) جن کی تالیف قلب مقصود ہو ۵) گردن آزاد کرنے میں۔ ۶) قرض دار۔ ۷) فی سبیل اللہ (جہاد وغیرہ) ۸) مسافر۔ ان میں سے ہر ایک صنف کو اس کی ضرورت کے مطابق دیا جائے گا. البتہ زکاۃ کی وصولی کرنے والوں کو ان کی اجرت کے مطابق دیا جائے گا، خواہ وہ مال دار ہی کیوں نہ ہوں، اگر بغاوت کرنے والے کسی شہر پر قابض ہو جائیں تو زکاۃ ان کے حوالے کرنا جائز ہو گا۔ اگر حاکم، خواہ عادل ہو یا ظالم کسی سے زبردستی یا برضا زکاۃ لے لے تو زکاۃ ادا ہو جائے گی۔

کافر، اپنے غلام، مالدار اور ان لوگوں کو جن کے خرچ کی ذمے داری اپنے اوپر ہو اور بنی ہاشم کو زکاۃ دینے سے زکاۃ ادا نہ ہوگی۔ اگر لاعلمی میں کسی غیر مستحق کو زکاۃ دی اور بعد میں معلوم ہو گیا تو یہ کافی نہ ہوگی۔ ہاں، اگر کسی ایسے شخص کو فقیر سمجھ کر زکاۃ دے دی، پھر بعد میں معلوم ہوا کہ وہ تو مالدار ہے تو اس صورت میں زکاۃ ادا ہو جائے گی۔

نفلی صدقات: اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے: « إِنَّ مِمَّا يَلْحَقُ الْمُؤْمِنَ مِنْ عَمَلِهِ وَحَسَنَاتِهِ بَعْدَ مَوْتِهِ عِلْمًا عَلَّمَهُ وَنَشَرَهُ، وَوَلَدًا صَالِحًا تَرَكَهُ، وَمُصْحَفًا وَرَّثَهُ، أَوْ مَسْجِدًا بَنَاهُ، أَوْ بَيْتًا لابْنِ السَّبِيلِ بَنَاهُ، أَوْ نَهْرًا أَجْرَاهُ، أَوْ صَدَقَةً أَخْرَجَهَا مِنْ مَالِهِ فِي صِحَّتِهِ وَحَيَاتِهِ يَلْحَقُهُ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِ » "مومن کی وفات کے بعد اسے اس کے جن اعمال اور نیکیوں کا اجر پہنچتا ہے وہ یہ ہیں: ۱) علم جسے سکھایا اور پھیلایا، ۲) نیک اولاد جسے چھوڑ کر گیا، ۳) مصحف، یعنی قرآن مجید جو کسی کو دیا، ۴) کوئی مسجد بنا دی، ۵) مسافروں کے لیے کوئی مسافر خانہ بنا دیا، ۶) کوئی نہر کھدوائی، ۷) اپنی صحت اور زندگی میں کوئی ایسا مال صدقہ کیا جس کا اجر اسے ملتا رہے۔" (ابن ماجہ)

روزے کے احکام

رمضان المبارک کا روزہ ہر عاقل، بالغ اور روزے پر قدرت رکھنے والے مسلمان پر واجب ہے۔ حیض ونفاس والیعورتیں اس سے مستثنیٰ ہیں۔ ایسا نابالغ بچہ جو روزہ رکھنے کی طاقت رکھتا ہے عادت ڈالنے کے لیے اسے روزہ رکھنے کا علم دیا جائے گا۔ ماہ رمضان کی آمد دو ذریعوں سے معلوم ہوتی ہے: 1) چاند دکھائی دینا جس کی شہادت قابل اعتماد عاقل و بالغ مسلمان دے، خواہ وہ عورت ہی ہو۔ 2) شعبان کے تیس دن پورے ہونا۔

صبح صادق کے طلوع سے روزے کے وجوب کی ابتدا ہوتی ہے اور غروب آفتاب تک رہتی ہے، فرض روزے کی نیت طلوع فجر سے پہلے کرنا ضروری ہے۔

روزے کو توڑنے والے کام: ہم بستری کرنا۔ اس صورت میں قضا اور کفارہ دونوں واجب ہیں۔ کفارہ یہ ہے: ایک غلام آزاد کرنا، نہ ملے تو دو ماہ لگاتار روزے رکھنا، اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا جسے یہ بھی میسر نہ ہو تو اس پر کچھ نہیں ہے۔ منی کا خروج، خواہ بوس و کنار کے ذریعے سے ہو یا مشت زنی کے ذریعے سے، البتہ احتلام کی صورت میں کچھ بھی نہیں ہے۔ جان بوجھ کر کھانا پینا اگر بھول کر ایسا ہوا ہے تو روزہ صحیح ہے۔ سینگی لگوانے کے ذریعے سے یا خون دینے کے لیے خون نکلوانا، البتہ ٹیسٹ وغیرہ کے لیے تھوڑی مقدار میں دیا گیا خون یا بغیر قصد و ارادہ کے نکلنے والے خون سے روزہ نہیں ٹوٹتا، جیسے زخم لگ گیا یا نکسیر پھوٹ گئی وغیرہ۔ جان بوجھ کر قے کرنا۔

اگر غبار اڑ کر حلق میں داخل ہو گیا یا کلی کرتے اور ناک میں پانی ڈالتے وقت پانی حلق تک پہنچ گیا یا سوچنے سے انزال ہو گیا یا احتلام ہو گیا یا بغیر ارادہ کے قے آگئی یا خون نکل آیا تو ان تمام صورتوں میں روزہ نہیں ٹوٹتا۔

جو شخص رات سمجھ کر کھاتا پیتا رہا، پھر معلوم ہوا کہ وہ تو دن تھا (فجر طلوع ہو چکی تھی) تو اس پر قضا واجب ہے اور جسے طلوع فجر میں شک تھا اور وہ رات سمجھ کر کھاتا پیتا رہا تو اس کا روزہ فاسد نہیں ہوا اور جو شخص دن میں اس شک میں کھا پی گیا کہ سورج غروب ہو چکا ہے تو اس پر قضا ہے۔

روزہ افطار کرنے والوں کے احکام: جسے کوئی عذر نہ ہو اس کے لیے رمضان میں افطار کرنا حرام ہے۔ حیض و نفاس والی عورت پر افطار کرنا واجب ہے۔ جو شخص کسی معصوم شخص کی جان بچانے کے لیے روزہ افطار کرنے کا محتاج ہو اس پر روزہ توڑ دینا واجب ہے۔ وہ مسافر جو مسافتِ قصر تک سفر کر رہا ہے اگر اس پر روزہ رکھنا بھاری ہے تو اس کے لیے افطار کرنا سنت ہے۔ اسی طرح اس مریض کے لیے بھی روزہ افطار کرنا سنت ہے جسے نقصان کا اندیشہ ہے۔ اگر کوئی مقیم دن میں سفر شروع کرتا ہے تو اس کے لیے افطار جائز ہے۔ اسی طرح اس حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کے لیے بھی افطار جائز ہے جنھیں اپنے اوپر یا اپنے بچے پر خوف ہو۔ حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کے علاوہ تمام مذکورین پر صرف قضا واجب ہے، البتہ حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت نے اگر اپنے بچے کی وجہ سے افطار کیا ہے تو ان پر قضا کے ساتھ ہر دن کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلانا بھی واجب ہے۔

جو شخص بڑھاپے یا کسی ایسے مرض کی وجہ سے افطار کرتا ہے جس سے شفایابی کی امید نہیں ہے تو اس پر ہر دن کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہے اور اس پر قضا نہیں ہے۔ اگر کسی شخص نے عذر کی بنیاد پر روزے کی قضا میں تاخیر سے کام لیا حتی کہ دوسرا رمضان آگیا تو اس پر صرف قضا واجب ہے اور اگر تاخیر بلا عذر تھی تو قضا کے ساتھ ہر دن کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلانا بھی ہے۔ رمضان کے جس روزے کی قضا ادا کرنا سستی و کاہلی کی وجہ سے رہ گئی ہے (اور اس کا انتقال ہو گیا) تو اس کے

وارث کا اس کی طرف سے روزہ رکھنا مسنون ہے۔ اسی طرح اگر نذر کا روزہ رہ گیا ہو تو وارث کے لیے اس کی قضا بھی مسنون ہے، بشرطیکہ نذر طاعت ہو، مزید ہر نذر طاعت کو ادا کرنا بھی مسنون ہے۔

اگر کسی شخص نے عذر کی بنیاد پر روزہ افطار کر دیا لیکن دن ہی میں اس کا عذر ختم ہو گیا یا کوئی کافر رمضان المبارک میں دن کے وقت مسلمان ہو گیا یا حائضہ عورت پاک ہو گئی یا مریض شفایاب ہو گیا یا مسافر واپس آگیا یا بچہ دن کے وقت بالغ ہو گیا یا مجنون کو عقل آگئی اور وہ لوگ روزہ سے نہ تھے تو ان سب لوگوں پر اگرچہ اس دن کا باقی حصہ روزے سے گزار لیں، پھر بھی اس دن کی قضا واجب ہے۔ جس شخص کے لیے رمضان کے دنوں میں روزہ افطار کرنا جائز ہے، اس کے لیے اس دن کوئی اور روزہ رکھنا جائز نہیں ہے۔

نفلی روزے: سب سے افضل نفلی روزہ یہ ہے کہ ایک دن روزہ رکھے اور ایک دن افطار کرے، پھر پیر کے دن اور جمعرات کے دن کا روزہ ہے، اس کے بعد ہر مہینے میں تین دنوں کے روزے رکھنا ہے اور اس میں (تین دنوں کے روزوں میں) سب سے افضل یہ ہے کہ ایام بیض، یعنی قمری ماہ کی 14،13 اور 15 تاریخ کو روزہ رکھے، اسی طرح ماہ محرم اور ماہ شعبان کے بیشتر ایام کے روزے، عاشورہ، یوم عرفہ اور شوال کے چھ دنوں کے روزے بھی مسنون ہیں، ماہ رجب کے روزوں کا اہتمام کرنا، جمعہ اور ہفتہ کے دن کا روزہ رکھنا، اسی طرح شک کے دن (تیس شعبان) کا روزہ رکھنا مکروہ ہے۔ عید الفطر، عید الاضحیٰ اور ایام تشریق کا روزہ حرام ہے۔ ہاں، وہ شخص جس کے اوپر حج تمتع اور حج قران کی قربانی کے بدلے میں روزہ رکھنا ہے اس کے لیے ایام تشریق میں روزے رکھنا جائز ہے۔

چند ضروری باتیں:

* جسے حدث اکبر (بڑی ناپاکی) لاحق ہو، جیسے جنبی شخص یا حیض و نفاس والی عورت جب فجر سے پہلے پاک ہو جائے تو اس کے لیے فجر کی اذان کے بعد تک غسل کا مؤخر کرنا اور سحری کو پہلے کھا لینا جائز ہے، اس کا روزہ صحیح ہو گا۔
* اگر نقصان کا خوف نہ ہو تو عورت رمضان میں حیض کو مؤخر کرنے کی دوا استعمال کر سکتی ہے تاکہ عبادت میں مسلمانوں کے ساتھ شریک رہے۔
* روزہ دار اپنے تھوک کو نگل سکتا ہے، اسی طرح اگر سینے میں بلغم ہے تو اسے بھی نگل سکتا ہے۔
* اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے: «لا تَزالُ أُمّتي بِخَيرٍ ما عَجّلُوا الإفطارَ وأخّرُوا السُّحُورَ» ''جب تک میری امت افطار کرنے میں جلدی اور سحری کھانے میں تاخیر سے کام لے گی اس وقت تک خیریت سے رہے گی۔'' (احمد)

آپ ﷺ نے مزید فرمایا: «لا يَزالُ الدّينُ ظاهرًا ما عَجّلَ النّاسُ الفِطرَ لأنّ اليَهُودَ والنّصارىٰ يُؤخّرُونَ» ''اس وقت تک دین کو غلبہ حاصل رہے گا جب تک لوگ افطار میں جلدی سے کام لیں گے کیونکہ یہود و نصاریٰ تاخیر کرتے ہیں۔'' (ابوداود، ابن ماجہ)

* افطار کے وقت دعا کرنا مستحب ہے، اللہ کے رسول ﷺ کی ایک دعا یہ ہے: «ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ وَثَبَتَ الأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللهُ» ''پیاس رخصت ہو گئی، رگیں تر ہو گئیں اور ان شاء اللہ اجر ثابت ہوا۔'' (ابوداود)
* سنت یہ ہے کہ افطاری تازہ کھجور سے ہو اگر میسر نہ ہو تو خشک کھجور سے اور اگر وہ بھی میسر نہ آئے تو پانی سے افطار کرے۔
* روزہ دار کو چاہیے کہ اختلاف سے بچنے کے لیے حالت روزہ میں سرمہ لگانے، آنکھ اور کان میں ڈراپس ڈالنے سے پرہیز کرے لیکن اگر بطور علاج مذکورہ چیزوں کے استعمال کا محتاج ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ اگر علاج کا اثر حلق تک پہنچتا ہے تو بھی اس

کا روزہ صحیح ہے۔

* صحیح مسلک کے مطابق روزہ دار کے لیے تمام اوقات میں مسواک کرنا بغیر کسی کراہت کے مسنون ہے۔

* روزہ دار کو چاہیے کہ غیبت، چغلی اور جھوٹ وغیرہ سے ضرور پرہیز کرے اور اگر کوئی شخص اسے گالیدے یا برا بھلا کہے تو کہہ دینا چاہیے کہ میں روزے سے ہوں، چنانچہ اپنی زبان اور دیگر اعضاء کی گناہوں سے حفاظت کر کے ہی اپنے روزے کی حفاظت کی جا سکتی ہے، اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے: « مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلَ بِهِ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِي أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ » ''جو شخص جھوٹ بولنا اور اس کے مطابق عمل کرنا نہ چھوڑے تو اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکے پیاسے رہنے کی کوئی ضرورت نہیں۔'' (بخاری)

* اگر کسی شخص کو دعوت دی گئی تو سنت طریقہ یہ ہے کہ اگر روزے سے ہے تو دعوت دینے والے کو دعائیں دے اور اگر روزے سے نہیں ہے تو دعوت کا کھانا کھالے۔

* شب قدر سال کی سب سے افضل رات ہے، اس کا حصول رمضان کے آخری عشرے (کی عبادت) کے ساتھ خاص ہے اور سب سے زیادہ تاکیدی رات ستائیسویں رات ہے، اس رات میں نیک عمل کرنا ہزار مہینوں کی عبادت سے بہتر ہے۔ اس رات کی کچھ نشانیاں بھی ہیں کہ اس رات کی صبح سورج بوقتِ طلوع بالکل صاف ہوتا ہے، اس کی شعاعیں بہت ہلکی ہوتی ہیں اور موسم معتدل ہوتا ہے۔ بسا اوقات مسلمان اسے پالیتا ہے لیکن اسے اس کا احساس نہیں ہوپاتا، اس لیے ایک مسلمان کو چاہیے کہ وہ رات میں عبادت الٰہی کی زیادہ کوشش کرے خاص کر آخری عشرے میں۔ بلکہ کوشش ہونی چاہیے کہ رمضان کی کوئی رات بغیر قیام کے نہ گزرے اور تراویح کے لیے جب جماعت میں شریک ہو تو امام کے تراویح مکمل کرنے سے قبل واپس نہ ہو تاکہ اسے پوری رات کے قیام کا اجر ملے۔

* جو شخص نفلی روزہ شروع کرے تو اس کا پورا کرنا مسنون ہے، واجب نہیں ہے اور اگر جان بوجھ کر اس روزے کو توڑ دیتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور نہ اس کی قضا واجب ہے۔

اعتکاف کے مسائل: کسی عاقل مسلمان کا اطاعت الٰہی کی نیت سے مسجد میں ٹھہرنا اعتکاف ہے۔ اس کے لیے شرائط یہ ہیں کہ اعتکاف کرنے والا حدثِ اکبر سے پاک ہو، جائے اعتکاف سے کسی خاص ضرورت کے تحت ہی باہر آئے، جیسے کھانے، قضائے حاجت اور واجبی غسل وغیرہ کے لیے۔ بغیر ضرورت کے مقام اعتکاف سے باہر آنے اور ہم بستری سے اعتکاف باطل ہو جاتا ہے۔ ویسے تو اعتکاف ہر وقت مسنون ہے، البتہ رمضان میں اس کی تاکید ہے اور آخری عشرے میں اس کی زیادہ تاکید ہے۔ اعتکاف کی کم از کم مدت ایک گھنٹہ ہے اور مستحب یہ ہے کہ کم از کم ایک دن رات کا اعتکاف ہو۔ عورت اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر اعتکاف نہ کرے۔ اعتکاف کرنے والے کے لیے سنت یہ ہے کہ عبادت وطاعت کے کاموں میں مشغول رہے، بہت سے جائز اور مباح کاموں سے بھی پرہیز کرے اور لایعنی باتوں سے بچے۔

حج وعمرہ کے مسائل

عمر میں ایک بار حج اور عمرہ فرض ہے۔اس کے وجوب کی شرطیں درج ذیل ہیں: 1) اسلام۔ 2) عقل۔ 3) بلوغت۔ 4) آزادی۔ 5) استطاعت۔ استطاعت یہ ہے کہ اسے توشہ اور سواری میسر ہو، جس شخص نے (استطاعت کے باوجود) حج کرنے میں لاپروائی سے کام لیا اور اس کا انتقال ہوگیا تو اس کے مال سے ایک حج اور عمرے کا خرچ نکالا جائے گا۔ کسی کافر یا مجنون کا کیا ہوا حج صحیح نہ ہوگا اور نابالغ بچے اور غلام کا کیا ہوا حج صحیح تو ہوگا لیکن حج اسلام، یعنی حج فرض کی جگہ پر انہیں کافی نہ ہو گا۔ حج کی استطاعت نہ رکھنے والا شخص، جیسے فقیر اگر قرض لے کر حج کرتا ہے تو اس کا حج صحیح ہے۔ جو شخص اپنا فریضۂ حج ادا کرنے سے پہلے کسی اور کی طرف سے حج کرتا ہے تو اس کا یہ حج اس کی اپنی طرف سے فریضۂ حج کی ادائیگی ہوگی۔

احرام: جو شخص احرام باندھنے کا ارادہ کرتا ہے اس کے لیے غسل کرنا، صفائی کرنا، خوشبو لگانا، سلے ہوئے کپڑے اتار کر دو صاف سفید چادریں پہن لینا سنت ہے، اس کے بعد یہ کہتے ہوئے احرام باندھ لے: لبيك اللّٰهمّ عمرة یا لبيك اللّٰهمّ حجًا یا لبيك اللّٰهمّ حجًا وعمرة، اگر یہ خوف ہو کہ کسی بیماری وغیرہ کی وجہ سے اعمال حج پورے نہ کر سکے گا تو یہ کہتے ہوئے شرط لگا سکتا ہے: فَإنْ حبسنى حَابِسٌ فَمَحِلِّي حيث حبستني ''جہاں کہیں بھی کسی سبب سے تو نے مجھے روک لیا تو میں وہیں حلال ہو جاؤں گا۔'' (السنن الکبری للبیہقی)

حج کا ارادہ کرنے والے کو اختیار ہے کہ حج کی تینوں قسموں میں سے کسی ایک کا انتخاب کرلے۔ حج تمتع، حج افراد اور حج قران، ان میں سب سے افضل حج تمتع ہے، یعنی حج کے مہینے میں (میقات سے) عمرے کا احرام باندھے، عمرہ ادا کر کے حلال ہو جائے، پھر اسی سال حج کا احرام باندھے۔ افراد یہ ہے کہ صرف حج کا احرام باندھے اور قران یہ ہے کہ حج اور عمرہ دونوں کا احرام ایک ساتھ باندھے یا پہلے (میقات سے تو) صرف عمرے کا احرام باندھے، پھر طواف (قدوم) شروع کرنے سے قبل حج کی نیت کرلے۔ حج کا ارادہ کرنے والا جب اپنی سواری پر بیٹھ جائے تو ان الفاظ میں تلبیہ پڑھے: لبيك اللّٰهمّ لبيك، لبيك لا شريك لك لبيك، إن الحمد والنعمة لك والملك، لا شريك لك ''اے اللہ! میں حاضر ہوں، حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں، تمام تعریفیں اور نعمتیں تیرے ہی لیے ہیں اور بادشاہت بھی، تیرا کوئی شریک نہیں۔'' (بخاری)

تلبیہ کثرت سے اور بلند آواز سے پڑھنا مستحب ہے، یہ حکم عورتوں کے لیے نہیں ہے (کیونکہ ان کے لیے اپنی آواز بلند کرنا مستحب نہیں ہے۔)

ممنوعات احرام: (احرام کی حالت میں ممنوع کام) نو ہیں: 1) بال کاٹنا۔ 2) ناخن تراشنا۔ 3) مردوں کے لیے سلا ہوا کپڑا پہننا، البتہ جسے ازار (تہبند) نہ مل سکے وہ پائجامہ پہن سکتا ہے اور جسے جوتا نہ مل سکے وہ خف (چرمی موزہ) استعمال کر سکتا ہے، البتہ انھیں اس قدر کاٹ دے کہ وہ ٹخنوں سے نیچے ہو جائیں۔ اس حالت میں اس پر کوئی فدیہ نہیں ہے۔ 4) مردوں کے لیے سر ڈھانپنا۔ 5) اپنے کپڑے یا بدن پر خوشبو لگانا۔ 6) شکار کرنا، شکار سے مراد حلال جنگلی جانور ہیں۔ 7) نکاح کرنا، حالت احرام میں یہ حرام تو ہے، البتہ اس پر کوئی فدیہ نہیں ہے۔ 8) شہوت سے بوس وکنار کرنا، بشرطیکہ ہم بستری نہ کرے، اس کا فدیہ ایک بکری ذبح کرنا یا تین دن کا روزہ رکھنا یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے۔ 9) ہم بستر ہونا اگر تحلل اول سے (یوم النحر کو کنکریاں مارنے سے) قبل یہ عمل ہوا ہے تو اس کا حج فاسد ہوگیا اور اس پر واجب ہے کہ اس حال میں اپنا حج پورا کرے اور آئندہ سال اس کی قضا ادا کرے، ساتھ ہی ساتھ فدیہ کے طور پر ایک اونٹ ذبح کر کے مکہ کے مسکینوں پر تقسیم کر دے اور اگر تحلل اول کے بعد جماع کیا ہے تو اس کا حج فاسد نہیں ہوا، البتہ ایک اونٹ بطور فدیہ دینا واجب ہے اور اگر عمرے میں جماع کیا ہے تو عمرہ فاسد ہوگیا، بطور فدیہ ایک بکری دینے کے ساتھ ساتھ عمرے کی قضا واجب ہے۔ جماع کے علاوہ حج اور عمرہ کسی اور ممنوع کام سے فاسد نہیں ہوتے، ان محظورات وممنوعات کے بارے میں عورت بھی مرد ہی کی طرح ہے، البتہ اس کے لیے

سلے ہوئے کپڑے پہننا جائز ہے، نیز عورت حالت احرام میں نہ برقع پہنے گی اور نہ نقاب و دستانہ استعمال کرے گی۔

فدیہ: یہ دو قسم کا ہے: 1) بطور اختیار: یہ فدیہ بال کاٹنے، خوشبو لگانے، ناخن تراشنے، سر ڈھانپنے اور مردوں کے لیے سلے ہوئے کپڑے پہننے کا ہے، چنانچہ ایسے شخص کو اختیار ہے کہ وہ تین دن کے روزے رکھے یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ ہر مسکین کو آدھا صاع، یعنی تقریباً ڈیڑھ کلو کے حساب سے یا ایک بکری ذبح کرے۔ اس ضمن میں شکار کا بدلہ بھی ہے کہ اگر اس کا شبیہ و مثیل پالتو جانوروں میں پایا جاتا ہے تو اسے دینا ہے اور اگر اس کا مثیل نہیں ہے تو اس کی قیمت بطور فدیہ دی جائے گی۔ 2) بطور ترتیب: یہ متمتع اور قارن کا فدیہ ہے جو بطور ہدی ایک بکری ہے۔ اور محرم کے جماع کا فدیہ ایک اونٹ ہے اور اگر یہ میسر نہ ہو تو تین دنوں کے روزے حج کے دوران میں اور سات دنوں کے روزے گھر واپس آکر رکھے جائیں، واضح رہے کہ ہدی ذبح کرنا یا کھانا کھلانا صرف حرم میں رہنے والے فقیروں کے لیے ہے۔

مکہ میں داخلہ: حاجی جب مسجد حرام میں داخل ہو تو عام مساجد میں داخلے کی دعا پڑھے، پھر اگر حج تمتع کر رہا ہے تو عمرے کا طواف شروع کرے اور اگر حج افراد یا حج قران کر رہا ہے تو طواف قدوم شروع کرے، چنانچہ اپنی چادر کے درمیانی حصے کو دائیں کندھے کے نیچے اور دونوں کناروں کو بائیں کندھے پر رکھ کر اضطباع کرے، طواف کی ابتدا حجر اسود سے کرے، اس طرح کہ حجر اسود کا بوسہ لے، استلام کرے یا صرف اشارہ کرے اور کہے: بسم الله والله أكبر، ایسا ہی ہر چکر میں کرے، پھر بیت اللہ کو بائیں جانب کر کے طواف کے سات چکر مکمل کرے، اگر ہو سکے تو شروع کے تین چکروں میں رمل کرے (چھوٹے چھوٹے قدم رکھتے ہوئے کندھوں کو ہلا کر دوڑے) اور باقی چکروں میں عام چال چلے، جب بھی رکن یمانی کے سامنے پہنچے تو ممکن ہو تو اس کا استلام کرے اور دونوں رکنوں (حجر اسود اور رکن یمانی) کے درمیان یہ دعا پڑھے: ربنا آتنا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب النار ''اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں بھی اچھائی عطا فرما اور آخرت میں بھی اچھائی عطا فرمانا اور ہمیں آگ کے عذاب سے محفوظ رکھنا۔'' (البقرة: 201)

اور چکر کے باقی حصوں میں جو دعا چاہے مانگتا رہے، پھر اگر ممکن ہو تو مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھے جن میں سورۂ کافرون اور سورۂ اخلاص تلاوت کرے، پھر زمزم کا پانی پیے اور خوب سیر ہو کر پیے، اس کے بعد اگر میسر ہو تو واپس آکر حجر اسود کا استلام کرے، پھر ملتزم کے پاس (حجر اسود اور باب کعبہ کے درمیان) دعا کرے، اس کے بعد صفا پہاڑی کا رخ کرے اور اوپر چڑھ کر یہ کہے: أبدأ بما بدأ الله به ''میں بھی وہیں سے شروع کرتا ہوں جہاں سے اللہ تعالیٰ نے شروع کیا ہے۔'' (مسلم)

اور اس آیت کی تلاوت کرے: ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِن شَعَآئِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَن يَطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَن تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللَّهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ﴾ ''یقیناً صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں تو جو کوئی بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے تو اس پر ان کا طواف کر لینے میں کوئی گناہ نہیں ہے، اور جس نے خوشی سے بھلائی کی تو بلاشبہ اللہ قدردان ہے اور خوب جاننے والا ہے۔'' (البقرة: 158)

(اس آیت کے ساتھ) تکبیر و تہلیل کہے، پھر کعبہ کی طرف متوجہ ہو کر ہاتھ اٹھا کر دعا کرے، پھر اتر کر سبز نشان تک عام چال چلے، پھر ایک سبز نشان سے دوسرے سبز نشان تک ہلکی دوڑ لگائے، اس کے بعد پھر عام چال چلتے ہوئے مروہ تک پہنچے اور وہاں بھی وہی کچھ (ذکر و دعا) کرے جو صفا پر کیا تھا لیکن آیت کی قراءت نہ کرے پھر اس سے اتر کر وہی عمل کرے جو پہلے چکر میں کیا ہے یہاں تک کہ سات چکر پورے ہو جائیں۔ صفا سے مروہ تک جانا ایک چکر اور مروہ سے صفا تک آنا دوسرا چکر ہے، پھر بقیہ چکر بھی اسی طرح ہوں گے، اس کے بعد اپنے بالوں کو منڈوائے یا چھوٹا کرائے، البتہ منڈوانا افضل ہے الا یہ کہ حج تمتع کا عمرہ ہو (اور حج کے آنے میں ابھی وقت ہو) کیونکہ اس کے بعد حج کرنا ہے (جس میں سر منڈوانے کی ضرورت پڑے گی) اور اگر قارن اور مفرد ہے تو وہ طواف قدوم کے بعد حلال نہ ہو گا یہاں تک کہ عید کے دن جمرۂ عقبہ سے فارغ ہو جائے (ان تمام امور

میں) عورت بھی مردوں کی طرح ہے مگر وہ طواف اور سعی میں دوڑے گی نہیں۔

حج کا طریقہ: جب یوم الترویہ، یعنی آٹھویں ذی الحجہ آجائے تو حاجی اگر حلال ہے تو مکہ مکرمہ میں اپنی قیام گاہ سے احرام باندھ کر منیٰ کا رخ کرے اور وہاں نویں ذی الحجہ کی رات گزارے، پھر جب نویں ذی الحجہ کو سورج طلوع ہو کر چاشتکا وقت ہو جائے تو عرفات کی طرف روانہ ہو، جب سورج ڈھل جائے تو عرفہ میں ظہر و عصر کی نماز جمع اور قصر کے ساتھ پڑھے، وادیٔ عرنہ کے علاوہ عرفات کا پورا میدان موقف (ٹھہرنے کی جگہ) ہے۔۔ حاجی کو چاہیے کہ یہاں لا إله إلا الله وحده لا شريك له، له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير ''اللہ کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، بادشاہت اسی کی ہے اور ساری تعریفیں اسی کی ہیں اور وہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے۔'' کا ورد کثرت سے کرتا رہے، دعا، توبہ اور رجوع الی اللہ میں اجتہاد سے کام لے، پھر جب سورج ڈوب جائے تو اطمینان و سکون کے ساتھ پڑھ کر وہیں رات گزارے، پھر اول وقت میں فجر کی نماز پڑھ کر دیر تک دعا کرتا رہے یہاں تک کہ جب خوب روشنی پھیل جائے تو سورج نکلنے سے قبل وہاں سے منیٰ کے لیے رخصت ہو، جب وادیٔ محسر تک پہنچ جائے وہاں ممکن ہو تو تیز چلے اور منیٰ پہنچ کر جمرۂ عقبہ کو خذف کے برابر (چنے سے بڑی اور بندق سے چھوٹی) سات کنکریاں مارے، ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہے اور کنکری مارتے وقت ہاتھ بلند کرے، کنکری مارنے میں یہ شرط ہے کہ کنکریاں حوض میں گریں، خواہ ستون میں جا کر لگیں یا نہ لگیں، جب کنکری مارنا شروع کرے تو تلبیہ پڑھنا بند کر دے، پھر قربانی کر کے اپنا سر منڈوائے یا کتروائے، البتہ منڈوانا افضل ہے۔

کنکریاں مار لینے اور حلق کروانے کے بعد حاجی کے لیے عورت کے علاوہ ہر چیز حلال ہو جاتی ہے، اس کو تحلل اول کہتے ہیں۔ اس سے فارغ ہو کر مکہ جا کر طواف افاضہ کرے، یہی واجبی طواف ہے جس کے بغیر حج مکمل نہ ہو گا، پھر اگر متمتع ہے یا طواف قدوم کے ساتھ صفا و مروہ کی سعی نہیں کی ہے تو سعی کرے جب اتنا کام کر لیا تو حاجی کے لیے ہر چیز حلال ہو گئی حتی کہ اس کی بیوی بھی، یہ تحلل ثانی کہلاتا ہے۔ پھر منیٰ آکر واجبی طور پر وہاں راتیں گزارے اور ہر روز زوال کے بعد جمرات کو کنکریاں مارے، ہر جمرے کو سات سات کنکریاں ماری جائیں گی، جمرۂ اولیٰ سے شروع کرے، اسے سات کنکریاں مارے اور تھوڑا آگے بڑھ کر کھڑا ہو کر دعا مانگے، پھر درمیان کے جمرہ کے پاس آکر اس طرح اسے بھی سات کنکریاں مارے اور اس کے بعد دعا کرے، پھر جمرۂ عقبہ کو سات کنکریاں مارے اور اس کے بعد دعا کے لیے نہ ٹھہرے، اس طرح دوسرے دن بھی کرے، اب اگر جلدی کرنا چاہتا ہے (منیٰ میں دو ہی دن گزارنا چاہتا ہے) تو سورج ڈوبنے سے قبل منیٰ سے نکل جائے اور اگر 12 تاریخ کو منیٰ میں سورج ڈوب گیا تو وہاں (13 تاریخ کی) رات گزارنا اور دوسرے دن کنکری مارنا ضروری ہو گا، البتہ اگر منیٰ سے نکلنے کا عزم کر لیا لیکن بھیڑ وغیرہ کی وجہ سے نہیں نکل سکا تو سورج ڈوبنے کے بعد بھی نکلنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اعمال حج میں قران کرنے والے اور افراد کرنے والے برابر ہیں، فرق صرف یہ ہے کہ قارن پر متمتع کی طرح قربانی واجب ہے، پھر جب اپنے گھر واپس ہونا چاہے تو بغیر طواف وداع کیے مکہ سے باہر نہ جائے، ایسا ہونا چاہیے کہ اس کا آخری کام بیت اللہ کا طواف ہو، البتہ حیض و نفاس والی عورت کو اس کی رخصت ہے۔ اگر طواف کے بعد خرید و فروخت میں مشغول ہو گیا تو طواف کا اعادہ کرے اور اگر طواف وداع کیے بغیر روانہ ہو گیا اور دور نہیں گیا ہے تو واپس آکر طواف کرے اور اگر دور نکل گیا ہے تو اس پر دم واجب ہے۔

حج کے ارکان چار ہیں: 1) احرام باندھنا، یعنی نسک میں داخلے کی نیت۔ 2) عرفہ میں قیام۔ 3) طواف زیارت یا افاضہ۔ 4) حج کی سعی۔

حج کے واجبات آٹھ ہیں: 1) میقات سے احرام باندھنا۔ 2) رات تک (سورج ڈوبنے تک) عرفات میں قیام۔ 3) آدھی رات تک مزدلفہ میں قیام۔ 4) ایام تشریق میں منیٰ میں شب باشی۔ 5) کنکریاں مارنا۔ 6) بال منڈوانا یا کٹوانا۔

7) طواف وداع۔ 8) حج تمتع اور قارن کرنے والے کے لیے قربانی ذبح کرنا۔

عمرے کے تین ارکان ہیں: 1) احرام باندھنا۔ طواف عمرہ۔ 2) سعیٔ عمرہ۔

عمرے کے واجبات دو ہیں: 1) میقات سے احرام باندھنا۔ 2) حلق یا تقصیر۔

جو شخص کوئی رکن چھوڑ دے تو بغیر اس کے ادا کیے حج و عمرہ صحیح نہیں ہو گا اور جو کوئی واجب چھوڑ دے تو دم دینے سے اس کا کفارہ ہو جائے گا اور جس نے سنت کو چھوڑ دیا تو اس پر کچھ بھی نہیں ہے۔

کعبہ کے طواف کی صحت کے لیے 13 شرطیں ہیں: 1) اسلام۔ 2) عقل۔ 3) نیت کی تعیین۔ 4) طواف کے وقت کا دخول۔ 5) حسب قدرت ستر عورت۔ 6) نجاست سے پاکی، بچوں کے لیے یہ شرط نہیں ہے۔ 7) سات چکروں کا یقینی طور پر پورا کرنا۔ 8) کعبہ بائیں طرف ہو، اس بارے میں جہاں غلطی ہو جائے تو اس کا اعادہ کرنا۔ 9) عدم رجوع۔ 10) چلنے پر قدرت رکھنے والے کے لیے چلنا۔ 11) تمام چکروں کے درمیان موالات۔ 12) مسجد حرام کے اندر طواف۔ 13) حجر اسود سے طواف کی ابتدا۔

طواف کی سنتیں: حجر اسود کو چھونا یا بوسہ دینا، بوسہ دیتے وقت تکبیر کہنا، رکن یمانی کا استلام کرنا، اپنی اپنی جگہ پر رمل کرنا اور عام چال چلنا، اضطباع کرنا، دورانِ طواف دعا و ذکر کرنا، بیت اللہ کے قریب رہنا، طواف کے بعد مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھنا۔

سعی کی شرطیں: اور یہ نو ہیں: 1) اسلام۔ 2) عقل۔ 3) نیت۔ 4) موالات۔ 5) چلنے پر قادر کے لیے چلنا۔ 6) سات چکر پورے کرنا۔ 7) دونوں پہاڑوں کے درمیان مسافت کا پورا کرنا۔ 8) طوافِ صحیح کے بعد سعی کرنا۔ 9) طاق چکر (7,5,3,1) کی ابتدا صفا سے اور جفت چکر (6,4,2) کی ابتدا مروہ سے کرنا۔

سعی کی سنتیں: نجاست وگندگی سے پاکی، ستر عورت، سعی کے دوران میں ذکر و دعا، عام چال کی جگہ چلنا اور دوڑنے کے مقام پر دوڑنا، دونوں پہاڑوں پر چڑھنا، طواف و سعی کے درمیان موالات کو قائم رکھنا۔

تنبیہ: افضل یہ ہے کہ ہر دن کی کنکریاں اسی دن ماری جائیں۔ اگر ایک دن کی کنکریاں کل پر ٹال دی گئیں یا تمام کنکریوں کو ایام تشریق کے آخری دن پر ٹال دیا تو یہ بھی کافی ہو گا۔

قربانی: قربانی سنت مؤکدہ ہے۔ جب عشرۂ ذی الحجہ داخل ہو جائے، یعنی ذی الحجہ کا چاند نظر آجائے تو قربانی کرنے کا ارادہ رکھنے والے کے لیے اپنی قربانی ذبح کرنے تک بال و ناخن اور جسم کے کسی بھی حصے سے کچھ کاٹنا (یا اکھیڑنا) جائز نہیں ہے۔

عقیقہ: عقیقہ سنت ہے، عقیقے میں لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری ہے جو ولادت کے ساتویں دن بطور استحباب ذبح کی جائے گی، عقیقے میں لڑکے کے بال مونڈنا اور بالوں کے برابر چاندی صدقہ کرنا مسنون ہے۔ اور اسی روز بچے کا نام رکھا جائے۔ اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ نام عبداللہ اور عبدالرحمن ہیں۔ عبدالنبی یا عبدالرسول وغیرہ نام رکھنا حرام ہے۔ اگر عقیقہ اور قربانی کا دن اکٹھا ہو جائے اور ایک کام دوسرے سے کفایت کر جائے گا۔

فائدہ: جو شخص مسجد نبوی میں داخل ہو سب سے پہلے دو رکعت تحیۃ المسجد ادا کرے، پھر نبی ﷺ کی قبر کے پاس آئے۔ پیٹھ قبلے کی طرف کر کے نبی ﷺ کے چہرے کے مدمقابل کھڑا ہو جائے۔ دل میں یہ تصور کرے کہ رسول اللہ ﷺ اسے دیکھ رہے ہیں، پھر ان الفاظ کے ساتھ سلام کرے: السلام عليك يا رسول الله اگر کچھ الفاظ زیادہ کرے تو بھی ٹھیک ہے۔ پھر قدرے ایک ہاتھ دائیں جانب ہو کر یوں کہے: السلام عليك يا أبا بكر الصديق، السلام عليك يا عمر الفاروق... اے اللہ! انھیں ان کے نبی اور اسلام کی طرف سے بہترین بدلہ عطا فرما۔ پھر قبلہ رخ ہو کر حجرے کو اپنی بائیں جانب کر کے دعا کرے۔

متفرق فائدے

✸ **برائی اور گناہ:** ذیل کے کاموں سے گناہ مٹائے اور معاف کیے جاتے ہیں: سچی توبہ، استغفار، نیک اعمال، مصائب و تکالیف میں مبتلا ہونا، صدقہ و خیرات، کسی مسلمان کی دعا، اس کے بعد بھی اگر کوئی گناہ باقی رہ گیا اور اسے اللہ تعالیٰ نے معاف نہ کیا تو قبر میں یا حشر کے دن آگ کی سزا دے کر گناہوں سے پاک وصاف کر دیا جائے گا، پھر اگر بندے کی وفات توحید پر ہوئی ہے تو جنت میں داخل ہو گا اور اگر اس کی وفات کفر یا شرک یا نفاق پر ہوئی ہے تو جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ رہے گا۔ اللہ کی نافرمانی اور گناہ کے بہت سے برے آثار بندے پر ظاہر ہوتے ہیں: گناہوں کے آثار دل پر: دل میں وحشت و ظلمت، ذلت اور بیماری پیدا ہو جاتی ہے، نیز گناہ بندے کو اللہ تعالیٰ سے دور رکھتے ہیں۔ گناہوں کے آثار دین پر: مذکورہ آثار کے علاوہ مزید یہ کہ اطاعت الٰہی سے محرومی اور رسولوں، فرشتوں اور مومنین کی دعاؤں سے محرومی کا باعث بنتے ہیں۔ گناہوں کے آثار روزی پر: گناہ روزی سے محروم رکھتے ہیں، نعمت کے زوال اور مال کی برکت ختم کرنے کا سبب بنتے ہیں۔ گناہوں کے آثار افراد پر: عمر کی برکت کو مٹاتے، تنگ زندگی پیدا کرتے اور معاملات میں پیچیدگی پیدا کرتے ہیں۔ گناہوں کے آثار اعمال پر: اعمال صالحہ کی قبولیت میں رکاوٹ بنتے ہیں۔ گناہوں کے آثار معاشرے پر: امن و امان جیسی نعمت کے زوال، مہنگائی، ظالم حاکم اور دشمنوں کے تسلط اور قحط سالی کا سبب بنتے ہیں۔ اس کے علاوہ مزید آثار بد بھی ہیں۔

✸ **غم و پریشانی:** دلوں کا سرور و اطمینان اور غم و پریشانی سے نجات ہر ایک کو مطلوب ہے اور اسی سے اطمینان بخش زندگی حاصل ہوتی ہے۔ اس نعمت کے حصول کے چند دینی، قدرتی اور عملی اسباب ہیں جو کامل طور پر صرف مسلمان ہی کو حاصل ہو سکتے ہیں، ان میں سے بعض اسباب یہ ہیں: 1) ایمان باللہ۔ 2) حکم الٰہی کی بجا آوری اور گناہوں سے پرہیز۔ 3) قول و عمل اور ہر بھلائی کے ذریعے سے مخلوق پر احسان۔4) عمل خیر، دینی علوم اور نفع بخش دنیاوی علوم میں مشغولیت۔ 5) ماضی اور مستقبل (بعید) کے کاموں میں سوچ و فکر نہ کر کے روزمرہ کے کاموں میں مشغول رہنا۔ 6) کثرت سے ذکر الٰہی۔ 7) اللہ کی ظاہری و باطنی نعمتوں کا بیان کرنا۔ 8) اپنے سے کم درجہ لوگوں کی طرف دیکھنا اور جنھیں اپنے سے زیادہ دنیاوی نعمت حاصل ہو ان کی طرف توجہ نہ کرنا۔ 9) غم و الجھن پیدا کرنے والے اسباب کو دور کرنے کی کوشش کرنا اور راحت و سرور پیدا کرنے والے اسباب کے حصول کی کوشش کرنا۔ 10) بعض ان نبوی دعاؤں کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ سے مانگنا جن کی مدد سے اللہ کے رسول ﷺ غم و پریشانی دور ہونے کی دعا کرتے رہے۔

فائدہ: ابراہیم خواص رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ''دلوں کا علاج پانچ چیزوں سے ہے: غور و فکر سے تلاوت قرآن، خالی پیٹ، رات کے قیام، سحر کے وقت گریہ زاری اور نیک لوگوں کی ہم نشینی۔'' (حلیۃ الأولیاء)

✸ **نکاح:** ایسا صاحب شہوت جسے اپنے اوپر زنا کا خوف نہ ہو اس کے لیے نکاح کرنا سنت ہے۔ اور جس کے اندر شہوت نہ ہو اس کے لیے جائز ہے۔ اور جسے اپنے اوپر زنا کا خوف ہو اس کے لیے نکاح کرنا واجب ہے اور حج فرض پر اسے مقدم رکھا جائے گا۔ غیر محرم عورت کی طرف دیکھنا حرام ہے، بوڑھی عورت اور امرد (نوخیز لڑکے) کی طرف شہوت سے دیکھنا بھی حرام ہے۔

شروط نکاح: مرد و عورت کی شادی چند شرائط کے ساتھ صحیح ہے: 1) دلہا اور دلہن کی تعیین، چنانچہ اگر کسی کی ایک سے زائد لڑکیاں ہوں تو اس کا یہ کہنا صحیح نہیں ہو گا کہ میں اپنی کسی ایک لڑکی سے تمھاری شادی کرتا ہوں۔ 2) بالغ و عاقل شوہر اور آزاد و عاقل عورت کی رضامندی۔ 3) عورت کے لیے ولی کا وجود، چنانچہ عورت کا خود اپنا نکاح یا کسی غیر ولی کا اس کا نکاح کرنا صحیح نہ ہو گا الا یہ کہ اس کا ولی اس کے ''کفو'' سے اس کا نکاح کرنے سے انکار کر دے۔ عورت کا ولی بننے کا سب سے زیادہ حقدار اس کا باپ ہے، پھر دادا، اس طرح اوپر تک، پھر اس کا لڑکا، پھر پوتا، پھر اس طرح نیچے تک، پھر اس کا سگا بھائی، پھر علاتی بھائی

(جن کا باپ ایک اوٗر مائیں الگ ہوں)، پھر اخیافی بھائی (جن کی ماں ایک اوٗر باپ الگ ہوں)، پھر بھتیجا... وٗغیرہ 4) گواہوں کی موجودگی، چنانچہ نکاح صحیح ہونے کے لیے دوٗ عاقل، بالغ اوٗر قابلِ اعتماد مردوٗں کی گواہی ضروٗری ہے۔ 5) دلہا اوٗر دلہن موانع نکاح سے خالی ہوں، یعنی وٗہ اسباب نہ ہوں جن سے مردوٗعورت کا باہم نکاح صحیح نہیں ہوتا، جیسے رضاعت یا نسب یا سسرالی رشتہ۔

* **محرمات نکاح:** 1) **ابدی محرمات:** ان کی تین قسمیں ہیں: 1- وٗہ عورتیں جو نسبی طور پر حرام ہیں، جیسے ماں، دادی اس طرح اوٗپر تک، بیٹی پوتی نیچے تک، بہن مطلقا، بھانجی، بھانجے کی لڑکی، بھانجی کی لڑکی، پوتی، نواسی، بھتیجی مطلقا، بھتیجیوں کی لڑکیاں، بھتیجوں کے لڑکوں اوٗر لڑکیوں کی لڑکیاں، خواہ نیچے تک چلی جائیں، پھوپھی، خالہ، خواہ اوٗپر تک چلی جائیں۔ 2- **وٗہ عورتیں جو رضاعت سے حرام ہیں:** رضاعت سے بھی وٗہی تمام عورتیں حرام ہیں جو نسب سے ہیں حتیٰ کہ رضاعت سے متعلقہ سسرالی رشتے بھی۔ 3- **سسرالی رشتے سے حرام عورتیں:** بیوی کی ماں، اس کی دادیاں اوٗر نسب میں اوٗپر کے تمام مردوٗں کی بیویاں، اسی طرح بیوی کی لڑکیاں، خواہ نیچے تک۔

2) **وٗقتی محرمات:** ان کی دوٗ قسمیں ہیں: 1) **ایک ساتھ ہونے کے سبب:** جیسے دوٗ بہنوں کا ایک آدمی کے نکاح میں ایک ساتھ رکھنا وٗغیرہ۔ 2) **عارضی طور پر حرام:** ہوسکتا ہے کہ یہ عارضہ ختم ہوجائے، جیسے کسی کے عقد میں موجود عورت۔

فائدہ: لڑکے کے وٗالدین کے لیے جائز نہیں ہے کہ وٗہ اسے کسی ایسی عورت سے شادی پر مجبور کریں جسے وٗہ نہیں چاہتا اوٗر نہ اس بارے میں بچے پر وٗالدین کی اطاعت ہی وٗاجب ہے اوٗر نہ یہ ان کی نافرمانی ہی شمار ہوگی۔

* **طلاق کے مسائل:** حالت حیض یا نفاس میں اوٗر ایسے طہر میں طلاق دینا حرام ہے جس میں بیوی سے جماع کیا ہو اوٗر اگر کسی نے اس حال میں طلاق دے دی تو طلاق وٗاقع ہوجائے گی، بلاوٗجہ طلاق دینا مکروٗہ ہے اوٗر ضروٗرت کے پیش نظر جائز ہے اوٗر جس شخص کے لیے عورت کو نکاح میں رکھنا باعث ضرر ہو اس کے لیے طلاق دینا سنت ہے۔ طلاق کے بارے میں وٗالدین کی اطاعت وٗاجب نہیں ہے۔ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دینا چاہتا ہے تو ایک ساتھ ایک سے زائد طلاقیں دینا جائز نہیں ہے۔ ضروٗری ہے کہ طلاق ایسے طہر میں دے جس میں جماع نہ کیا ہو۔ سنت یہ ہے کہ ایک طلاق دے کر دوٗسری طلاق دیے بغیر بیوی کو چھوڑ دے یہاں تک کہ اس کی عدت پوری ہوجائے۔ جس عورت کو طلاق رجعی دی گئی ہو شوہر کے گھر سے اس کا نکلنا حرام ہے، نیز عدت پوری ہونے سے قبل شوہر کا اپنے گھر سے نکلنا بھی جائز نہیں ہے۔ طلاق کا لفظ زبان سے ادا کرنے سے طلاق وٗاقع ہوگی، صرف نیت کرلینے سے طلاق وٗاقع نہیں ہوگی۔

* **قسم وٗحلف کے مسائل:** قسم میں کفارے کے وٗجوب کے لیے چار شرطیں ہیں: 1) **قسم کھانے کا قصد:** اگر زبان سے لفظ قسم ادا ہوا لیکن قسم کھانے کا ارادہ نہیں تھا تو قسم منعقد نہ ہوگی، ایسی ہی قسم کو ''یمین لغو'' کہا جاتا ہے، جیسے بات کے دوٗران میں ''لَا وَاللہ'' اوٗر ''بلیٰ وَاللہ'' وٗغیرہ کہنا۔ 2) مستقبل کے لیے کسی ممکن الوقوع چیز سے متعلق قسم کھائے۔ چنانچہ ماضی میں پیش آمدہ کسی امر سے متعلق لاعلمی کی بنیاد پر قسم کھالے یا اپنے کو سچا سمجھتے ہوئے کسی چیز کی قسم کھالے یا جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھالے تو قسم منعقد نہ ہوگی بلکہ ایسی ہی جھوٹی قسم کو ''یمین غموس'' کہا جاتا ہے جس کا شمار کبیرہ گناہوں میں ہوتا ہے۔ اسی طرح اگر مستقبل سے متعلق اپنے آپ کو سچا سمجھتے ہوئے قسم کھاتا ہے لیکن بعد میں اس کے خلاف ظاہر ہو (تو اس صورت میں بھی قسم منعقد نہ ہوگی۔) 3) قسم کھانے وٗالا اپنے اختیار سے قسم کھائے، کسی نے قسم پر اسے مجبور نہ کیا ہو۔ 4) اپنی قسم پوری نہ کرے اس طرح کہ جس کام کے نہ کرنے کی قسم کھائی ہے اسے کر گزرے یا جس کے کرنے کی قسم کھائی ہے اسے نہ کرے۔

جو شخص قسم کھانے کے ساتھ ان شاء اللہ کہہ دے تو اس پر کفارہ وٗاجب نہیں ہے اس کی دوٗ شرطیں ہیں: 1) ان شاء

اللہ قسم کھانے کے ساتھ ہی کہے۔ 2) قسم کھاتے وقت ان شاء اللہ کہے تو اس سے مقصد قسم کو معلق کرنا ہو، جیسے یوں کہے کہ قسم ہے کہ ان شاء اللہ (میں ایسا کروں گا۔)

اگر کوئی شخص کسی بات پر قسم کھا لیتا ہے لیکن بعد میں دیکھتا ہے کہ (میرا قسم کھانا) مصلحت کے خلاف ہے تو اس کے لیے سنت یہ ہے کہ قسم کا کفارہ ادا کر کے وُہ کام کر لے جو بہتر اور مصلحت پر مبنی ہے۔

قسم کا کفارہ: دس مسکینوں کو کھانا کھلانا، یعنی اشیائے خوردنی میں سے ہر مسکین کو آدھا صاع (تقریباً سوا کلو) طعام دینا یا دس مسکینوں کو لباس دینا یا ایک غلام آزاد کرنا، پھر جسے یہ چیزیں میسر نہ آئیں وُہ تین دن بلاناغہ روزے رکھے۔ اگر کوئی شخص کھانا کھلانے یا کپڑا پہنانے پر قدرت رکھنے کے باوُجود روزہ رکھتا ہے تو بری الذمہ نہ ہو گا۔ قسم کا کفارہ قسم توڑنے سے قبل اور بعد دونوں طرح دیا جا سکتا ہے۔ اگر کوئی شخص کسی ایک چیز پر ایک سے زائد بار قسم کھاتا ہے تو ایک ہی کفارہ کافی ہے اور اگر متعدد امور پر قسم کھاتا ہے تو کفارے بھی متعدد ہوں گے۔

* **نذر ماننے کی متعدد قسمیں:** 1) **نذر مطلق:** جیسے یوں کہے: "اگر میں شفایاب ہو گیا تو اللہ تعالیٰ کے لیے نذر مانتا ہوں۔" اتنا کہہ کر خاموش ہو جائے اور کسی متعین چیز کا ذکر نہ کرے۔ اس کا حکم یہ ہے کہ شفایابی کی صورت میں اس پر قسم کا کفارہ ہے۔ 2) **غصہ اور بحث** وجدال کی نذر، وُہ اس طرح کہ کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کی نیت سے اپنی نذر کو کسی شرط پر معلق کر دے، جیسے یہ کہنا کہ "اگر میں نے تجھ سے بات کی تو میرے اوپر سال بھر کے روزے ہیں۔" اس کا حکم یہ ہے کہ اس بارے میں نذر ماننے والے کو اختیار ہے کہ جس چیز کا التزام اپنے اوپر لیا ہے اسے پورا کرے۔ اور اگر بات کرتا ہے تو قسم کا کفارہ ادا کرے (لیکن یاد رہے کہ تین دن سے زیادہ کلام نہ کرنا معصیت کے زمرے میں آتا ہے، لہٰذا تین دن کے بعد کلام کر لے اور قسم کا کفارہ دے۔) 3) **جائز نذر، جیسے اس طرح کہنا:** "اللہ کے لیے میں یہ عہد کرتا ہوں، یعنی نذر مانتا ہوں کہ اپنا کپڑا پہنوں گا۔" اس کا حکم یہ ہے کہ کپڑا پہننے اور کفارہ دینے میں سے اسے کسی ایک کا اختیار ہو گا۔ 4) **مکروہ نذر، جیسے یہ کہنا:** "میں اللہ کے لیے یہ عہد کرتا ہوں، یعنی نذر مانتا ہوں کہ میں اپنی بیوی کو طلاق دوں گا۔" اس کا حکم یہ ہے کہ ایسے شخص کے بارے میں سنت کا طریقہ یہ ہے کہ وُہ اپنی نذر کے لیے قسم کا کفارہ ادا کرے اور نذر پوری نہ کرے اور اگر اپنی نذر پوری کرتا ہے تو اس پر کوئی کفارہ نہیں ہے۔ 5) **نذر معصیت، یعنی گناہ کی نذر، جیسے کہے:** "اللہ کے لیے میں یہ عہد کرتا ہوں کہ چوری کروں گا۔" اس بارے میں حکم یہ ہے کہ اس نذر کا پورا کرنا حرام ہے اور قسم کا کفارہ دیا جائے گا اور اگر وُہ کام کر لیا تو اس پر کوئی کفارہ نہیں ہے، البتہ وُہ شخص گناہ گار ہو گا۔ 6) **نذر طاعت، جیسے تقرب الی اللہ کی نیت سے یہ کہے:** "میں اللہ کے لیے عہد کرتا ہوں کہ اتنی اتنی رکعت نماز پڑھوں گا۔" اور اگر اس نذر کو کسی شرط سے مشروط کیا، جیسے مریض کی شفایابی وغیرہ تو شرط پائی جانے پر اس کا پورا کرنا واجب ہو گا اور اگر کسی شرط سے مشروط نہ کیا تو مطلقاً پورا کرنا واجب ہے۔

* **رضاعت:** دوُدھ پینے سے بھی حرمت اسی طرح ثابت ہوتی ہے جس طرح نسب سے، البتہ اس کے لیے چند شرطیں ہیں: دوُدھ وِلادت کی وجہ سے آرہا ہو نہ کہ کسی اور وجہ سے۔ وِلادت کے بعد دو سال کے اندر بچہ دوُدھ پیے۔ یقینی طور پر پانچ بار یا اس سے زیادہ دوُدھ پیے۔ ایک بار سے مراد یہ ہے کہ بچہ چھاتی کو منہ میں لے کر چوسے اور خود ہی چھوڑ دے، آسودہ وُ شکم سیر ہونا شرط نہیں ہے۔ رضاعت سے حق نفقہ وُ میراث ثابت نہیں ہوتا۔

* **وصیت:** جس شخص پر کوئی حق، جیسے قرض وغیرہ ہو اور اس پر کوئی دلیل نہ ہو تو اس پر موت کے بعد کے لیے وصیت کرنا واجب ہے، چنانچہ وُہ صاحب حق کے لیے اس کی ادائیگی کی وصیت کرے۔ اور جو شخص بہت زیادہ مال چھوڑ رہا ہو اس کے لیے

وَصیت کرنا مسنون ہے، چنانچہ اس کے لیے یہ مستحب ہے کہ وُہ اپنے مال کے پانچویں حصے کی وَصیت اپنے کسی غریب قریبی رشتے دار کے لیے کر دے بشرطیکہ وُہ وَارث نہ ہو، اوَر اگر کوئی قریبی رشتے دار نہ ہو تو کسی مسکین، عالم اوَر نیک شخص کے لیے وَصیت کرے۔ جس فقیر شخص کے وَارث ہوں تو اس کا وَصیت کرنا مکروُہ ہے اوَر اگر وَرثاء مالدار ہوں تو جائز ہے۔ ایک تہائی مال سے زیادہ کی وَصیت کسی اجنبی کے لیے جائز نہیں ہے اوَر وَارث کے حق میں کسی بھی چیز کی وَصیت، خواہ وُہ قلیل مقدار میں ہی ہو جائز نہیں ہے۔ ہاں، اگر وَفات کے بعد باقی وَرثاء اس پر متفق ہوں تو جائز ہے۔ اگر وَصیت کرنے وَالا اس طرح کہہ دے کہ میں (اپنی وَصیت سے) رجوع کر رہا ہوں یا اسے باطل کر رہا ہوں یا بدل رہا ہوں یا اس قسم کے دیگر الفاظ کہے تو وَصیت باطل ہو جائے گی۔

ابتدائے وَصیت میں یہ لکھنا مستحب ہے: بسم الله الرحمٰن الرحيم یہ فلاں کی وَصیت ہے اوَر وُہ گواہی دے رہا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے، وُہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے اوَر محمد ﷺ اس کے بندے اوَر رسول ہیں اوَر یہ بھی گواہی دے رہا ہے کہ جنت حق ہے، جہنم حق ہے، قیامت حق ہے، اس کی آمد میں کوئی شبہ نہیں ہے، اللہ تعالیٰ اہل قبور کو ضرور اٹھائے گا، میری اہل خانہ کو وَصیت ہے کہ وُہ اللہ سے ڈرتے رہیں، اپنے باہمی تعلقات کی اصلاح رکھیں۔ اوَر اگر وُہ حقیقی مومن ہیں تو اللہ اوَر اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کریں، میں انھیں اس چیز کی وَصیت کرتا ہوں جس کی وَصیت حضرت ابراہیم اوَر حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کو کی تھی: ﴿يَٰبَنِيَّ إِنَّ ٱللَّهَ ٱصۡطَفَىٰ لَكُمُ ٱلدِّينَ فَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنتُم مُّسۡلِمُونَ﴾ ''اے بیٹو! اللہ تعالیٰ نے تمھارے لیے دین اسلام کا انتخاب کیا ہے اس لیے تم لوگ مسلمان ہو کر ہی مرنا۔(البقرۃ: 132) پھر اس کے بعد حقوق وَغیرہ سے متعلق جو وَصیت کرنی ہے، لکھے۔

* جب اللہ کے رسول ﷺ پر درود بھیجا جائے تو مستحب یہ ہے کہ درود کے ساتھ سلام کا ذکر بھی کیا جائے، صرف ایک ہی پر اکتفا نہ کرے۔ انبیاء علیہم السلام کے علاوُہ اوَر لوگوں پر درود وَسلام ابتداء اوَر مستقلاً نہیں بھیجا جائے گا، چنانچہ یوں نہیں کہا جائے گا کہ ابوبکر ﷺ یا ابوبکر علیہ السلام، ایسا کہنا مکروُہ تنزیہی ہے، البتہ غیر نبی پر نبیوں کے ساتھ اوَر ان کی اتباع میں درود بھیجنا متفقہ طور پر جائز ہے، چنانچہ اس طرح کہا جا سکتا ہے: اللّٰهُمَّ صَلِّ على محمد وعلى آل محمد وأصحابه وأزواجه و ذُرِّيَّته ''اے اللہ! محمد ﷺ پر، آپ کی آل پر، آپ کے صحابہ پر، آپ کی بیویوں پر اوَر آپ کی اوَلاد پر رحمتیں بھیج۔''

صحابہ کرام، تابعین عظام اوَر ان کے بعد علماء وَصالحین اوَر تمام بزرگان دین کے لیے رضا اوَر رحمت الٰہی کی دعا کرنا مستحب ہے، چنانچہ اس طرح کہا جائے گا کہ ابوحنیفہ، مالک، شافعی اوَر احمد رضی اللہ عنہم یا رحمۃ اللہ علیہ۔

* **ذبیحہ**: خشکی کا رہنے وَالا ہر وُہ جانور جس کا کھانا جائز اوَر اسکا پکڑنا ممکن ہے تو اس کے حلال ہونے کے لیے ضروُری ہے کہ اسے ذبح کیا جائے۔ ذبح کے لیے چار شرطیں ہیں: ذبح کرنے وَالا (مسلمان) عاقل ہو۔ ذبح کرنے وَالا آلہ ناخن وَدانت کے علاوُہ کسی اوَر دھات سے بنا ہو کیونکہ ناخن اوَر دانت سے ذبح کرنا جائز نہیں۔ حلقوم، نرخرا (جسے بلعوم کہتے ہیں) اوَر گردن کی دوُنوں موٹی رگوں کا یا ایک رگ ہی کا کٹنا۔ جب ذبح کے لیے ہاتھ کو حرکت دی جائے تو بسم اللہ کہنا، بسم اللہ کے ساتھ اللہ اکبر کہنا بھی سنت ہے، لاعلمی کی بنیاد پر نہیں لیکن اگر بھول کر کسی نے بسم اللہ چھوڑ دی تو ''بسم اللہ'' ساقط ہو جائے گی اوَر ذبیحہ حلال ہو گا۔

* **شکار**: جو حلال جانور طبعی طور پر جنگلی ہوں اوَر قابو میں نہ کیے جا سکتے ہوں انھیں نشانہ بنانے کو شکار کہتے ہیں۔ شکار کی رغبت رکھنے وَالے کے لیے شکار کرنا جائز اوَر کھیل تماشا کے طور پر مکروُہ ہے۔ شکار کا پیچھا کرنے سے اگر لوگوں کی کھیتی اوَر جائے رہائش وَغیرہ کو نقصان ہو تو ایسا شکار کرنا حرام ہے۔

شکار چار شرطوں کے ساتھ جائز و حلال ہے: 1) شکار کرنے والا شخص ایسا ہو جس کا ذبیحہ حلال ہے۔ 2) ایسا آلہ استعمال کیا جائے کہ جس کے ساتھ ذبح کیا گیا جانور حلال ہو، یعنی آلہ دھار والا ہو، جیسے نیزہ اور تیر وغیرہ۔ اور اگر کسی شکاری جانور سے شکار کیا جا رہا ہو، جیسے کتا، باز وغیرہ تو ضروری ہے کہ وہ سدھایا ہوا ہو۔ شکار کرنے کا ارادہ ہو، وہ اس طرح کہ شکار کی نیت سے آلۂ شکار چھوڑا جائے اور اگر بلا ارادہ شکار ہو گیا ہو تو کھانا جائز نہیں ہو گا الا یہ کہ وہ زندہ ہو اور اسے ذبح کر لیا جائے۔ آلۂ شکار کو استعمال کرتے وقت بسم اللہ کہنا، اس موقع پر اگر بسم اللہ کہنا بھول گیا تو بسم اللہ ساقط نہ ہو گی، بسم اللہ کہے بغیر اس کا کھانا حرام ہو گا۔

* **کھانا:** ہر وہ چیز جو کھانے اور پینے میں آتی ہے اسے ''طعام'' (کھانا) کہتے ہیں۔ اس بارے میں اصل قاعدہ یہ ہے کہ ہر چیز حلال ہے، چنانچہ کوئی بھی کھانا تین شرطوں کے ساتھ حلال ہے: کھانے کی وہ چیز پاک ہو۔ اس میں کوئی ضرر نہ ہو۔ بذات خود وہ گندگی نہ ہو۔

ہر اس چیز کا کھانا حرام ہے جو ناپاک ہو، جیسے خون اور مردار یا جو باعث ضرر ہو، جیسے زہر، اور جو گندہ سمجھا جاتا ہو، جیسے لید، پیشاب، جوں، کھٹمل اور مچھر وغیرہ۔

خشکی میں رہنے والے درج ذیل جانور حرام ہیں: پالتو گدھا، ہر وہ جانور جو اپنے دانت سے پھاڑ کر کھاتا ہو، جیسے شیر، چیتا، بھیڑیا، تیندوا، کتا، سور، بندر، بلی، خواہ وحشی ہو، اسی طرح لومڑی اور گلہری وغیرہ، البتہ لگڑ بھگا اس سے مستثنیٰ ہے۔ چڑیوں میں سے ہر وہ پرندہ حرام ہے جو اپنے پنجے سے شکار کرتا ہو، جیسے عقاب، شکرہ، باشق (شکرے جیسا پرندہ)، شاہین، چیل اور الو وغیرہ۔ اور ہر وہ پرندہ جو مردار کھاتا ہو، جیسے گدھ، سارس وغیرہ۔ اسی طرح ہر وہ جانور حرام ہے جسے عرب کے شہری باشندے خبیث اور گندہ سمجھتے ہوں، جیسے چمگادڑ، چوہا، بھڑ، مکھی، شہد کی مکھی، پروانے، ہدہد، ساہی، سانپ اور نیس، یعنی بڑی ساہی۔ اسی طرح کیڑے مکوڑے بھی حرام ہیں، جیسے چھوٹے کیڑے، چوہے، گبریلے اور چھپکلی۔ اور ہر وہ جانور حرام ہے جس کے قتل کرنے کا شریعت نے حکم دیا ہے، جیسے بچھو، یا اس کے قتل سے شریعت نے روکا ہے، جیسے چیونٹی وغیرہ اور ہر وہ جانور حرام ہے جو ایسے دو جانوروں کے ملاپ سے پیدا ہوا جن میں ایک کا کھانا حلال ہے اور دوسرا کا حرام جیسے ''سمع'' (بھیڑیے کے ملاپ سے بجو کا بچہ)' البتہ وہ جانور جو دو حلال جانوروں کے ملاپ سے پیدا ہوا ہو وہ حرام نہیں ہے، جیسے خچر جو نیل گائے اور گھوڑے سے تولد ہوا ہو۔

مذکورہ تمام قسموں کے علاوہ جتنے جانور ہیں سب حلال ہیں جیسے پالتو چوپائے اور گھوڑا۔ اور وحشی جانور بھی حلال ہیں، جیسے زرافہ، خرگوش، وبر، (وبر: بلی سے چھوٹا ایک جانور ہے جس کی دم اور کان چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں۔) یربوع (یربوع: چوہے کے مانند ایک جانور جس کی اگلی ٹانگیں چھوٹی اور پچھلی ٹانگیں بڑی جبکہ دم لمبی ہوتی ہے۔)، سانڈا، ہرن اور پرندے بھی، جیسے شتر مرغ، مرغی، مور، طوطا، کبوتر، چڑیاں، بطخ اور مرغابی۔ اسی طرح پانی میں رہنے والے تمام پرندے اور پانی کے جانور بھی حلال ہیں، البتہ مینڈک، سانپ اور گھڑیال (مگرمچھ) اس سے مستثنیٰ ہیں۔ اسی طرح وہ کھیتی اور پھل جسے ناپاک پانی سے سینچا گیا ہو یا ناپاک مادہ بطور کھاد استعمال ہوا ہو تو اس کا کھانا بھی جائز ہے الا یہ کہ نجاست کا اثر اس میں مزے اور بو کی شکل میں ظاہر ہو جائے تو حرام ہو گا۔ کوئلہ، مٹی اور کیچڑ کا کھانا مکروہ ہے، اسی طرح پیاز اور لہسن وغیرہ کو بغیر پکائے کھانا مکروہ ہے اور اگر بھوک کی وجہ سے مجبور ہو گیا تو اتنی مقدار میں کھانا واجب ہے جس سے اس کی جان بچ سکے۔

* کافروں کے تہواروں کے موقع پر انھیں مبارک باد پیش کرنا، ان کے تہواروں میں شریک ہونا اور انھیں سلام میں پہل کرنا حرام ہے اور اگر وہ سلام کرنے میں پہل کریں تو '' وعلیکم '' کہہ کر ان کا جواب دینا واجب ہے۔ کافروں کے لیے اور کسی بدعتی کے لیے کھڑا ہونا حرام اور ان سے مصافحہ کرنا مکروہ ہے، ان کی تعزیت و عیادت بھی بغیر کسی شرعی مصلحت کے حرام ہے۔

شرعی جھاڑ پھونک

سنت الٰہیہ پر غور کرنے والا جانتا ہے کہ انسانوں کے لیے مصیبت و پریشانی اللہ تعالیٰ کی سنت ثابتہ و مقدرہ اور سنت کونیہ و قدریہ رہی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿ وَلَنَبْلُوَنَّكُم بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنفُسِ وَالثَّمَرَاتِ ۗ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ ﴾ ''اور ہم کسی نہ کسی طرح تمھاری آزمائش ضرور کریں گے دشمن کے ڈر سے، بھوک پیاس سے، مال و جان اور پھلوں کی کمی سے، اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دیجیے۔'' (البقرۃ: 155)

اس شخص کا سمجھنا غلط ہے جو یہ کہتا ہے کہ نیک بندے بلاء و مصیبت سے بعید اور بعید تر ہیں بلکہ یہ تو ایمان کامل کی دلیل ہے، چنانچہ اللہ کے رسول ﷺ سے پوچھا گیا کہ زیادہ سخت مصائب کا سامنا کن لوگوں کو کرنا پڑتا ہے؟ آپ ﷺ نے جواب دیا: «الْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الصَّالِحُونَ ثُمَّ الْأَمْثَلُ فَالْأَمْثَلُ مِنَ النَّاسِ، يُبْتَلَى الرَّجُلُ عَلَى حَسْبِ دِينِهِ، فَإِنْ كَانَ فِي دِينِهِ صَلَابَةٌ زِيدَ فِي بَلَائِهِ، وَإِنْ كَانَ فِي دِينِهِ رِقَّةٌ خُفِّفَ عَنْهُ» ''انبیاء پھر صالحین، پھر لوگوں میں سے زیادہ بہتر، پھر ان سے کم تر، آدمی کو اس کے دین کے حساب سے آزمایا جاتا ہے اگر اس کے دین میں ثابت قدمی اور پختگی ہے تو اس کی آزمائش سخت ہوتی ہے اور اگر اس کے دین میں ہلکا پن ہوتا ہے تو اسے ہلکی آزمائش میں ڈالا جاتا ہے۔'' (مسند احمد)

مصیبت میں پڑنا تو بندے سے محبت الٰہی کی دلیل ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے: «وَإِنَّ اللهَ إِذَا أَحَبَّ قَوْمًا ابْتَلَاهُمْ» ''اور اللہ تعالیٰ جب کسی قوم سے محبت کرتا ہے تو انھیں آزمائش میں ڈالتا ہے۔'' (ترمذی، احمد)

نیز مصیبت میں مبتلا ہونا اس بات کی علامت ہے کہ اللہ تعالیٰ اس شخص سے بھلائی کا ارادہ رکھتا ہے، اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے: «إِذَا أَرَادَ اللهُ بِعَبْدِهِ الْخَيْرَ عَجَّلَ لَهُ الْعُقُوبَةَ فِي الدُّنْيَا، وَإِذَا أَرَادَ اللهُ بِعَبْدِهِ الشَّرَّ أَمْسَكَ عَنْهُ بِذَنْبِهِ حَتَّى يُوَافِيَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ» ''جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ ''خیر'' کا ارادہ رکھتا ہے تو دنیا ہی میں اس کے گناہوں کی سزا جلد دے دیتا ہے اور جب کسی بندے کے ساتھ ''شر'' کا ارادہ رکھتا ہے تو اس کے گناہوں کی سزا روکے رکھتا ہے تاکہ قیامت کے دن اسے پورا پورا بدلہ دے۔'' (ترمذی)

اسی طرح مصیبت و پریشانی، خواہ تھوڑی ہی کیوں نہ ہو وہ گناہوں کا کفارہ ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے: «مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذًى شَوْكَةٌ فَمَا فَوْقَهَا إِلَّا كَفَّرَ اللهُ بِهَا سَيِّئَاتِهِ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا» ''کسی مسلمان کو جب کانٹا یا اس سے چھوٹی بڑی کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں گناہوں کو ایسے جھاڑ دیتا ہے جیسے درخت اپنے (سوکھے) پتے جھاڑ دیتا ہے۔'' (بخاری و مسلم)

اس لیے مصیبت میں گرفتار مسلمان اگر نیکو کار ہے تو اس کے گزشتہ گناہوں کا کفارہ ہے یا پھر درجات کی بلندی کا سبب ہے اور اگر مصیبت میں گرفتار مسلمان گناہ گار ہے تو اس کے گناہوں کا کفارہ اور ان کی خطرناکی، کی یاددہانی ہے، چنانچہ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿ ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُم بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴾ ''خشکی اور تری میں لوگوں کی بداعمالیوں کے باعث فساد پھیل گیا تاکہ اللہ انھیں ان کے بعض اعمال کا مزہ چکھائے جو انھوں نے کیے تاکہ وہ رجوع کریں۔'' (الروم: 41)

آزمائش کی قسمیں: بلاء و مصیبت مختلف طرح کی ہوتی ہیں: خیر و بھلائی کے ذریعے سے آزمائش، جیسے بہت زیادہ مال، اور بری چیز کے ذریعے سے آزمائش، جیسے خوف، بھوک، پیاس اور مال کی کمی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿ وَنَبْلُوكُم بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً ﴾ ''ہم بطریق امتحان تم میں سے ہر ایک کو برائی بھلائی میں مبتلا کریں گے۔'' (الانبیاء: 35)

بری چیزوں کے ذریعے سے آزمائش میں بیماری و موت بھی داخل ہے جس کا بہت بڑا سبب نظر بد اور جادو ہے جو حسد کی وجہ سے

پیدا ہوتے ہیں، اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے: «أَكْثَرُ مَنْ يَمُوتُ مِنْ أُمَّتِي بَعْدَ قَضَاءِ اللهِ وَقَدَرِهِ بِالْعَيْنِ» ''قضا و قدر الٰہی کے بعد (طبعی موت کے بعد) میری امت کے زیادہ لوگ نظر بد لگنے کی وجہ سے مریں گے۔'' (طیالسی)

جادو اور نظر بد سے بچاؤ: بچاؤ کے ذرائع، یعنی پرہیز: ہمیں چاہیے کہ جادو اور نظر بد لگنے سے قبل ان سے بچاؤ کے اسباب کو پہچانیں اور ان کے مطابق عمل کریں کیونکہ پرہیز علاج سے بہتر ہے۔ جادو اور نظر بد سے بچاؤ متعدد ذرائع سے ہوتا ہے: * توحید پر استقامت، اس کائنات میں تصرف کرنے والا صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کو ماننا اور کثرت سے نیک اعمال کرنا۔ * اللہ تعالیٰ کے ساتھ حسن ظن، اس پر توکل، ہر عارضی بیماری اور نظر بد کے بارے میں اس وہم میں مبتلا نہ ہونا کہ اس کا سبب کون سا ہے کیونکہ وہم خود ایک مرض ہے۔ * جس شخص کے بارے میں مشہور ہو جائے کہ وہ عائن ہے (اس کی نظر بد لگتی ہے) یا جادوگر ہے تو ڈر کی وجہ سے نہیں بلکہ تلاشِ سبب کے طور پر اس سے دور رہیں۔ * جو چیز اچھی لگے تو اسے دیکھ کر اللہ کا ذکر اور برکت کی دعا کریں، اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے: «إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مِنْ نَفْسِهِأَو مَالِهِ، أَوْ أَخِيهِ مَا يُحِبُّ، فَلْيُبَرِّكْ، فَإِنَّ الْعَيْنَ حَقٌّ» ''جب کسی کو اپنی ذات، اپنے مال یا اپنے بھائی کی کوئی چیز اچھی لگے تو اس پر برکت کی دعا کرے کیونکہ نظر کا لگنا حق ہے۔'' (احمد، حاکم) برکت کی دعا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ کہے: بَارَكَ اللهُ لَكَ ''اس میں اللہ تعالیٰ آپ کے لیے برکت دے یا اس چیز کو اللہ تعالیٰ آپ کے لیے باعث برکت بنائے۔'' اور '' تبارَكَ الله '' ''اللہ تعالیٰ بہت برکت والا ہے'' نہ بولے۔ * جادو سے بچاؤ کا ایک ذریعہ یہ بھی ہے کہ روزانہ صبح کو مدینہ منورہ کی عجوہ نامی کھجور کے سات دانے کھائے۔ * اللہ تعالیٰ کی پناہ لے اور اس پر توکل کرے، اس کے ساتھ حسن ظن رکھے، نظر بد اور جادو سے بچنے کے لیے اللہ کی پناہ مانگتا رہے، صبح و شام کے اذکار و معوذات کا اہتمام کرے، اذکار و معوذات کے بحکم الٰہی اثر انداز ہونے کی کمی بیشی میں دو باتوں کا بہت بڑا دخل ہے: 1) اس بات پر ایمان و یقین کہ جو کچھ ان دعاؤں اور اذکار میں مذکور ہے وہ حق اور سچ ہے اور وہ باذن اللہ ہی مفید ہے۔ 2) ان اذکار کو زبان سے ادا کرے، کان سے سنے اور دل سے ان پر متوجہ ہو کیونکہ یہ بھی ایک قسم کی دعا ہے اور لاپروا اور غافل دل سے کی گئی دعا قبول نہیں ہوتی جیسا کہ اللہ کے رسول ﷺ سے ثابت ہے۔

ذکر اور معوذات کا وقت: صبح کے اذکار نماز فجر کے بعد ادا کیے جائیں جبکہ شام کے اذکار عصر کی نماز کے بعد کیے جائیں۔ جب کسی مسلمان کو یہ اذکار بھول گئے یا ان سے غفلت میں پڑ گیا تو جب یاد آئے کہہ لے۔

نظر بد وغیرہ لگنے کی علامات: حکمت (علاج و معالجہ کا مادی طریقہ) اور شرعی جھاڑ پھونک میں کوئی ٹکراؤ نہیں ہے، چنانچہ قرآن مجید میں جسمانی و روحانی دونوں طرح کے امراض کی شفا ہے۔ اگر انسان جسمانی بیماریوں سے محفوظ ہے تو نظر بد اور جادو وغیرہ کی علامتیں غالباً اس طرح ظاہر ہوتی ہیں: ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونے والا دردِ سر، چہرے کا پیلا پن، بار بار پیشاب کی حاجت ہونا، کثرت سے پسینہ آنا، بھوک کم لگنا، ہاتھ پاؤں پر چیونٹی کے چلنے جیسی کیفیت و سرسراہٹ ہونا، جوڑوں میں سردی یا گرمی کی کیفیت، دل کی دھڑکن کی تیزی، پیٹھ کے نچلے حصے اور کندھوں کے درمیان ادھر ادھر منتقل ہونے والا درد، غمگینی و بے چینی، رات میں بے چینی، شدید خوف، شدید غصہ، کثرت سے ڈکار لینا، جمائی لینا، آہ بھرنا، تنہائی پسند کرنا، سستی و کاہلی، کثرت سے نیند کی رغبت اور صحت و تندرستی کے متعلق ایسی پریشانیاں جن کا کوئی معروف طبی سبب نہ ہو، مرض کی شدت و عدم شدت کے اعتبار سے یہ علامات ساری یا بعض پائی جاتی ہیں۔

ایک مسلمان کو چاہیے کہ دل اور ایمان کے لحاظ سے اس قدر قوی ہو کہ اس میں وسوسوں کا دخل نہ ہو سکے، چنانچہ ایسا نہ ہو کہ مذکورہ علامات میں سے کسی ایک علامت کے وجود سے وہم میں مبتلا ہو جائے اور یہ سمجھنے لگے کہ اسے کوئی نہ کوئی مرض ضرور لاحق

ہے کیونکہ وہم کا علاج تمام بیماریوں کے علاج کے مقابلے میں زیادہ مشکل ہے۔ ایسا بھی ہوتا ہے کہ مذکورہ بعض علامتیں ان لوگوں میں بھی پائی جاتی ہیں جو بالکل تندرست ہوتے ہیں اور بسا اوقات ان کا سبب کوئی جسمانی مرض ہوتا ہے اور کبھی کبھار ان کا سبب ایمان کی کمزوری بھی بنتی ہے، جیسے تنگ دلی، غم اور سستی وغیرہ۔ ایسی صورت حال میں اسے اللہ کے ساتھ اپنے تعلقات کے بارے میں نظر ثانی کرنی چاہیے۔ اگر بیماری کا سبب نظر بد[1] ہے تو باذن اللہ اس کا علاج دو میں سے کسی ایک ذریعے سے ہو سکتا ہے: 1) نظر لگانے والا شخص اگر معلوم ہو جائے تو اسے غسل کرنے کا حکم دیا جائے تو اس پانی یا اس کے باقی حصے سے غسل کیا جائے۔ 2) نظر لگانے والا شخص معلوم نہ ہو سکے تو دعا، جھاڑ پھونک اور پچھنہ لگوا کر علاج کیا جائے۔

اگر بیماری جادو[2] کی وجہ سے ہے تو باذن اللہ اس کا علاج ذیل میں مذکور کسی ایک ذریعے سے ہو سکتا ہے: 1) اگر جادو کی جگہ معلوم ہو تو اسے نکال کر معوذتین پڑھتے ہوئے اس کی گرہیں کھول دی جائیں، پھر اسے جلا دیا جائے۔ 2) **شرعی جھاڑ پھونک:** قرآنی آیات، خاص کر معوذتین، سورۂ بقرہ اور دعاؤں کے ذریعے سے، عنقریب وہ دعائیں بھی ذکر کی جا رہی ہیں۔ 3) **نشرہ کے ذریعے سے** اور نشرے کی دو قسمیں ہیں: **(ا) حرام نشرہ:** جادو کا توڑ جادو کے ذریعے سے اور جادو کو ختم کرنے کے لیے جادوگر کے پاس جانا۔ **(ب) جائز نشرہ:** اس کی ایک صورت یہ ہے کہ بیری کے سات پتے لے کر دو پتھروں کے درمیان رکھ کر انھیں کوٹیں، پھر تین بار اس پر سورۂ کافرون، سورۂ اخلاص اور معوذتین پڑھ کر اسے پانی میں ڈال دیں اور بار بار اسے پیا کریں اس سے غسل کریں یہاں تک کہ اللہ کے حکم سے شفا حاصل ہو جائے۔ (مصنف عبدالرزاق) 4) **جادو نکالنا:** جادو کا اثر اگر پیٹ میں ہے تو دست آور دوا استعمال کر کے پیٹ کو صاف کر دیا جائے اور اگر پیٹ کے علاوہ کہیں اور ہے تو سنگی[3] لگوانے کے ذریعے سے۔

دم کرنا:

اس کی چند شرائط ہیں: 1) اللہ کے ناموں اور صفتوں کے ذریعے سے ہو۔ 2) عربی زبان ہو یا ایسے کلمات ہوں جن کے معنی سمجھ میں آتے ہیں۔ 3) یہ اعتقاد رہے کہ جھاڑ پھونک بذات خود اثر نہیں کرتے بلکہ شفا دینا اللہ کے ہاتھ میں ہے۔

جھاڑ پھونک کرنے والے کے لیے شرائط: 1) مستحب یہ ہے کہ وہ مسلمان ہو، نیک اور پرہیز گار ہو۔ جو شخص جس قدر پرہیز گار ہو گا اس کے دم کا اثر بھی اتنا زیادہ ہو گا۔ 2) دم کرنے کے دوران میں صدق دل سے اللہ کی طرف متوجہ ہو اس طرح کہ زبان و دل دونوں حاضر ہوں۔ بہتر یہ ہے کہ انسان خود اپنے آپ پر دم کرے کیونکہ دوسرے کا دل غالباً غافل رہتا ہے اور یہ بھی واضح

---

[1] نظر بد عام طور پر جنوں کے باذن اللہ تکلیف دینے کے سبب سے ہوتی ہے وہ یوں کہ دیکھنے والا کسی ایسی مجلس میں جس میں جن موجود ہوتا ہے اس شخص کا وصف بیان کرتا ہے جس کو نظر لگتی ہے، اب اگر وہاں کوئی رکاوٹ، جیسے ذکر و نماز وغیرہ نہیں پائی جاتی تو بحکم الٰہی جن کا اس پر اثر ہو جاتا ہے۔ اس کی تائید اس حدیث سے بھی ہوتی ہے جس میں اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے: ''نظر لگنا حق ہے۔'' (صحیح البخاری، حدیث: 5740) ایک اور روایت میں ہے: ''وہاں شیطان اور انسان کا حسد موجود رہتے ہیں۔'' (مسند احمد 439/2) امام ہیثمی نے اسے صحیح کہا ہے اور اس کے شواہد بھی ہیں۔ نظر سے اسے اس لیے تعبیر کیا گیا ہے کہ دیکھنے کے بعد ہی وصف کا بیان ہوتا ہے، اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ آنکھ ہی خود نقصان پہنچاتی ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ بسا اوقات اندھے کی بھی نظر لگ جاتی ہے، حالانکہ وہ دیکھتا نہیں ہے۔

[2] جادو کچھ گرہیں، جھاڑ پھونک اور ایسے کلمات ہیں جنھیں پڑھ کر کچھ عملیات کر کے جس پر جادو کیا جا رہا ہے اس کے جسم یا دل یا عقل پر سیدھے اثر ڈالا جاتا ہے، جادو کی فی الواقع ایک حقیقت ہے، چنانچہ بعض جادو انسان کو قتل کر دیتے ہیں، بعض کے اثر سے انسان بیمار ہو جاتا ہے، بعض کے اثر سے ایک مرد اپنی بیوی سے ہم بستر نہیں ہو پاتا، بعض جادو ایسے ہیں کہ ان کے اثر سے میاں بیوی میں تفریق ہو جاتی ہے۔ جادو کی بعض صورتیں شرک و کفر ہیں اور بعض گناہ کبیرہ ہیں۔

[3] اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے کہ بہترین چیز جس کے ذریعے سے تم علاج کرو، وہ سنگی لگوانا ہے۔ اس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ بہت سے ایسے جسمانی امراض جن کا سبب نظر بد اور جادو ہوتا ہے، جیسے کینسر وغیرہ سے اللہ تعالیٰ شفا دیتا ہے، اس بارے میں متعدد واقعات ثابت ہیں۔

ہے کہ کوئی کسی کی ضرورت و پریشانی کو اس سے زیادہ نہیں جانتا اور پریشان حال کی دعا کی قبولیت کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے کیا ہے۔

جس پر دم کیا جائے اس کے لیے شرائط: 1) مستحب یہ ہے کہ وہ شخص مومن و صالح بندہ ہو۔ ایمان کے بقدر دعا کا اثر بڑھتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا ﴾ ''یہ قرآن جو ہم نازل کر رہے ہیں مومنوں کے لیے تو سراسر شفا و رحمت ہے، باقی ظالموں کو بجز نقصان کے اور کوئی زیادتی نہیں ہوتی۔'' (بنی اسرائیل: 82) 2) صدق دل سے اللہ کی طرف متوجہ ہو کہ اللہ اسے شفا دے۔ 3) شفا کے حصول میں جلد بازی نہ کرے کیونکہ دم کرنا بھی ایک دعا ہے اور دعا کی قبولیت میں جلد بازی سے کام لیا تو ممکن ہے کہ اس کی دعا قبول نہ ہو، اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے: «يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ يَقُولُ: دَعَوْتُ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِي» ''تمھارے ایک کی دعا قبول کی جاتی ہے بشرطیکہ جلد بازی سے کام نہ لے، جیسے یہ کہے کہ میں نے دعا تو کی لیکن قبول نہیں ہوئی۔'' (بخاری و مسلم)

دم کرنے کے متعدد طریقے: 1) دعا پڑھ کر اس طرح دم کرنا کہ پھونک کے ساتھ معمولی سا تھوک بھی نکلے۔ 2) صرف پڑھنا (پھونک نہ مارنا)۔ 3) انگلی پر تھوک لگا کر مٹی میں ملانا، پھر اس مٹی لگی انگلی کو تکلیف کی جگہ رکھ کر دعا کرنا۔ 4) دعا پڑھنے کے ساتھ ساتھ تکلیف کی جگہ پر ہاتھ پھیرنا۔

چند آیات و احادیث جن کے ذریعے سے مریض پر دم کیا جائے:

﴿ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۭ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۭ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَاۗءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِـيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَـــــُٔـوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ﴾[1] ﴿ اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰي مَآ اٰتٰىھُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ﴾[2]

﴿ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۭ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰۗىِٕكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۣ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۣ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ڭ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ؁ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۭ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ۭ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَي الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۪ وَاغْفِرْ لَنَا ۪ وَارْحَمْنَا ۪ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَي الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴾[3]

﴿ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴾[4]

---

1 ﴿ وہ اللہ ہے، اس کے سوا کوئی (سچا) معبود نہیں، زندہ ہے، سب کو سنبھالے ہوئے ہے، اسے اونگھ آتی ہے نہ نیند، جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے، سب اسی کا ہے۔ کون ہے جو اس کے سامنے اس کی اجازت کے بغیر سفارش کر سکے؟ وہ جانتا ہے جو کچھ لوگوں کے سامنے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کو اپنے احاطے میں نہیں لا سکتے، سوائے اس بات کے جو وہ چاہے۔ اس کی کرسی نے آسمانوں اور زمین کو گھیر رکھا ہے، اور اسے ان دونوں کی حفاظت تھکاتی نہیں اور وہ بلند تر، نہایت عظمت والا ہے۔﴾ (البقرۃ: 255)

2 ﴿ کیا وہ اس پر لوگوں سے حسد کرتے ہیں جو اللہ نے انھیں اپنے فضل سے دیا ہے۔﴾ (النساء: 54)

3 ﴿ رسول اس (ہدایت) پر ایمان لائے ہیں جو ان کے رب کی طرف سے ان پر نازل کی گئی ہے اور سارے مومن بھی، سب اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے ہیں۔ (وہ کہتے ہیں) ہم اس کے رسولوں میں سے کسی ایک میں بھی فرق نہیں کرتے اور وہ کہتے ہیں: ہم نے (حکم) سنا اور اطاعت کی، اے ہمارے رب! ہم تیری بخشش چاہتے ہیں اور ہمیں تیری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے۔ اللہ کسی کو اس کی برداشت سے بڑھ کر تکلیف نہیں دیتا، کسی شخص نے جو نیکی کمائی اس کا پھل اسی کے لیے ہے اور جو اس نے برائی کی اس کا وبال بھی اسی پر ہے۔ اے ہمارے رب! اگر ہم سے بھول چوک ہو جائے تو ہماری گرفت نہ کر۔ اے ہمارے رب! ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈال جو تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا۔ اے ہمارے رب! جس بوجھ کو اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں وہ ہم سے نہ اٹھوا اور ہم سے درگزر فرما اور ہمیں بخش دے، اور ہم پر رحم فرما، تو ہی ہمارا کارساز ہے، پس تو کافروں کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔﴾ (البقرۃ: 285-286)

4 ﴿ اللہ تعالیٰ ان سے عنقریب آپ کی کفایت کرے گا، اور وہ خوب سننے اور جاننے والا ہے۔﴾ [البقرۃ: ۱۳۷]

﴿ يَٰقَوْمَنَآ أَجِيبُواْ دَاعِيَ ٱللَّهِ وَءَامِنُواْ بِهِۦ يَغْفِرْ لَكُم مِّن ذُنُوبِكُمْ وَيُجِرْكُم مِّنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ﴾ 1
﴿ وَنُنَزِّلُ مِنَ ٱلْقُرْءَانِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ وَلَا يَزِيدُ ٱلظَّٰلِمِينَ إِلَّا خَسَارًا ﴾ 2
﴿ وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ ﴾ 3 ﴿ لَوْ أَنزَلْنَا هَٰذَا ٱلْقُرْءَانَ عَلَىٰ جَبَلٍ لَّرَأَيْتَهُۥ خَٰشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ ٱللَّهِ ﴾ 4
﴿ وَيَشْفِ صُدُورَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِينَ ﴾ 5 ﴿ قُلْ هُوَ لِلَّذِينَ ءَامَنُواْ هُدًى وَشِفَآءٌ ﴾ 6
﴿ فَٱرْجِعِ ٱلْبَصَرَ هَلْ تَرَىٰ مِن فُطُورٍ ﴾ 7 ﴿ ثُمَّ أَنزَلَ ٱللَّهُ سَكِينَتَهُۥ عَلَىٰ رَسُولِهِۦ وَعَلَى ٱلْمُؤْمِنِينَ ﴾ 8
﴿ وَإِن يَكَادُ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ لَيُزْلِقُونَكَ بِأَبْصَٰرِهِمْ لَمَّا سَمِعُواْ ٱلذِّكْرَ وَيَقُولُونَ إِنَّهُۥ لَمَجْنُونٌ ﴾ 9
﴿ وَأَوْحَيْنَآ إِلَىٰ مُوسَىٰٓ أَنْ أَلْقِ عَصَاكَ فَإِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُونَ ﴿١١٧﴾ فَوَقَعَ ٱلْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُواْ يَعْمَلُونَ ﴿١١٨﴾
فَغُلِبُواْ هُنَالِكَ وَٱنقَلَبُواْ صَٰغِرِينَ ﴾ 10 ﴿ فَأَنزَلَ ٱللَّهُ سَكِينَتَهُۥ عَلَيْهِ وَأَيَّدَهُۥ بِجُنُودٍ لَّمْ تَرَوْهَا ﴾ 11
﴿ قَالُواْ يَٰمُوسَىٰٓ إِمَّآ أَن تُلْقِيَ وَإِمَّآ أَن نَّكُونَ أَوَّلَ مَنْ أَلْقَىٰ ﴿٦٥﴾ قَالَ بَلْ أَلْقُواْ فَإِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ مِن
سِحْرِهِمْ أَنَّهَا تَسْعَىٰ ﴿٦٦﴾ فَأَوْجَسَ فِي نَفْسِهِۦ خِيفَةً مُّوسَىٰ ﴿٦٧﴾ قُلْنَا لَا تَخَفْ إِنَّكَ أَنتَ ٱلْأَعْلَىٰ ﴿٦٨﴾ وَأَلْقِ مَا فِي يَمِينِكَ
تَلْقَفْ مَا صَنَعُوٓاْ إِنَّمَا صَنَعُواْ كَيْدُ سَٰحِرٍ وَلَا يُفْلِحُ ٱلسَّاحِرُ حَيْثُ أَتَىٰ ﴾ 12
﴿ فَأَنزَلَ ٱللَّهُ سَكِينَتَهُۥ عَلَىٰ رَسُولِهِۦ وَعَلَى ٱلْمُؤْمِنِينَ وَأَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ ٱلتَّقْوَىٰ ﴾ 13
﴿ لَّقَدْ رَضِيَ ٱللَّهُ عَنِ ٱلْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ ٱلشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَنزَلَ ٱلسَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَأَثَٰبَهُمْ فَتْحًا قَرِيبًا ﴾ 14
﴿ هُوَ ٱلَّذِيٓ أَنزَلَ ٱلسَّكِينَةَ فِي قُلُوبِ ٱلْمُؤْمِنِينَ لِيَزْدَادُوٓاْ إِيمَٰنًا مَّعَ إِيمَٰنِهِمْ ﴾ 1

---

1 ﴿ اے ہماری قوم اللہ کے بلانے والے کا کہا مانو، اس پر ایمان لاؤ تو اللہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمھیں المناک عذاب سے پناہ دے گا۔ ﴾. [الاحقاف:۳۱]

2 ﴿ اور ہم قرآن میں سے جو نازل کرتے ہیں وہ مومنوں کے لیے شفا اور رحمت ہے۔ ﴾. (بنی اسرائیل:82)

3 ﴿ اور جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہی مجھے شفا دیتا ہے۔ ﴾. (الشعراء:80)

4 ﴿ اور ہم یہ قرآن پہاڑ پر نازل کرتے تو آپ دیکھتے کہ وہ اللہ کے ڈر کی وجہ سے ریزہ ریزہ ہو جاتا۔" ﴾ (الحشر:21)

5 ﴿ اور مومنوں کے سینوں کو شفا (ٹھنڈک) بخشے گا۔ ﴾. (التوبہ:14)

6 ﴿ کہہ دیجیے: وہ ان کے لیے، جو ایمان لائے، ہدایت اور شفا ہے۔ ﴾. (حم السجدۃ:44)

7 ﴿ پھر نگاہ ڈال، کیا تو کوئی دراڑ دیکھتا ہے؟۔" ﴾. (الملک:3)

8 ﴿ پھر اللہ نے اپنے رسول پر اور مومنوں پر اپنی طرف سے تسکین نازل کی اور (ان کی مدد کے لیے) ایسے لشکر اتارے جنھیں تم نہیں دیکھتے۔" ﴾. (التوبہ:26)

9 ﴿ یوں لگتا ہے جیسے کافر اپنی (بری) نظروں سے آپ کو پھسلا دیں گے جب وہ یہ ذکر (قرآن) سنتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بے شک وہ تو یقیناً دیوانہ ہے۔" ﴾. (القلم:51)

10 ﴿ اور ہم نے موسیٰ کی طرف وحی کی کہ تو (بھی) اپنا عصا ڈال۔ (جب اس نے ڈالا) تو وہ دیکھتے دیکھتے (اژدہا بن کر ان سانپوں کو) نگلنے لگا جو وہ (جادوگر) گھڑتے تھے۔ بالآخر حق ثابت ہو گیا اور جو کچھ وہ لوگ کر رہے تھے باطل ٹھہرا۔ تب وہ جادوگر وہیں مغلوب ہو گئے اور ذلیل و خوار ہو کر پیچھے ہٹ آئے۔ ﴾. (الاعراف:117-119)

11 ﴿ پھر اللہ نے اس پر اپنی سکینت نازل کی اور ایسے لشکروں سے اس کی مدد کی جنھیں تم نے نہیں دیکھا۔" ﴾. (التوبہ:40)

12 ﴿ (ان جادوگروں نے) کہا: اے موسیٰ! یا تو تو ڈال یا ہم ہی ہوں پہلے ڈالنے والے؟ موسیٰ نے کہا: بلکہ تمھی ڈالو، پھر ناگہاں ان کے جادو کی وجہ سے موسیٰ کو یہ خیال گزرنے لگا کہ ان کی رسیاں اور ان کی لاٹھیاں بلاشبہ دوڑ رہی ہیں۔ پھر موسیٰ نے اپنے دل میں خوف محسوس کیا۔ ہم نے کہا: خوف نہ کھا، بے شک تو ہی غالب رہے گا۔ اور جو (لاٹھی) تیرے دائیں ہاتھ میں ہے اسے ڈال دے، وہ نگل جائے گی اس کو جو کچھ انھوں نے بنایا ہے، بس انھوں نے تو جادوگر کا فریب تراشا ہے، اور جادوگر جہاں سے بھی آئے کامیاب نہیں ہوتا۔" ﴾. (طٰہٰ:65-69)

13 ﴿ تو اللہ نے اپنے رسول پر اور مومنوں پر تسکین نازل کی، اور ان کو تقویٰ کی بات پر ثابت قدم رکھا اور اس کے زیادہ مستحق اور اہل تھے۔ ﴾. (الفتح:26)

14 ﴿ یقیناً اللہ مومنوں سے راضی ہو گیا جب وہ درخت کے نیچے آپ سے بیعت کر رہے تھے، چنانچہ ان کے دلوں میں جو (خلوص) تھا، وہ اس نے جان لیا تو اس نے ان پر تسکین نازل کی اور بدلے میں انھیں قریب کی فتح دی۔ ﴾. (الفتح:18)

درد والی جگہ پر ہاتھ رکھ کر یہ کہنا:

- أَسْأَلُ اللهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ أَنْ يَشْفِيَكَ[2]. (سات مرتبہ)
- أُعِيذُكَ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ[3]. (تین دفعہ)
- اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ أَذْهِبِ الْبَأْسَ اِشْفِ أَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا[4]. (تین دفعہ)
- اَللّٰهُمَّ أَذْهِبْ عَنْهُ حَرَّهَا وَبَرْدَهَا وَوَصَبَهَا[5]. (ایک بار)
- حَسْبِيَ اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ[6]. (سات دفعہ)
- بِسْمِ اللهِ أَرْقِيكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ يُؤْذِيكَ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ أَوْ عَيْنِ حَاسِدٍ، اللهُ يَشْفِيكَ بِسْمِ اللهِ أَرْقِيكَ[7]. (تین دفعہ)
- «بِسْمِ اللهِ» ''اللہ کے نام کے ساتھ۔'' (تین بار کہے): أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ[8]. (سات بار).

بعض ضروری باتیں:

1. عائن (جس کی نظر لگتی ہے) سے متعلق خرافات کی تصدیق کرنا جائز نہیں ہے، جیسے یہ کہ (بطور علاج) اس کا پیشاب پینا وغیرہ۔
2. جس پر نظربد کا ڈر ہو تو اس ڈر سے اس کے پاس چھرا، کنگن اور پتھر وغیرہ کی صورت میں تعویذ لٹکانا جائز نہیں ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے: «مَنْ تَعَلَّقَ شَيْئًا وُكِلَ إِلَيْهِ» ''جو شخص کوئی چیز لٹکاتا ہے تو اسے اس کے حوالے کر دیا جاتا ہے۔'' (ترمذی)
اگر وہ لٹکائی جانے والی چیز قرآنی تعویذ ہو تو اس بارے میں بھی علماء کا اختلاف ہے، البتہ اس سے پرہیز بہتر ہے۔
3. ما شاء اللہ، تبارک اللہ لکھنا، تلوار، چھری اور آنکھ کی تصویر بنانا، گاڑی میں قرآن رکھنا یا گھروں میں قرآن مجید کی بعض آیات کا لٹکانا یہ تمام چیزیں نظربد سے نہیں بچاتیں، بلکہ ممکن ہے کہ یہ چیزیں ناجائز تعویذ کے زمرے میں آئیں۔
4. مریض پر واجب ہے کہ دعا کی قبولیت پر یقین رکھے۔ شفایابی میں دیر ہو رہی ہو تو اس پر توجہ نہ دے کیونکہ اگر اس سے یہ کہا جائے کہ تیری شفا اس میں ہے کہ یہ دوا تو زندگی بھر استعمال کرے تو وہ پریشان نہ ہو گا برخلاف اس کے کچھ مدت تک جھاڑ پھونک کرنے کو کہا جائے تو اکتا جاتا ہے، حالانکہ جھاڑ پھونک کے ہر لفظ کے بدلے جو وہ پڑھ رہا ہے ایک نیکی ملتی ہے اور ہر نیکی کا اجر دس گنا ملتا ہے اس لیے اسے چاہیے کہ دعا اور استغفار کو لازم پکڑے اور کثرت سے صدقہ و خیرات کرے کیونکہ صدقہ ان چیزوں میں شامل ہے جن سے شفا حاصل کی جاتی ہے۔
5. اجتماعی طور پر تلاوت، قرآن و سنت کے خلاف ہے اس کا اثر بہت ہی کم ہوتا ہے۔ یہی حکم ٹیپ ریکارڈ پر اکتفا کرنے کا بھی ہے کیونکہ اس طرح نیت کا فقدان ہوتا ہے جبکہ دم کرنے والے کے لیے نیت شرط ہے۔ یہ الگ مسئلہ ہے کہ اس کا سننا خیر و بھلائی سے خالی نہیں ہے، شفا پانے تک بار بار دم کرتے رہنا مسنون ہے اور اگر بار بار دم کرنا مشقت و پریشانی کا باعث ہو تو

---

1 ﴿وہی ہے جس نے مومنوں کے دلوں میں تسکین نازل کی تاکہ ان کے ایمان میں اور (مزید) ایمان کا اضافہ ہو۔﴾. (الفتح:4)
2 «میں سوال کرتا ہوں بڑی عظمت والے اللہ سے جو عرش عظیم کا رب ہے کہ وہ تمھیں شفا عطا فرمائے۔» (ترمذی)
3 «میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی پناہ میں آتا ہوں ہر شیطان اور زہریلے جانور سے اور ہر لگ جانے والی نظر سے۔» (بخاری)
4 «اے اللہ! لوگوں کے پروردگار! بیماری کو دور کر دے (مریضوں کو) شفا عطا فرما، تو ہی شفا دینے والا ہے تیری شفا کے علاوہ کوئی شفا نہیں، ایسی شفا عطا فرما جو بیماری کو باقی نہ چھوڑے۔» (بخاری و مسلم)
5 «اے اللہ! اس (مریض) کی گرمی، سردی اور بیماری کو دور کر دے۔» (مسند احمد)
6 «مجھے اللہ کافی ہے۔ اس کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں اسی پر میں نے بھروسا کیا، وہ عرش عظیم کا مالک ہے۔» (ابوداود)
7 «اللہ کے نام کے ساتھ میں تجھے دم کرتا ہوں ہر بیماری سے جو تیرے لیے تکلیف کا باعث ہے، ہر نفس کے شر سے یا حسد کرنے والے کی آنکھ سے، اللہ تجھے شفا عطا فرمائے، اللہ کے نام کے ساتھ میں تجھے دم کرتا ہوں۔» (مسلم)
8 «''میں اللہ تعالیٰ کی عزت اور قدرت کی پناہ میں آتا ہوں اس شر سے جو میں محسوس کرتا ہوں اور جس سے میں ڈرتا ہوں۔''» (مسلم)

اس میں کمی کر دے۔ کسی دعا یا آیت کا کسی متعینہ تعداد کے ساتھ پڑھنا بغیر کسی دلیل کے صحیح نہیں ہے۔

6 بعض ایسی علامتیں ہیں جن کے ذریعے سے یہ معلوم کیا جا سکتا ہے کہ دم کرنے والا قرآن سے دم نہیں کر رہا ہے بلکہ جادو سے کام لے رہا ہے۔ ایسے بعض لوگوں کی ظاہری دینداری سے آپ کو دھوکا نہیں کھانا چاہیے، چنانچہ بسا اوقات ابتدا تو قرآن پڑھنے سے کرتے ہیں لیکن جلد ہی اسے بدل دیتے ہیں۔ ان میں سے کچھ تو ایسے ہیں کہ لوگوں کو دھوکا دینے کے لیے مسجدوں میں بھی آتے جاتے ہیں اور بسا اوقات آپ یہ بھی دیکھیں گے کہ وہ آپ کے سامنے ذکر الٰہی بھی کرتے ہیں۔ خبردار! ایسے لوگوں سے ہوشیار رہیں دھوکے میں نہ آئیں۔

جادوگروں اور شعبدہ بازوں کی چند علامتیں: * بیمار سے اس کا اور اس کی والدہ کا نام پوچھنا کیونکہ نام کی معرفت و عدم معرفت علاج میں مؤثر نہیں ہے۔ * مریض کا کوئی کپڑا طلب کرنا، جیسے کرتا یا بنیان۔ * مریض سے کبھی کبھار خاص صفات کا کوئی جانور مانگا جاتا ہے تاکہ اسے جن کے نام پر ذبح کرے اور بسا اوقات اس کا خون مریض پر لگایا جاتا ہے۔ * ایسے طلسمی الفاظ کا لکھنا یا پڑھنا جن کے معنی غیر مفہوم ہو یا بے معنی ہوں۔ * مریض کو ایسے کاغذات دینا جن پر کچھ خانے بنے ہوں اور ان میں کچھ نمبر یا حروف لکھے ہوں اسے حجاب یا تعویذ کہتے ہیں۔ * ایک متعینہ مدت کے لیے کسی تاریک کمرے میں مریض کو تنہائی میں رہنے کا حکم دینا، اس کو ''حجبہ'' (چلہ) کہتے ہیں۔ * ایک متعینہ مدت کے لیے مریض کو پانی چھونے سے روکنا۔ * زمین میں دفن کرنے کے لیے مریض کو کوئی چیز دینا یا جلانے اور دھونی لینے کے لیے کوئی کاغذ دینا۔ * مریض کو اس کی بعض پوشیدہ باتیں بتلانا جسے کوئی اور نہ جانتا ہو، اسی طرح مریض کے بتانے سے قبل اس کا نام، اس کے شہر کا نام اور اس کی بیماری بتلا دینا۔ * مریض کے پہنچتے ہی اس کی حالت کی تشخیص کرنا یا ٹیلی فون اور ڈاک کے ذریعے سے مریض کے مرض کی تشخیص کرنا۔

7 اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے کہ جن انسانوں میں داخل ہو جاتا ہے، دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: ﴿ٱلَّذِينَ يَأْكُلُونَ ٱلرِّبَوٰاْ لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ ٱلَّذِى يَتَخَبَّطُهُ ٱلشَّيْطَٰنُ مِنَ ٱلْمَسِّ﴾ ''سود خور لوگ نہ کھڑے ہوں گے مگر اس طرح جس طرح وہ شخص کھڑا ہوتا ہے جسے شیطان چھو کر خبطی بنا دے۔'' (البقرۃ: 275)

مفسرین اس بات پر متفق ہیں کہ اس سے مراد وہ پاگل پن ہے جو جنوں کے انسان کے اندر گھس جانے سے ہوتا ہے۔

تتمہ: جادو کا حکم: جادو برحق ہے اور اس کی تاثیر کتاب و سنت سے ثابت ہے۔ وہ حرام ہے اور کبیرہ (بہت بڑا) گناہ ہے۔ اس کی دلیل نبی ﷺ کی حدیث ہے: «اِجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوبِقَاتِ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا هُنَّ؟ قَالَ: الشِّرْكُ بِاللهِ، وَالسِّحْرُ...» ''سات ہلاک کر دینے والے گناہوں سے بچو۔'' صحابہ نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! یہ ہلاک کر دینے والے گناہ کون کون سے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ کے ساتھ شرک کرنا، جادو کرنا...'' (بخاری و مسلم) اور ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَلَقَدْ عَلِمُواْ لَمَنِ ٱشْتَرَىٰهُ مَا لَهُۥ فِى ٱلْءَاخِرَةِ مِنْ خَلَٰقٍ﴾ ''یقیناً انھیں علم ہے کہ جو اسے حاصل کرے گا اس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔''

اور اس کی دو قسمیں ہیں: 1) گرہیں اور جھاڑ پھونک جس کے ذریعے جادوگر جادو گزیدہ کو نقصان پہنچانے کے لیے شیاطین تک رسائی حاصل کرتا ہے۔ 2) ایسی ادویات کا استعمال جو جادو زدہ کے بدن، اس کی عقل و ارادہ اور میلان کو متاثر کرتی ہیں جسے صرف اور عطف کہتے ہیں۔ جادو زدہ کو ایسے معلوم ہوتا ہے کہ یہ چیز بدل گئی ہے یا حرکت کر رہی ہے یا چل رہی ہے یا اس طرح کے دیگر محسوسات۔ پہلی صورت کا کرنا شرک ہے کیونکہ شیاطین جادوگر کی اس وقت تک مدد نہیں کرتے جب تک وہ اللہ کے ساتھ کفر نہ کرے۔ دوسری صورت کبیرہ اور تباہ کرنے والا گناہ ہے۔ ان دونوں سے اللہ کی تقدیر کے مطابق نقصان ہوتا ہے۔

دعا کے مسائل

ساری مخلوق اللہ تعالیٰ کی محتاج اور اسی کی ضرورت مند ہے اور اللہ تعالیٰ ان سے بے نیاز اور مستغنی ہے، اللہ تعالیٰ نے بندوں پر دعا کرنا واجب قرار دیا ہے، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ﴾ ''مجھ سے دعا کرو میں تمھاری دعا کو قبول کروں گا، یقین مانو کہ جو لوگ میری عبادت سے خود سری کرتے ہیں وہ عنقریب ذلیل ہو کر جہنم میں پہنچ جائیں گے۔'' (المؤمن: 60)

اس آیت میں عبادت سے مراد دعا ہے، اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے: «مَنْ لَمْ يَسْأَلِ اللهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ» ''جو شخص اللہ تعالیٰ سے نہیں مانگتا اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوتا ہے۔'' (ترمذی)

نیز اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے سوال پر خوش ہوتا ہے اور عاجزی سے دعا کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے اور انھیں اپنے قریب کرتا ہے۔

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے اس چیز کو محسوس کیا تھا، چنانچہ وہ کسی بھی چیز کو اللہ تعالیٰ سے مانگنے کو حقیر نہیں سمجھتے تھے اور نہ اپنا دست سوال ہی کسی مخلوق کے سامنے پھیلاتے تھے۔ ایسا صرف اس لیے تھا کہ ان کا تعلق اللہ تعالیٰ کے ساتھ تھا، وہ اللہ کے قریب تھے اور اللہ ان کے قریب تھا جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ﴾ ''جب میرے بندے تم سے میرے بارے میں سوال کریں تو (آپ ان سے کہہ دیں کہ) میں ان کے قریب ہوں۔'' (البقرۃ:186)

اللہ تعالیٰ کے نزدیک دعا کا بڑا اونچا مقام ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے محترم چیز دعا ہے، بسا اوقات دعا سے تقدیر بھی بدل جاتی ہے اور اگر قبولیت کے اسباب موجود ہوں اور رد کے اسباب ناپید ہوں تو مسلمان کی دعا بلاشبہ قبول ہوتی ہے اور دعا کرنے والے کو ان تین چیزوں میں سے ایک چیز ضرور حاصل ہوتی ہے جن کا ذکر اللہ کے رسول ﷺ نے کیا ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے: «مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَدْعُو بِدَعْوَةٍ لَيْسَ فِيهَا إِثْمٌ وَلَا قَطِيعَةُ رَحِمٍ إِلَّا أَعْطَاهُ اللهُ بِهَا إِحْدَى ثَلَاثٍ: إِمَّا أَنْ تُعَجَّلَ لَهُ دَعْوَتُهُ، وَإِمَّا أَنْ يَدَّخِرَهَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ، وَإِمَّا أَنْ يَصْرِفَ عَنْهُ مِنَ السُّوءِ مِثْلَهَا. قَالُوا إِذًا نُكْثِرُ؟ قَالَ: اللهُ أَكْثَرُ» ''جب بھی کوئی مسلمان کوئی ایسی دعا کرتا ہے جس میں کسی گناہ کے کام یا قطع رحمی کا مطالبہ نہیں ہوتا تو اس دعا کے بدلے اللہ تعالیٰ تین چیزوں میں سے کوئی ایک چیز ضرور عطا فرماتا ہے یا تو جلدی اس کی دعا قبول ہو جاتی ہے یا اس دعا کو آخرت کے لیے ذخیرہ بنا دیتا ہے یا اس دعا کے بدلے اس جیسی کوئی مصیبت ٹال دیتا ہے۔'' یہ سن کر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: ہم تو پھر کثرت سے دعا کریں گے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ بھی بہت زیادہ دینے والا ہے۔'' (مسند احمد، ترمذی)

دعا کی قسمیں: دعا کی دو قسمیں ہیں: 1) دعائے عبادت، جیسے نماز اور روزہ وغیرہ۔ 2) دعا بطور سوال و طلب۔

اعمال میں فرق مراتب: س: کیا قرآن مجید کی تلاوت افضل ہے یا ذکر الٰہی یا دعائے طلب و مسئلہ؟ ج: قرآن مجید کی تلاوت مطلقاً تمام اعمال سے افضل ہے، پھر ذکر اور حمد باری تعالیٰ، اسکے بعد دعائے طلب، یہ فرق مراتب اجمالی طور پر ہے، البتہ بعض ایسے حالات ہیں کہ غیر افضل، افضل سے اعلیٰ مقام حاصل کر لیتا ہے، چنانچہ عرفہ کے دن دعا کرنا تلاوت قرآن سے افضل ہے اور فرض نمازوں کے بعد مسنون ذکر و اذکار میں مشغول ہونا تلاوت قرآن سے افضل ہے۔

دعا کی قبولیت کے اسباب: دعا کی قبولیت کے کچھ ظاہری اسباب ہیں اور کچھ باطنی اسباب۔

1) **ظاہری اسباب:** دعا سے پہلے کوئی نیک عمل کرنا، جیسے صدقہ، وضو، نماز، استقبال قبلہ، ہاتھ اٹھانا، اللہ تعالیٰ کی شایان شان اس کی حمد و ثنا، جس قسم کی دعا کی جا رہی ہے اس کے مناسب اسمائے حسنیٰ کے استعمال سے وسیلہ لینا، چنانچہ اگر جنت کی دعا کر رہا ہے تو اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت کا واسطہ دے کر اس کے سامنے گڑگڑائے اور اگر کسی ظالم پر بددعا کر رہا ہے تو اس وقت رحمان یا کریم جیسے ناموں کا واسطہ نہ دے بلکہ صرف قہار و جبار جیسے ناموں کا ذکر کرے۔ دعا کی قبولیت کے اسباب ظاہری میں یہ بھی

داخل ہے کہ دعا کی ابتدا میں، درمیان اور آخر میں اللہ کے رسول ﷺ پر درود بھیجے، اپنے گناہوں کا اعتراف کرے اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرے۔ اسی طرح ان بہترین اوقات کو دعا کے لیے غنیمت سمجھے جن کے بارے میں دلیل وارد ہے کہ اس وقت دعا کی قبولیت کی امید رہتی ہے اور ایسے اوقات بہت سے ہیں۔ * رات دن میں: رات کا آخری تہائی حصہ جب اللہ تعالیٰ آسمانِ دنیا پر نازل ہوتا ہے، اذان و اقامت کے درمیان کا وقفہ، وضو کے بعد، سجدے کی حالت میں، نماز میں سلام پھیرنے سے قبل، نمازوں کے بعد، ختم قرآن کے وقت، مرغ کی آواز سن کر، سفر کے دوران میں، مظلوم کی دعا، پریشان حال کی دعا، والد کی دعا اپنے بیٹے کے لیے، اپنے مسلمان بھائی کے لیے اس کی پیٹھ پیچھے دعا اور جنگ میں دشمنوں سے مڈبھیڑ کے وقت دعا۔ * ہفتہ میں: جمعے کے دن، خاص کر دن کے آخری حصے میں۔ * مہینوں میں: رمضان المبارک میں افطاری اور سحری کے وقت، شب قدر میں اور عرفہ کے دن۔ * مبارک مقامات میں: مسجد میں عمومی طور پر، کعبہ کے پاس اور بالخصوص ملتزم کے پاس، مقام ابراہیم علیہ السلام کے پاس، صفا اور مروہ پر، ایام حج میں عرفات، مزدلفہ اور منیٰ میں، زمزم کا پانی پیتے وقت وغیرہ۔

2) **باطنی اسباب:** جیسے دعا سے قبل سچی توبہ، ظلماً لی گئی چیزوں کی واپسی، کھانے پینے، پہننے اور رہن سہن میں پاک کمائی، حلال کمائی، طاعت الٰہی و طاعتِ پیغمبر ﷺ میں کثرت، حرام سے پرہیز، شبے اور شہوت کے امور سے پرہیز، دعا کے دوران میں دلجمعی، اللہ پر پورا اعتماد، قوتِ امید، اللہ ہی سے التجا، رونا اور عاجزی و مسکنت ظاہر کرنا، تمام معاملات کو اللہ کے حوالے کرنا اور غیر اللہ سے تعلقات کو توڑنا۔

دعا کی قبولیت میں مانع امور: بسا اوقات انسان دعا کرتا ہے اور اس کی دعا قبول نہیں ہوتی یا قبولیت میں تاخیر ہوتی ہے، اس کے اسباب بہت سے ہیں، ان میں سے بعض درج ذیل ہیں: * اللہ تعالیٰ کے ساتھ غیر اللہ سے بھی دعا کرنا۔ * دعا میں (بلاوجہ) تفصیل، جیسے جہنم کی گرمی سے، اس کی تنگی سے اور اس کی تاریکی سے پناہ مانگنا، حالانکہ اتنی تفصیل کی بجائے صرف جہنم سے یا آگ سے پناہ مانگ لینا کافی ہے۔ * مسلمان کا اپنے آپ پر بددعا کرنا یا کسی اور پر ناحق بددعا کرنا۔ * گناہ یا قطع رحمی کی دعا کرنا۔ * دعا کو اللہ تعالیٰ کی مشیت پر معلق کرنا، جیسے یہ کہنا کہ اے اللہ! اگر تیری مرضی ہو تو مجھے معاف کر دے وغیرہ۔ * قبولیت دعا میں جلد بازی کرنا، جیسے یہ کہنا کہ میں نے دعا تو کی لیکن قبول نہیں ہوئی۔ * دعا سے اکتا جانا، وہ اس طرح کہ تھک کر دعا کرنا چھوڑ دینا۔ * دل غافل سے دعا کرنا۔ * آداب الٰہی کو ملحوظ نہ رکھنا۔ اللہ کے رسول ﷺ نے ایک ایسے شخص کو دیکھا جو دعا کر رہا تھا جبکہ اس نے (دعا سے قبل) اللہ کے رسول ﷺ پر درود نہیں بھیجا تو آپ نے فرمایا: «عَجِلَ هٰذَا»، ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ لَهُ أَوْ لِغَيْرِهِ: «إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِتَحْمِيدِ اللهِ وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ، ثُمَّ لْيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ لْيَدْعُ بَعْدُ بِمَا شَاءَ» ''اس نے جلد بازی سے کام لیا۔'' پھر آپ نے اسے بلا کر یا کسی اور سے فرمایا: ''جب تم میں کوئی شخص نماز کے آخر میں دعا کرنا چاہے تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا سے ابتدا کرے (یعنی التحیات پڑھے) پھر نبی ﷺ پر درود بھیجے پھر جو دعا کرنا چاہے کرے۔'' (ابوداود، ترمذی) * کسی ایسی چیز کے لیے دعا جس کا معاملہ تمام ہو چکا ہے، جیسے دنیا میں ہمیشہ رہنے کے لیے دعا کرنا۔ * اسی طرح دعا میں تکلف سے مسجع و مقفی الفاظ استعمال کرنا، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿ ٱدْعُوا۟ رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً ۚ إِنَّهُۥ لَا يُحِبُّ ٱلْمُعْتَدِينَ ﴾ ''تم لوگ اپنے رب کو پکارو گڑگڑا کر بھی اور چپکے چپکے بھی، واقعی اللہ تعالیٰ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔'' (الاعراف: 55)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: دعا میں مسجع و مقفی عبارت سے پرہیز کرنا کیونکہ ہم نے اللہ کے رسول ﷺ اور آپ کے صحابہ کو ایسا ہی کرتے، یعنی اس سے پرہیز کرتے دیکھا ہے۔ (بخاری) * اسی طرح دوران دعا میں آواز زیادہ بلند کرنا (بھی دعا کی قبولیت میں مانع ہو سکتا ہے) ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَٱبْتَغِ بَيْنَ ذَٰلِكَ سَبِيلًا ﴾ ''اپنی نماز میں نہ تو آواز کو بلند کرو اور نہ بالکل پست ہی کرو بلکہ درمیانی صورت اختیار کرو۔'' (بنی اسرآءیل: 110)

اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: یہ آیت دعا کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

مستحب یہ ہے کہ دعا کرنے والا اپنی دعا میں اس ترتیب کو ملحوظ رکھے: 1) اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا۔ 2) نبی ﷺ پر درود و سلام۔ 3) توبہ اور اپنے گناہوں کا اعتراف۔ 4) نعمتوں پر اللہ تعالیٰ کا شکریہ۔ 5) دعا شروع کرے اور اس بات پر حریص رہے کہ انھی جامع دعاؤں کا انتخاب کرے، جو اللہ کے رسول ﷺ اور سلف سے ثابت ہیں۔ 6) درود پر دعا ختم کرے۔

وہ اہم دعائیں جنھیں یاد کر لینا چاہیے

دعا کی مناسبت	دعا: نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
سونے سے قبل	«بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ أَمُوتُ وَأَحْيَا»[1]
جب نیند سے بیدار ہو	«الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَمَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ»[2]
خواب میں ڈرنے کی دعا	«أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ، وَمِنْ شَرِّ عِبَادِهِ، وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ، وَأَنْ يَحْضُرُونِ»[3]
خواب دیکھنے کی دعا	''اگر کوئی شخص اچھا خواب دیکھے تو یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اس لیے اس پر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرے اور لوگوں سے اس کا تذکرہ کرے۔ اور اگر کوئی ایسا خواب دیکھے جسے وہ ناپسند کرتا ہے تو یہ شیطان کی طرف سے ہے، اس لیے چاہیے کہ اس کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے اور کسی سے بیان نہ کرے، اس طرح وہ اسے کوئی ضرر نہ پہنچائے گا۔''
گھر سے نکلنے کی دعا	«اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَضِلَّ أَوْ أُضَلَّ، أَوْ أَزِلَّ أَوْ أُزَلَّ، أَوْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ، أَوْ أَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ» «بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ»[4]
مسجد میں داخل ہونے کی دعا	جب مسجد میں داخل ہونے کا ارادہ کرے تو دایاں قدم آگے بڑھائے اور کہے: «بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ»[5]
مسجد سے نکلنے کی دعا	جب مسجد سے نکلنے کا ارادہ کرے تو اپنا بایاں قدم آگے بڑھائے اور کہے: «بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ فَضْلِكَ»[6]
دولھے کے لیے دعا	«بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ، وَبَارَكَ عَلَيْكَ، وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي خَيْرٍ»[7]
مرغ کی آواز اور گدھے کی رینگ (آواز)	''جب تم لوگ گدھے کا رینکنا سنو تو شیطان سے اللہ کی پناہ چاہو کیونکہ اس نے شیطان کو دیکھا ہے اور جب مرغ کی آواز سنو تو اللہ سے اس کے فضل کا سوال کرو کیونکہ اس نے فرشتے کو دیکھا ہے۔'' ایک اور حدیث میں ہے: ''جب تم لوگ رات کے وقت کتے کا بھونکنا اور گدھے کا رینکنا سنو تو اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرو...''
جب کوئی یہ خبر دے کہ وہ آپ سے اللہ کے لیے محبت کرتا ہے	حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ کے پاس سے ایک شخص کا گزر ہوا اور وہاں ایک اور شخص بیٹھا ہوا تھا۔ اس بیٹھے ہوئے شخص نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں اس شخص سے محبت کرتا ہوں، آپ ﷺ نے اس سے دریافت کیا: ''کیا تم نے اسے بتلا دیا ہے؟'' اس نے جواب دیا: نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جاؤ اسے بتلا دو۔'' وہ شخص اس سے جا ملا اور کہنے لگا: میں اللہ کے لیے آپ سے محبت کرتا ہوں، اس دوسرے صحابی نے جواب دیا: أَحَبَّكَ الَّذِي أَحْبَبْتَنِي لَهُ ''وہ ذات بھی آپ سے محبت کرے جس کے لیے آپ نے مجھ سے محبت کی ہے۔''

---

1 «تیرے ہی نام کے ساتھ اے اللہ! میں مرتا اور زندہ ہوتا ہوں۔»

2 «ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جس نے ہمیں زندہ کیا، بعد اس کے کہ اس نے ہمیں مار دیا تھا اور اسی کی طرف اٹھ کر جانا ہے۔»

3 «میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے مکمل کلمات کے ذریعے سے، اس کی ناراضی اور اس کی سزا سے اور اسکے بندوں کے شر اور شیطانوں کے وسوسہ ڈالنے (گناہوں پر ابھارنے اور اکسانے) سے اور اس بات سے کہ وہ (شیطان) میرے پاس آئیں (اور مجھے بہکائیں)۔»

4 «اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں (اس بات سے) کہ میں گمراہ ہو جاؤں یا مجھے گمراہ کر دیا جائے، میں پھسل جاؤں یا مجھے پھسلا دیا جائے، میں ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے، میں کسی سے جہالت سے پیش آؤں یا میرے ساتھ جہالت سے پیش آیا جائے۔»

5 «اللہ کے نام کے ساتھ (میں داخل ہوتا ہوں) اور سلام ہو اللہ کے رسول پر، اے اللہ! میرے گناہ بخش دے اور میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔»

6 «اللہ کے نام کے ساتھ (میں نکلتا ہوں) اور سلام ہو اللہ کے رسول پر، اے اللہ! میرے گناہ معاف کر دے اور میرے لیے اپنے فضل کے دروازے کھول دے۔»

7 «برکت کرے اللہ تیرے لیے اور برکت کرے تجھ پر اور جمع کرے تم دونوں کو خیر (بھلائی) میں۔»

سی مسلمان بھائی کو چھینک آئے تو اس کی دعا	''جب کسی کو چھینک آئے تو کہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور اس کے بھائی یا ساتھی کو چاہیے کہ کہے: یَرْحَمُكَ اللّٰهُ پھر خود یہ کہے: یَهْدِیكُمُ اللّٰهُ وَیُصْلِحُ بَالَكُمْ.'' اور جب کافر کو چھینک آئے اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہے تو اس کے جواب میں یَهْدِیكُمُ اللّٰهُ کہے اور یَرْحَمُكَ اللّٰهُ نہ کہے۔
غم و مشقت کی دعا	٭ «لا إِلَٰهَ إِلا اللهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ، لا إِلَٰهَ إِلا اللهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، لا إِلَٰهَ إِلا اللهُ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ» ٭ «اللهُ اللهُ رَبِّي، لا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا» ٭ «يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ» ٭ «سبحان الله العظيم»[1]
دشمنوں کے لیے بددعا	«اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ وَمُجْرِيَ السَّحَابِ سَرِيعَ الْحِسَابِ اهْزِمِ الْأَحْزَابَ، اللَّهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ»[2]
جب کسی کام میں صعوبت محسوس کرے	«اللهم لا سَهْلَ إلا ما جَعَلْتَهُ سَهْلًا وأنتَ تَجْعَلُ الحزنَ إذا شِئْتَ سَهْلًا»[3]
قرض کی ادائیگی کی دعا	«اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ، وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ، وَضَلَعِ الدَّيْنِ، وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ»[4]
بیت الخلا (حمام)	جب بیت الخلا میں داخل ہو تو کہے: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ»[5] اور جب نکلے تو کہے: «غُفْرَانَكَ»[6]
نماز میں وسوسہ	«یہ خِنْزَبْ نامی شیطان (کی وجہ سے) ہے۔ جب کسی کو ایسا محسوس ہو تو اس سے اللہ کی پناہ چاہے اور بائیں طرف تین بار تھوک دے۔»
سجدہ کی دعا	٭ «اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي كُلَّهُ دِقَّهُ وَجِلَّهُ وَأَوَّلَهُ وَآخِرَهُ وَعَلَانِيَتَهُ وَسِرَّهُ»[7] ٭ «سُبْحَانَكَ رَبِّي وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي»[8] ٭ «اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ»[9]
سجدہ تلاوت کی دعا	«اللَّهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ تَبَارَكَ اللهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ»[10]
نماز کے شروع کی دعا	«اللَّهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، اللَّهُمَّ نَقِّنِي مِنْ خَطَايَايَ كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ، اللَّهُمَّ اغْسِلْنِي بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ»[11]
نماز کے آخر میں (سلام سے پہلے)	«اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ»[12]
نماز کے بعد	«اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ»[13] ٭ «اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ»[14]

«نہیں کوئی معبود مگر اللہ (جو) بہت عظمت والا بڑا بردبار (ہے) نہیں کوئی معبود مگر اللہ (جو) رب (ہے) عرش عظیم کا، نہیں کوئی معبود مگر اللہ (جو) رب (ہے) آسمانوں اور زمین کا اور رب (ہے) عرش کریم کا۔ اللہ، اللہ میرا رب ہے، نہیں شریک ٹھہراتا میں اس کے ساتھ کسی کو۔ اے ...دہ! اے قائم! میں تیری رحمت کی یاوری کا طلب گار ہوں۔ پاک ہے اللہ بہت بلند۔»

«اے اللہ! بادلوں کو چلانے والے، کتاب نازل کرنے والے، جلد حساب لینے والے، گروہوں (لشکروں) کو شکست سے دوچار فرما، اے اللہ! ان ...شکست دے اور ان کو ہلا کر رکھ دے۔»

«اے اللہ! نہیں کوئی کام آسان مگر وہی جسے کر دے تو آسان اور تو کر دیتا ہے مشکل کام کو آسان جب تو چاہے۔»

«اے اللہ! یقیناً میں تیری پناہ میں آتا ہوں، پریشانی اور غم سے، عاجز ہو جانے اور کاہلی و سستی سے، بزدلی اور بخل سے، قرض کے بوجھ اور لوگوں کے ...ط سے۔»

«اے اللہ! میں خبیث جنوں اور خبیث جنیوں سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔»

«(اے اللہ! میں) تیری بخشش (چاہتا ہوں)۔»

«اے اللہ! میرے چھوٹے اور بڑے، پہلے والے اور بعد والے، اعلانیہ اور پوشیدہ تمام کے تمام گناہ معاف فرما دے۔»

«پاک ہے تو اے میرے رب! اپنی تعریف کے ساتھ، اے اللہ! مجھے معاف فرما دے۔»

«اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں تیری رضا کے ذریعے سے تیری ناراضی سے، تیری معافی کے ذریعے سے تیری سزا سے اور میں پناہ مانگتا ہوں ...ے ذریعے سے تجھ سے۔ میں نہیں کر سکتا پوری تعریف تیری تو اسی طرح ہے جیسے تو نے خود اپنے آپ کی تعریف کی ہے۔»

«اے اللہ! تیرے لیے ہی میں نے سجدہ کیا، اور تجھ ہی پر میں ایمان لایا ہوں اور تیرے ہی لیے میں فرمانبردار ہوں، سجدہ کیا میرے چہرے نے اس ...ات کو جس نے اسے پیدا فرمایا، اور اس نے اس کے کان اور آنکھ کے سوراخ بنائے، بڑا بابرکت ہے اللہ تعالیٰ جو بہترین خالق ہے۔»

«اے اللہ! میرے اور میرے گناہوں کے درمیان دوری ڈال دے، جیسے تو نے دوری ڈالی مشرق اور مغرب کے درمیان، اے اللہ! صاف کر ...ے مجھے میری خطاؤں سے جس طرح صاف کیا جاتا ہے سفید کپڑا میل کچیل سے، اے اللہ! دھو ڈال مجھے پانی، برف اور اولوں سے۔»

«اے اللہ! بلاشبہ میں نے ظلم کیا اپنی جان پر، ظلم بہت زیادہ اور نہیں معاف کر سکتا گناہوں کو (کوئی) سوائے تیرے پس تو معاف فرما دے مجھے ...نی خاص بخشش سے اور مجھ پر رحم فرما، یقیناً تو تو بہت بخشنے والا، انتہائی مہربان ہے۔»

«اے اللہ! تو میری مدد فرما، اپنی یاد پر اور اپنے شکر پر اور اچھے طریقے سے اپنی عبادت بجا لانے پر۔»

«اے اللہ! میں کفر، فقر (محتاجی) اور عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔»

جو آپ کے ساتھ کوئی بھلائی کرے	کسی کے ساتھ کوئی بھلائی کی جائے تو وُہ بھلائی کرنے وٰالے سے کہے: جَزَاكَ اللهُ خَيْرًا (اللہ تجھے بہترین بدلہ دے) تو اس نے تعریف کرنے میں حد کر دی۔» پھر دوسرا یوں کہہ دے: وَجَزَاكَ یا پھر یوں کہے: وَإِيَّاكَ (اور تجھے بھی)۔
جب بارش نازل ہو	«اللَّهُمَّ صَيِّبًا نَافِعًا» [1] «مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللهِ وَرَحْمَتِهِ» [2]
جب تیز ہوا چلے	«اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيهَا وَخَيْرَ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا وَشَرِّ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ» [3]
جب ''ماہ نو کا چاند'' دیکھے	«اللَّهُمَّ أَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْيُمْنِ وَالْإِيمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ، هِلَالُ خَيْرٍ وَرُشْدٍ، رَبِّي وَرَبُّكَ اللهُ» [4]
کسی مسافر کو رخصت کرے	«أَسْتَوْدِعُ اللهَ دِينَكَ وَأَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيمَ عَمَلِكَ» [5] اور مسافر اس کا جواب اس طرح دے: «أَسْتَوْدِعُكُمُ اللهَ الَّذِي لَا تَضِيعُ وَدَائِعُهُ» [6]
سفر کی دعا	«اللهُ أَكْبَرُ، اللهُ أَكْبَرُ، اللهُ أَكْبَرُ ﴿سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ ۞ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ﴾ اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ فِي سَفَرِنَا هَذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوَى، وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضَى، اللَّهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هَذَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهُ، اللَّهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ» [7] اور سفر سے واپسی پر بھی یہی الفاظ کہتے اور ان میں یہ اضافہ کرتے: «آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ» [8]
بستر پر جانے کی دعائیں	«اللَّهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَهْبَةً وَرَغْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ» [9] ✱ «اللَّهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ» [10] ✱ «الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَآوَانَا فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهُ وَلَا مُؤْوِيَ» [11] ✱ «سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبِّي بِكَ وَضَعْتُ جَنْبِي وَبِكَ أَرْفَعُهُ إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَاغْفِرْ لَهَا وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ» [12] ✱ «نَفَثَ فِي يَدَيْهِ وَقَرَأَ بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ وَمَسَحَ بِهِمَا جَسَدَهُ» [13] ✱ نبی ﷺ سورۂ سجدہ اور سورۂ ملک پڑھے بغیر نہیں سوتے تھے۔

---

1 «اے اللہ! (بنا اس) بارش کو فائدہ مند۔'' (دو یا تین بار)»

2 «ہم بارش سے نوازے گئے اللہ کے فضل اور رحمت سے۔»

3 «اے اللہ! میں سوال کرتا ہوں تجھ سے اس کی بھلائی کا اور اس چیز کی بھلائی کا جو اس میں ہے اور اس چیز کی بھلائی کا جس کے ساتھ بھیجا گیا ہے اس کو۔ اور میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے، اس کے شر سے، اور اس چیز کے شر سے جو اس میں ہے اور اس چیز کے شر سے جس کے ساتھ بھیجا گیا ہے اس کو۔»

4 «اے اللہ! تو طلوع فرما اسے ہم پر برکت اور ایمان اور سلامتی اور اسلام کے ساتھ، خیر و بھلائی کا چاند ہو، اللہ میرا بھی پروردگار ہے اور تیرا بھی۔»

5 «میں سپرد کرتا ہوں اللہ کے تمھارے دین کو اور تمھاری امانت کو اور تمھارے آخری عمل کو۔»

6 «میں سپرد کرتا ہوں تمھیں اس اللہ کے کہ نہیں ضائع ہوتیں اس کے سپرد کی ہوئی چیزیں۔»

7 «اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، پاک ہے وہ ذات جس نے تابع کر دیا ہمارے لیے اسے ورنہ نہیں تھے ہم اسے قابو میں لا سکنے والے اور یقیناً ہم اپنے رب ہی کی طرف واپس جانے والے ہیں۔ اے اللہ! ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں اس سفر میں نیکی اور تقویٰ کا اور ایسے عمل کا جسے تو پسند فرمائے۔ اے اللہ! آسان فرما دے ہم پر ہمارا یہ سفر اور لپیٹ دے ہم سے اس کی لمبی مسافت کو۔ اے اللہ! تو ہی (ہمارا) ساتھی ہے اس سفر میں اور (تو ہی ہمارا) جانشین ہے گھر (اور گھر) والوں میں، اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں سفر کی مشقت سے اور (اس کے) تکلیف دہ منظر سے اور بری تبدیلی سے مال میں اور گھر والوں میں۔»

8 «ہم واپس لوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے اور اپنے رب ہی کی تعریف کرنے والے ہیں۔»

9 «''اے اللہ! میں نے تابع کر دیا ہے اپنے نفس کو تیرے اور سونپ دیا اپنا معاملہ تجھے اور متوجہ کیا میں نے اپنا چہرہ تیری طرف اور جھکائی اپنی پشت تیری طرف ثواب میں رغبت کرتے ہوئے اور ڈرتے ہوئے تیرے عذاب سے، نہیں ہے کوئی پناہ گاہ اور نہ جائے نجات تجھ سے مگر تیری ہی بارگاہ میں، میں ایمان لایا تیری اس کتاب پر جسے تو نے نازل فرمایا اور تیرے اس نبی پر جسے تو نے (ہماری طرف) بھیجا۔''»
نبی ﷺ سورۂ سجدہ اور سورۂ ملک پڑھے بغیر نہیں سوتے تھے۔

10 «ہر قسم کی تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور ہمیں کافی ہو گیا، اور ہمیں ٹھکانا دیا، (ورنہ) کتنے ہی ایسے لوگ ہیں جن کی نہ کوئی کفالت کرنے والا ہے اور نہ ٹھکانا دینے والا۔»

11 «اے اللہ! مجھے بچانا (اس دن) اپنے عذاب سے جس دن تو اٹھائے گا اپنے بندوں کو۔»

12 «پاک ہے تو اے میرے رب! تیرے نام کے ساتھ ہی رکھا میں نے اپنا پہلو (بستر پر) اور تیرے نام کے ساتھ ہی اس کو اٹھاؤں گا، لہٰذا اگر تو میری روح کو روک لے تو اس پر رحم فرمانا اور اگر تو اسے چھوڑ دے تو اس کی ایسے حفاظت فرمانا جیسے تو حفاظت فرماتا ہے اپنے نیک بندوں کی۔»

13 نبی ﷺ جب بستر پر آتے تو اپنی دونوں ہتھیلیاں جمع کرتے اور معوذتین «قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ» «قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ» اور «قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ» پڑھ کر ان میں پھونکتے پھر اپنے جسم پر جہاں تک طاقت ہوتی پھیرتے۔

ماز کے لیے ھر سے نکلنے کی دعا	« اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا، وَفِي لِسَانِي نُورًا، وَفِي سَمْعِي نُورًا، وَفِي بَصَرِي نُورًا، وَمِنْ فَوْقِي نُورًا، وَمِنْ تَحْتِي نُورًا، وَعَنْ يَمِينِي نُورًا، وَعَنْ شِمَالِي نُورًا، وَمِنْ أَمَامِي نُورًا، وَمِنْ خَلْفِي نُورًا، وَاجْعَلْ فِي نَفْسِي نُورًا، وَأَعْظِمْ لِي نُورًا، وَعَظِّمْ لِي نُورًا، وَاجْعَلْ لِي نُورًا، وَاجْعَلْنِي نُورًا، اللَّهُمَّ أَعْطِنِي نُورًا، وَاجْعَلْ فِي عَصَبِي نُورًا، وَفِي لَحْمِي نُورًا، وَفِي دَمِي نُورًا، وَفِي شَعْرِي نُورًا، وَفِي بَشَرِي نُورًا » [1]
استخارہ کی دعا	اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ، وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ، وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ، فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ، وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ، اللَّهُمَّ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ هَذَا الأَمْرَ (ثُمَّ تُسَمِّيهِ بِعَيْنِهِ) خَيْرًا لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي ـ أو قال: عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ ـ فَاقْدُرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ، وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الأمر شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي ـ أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ ـ فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاقْدُرْ لِي الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ رَضِّنِي بِهِ» [2]
میت کی دعا	« اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ، وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ، وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ، وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ، وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ، وَأَهْلاً خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ، وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ، وَأَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ » [3]
و رات کو نیند سے بیدار ہو	جو شخص رات کو بیدار ہو اور یہ دعا پڑھے: « لا إِلَهَ إِلا اللهُ وَحْدَهُ لا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسُبْحَانَ اللهِ وَلَا إِلَهَ إِلا اللهُ وَ اللهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلا بِاللهِ » پھر کہے کہ: « اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي » [4]
ب کوئی پسندیدہ یا ناپسندیدہ صورت حال درپیش ہو	جب انسان کوئی ایسا معاملہ دیکھے جو اسے پسند ہو تو یوں کہے: « الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بِنِعْمَتِهِ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ » [5] اور جب کوئی ناپسندید صورت حال ہو تو یوں کہے: « الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ » [6]
ازالہ غم کی دعا	جس بندے کو کوئی غم و پریشانی لاحق ہو وہ یہ دعا پڑھ لے۔ « اللَّهُمَّ إِنِّي عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ أَمَتِكَ نَاصِيَتِي بِيَدِكَ مَاضٍ فِيَّ حُكْمُكَ عَدْلٌ فِيَّ قَضَاؤُكَ أَسْأَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّيْتَ بِهِ نَفْسَكَ أَوْ عَلَّمْتَهُ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ أَوْ أَنْزَلْتَهُ فِي كِتَابِكَ أَوْ اسْتَأْثَرْتَ بِهِ فِي عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ أَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رَبِيعَ قَلْبِي وَنُورَ صَدْرِي وَجِلَاءَ حُزْنِي وَذَهَابَ هَمِّي » [7]

---

1 «اے اللہ! پیدا فرما دے میرے دل میں نور اور میری زبان میں بھی نور، میرے کانوں میں بھی نور، اور میری نگاہ میں بھی نور، میرے اوپر بھی نور، اور میرے نیچے بھی نور، میرے دائیں بھی نور اور میرے بائیں بھی نور، میرے سامنے بھی نور اور میرے پیچھے بھی نور اور پیدا فرما دے میرے نفس میں بھی نور اور خوب زیادہ کر میرے نور کو اور مجھے بہت زیادہ نور عطا کر اور کر دے میرے لیے (ہر طرف) نور اور بنا دے مجھے (مجسم) نور، اے اللہ! عطا کر مجھے نور اور کر دے میرے پٹھے میں نور اور میرے گوشت میں نور اور میرے خون میں نور اور میرے بالوں میں نور اور میری جلد میں نور۔»

2 « اے اللہ! بے شک میں بھلائی طلب کرتا ہوں تجھ سے، تیرے علم کے ساتھ اور طاقت طلب کرتا ہوں تجھ سے تیری قدرت کے ساتھ، اور میں سوال کرتا ہوں تجھ سے تیرے فضل عظیم کا کیونکہ تو قدرت رکھتا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا، تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو غیبوں کو خوب جانتا ہے۔ اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ بے شک یہ کام بہتر ہے میرے لیے میرے دین میں اور میرے معاش میں اور میرے انجام کار میں تو فیصلہ کر دے اس کا میرے حق میں اور آسان کر دے اس کو میرے لیے، پھر برکت ڈال دے میرے لیے اس میں اور اگر تو جانتا ہے کہ بے شک یہ کام برا ہے میرے لیے میرے دین میں اور میرے معاش میں اور میرے انجام کار میں تو دور کر دے اس کو مجھ سے اور دور کر دے مجھ کو اس سے اور فیصلہ کر دے میرے لیے بھلائی کا جہاں بھی وہ ہو، پھر راضی کر دے مجھے اس پر۔»

3 «اے اللہ! بخش دے اسے اور رحم فرما اس پر اور عافیت دے اسے اور اچھی کر مہمان نوازی اس کی اور فراخ کر دے اس کی قبر کو، اور دھو دے اسے (اس کے گناہوں کو) پانی، برف اور اولوں کے ساتھ، اور صاف کر دے اسے گناہوں سے جیسے تو نے صاف کر دیا ہے سفید کپڑے کو میل کچیل سے اور بدلے میں دے اسے گھر زیادہ بہتر اس کے گھر سے، اور گھر والے زیادہ بہتر اس کے گھر والوں سے اور بیوی زیادہ بہتر اس کی بیوی سے اور داخل فرما اسے جنت میں اور بچا اسے قبر کے عذاب سے اور آگ کے عذاب سے۔»

4 « یا کوئی دعا کرے تو اس کی دعا قبول کی جاتی ہے، پھر اگر وضو کر کے نماز پڑھے تو اس کی نماز قبول ہو جاتی ہے۔»

5 «تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس کی عنایت ہی سے اچھائیاں مکمل طور پر میسر آتی ہیں۔»

6 « ''ہر حال میں اللہ کا شکر ہے۔''»

7 « اے اللہ! میں تیرا بندہ، تیرے بندے کا بیٹا، تیری بندی کا بیٹا ہوں، میری پیشانی تیرے قبضے میں ہے، تیرا حکم مجھ پر جاری ہے، میرے بارے میں تیرا فیصلہ عدل ہے، میں تجھ سے تیرے اس خاص نام کے ساتھ سوال کرتا ہوں جو تو نے خود اپنا نام رکھا ہے یا اسے اپنی کتاب میں نازل کیا ہے یا اپنی مخلوق میں سے تو نے وہ کسی کو سکھایا ہے یا تو نے علم الغیب میں اسے اپنے پاس رکھنے کو ترجیح دی ہے کہ تو قرآن کو میرے دل کی بہار اور میرے سینے کا نور اور میرے غم کو دور کرنے والا اور میری پریشانی کو لے جانے والا بنا دے تو اللہ تعالیٰ اس کے غم اور پریشانی کو دور کر دے گا اور اس کی جگہ فرحت و سرور کی نعمت دے گا۔»

نفع بخش تجارت

اللہ تعالیٰ نے انسان کو تمام مخلوقات پر فضیلت بخشی، خصوصی طور پر اسے نعمتِ کلام سے نوازا اور اسے زبان عطا فرمائی، یہ ایسی نعمت ہے جس کا استعمال اچھے اور برے دونوں کاموں کے لیے ہوتا ہے، لہٰذا جس شخص نے اس نعمت کا استعمال اچھے کام کے لیے کیا تو اسے دنیا میں سعادت اور جنت میں اونچے مقام تک پہنچا دیتی ہے اور جس نے اس کا استعمال اس کے خلاف کیا تو اسے دنیا و آخرت میں ہلاکت کی گھاٹی میں دھکیل دیتی ہے اور تلاوت قرآن مجید کے بعد سب سے بہتر عمل جس کے لیے وقت صرف کیا جائے وہ ذکر الٰہی ہے۔

ذکر کی فضیلت: ذکر کی فضیلت کے سلسلے میں بہت سی حدیثیں وارد ہیں، انھی میں سے آپ ﷺ کا یہ فرمان بھی ہے: «أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرِ أَعْمَالِكُمْ وَأَزْكَاهَا عِنْدَ مَلِيكِكُمْ وَأَرْفَعِهَا فِي دَرَجَاتِكُمْ، وَخَيْرٍ لَكُمْ مِنْ إِنْفَاقِ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ، وَخَيْرٍ لَكُمْ مِنْ أَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوا أَعْنَاقَهُمْ وَيَضْرِبُوا أَعْنَاقَكُمْ؟ قَالُوا: بَلَى. قَالَ: ذِكْرُ اللهِ» ''کیا میں تمھیں ایک ایسا کام نہ بتلا دوں جو تمھارا سب سے بہتر عمل ہو، تمھارے رب کے نزدیک سب سے پاک و طیب ہو، تمھارے درجات کی بلندی میں سب سے اونچا مقام رکھتا ہو، تمھارے لیے سونا چاندی خرچ کرنے سے بھی بہتر ہو اور اس سے بھی بہتر ہو کہ تم اپنے دشمنوں سے بھڑو تم ان کے سر قلم کرو اور وہ تمھاری گردنیں ماریں؟'' صحابی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ضرور بتلائیں، آپ نے فرمایا: ''اللہ کا ذکر۔'' (ترمذی)

اور آپ کا یہ فرمان بھی ہے: «مَثَلُ الَّذِي يَذْكُرُ رَبَّهُ وَالَّذِي لَا يَذْكُرُ رَبَّهُ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ» ''جو شخص اللہ کا ذکر کرتا ہے اس کی مثال اور اس شخص کی مثال جو اللہ کا ذکر نہیں کرتا زندہ اور مردہ کی ہے۔'' (بخاری)

نیز حدیث قدسی میں ہے: «أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي، وَأَنَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرَنِي فَإِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي، وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَإٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَإٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ، وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ بِشِبْرٍ تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا» ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہوں، جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں، اگر وہ میرا ذکر اپنے دل میں کرتا ہے تو میں بھی اس کا ذکر اپنے دل میں کرتا ہوں اور اگر وہ میرا ذکر جماعت میں کرتا ہے تو میں بھی اس کا ذکر ایسی جماعت میں کرتا ہوں جو اس کی جماعت سے بہتر ہے اور اگر وہ ایک بالشت میرے قریب بڑھتا ہے تو میں اس کی طرف ایک ہاتھ بڑھتا ہے۔'' (بخاری)

نیز اللہ کے رسول ﷺ کا یہ فرمان ہے: «سَبَقَ الْمُفَرِّدُونَ، قَالُوا: وَمَا الْمُفَرِّدُونَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: الذَّاكِرُونَ اللهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتُ» ''مفردون سبقت لے گئے، صحابہ نے عرض کی: اے اللہ کے رسول مفردون کون سے لوگ ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرنے والے مرد اور عورتیں۔'' (مسلم)

نیز آپ ﷺ نے اپنے ایک صحابی کو یہ وصیت فرمائی: «لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِنْ ذِكْرِ اللهِ» ''تمھاری زبان کو ذکر الٰہی سے برابر تر رہنا چاہیے۔'' (ترمذی)

اس کے علاوہ اور بھی حدیثیں ذکر کی فضیلت میں وارد ہیں۔

اجر و ثواب میں زیادتی: جس طرح قرآن مجید کی تلاوت کے اجر میں اضافہ ہوتا ہے اسی طرح ہر نیک عمل کے اجر میں بڑھوتری ہوتی ہے، وہ اس طرح: دل میں ایمان و اخلاص، اللہ کی محبت اور اس کے متعلقات (کی زیادتی) کے اعتبار سے۔ اس اعتبار سے کہ اس کا دل ذکر الٰہی میں کس قدر لگ رہا ہے، اور کتنا غور و فکر کر رہا ہے صرف زبان ہی سے کلماتِ ذکر کی ادائیگی نہیں ہے۔ چنانچہ اگر یہ چیزیں مکمل ہیں تو اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کو معاف کر دیتا ہے اور پورے اجر سے نوازتا ہے، اس کے برخلاف مغفرت و اجر میں کمی و نقصان بھی اسی اعتبار سے ہے۔

ذکر الٰہی کے فوائد: شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ دل کے لیے ذکر الٰہی ویسا ہے جیسے مچھلی کے لیے پانی تو بتلائیں کہ مچھلی اگر پانی سے دور ہو جائے تو اس کی کیا کیفیت ہوگی!

* ذکر، اللہ کی محبت، قرب اور اس کا خوف پیدا کرتا ہے۔ ذہن میں اللہ کا خوف اور اس کی نگرانی کا تصور بٹھاتا ہے، رجوع الی اللہ اور انابت کا جذبہ پیدا کرتا ہے اور اس کی اطاعت پر مدد کرتا ہے۔ * ذکر دل سے غم و فکر کو دور کرتا ہے، خوشی سے بھر دیتا ہے مزید دل کو زندگی، قوت اور صفائی فراہم کرتا ہے۔ * دل میں ایک ایسی محتاجی ہے جسے ذکر الٰہی ہی پورا کرتا ہے اور ایک ایسی سختی ہے جسے ذکر الٰہی کے علاوہ کوئی اور چیز نرم و ملائم نہیں کر سکتی۔ * ذکر دل (کی بیماریوں) کا علاج، اس کی دوا اور روزی ہے اور اس کے لیے ایسی لذت ہے کہ اس کا مقابلہ کوئی اور لذت نہیں کر سکتی۔ اور غفلت دل کی بیماری ہے۔ * ذکر الٰہی میں کمی نفاق کی دلیل ہے اور اس کی کثرت قوت ایمانی اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ سچی محبت کی دلیل ہے کیونکہ جو جس چیز سے محبت کرتا ہے اسے کثرت سے یاد کرتا ہے۔ * اگر بندہ راحت و خوشی کے ایام میں اللہ تعالیٰ کو یاد رکھتا ہے تو سختی و پریشانی کے وقت بھی اسے اللہ تعالیٰ یاد آتا ہے خاص کر موت اور سکرات موت کے وقت۔ * ذکر عذاب الٰہی سے نجات، سکینت اور اطمینان کے نزول، رحمتوں کی برسات اور فرشتوں کے استغفار کے حصول کا سبب ہے۔ * ذکر الٰہی میں مشغول ہو کر زبان، لغویات، غیبت، چغلی، جھوٹ وغیرہ ایسی حرام و مکروہ باتوں سے محفوظ رہتی ہے۔ * ذکر الٰہی سب سے آسان، سب سے افضل اور سب سے عمدہ عبادت ہے اور یہ جنت کی کھیتی ہے۔ * ذکر الٰہی کا اہتمام کرنے والے کے چہرے پر رعب، رونق، تروتازگی ہوتی ہے، نیز ذکر الٰہی دنیا، قبر اور آخرت میں نور کا سبب ہے۔ * ذکر کرنے والے کے لیے ذکر، اللہ کی رحمت اور فرشتوں کی دعاؤں کا سبب ہے اور اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے ذکر کرنے والوں پر فخر کرتا ہے۔ * سب سے افضل عمل والے اللہ تعالیٰ کا سب سے زیادہ ذکر کرنے والے ہیں، چنانچہ سب سے افضل روزے دار وہ ہے جو روزے کی حالت میں کثرت سے ذکر الٰہی کرنے والا ہو۔ * ذکر الٰہی ہر مشکل کو آسان کرتا اور سختی کو نرمی میں بدل دیتا ہے مشقت کی جگہ راحت کو لاتا ہے، روزی کا سبب اور جسم کو قوت عطا کرتا ہے۔ * ذکر شیطان کو بھگاتا، اس کا قلع قمع کرتا، اسے ذلیل و خوار کرتا ہے اور رب کی رضا مندی کا سبب ہے۔

صبح و شام کے یومیہ اذکار

	یومیہ اذکار	تعداد اور وقت	اثر اور فضیلت
1	آیۃ الکرسی: [1]	صبح و شام، سونے سے پہلے اور فرض نمازوں کے بعد	شیطان اس کے قریب نہیں جائے گا، دخول جنت کا سبب ہے
2	سورۂ بقرہ کی آخری دو آیات: [2]	بوقت شام اور سونے سے پہلے	ہر چیز کے شر و برائی سے کافی ہوں گی
3	سورۂ اخلاص اور معوذتین: (الفلق اور الناس)	تین مرتبہ صبح، تین مرتبہ شام	ہر چیز (کی برائی) سے بچا لیں گی
4	(بسم الله الذي لا يضر مع اسمه شيء في الأرض ولا في السماء وهو السميع العليم) [3]	تین مرتبہ صبح، تین مرتبہ شام	اسے کوئی ناگہانی آفت نہیں پہنچ سکتی اور نہ کوئی چیز نقصان پہنچائے گی

---

1 ﴿ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَۚ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا یَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ﴾

2 ﴿ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۫ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۫ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۫ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَیْكَ الْمَصِیْرُ ﴿۲۸۵﴾ لَا یُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَیْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَاۤ اِنْ نَّسِیْنَاۤ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَاۤ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ٙ وَاغْفِرْ لَنَا ٙ وَارْحَمْنَا ٙ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ ﴾

3 ”اس اللہ کے نام کے ساتھ جس کے نام کے ساتھ زمین کی اور نہ آسمان کی کوئی چیز ضرر پہنچا سکتی ہے اور وہی سننے والا، جاننے والا ہے۔“

5	(أعوذ بكلمات الله التامات من شر ما خلق) [1]	بوقت شام تین بار، کسی نئے مقام پر نزول کے وقت	نئے مقامات میں ہر ضرر سے محفوظ رکھتی ہیں
6	(حسبي الله لا إله إلا هو عليه توكلت وهو رب العرش العظيم) [2]	صبح وشام سات مرتبہ	دنیا وآخرت کے تمام فکروں کے لیے اللہ کافی ہو جائے گا
7	(رضيت بالله ربًا، وبالاسلام دينًا، وبمحمد ﷺ نبيًا) [3]	صبح وشام تین مرتبہ	اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ اسے راضی کر دے
8	(اللَّهمَّ بك أصبحنا وبك أمسينا وبك نحيا وبك نموت واليك النشور) [4] اور شام کے وقت اس طرح کہے: (اللَّهمَّ بك أمسينا وبك أصبحنا وبك نحيا وبك نموت واليك المصير) [5]	صبح وشام ایک مرتبہ	اس کی ترغیب آئی ہے
9	(أصبحنا على فطرة الإسلام، وكلمة الإخلاص، ودين نبينا محمد ﷺ وملة أبينا إبراهيم ﷺ حنيفًا مسلمًا وما كان من المشركين) [6]	بوقت صبح ایک مرتبہ	نبی کریم ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے
10	(اللَّهُمَّ مَا أَصْبَحَ بِي مِنْ نِعْمَةٍ أو بِأَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لا شَرِيكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ) [7] (اور بوقت شام اس طرح کہے: (اللَّهُمَّ مَا أمسى بِي مِنْ نِعْمَةٍ أو بِأَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لا شَرِيكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ)	صبح وشام ایک مرتبہ	اس نے اپنے دن اور رات کا شکریہ ادا کر لیا
11	(اللهُمَّ إِنِّي أَصْبَحْتُ أُشْهِدُكَ وَأُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَائِكَتِكَ وَأَنْبِيَائِكَ وَجَمِيعِ خَلْقِكَ بِأَنَّكَ أَنتَ اللهُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنتَ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ) [8] بوقت شام اس طرح کہے: (اللهُمَّ إِنِّي أَمْسَيْتُ أُشْهِدُكَ وَأُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَائِكَتِكَ وَأَنْبِيَائِكَ وَجَمِيعِ خَلْقِكَ بِأَنَّكَ أَنتَ اللهُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنتَ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ)	صبح وشام چار مرتبہ	چار مرتبہ پڑھنے والے کو اللہ تعالیٰ آگ سے آزاد کر دے گا۔
12	(اللَّهمَّ فاطر السموات والأرض عالم الغيب والشهادة رب كل شيء ومليكه أشهد أن لا إله إلا أنت، أعوذ بك من شر نفسي ومن شر الشيطان وشركه وأن أقترف على نفسي سوءًا أو أجرّه إلى مسلم) [9]	صبح وشام اور سوتے وقت ایک مرتبہ	شیطانی وسوسوں سے بچاؤ کرتے ہیں

---

1 ''میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی پناہ میں آتا ہوں اس کی مخلوق کے شر سے۔''

2 ''مجھے اللہ کافی ہے، جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، میں نے اسی پر بھروسہ کیا ہے، اور وہ عرش عظیم کا مالک ہے۔''

3 ''ہم اللہ کے رب ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر اور محمد ﷺ کے رسول ہونے پر راضی ہیں۔''

4 ''اے اللہ! تیرے (حکم کے) ساتھ ہم نے صبح کی ہے، اور تیرے (ہی حکم کے) ساتھ ہم نے شام کی تھی، اور تیرے (حکم کے) ساتھ ہم زندگی گزارتے ہیں اور تیرے (ہی حکم کے) ساتھ ہم مریں گے، اور تیری طرف ہی اٹھ کر جانا ہے۔''

5 ''اے اللہ! تیرے (حکم کے) ساتھ ہم نے شام کی ہے، اور تیرے (ہی حکم کے) ساتھ ہم نے صبح کی تھی، اور تیرے (حکم کے) ساتھ ہم زندہ رہتے ہیں، اور تیرے (ہی حکم کے) ساتھ ہم مریں گے، اور تیری طرف ہی لوٹ کر جانا ہے۔''

6 ''ہم نے صبح کی فطرت اسلام پر اور کلمہ اخلاص (پر) اور اپنے نبی محمد ﷺ کے دین پر اور اپنے یک رخ باپ ابراہیم ﷺ کے دین (پر) اور وہ مشرکین میں سے نہ تھے۔''

7 ''اے اللہ! جس نعمت نے بھی میرے ساتھ (یا تیری مخلوق میں سے کسی ایک کے ساتھ) صبح کی ہے تو صرف تیرے اکیلے کی طرف سے ہے (اس میں) تیرا کوئی شریک نہیں ہے، لہذا تیرے ہی لیے تعریف ہے اور تیرے ہی لیے شکر ہے۔''

8 ''اے اللہ! بے شک میں نے صبح کی ہے میں تجھے گواہ بناتا ہوں اور تیرے عرش کے حاملین کو، تیرے فرشتوں کو تیرے نبیوں کو اور تیری ساری مخلوق کو گواہ بناتا ہوں کہ بلاشبہ تو ہی اللہ ایسا ہے کہ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور بے شک محمد ﷺ تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں۔''

9 ''اے اللہ! آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے، پوشیدہ اور ظاہر کے جاننے والے، تیرے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں ہے، ہر چیز کے مالک اور پروردگار! میں اپنے نفس کے شر اور شیطان کے شر اور شرک سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور اس بات سے بھی کہ میں اپنے نفس پر برائی کا ارتکاب کروں یا اس برائی کو کسی مسلمان کی طرف کھینچوں۔''

13	(اللَّهُمَّ إني أعوذ بك من الهم والحزن وأعوذ بك من العجز والكسل وأعوذ بك من الجبن والبخل وأعوذ بك من غلبة الدين وقهر الرجال) [1]	ایک مرتبہ صبح، ایک مرتبہ شام	اللہ تعالیٰ پریشانی وغم کو دور کر دیتا اور قرض چکا دیتا ہے
14	(اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لا إِلَهَ إلا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوءُ لَكَ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إلا أَنْتَ) [2]	سید الاستغفار صبح و شام ایک مرتبہ	جس نے اس پر یقین رکھتے ہوئے دن کے وقت پڑھا، پھر اسی دن فوت ہوگیا، یا رات کے وقت پڑھا، پھر اسی رات فوت ہوگیا تو وہ جنتی ہے
15	(يا حي يا قيوم برحمتك أستغيث أصلح لي شأني كله ولا تكلني إلى نفسي طرفة عين) [3]	صبح و شام ایک مرتبہ	نبی ﷺ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اس کی وصیت کی
16	(اللَّهُمَّ عافني في بدني، اللَّهُمَّ عافني في سمعي، اللَّهُمَّ عافني في بصري، اللَّهُمَّ إني أعوذ بك من الكفر والفقر، اللَّهُمَّ إني أعوذ بك من عذاب القبر لا إله إلا أنت) [4]	صبح و شام تین مرتبہ	نبی ﷺ سے یہ دعا وارد ہے
17	(اللَّهُمَّ إني أسألك العفو والعافية في الدنيا والآخرة، اللَّهُمَّ إني أَسأَلكَ العَافيَةَ في ديني ودنيايَ وأَهْلي ومالي، اللَّهُمَّ اسْتُرْ عَوْراتي وآمِنْ رَوْعاتي، اللهُمَّ احْفظني مِنْ بين يديَّ ومن خَلْفي وعن يميني وعن شمالي ومِنْ فوْقي وَأَعوذُ بعظمتك أن أُغتالَ مِنْ تحْتي) [5]	صبح و شام ایک مرتبہ	نبی ﷺ صبح و شام ان کلمات کے ذریعہ دعا کرنا ترک نہیں کرتے تھے
18	(سبحان الله وبحمده عدد خلقه، ورضا نفسه، وزنة عرشه، ومداد كلماته) [6]	تین مرتبہ صبح	فجر سے چاشت کے وقت تک ذکر کے لیے بیٹھنے سے بہتر ہے۔

---

1 ''اے اللہ! میں پریشانی اور غم سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں عاجزی و سستی سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور میں بزدلی اور بخیلی سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں اور میں قرضے کے غلبے اور لوگوں کے قہر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔''

2 ''اے اللہ! تو میرا رب ہے تیرے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں ہے، تو نے مجھے پیدا کیا ہے اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں حتی المقدور عہد اور وعدے پر قائم ہوں، میں تجھ سے ہر اس عمل کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں جو میں نے کیے ہیں، میں اپنے اوپر تیری نعمت کا اعتراف کرتا ہوں اور میں اپنے گناہ کا بھی اقرار کرتا ہوں، لہذا تو مجھے بخش دے کیونکہ تیرے علاوہ گناہوں کو کوئی بھی بخشنے والا نہیں ہے۔''

3 ''اے زندہ جاوید! اے قائم و دائم رکھنے والے (کائنات کی ہر چیز کو)! میں تیری رحمت کے واسطے سے فریاد کناں ہوں کہ تو میرے تمام تر معاملات کو درست فرما دے اور مجھے آنکھ جھپکنے کے بقدر بھی میری جان کے سپرد نہ کر۔''

4 ''اے اللہ! مجھے میرے بدن میں تندرستی عطا فرما، اے اللہ! مجھے میرے کانوں میں تندرستی عطا فرما، اے اللہ! مجھے میری آنکھوں میں تندرستی عطا فرما، تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے، اے اللہ! بے شک میں تجھ سے کفر اور فقر سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اے اللہ! بے شک میں تجھ سے قبر کے عذاب سے پناہ طلب کرتا ہوں، تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔''

5 اے اللہ میں اپنے دین اپنی دنیا اپنے اہل اور اپنے مال میں تجھ سے عافیت کا سوال کرتا ہوں، اے اللہ میری پردہ والی چیزوں پر پردہ ڈال دے، اور میری گھبراہٹوں کو امن میں رکھ، اے اللہ میرے سامنے سے میرے پیچھے سے میری دائیں طرف سے اور میری بائیں طرف سے اور میرے اوپر سے میری حفاظت کر، اور اس بات سے میں تیری عظمت کی پناہ چاہتا ہوں کہ اچانک اپنے نیچے سے ہلاک کیا جاؤں۔ [ابوداود، ابن ماجہ]

6 ''میں پاکیزگی بیان کرتا ہوں اللہ کی اس کی تعریفوں کے ساتھ، اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر، اور اس کی ذات کی رضامندی کے برابر، اور اس کے عرش کے وزن کے برابر اور اس کے کلمات کی سیاہی کے برابر۔''

ایسے اذکار اور اعمال جن کے بارے میں اجر عظیم وارد ہے

	فضیلت والے اذکار و اعمال	حدیث سے اجر و ثواب، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
1	لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ	جو شخص ایک دن میں سو بار: «لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ» کہے گا تو یہ اس کے لیے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہو گا، اس کے لیے سو نیکیاں لکھی جائیں گی، اس کے سو گناہ مٹائے جائیں گے اور اس دن شام تک شیطان سے حفاظت رہے گی، اور کسی کا بھی کوئی عمل اس سے بہتر نہ ہو گا الا یہ کہ کوئی اس سے زیادہ عمل کرے۔
2	سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ	''جو شخص «سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ» (میں بہت ہی بڑے اللہ کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں اس کی تعریف کے ساتھ) پڑھے گا تو اس کے لیے جنت میں ایک کھجور کا درخت لگایا جائے گا۔''
3	سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ، سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيمِ	''جو شخص صبح و شام سو بار سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ (پاک ہے اللہ اپنی تعریفوں کے ساتھ) پڑھتا ہے، اس کے تمام گناہ مٹا دیے جاتے ہیں، خواہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں اور قیامت کے دن کوئی دوسرا اس سے بہتر عمل لے کر نہ آئے گا الا یہ کہ کوئی شخص اسی جیسا عمل کرے یا اس سے زیادہ کرے۔'' نیز فرمایا: ''دو کلمے رحمان کو بہت محبوب ہیں، زبان پر بہت ہلکے ہیں اور ترازو میں بہت بھاری ہیں۔ اور وہ ہیں: سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيمِ (پاک ہے اللہ اپنی تعریفوں کے ساتھ، پاک ہے اللہ بہت عظمتوں والا)
4	لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ	''کیا میں تجھے جنت کا ایک خزانہ نہ بتلاؤں؟ میں نے عرض کی: ضرور بتلایئے، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ خزانہ ہے «لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ» نہ نیکی کرنے کی قوت ہے اور نہ برائی سے بچنے کی ہمت مگر اللہ کی توفیق کے ساتھ۔
5	جنت کا سوال کرنا اور آگ سے پناہ مانگنا	''جو شخص تین بار جنت کا سوال کرتا ہے تو جنت کہتی ہے: اے اللہ! اسے جنت میں داخل فرما اور جو شخص تین بار دوزخ کی آگ سے پناہ مانگتا ہے تو آگ کہتی ہے: اے اللہ! اسے آگ سے بچا لے۔''
6	مجلس کا کفارہ	''جو شخص کسی مجلس میں بیٹھ کر ادھر ادھر کی باتیں کرتا رہا اور اٹھنے سے قبل اگر یہ دعا پڑھ لے: «سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ» (پاک ہے تو اے اللہ! اپنی تعریفوں سمیت، میں گواہی دیتا ہوں یہ کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے تیرے، میں معافی مانگتا ہوں تجھ سے اور رجوع کرتا ہوں تیری طرف) تو یہ اس کا کفارہ ہو جائے گا۔
7	سورہ کہف کی دس آیتیں یاد کرنا	''جس شخص نے سورہ کہف کی ابتدائی دس آیتوں کو یاد کر لیا تو وہ دجال کے فتنے سے محفوظ رہے گا۔''
8	نبی ﷺ پر درود و سلام	''جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر اپنی دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور اس کے دس گناہ مٹائے جاتے ہیں اور اس کے دس درجات بلند کیے جاتے ہیں۔'' ایک روایت میں یہ بھی الفاظ ہیں: ''اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔''
9	قرآن مجید سے کچھ آیات کی تلاوت	''جو شخص رات اور دن میں پچاس آیتیں پڑھے گا اسے غافلوں میں نہیں لکھا جائے گا، اور جو شخص سو آیتیں پڑھے گا اس کا نام فرمانبرداروں میں لکھ دیا جائے گا، اور جو شخص دو سو آیتیں پڑھے گا تو قرآن مجید قیامت کے دن اس کے خلاف حجت نہ بنے گا، اور جو پانچ سو آیتیں پڑھے گا تو اس کے نام اجر کا ایک ڈھیر لکھ دیا جائے گا۔ نیز فرمایا: ''(قل ھو اللہ احد) ایک تہائی قرآن کے برابر ہے۔
10	مؤذن کی فضیلت	''مؤذن کی آواز جو کوئی جن و انسان سنتا ہے یا کوئی اور چیز سنتی ہے تو قیامت کے دن یہ سب اس کے لیے گواہی دیں گے۔'' نیز آپ ﷺ نے فرمایا: ''اذان دینے والوں کی گردنیں روز قیامت تمام لوگوں سے طویل ہوں گی۔''
11	مؤذن کی اذان کا جواب اور اذان کے بعد دعا	''جو شخص اذان سننے کے بعد یہ دعا پڑھے گا اس کے لیے میری شفاعت روا ہو جائے گی: اللَّهُمَّ رَبَّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ، وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ، آتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ، وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا الَّذِي وَعَدْتَهُ ''اے اللہ! رب اس دعوت کامل اور قائم ہونے والی نماز کے، عطا کر محمد ﷺ کو خاص تقرب اور خاص فضیلت اور انھیں فائز فرما اس مقام محمود پر جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے۔''

12	اچھی طرح وُضو کرنا	''جس شخص نے وُضو کیا اوْر اچھی طرح وُضو کیا تو اس کے جسم سے اس کے گناہ نکل جاتے ہیں حتیٰ کہ ناخنوں کے نیچے سے بھی جھڑ جاتے ہیں۔''
13	وُضو کے بعد کی دعا	''تم میں سے جو شخص وُضو کرے اوْر مکمل طور پر کرے، پھر کہے: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ (میں شہادت دیتا ہوں کہ کوئی (سچا) معبود نہیں سوائے اللہ اکیلے کے، اس کا کوئی شریک نہیں، اوْر میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اوْر اس کے رسول ہیں) تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جاتے ہیں، جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔''
14	وُضو کے بعد دوْ رکعت پڑھنا	''جو مسلمان اچھی طرح سے وُضو کرے، پھر کھڑے ہو کر دوْ رکعت نماز اس طرح پڑھے کہ قلب وْقالب سے اللہ کی طرف متوجہ ہو تو اس کے لیے جنت وْاجب ہو جاتی ہے۔''
15	مسجد کی طرف اٹھنے وْالے قدموں کی کثرت	''جو شخص مسجد جماعت کی طرف جاتا ہے تو آتے جاتے اس کے ہر قدم پر ایک نیکی لکھی جاتی ہے اوْر دوْسرے قدم پر ایک گناہ مٹا دیا جاتا ہے۔''
16	جمعہ کی تیاری اوْر اس کے لیے جلدی جانا	''جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے، اپنے سر اوْر جسم کو اچھی طرح دھوئے، پھر جمعہ کے لیے جانے میں جلدی کرے، چل کر جائے اوْر سوار نہ ہو اوْر امام کے قریب بیٹھ کر خطبہ غور سے سنے اوْر کوئی فضول حرکت نہ کرے تو ہر قدم کے بدلے اسے ایک سال روزہ رکھنے اوْر نماز پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔'' دوْسری حدیث میں فرمایا: ''کوئی شخص جو جمعہ کے دن غسل کرتا ہے اوْر حتی الامکان اچھی طرح پاکی حاصل کرتا ہے، تیل لگاتا ہے اوْر (میسر نہ ہو تو) اپنے گھر وْالوں کی خوشبو میں سے استعمال کرتا ہے، پھر مسجد کے لیے نکلتا ہے اوْر دوْ ایک ساتھ بیٹھے ہوئے آدمیوں کے درمیان تفریق نہیں ڈالتا، پھر جس قدر مقدر ہے نماز پڑھتا ہے اوْر جب امام خطبہ دینے لگے تو خاموش رہ کر سنتا ہے تو اس کے ایک جمعے سے دوْسرے جمعے تک کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں
17	تکبیر اولیٰ کا پانا	''جو شخص رضائے الٰہی کے لیے چالیس دن اس طرح نماز پڑھتا رہے کہ تکبیر اولیٰ پاتا رہے، تو اس کے لیے دوْ براءتیں لکھ دی جاتی ہیں: جہنم سے براءت اوْر نفاق سے براءت۔''
18	فرض نماز باجماعت	''باجماعت پڑھی گئی نماز اکیلے پڑھی گئی نماز سے ستائیس گنا افضل ہے۔''
19	عشاء اوْر فجر کی نماز باجماعت پڑھنا	''جو شخص عشاء کی نماز باجماعت پڑھتا ہے تو گویا اس نے آدھی رات قیام کیا اوْر جس نے فجر کی نماز بھی جماعت سے پڑھ لی تو گویا اس نے پوری رات قیام کیا۔''
20	پہلی صف میں نماز	''اگر لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ اذان دینے اوْر پہلی صف میں کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کا کیا اجر ہے، پھر وْہ بغیر قرعہ اندازی کے اسے حاصل نہ کر سکیں تو ضروْر اس کے لیے قرعہ اندازی بھی کریں۔''
21	سنن مؤکدہ پر مداوْمت	''جو شخص رات اوْر دن میں بارہ رکعات (سنت) پڑھے گا تو اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنایا جائے گا، چار رکعت ظہر سے پہلے، دوْ رکعت ظہر کے بعد، دوْ رکعت مغرب کے بعد، دوْ رکعت عشاء کے بعد اوْر دوْ رکعت فجر سے پہلے۔''
22	کثرت سے نفل نماز پڑھنا اوْر اسے مخفی رکھنے کی کوشش کرنا	''تو کثرت سے سجدے کر (نفل پڑھ) کیونکہ جب تو اللہ کی رضا کے لیے ایک سجدہ کرے گا تو اس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ تیرا ایک درجہ بلند کرے گا اوْر ایک گناہ معاف فرمائے گا۔'' (نیز آپ نے فرمایا: ''آدمی کا ایسی جگہ پر نفل نماز ادا کرنا جہاں اسے لوگ نہ دیکھیں لوگوں کے سامنے پچیس نمازیں پڑھنے کے برابر ہے۔''
23	فجر سے پہلے کی سنتیں اوْر نماز فجر	''فجر کی دوْ رکعات (سنت) دنیا اوْر دنیا کی ہر چیز سے بہتر ہیں۔'' اوْر فرمایا: ''جس شخص نے فجر کی نماز پڑھ لی، وْہ اللہ کی حفاظت میں آگیا۔''
24	چاشت کی نماز	''ہر صبح تمھارے ہر جوڑ پر ایک صدقہ وْاجب ہوتا ہے، چنانچہ ہر تسبیح ایک صدقہ ہے، ہر تحمید صدقہ ہے، ہر تہلیل صدقہ ہے، ہر تکبیر صدقہ ہے، بھلائی کا حکم دینا صدقہ ہے، برائی سے روْک دینا صدقہ اوْر چاشت کی دوْ رکعت نماز ان تمام کی طرف سے کافی ہیں۔''

25	اپنی جائے نماز میں بیٹھ کر ذکر الٰہی میں مشغول رہنا	''فرشتے تمھارے ایک کے لیے رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں جب تک وُہ اپنی جائے نماز میں رہے جب تک وُہ بے وُضو نہ ہو جائے، فرشتے کہتے ہیں: اے اللہ! اسے معاف کر دے، اے اللہ! اس پر رحم فرما۔''
26	فجر کی نماز باجماعت پڑھ کر سورج طلوع ہونے تک اپنی جگہ بیٹھنا، پھر دوُ رکعت نماز پڑھنا	''جو شخص فجر کی نماز باجماعت ادا کرے اوُر سورج طلوع ہونے تک بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرتا رہے، پھر دوُ رکعت نماز پڑھ لے تو ایک مکمل حج اوُر مکمل عمرے کا ثواب ملتا ہے۔''
27	جو رات کو اٹھ کر نماز پڑھے اوُر اپنے اہل خانہ کو بھی جگائے	''جو شخص رات کو بیدار ہو اوُر اپنی بیوی کو بھی بیدار کر کے دوُنوں مل کر دوُ رکعت نماز پڑھ لیں تو ان کا نام بہت زیادہ ذکر کرنے وُالے مردوُں اوُر بہت زیادہ ذکر کرنے وُالی عورتوں میں لکھ دیا جاتا ہے۔''
28	جس نے رات کو تہجد کی نیت کی لیکن نیند کے غلبے سے سویا رہا	''جس شخص کی عادت رات میں نماز پڑھنے کی ہو، پھر اس پر (کسی رات) نیند کا غلبہ ہو جائے (کہ اٹھ نہ سکے) تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ نماز تہجد کا اجر لکھ دیتا ہے اوُر اس کی نیند اس پر صدقہ ہو جاتی ہے۔''
29	بازار داخل ہونے کی دعا	''جس نے بازار میں داخل ہوتے وُقت پڑھا: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ... ''اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں وُہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے اوُر تمام تعریفوں کا سزاوار وُہی ہے۔ وُہ زندگی اوُر موت دیتا ہے اوُر وُہ خود زندہ ہے اسے کبھی موت نہیں آئے گی۔ اسی کے ہاتھ میں بھلائی ہے اوُر وُہ ہر چیز پر قادر ہے۔'' اللہ تعالیٰ اس کی دس لاکھ نیکیاں لکھ دیتا ہے اوُر اس کے دس لاکھ گناہ مٹا دیتا ہے، نیز اس کے دس لاکھ درجے بلند فرما دیتا ہے۔
30	فرض نماز کے بعد 33،33 بار سبحان اللہ، الحمد للہ، اللہ اکبر پڑھنا	''جو شخص ہر نماز کے بعد 33 بار "سُبْحَانَ اللّٰهِ" کہے، 33 بار "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" کہے، 33 بار "اَللّٰهُ أَكْبَرُ" کہے تو یہ 99 کی تعداد ہوئی اوُر سو کی تعداد پوری کرنے کے لیے "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ" کہے تو اس کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں، خواہ وُہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔
31	فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی کی تلاوت	''جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھے گا تو اسے جنت میں داخل ہونے سے موت کے علاوُہ اوُر کوئی چیز نہیں روُکتی۔''
32	بیمار کی عیادت	''جو مسلمان کسی مسلمان کی عیادت کے لیے صبح کو جاتا ہے تو شام تک ستر ہزار فرشتے اس کے لیے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں اوُر جو شام کو عیادت کے لیے نکلتا ہے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں۔ اوُر اس کے لیے جنت میں تازہ کھجوروُں کا ایک درخت ہو گا۔''
33	آزمائش یا مصیبت میں مبتلا شخص کو دیکھ کر کیا پڑھا جائے	''جس نے آزمائش یا بیماری میں مبتلا کسی شخص کو دیکھ کر یہ دعا پڑھی: الحمد لِلّٰهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا ابتلاك به وَفَضَّلَنِي عَلٰى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيلًا ''ہر قسم کی تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس نے مجھے اس آزمائش سے عافیت میں رکھا جس میں تو مبتلا ہے اوُر مجھے اپنی بہت سی مخلوقات پر بہت زیادہ فضیلت بخشی۔'' اسے یہ بیماری یا آزمائش کبھی نہیں آئے گی۔
34	جو کسی مصیبت زدہ کو تسلی دے	''جو کسی مصیبت زدہ کو تسلی دے تو اسے بھی اس کے برابر اجر ملے گا۔'' نیز فرمایا: ''جو مومن اپنے کسی مسلمان بھائی کی اس کی مصیبت میں تعزیت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن شرف وُکرامت کا جوڑا پہنائے گا۔''
35	جنازے کی نماز اوُر دفن تک شریک رہنا	''جو شخص نماز پڑھنے تک جنازے میں شریک رہا تو اس کے لیے ایک قیراط اجر ہے اوُر جو شخص دفن تک شریک رہا اسے دوُ قیراط اجر ملے گا۔'' آپ ﷺ سے پوچھا گیا: یہ دوُ قیراط کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''دوُ بڑے بڑے پہاڑوُں کے برابر۔'' یہ سن کر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہم نے بہت سے قیراط کم کر لیے (صرف نماز میں شریک رہے اوُر دفن میں شریک نہ ہوئے)
36	اللہ کے لیے کوئی مسجد بنانا	''جو شخص اللہ کے لیے کوئی مسجد بنائے، خواہ وُہ مسجد قطاۃ، یعنی چڑیا کے گھونسلے کے برابر ہی کیوں نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنائے گا۔''

37	خرچ کرنا	''ہر روز جب بندے صبح کرتے ہیں تو دو فرشتے نازل ہوتے ہیں، چنانچہ ایک کہتا ہے: اے اللہ خرچ کرنے والے کو مزید دے، اور دوسرا کہتا ہے: اے اللہ! روکنے والے کے مال کو تلف کر دے۔''
38	صدقہ کرنا	''صدقہ مال کو کم نہیں کرتا، عفو و درگزر سے اللہ تعالیٰ بندے کی عزت میں اضافہ ہی کرتا ہے، اور جو شخص اللہ کے لیے تواضع سے کام لیتا ہے تو اللہ اس کے مرتبے کو بلند کرتا ہے۔'' نیز آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایک درہم لاکھ درہم پر سبقت لے گیا۔'' لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ کیسے؟ آپ نے فرمایا: ''ایک شخص کے پاس دو درہم تھے اس میں سے ایک کو اس نے صدقہ کر دیا، اور دوسرا شخص اس کے پاس بہت مال تھا، چنانچہ اس نے اپنے مال کے ایک حصے سے ایک لاکھ لے کر صدقہ کر دیا۔'' نیز آپ کا فرمان ہے: جو مسلمان کوئی درخت لگاتا ہے یا کھیتی کاشت کرتا ہے اور اس سے پرندے یا انسان یا جانور کھاتے ہیں تو یقیناً اس کے حق میں صدقہ تصور ہوگا۔''
39	بغیر فائدے کے قرض دینا	''جو مسلمان کسی مسلمان کو دوبار قرض دیتا ہے تو یہ اس کے لیے ایک بار صدقہ کرنے کے برابر ہوتا ہے۔''
40	تنگ دست کو مہلت دینے کا ثواب	''جس نے کسی تنگ دست کو مہلت دی تو اس کے لیے قرض کی واپسی تک ہر روز اتنی رقم کے صدقے کا ثواب ہوگا۔ اور قرض کی واپسی کے وعدے کے وقت کے بعد اگر اس کو مزید مہلت دے تو اسے ہر روز مطلوبہ رقم سے دوگنا صدقے کا ثواب ہوگا۔''
41	اللہ کے لیے ایک دن کا روزہ	''جس شخص نے اللہ کی رضا کے لیے ایک دن کا روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو جہنم سے ستر سال کی دوری پر کر دے گا۔''
42	ہر مہینے تین دنوں کے روزے، عرفہ کے دن اور عاشورۂ محرم کے روزے	''ہر مہینے تین دنوں کے روزے، اور رمضان کے بعد اگلے رمضان کے روزے ہمیشہ روزے رکھنے کے قائم مقام ہیں۔'' آپ ﷺ سے عرفہ کے دن کے روزے سے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ''وہ اگلے پچھلے دو سالوں کے گناہوں کا کفارہ ہے۔'' اور عاشورۂ محرم کے روزے سے متعلق سوال ہوا تو آپ نے فرمایا: ''وہ گزشتہ ایک سال کے گناہوں کا کفارہ ہے۔''
43	شوال کے چھ روزے	''جس نے رمضان کے روزے رکھے، پھر اس کے بعد شوال میں چھ روزے رکھے تو گویا اس نے زمانے بھر کا روزہ رکھا (ہمیشہ روزہ رکھا)۔''
44	امام کے ساتھ آخر تک نماز تراویح پڑھنا	''آدمی جب امام کے ساتھ اس کے واپس ہونے تک (نماز ختم کرنے تک) نماز میں شریک رہتا ہے تو اسے پوری رات کے قیام کا ثواب ملتا ہے۔''
45	رمضان میں عمرہ کرنا	''رمضان میں عمرہ میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔'' جس نے (سات مرتبہ) بیت اللہ کا طواف کیا اور دو رکعت نماز پڑھی تو وہ ایسے ہے جیسے اس نے ایک غلام آزاد کیا۔
46	حج مبرور	''جو شخص اللہ کی رضا کے لیے حج کرے جس میں بے ہودہ بات اور گناہ کا کام نہ کرے تو وہ اس حال میں واپس ہوتا ہے کہ جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔'' (اور فرمایا) ''حج مبرور کا ثواب جنت کے سوا کچھ بھی نہیں ہے۔''
47	عشرۂ ذی الحجہ میں نیک عمل	''جس قدر ان دس دنوں میں نیک اعمال کرنا اللہ کو محبوب ہیں کسی اور دن میں نہیں ہیں۔'' صحابہ نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا اللہ کی راہ میں جہاد بھی؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ کی راہ میں جہاد بھی اتنا محبوب نہیں ہے الا یہ کہ کوئی شخص جان و مال لے کر جہاد کے لیے نکلے اور کچھ بھی لے کر واپس نہ ہو۔''
48	قربانی	''صحابہ نے سوال کیا: اے اللہ کے رسول! یہ قربانی کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: تمھارے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے۔'' صحابہ نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! اس میں ہمیں کیا اجر ملے گا؟ آپ نے فرمایا: ''ہر بال کے بدلے ایک نیکی۔'' صحابہ نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! اور اون کا کیا بدلہ ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اون کے ہر بال کے بدلے ایک نیکی ہے۔''

49	عالم کا اجر اور اس کی فضیلت	''عالم کی فضیلت عابد پر ایسے ہی ہے جیسے میری فضیلت تم میں سے ادنیٰ درجے کے شخص پر۔'' آپ ﷺ نے مزید فرمایا: ''اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتے اور آسمان وزمین والے حتی کہ چیونٹیاں اپنی بلوں میں اور حتی کہ مچھلیاں بھی بھلائی کی تعلیم دینے والے کے لیے دعائے رحمت کرتی ہیں۔''
50	جو صدق دل سے شہادت کی دعا کرے	''جو شخص بصدق دل اللہ سے شہادت کا سوال کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے شہداء کے مقام تک پہنچا دیتا ہے، خواہ اس کی موت اپنے بستر پر ہی کیوں نہ ہو۔''
51	اللہ کے خوف سے رونا اور اللہ کے راستے میں پہرہ دینا	''دو قسم کی آنکھوں کو آگ نہ چھوئے گی: 1) وہ آنکھ جو اللہ کے خوف سے روئے۔ 2) وہ آنکھ جو اللہ کی راہ میں پہرہ دیتی رہی۔''
52	داغنا، دم کروانا اور بدشگونی لینا چھوڑ دینا اور صرف اللہ پر توکل کرنا	''نبی ﷺ پر خواب میں امتوں کو پیش کیا گیا تو آپ نے اپنی امت کو دیکھا کہ ان میں ستر ہزار ایسے ہیں جو بغیر حساب وعذاب جنت میں داخل ہوں گے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو آگ سے دغواتے نہیں، کسی غیر سے دم نہیں کرواتے، نہ ہی بدشگونی لیتے ہیں اور صرف اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں۔''
53	جس کے چھوٹے بچے انتقال کر جائیں	''جس مسلمان کے بھی تین بچے بلوغت کو پہنچنے سے قبل مر جائیں (اور وہ صبر کرے) تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا۔''
54	جس شخص نے اپنی بینائی جانے پر صبر کیا	''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جب میں اپنے کسی بندے کی دونوں آنکھیں لے لوں، پھر وہ صبر کرے تو ان دونوں کے بدلے میں اسے جنت دوں گا۔''
55	اللہ کے ڈر سے کوئی چیز چھوڑ دینا	''تم کوئی بھی چیز اللہ تعالیٰ کے ڈر کی وجہ سے چھوڑو گے تو اللہ تمھیں اس سے بہتر چیز عطا فرمائے گا۔''
56	زبان اور شرم گاہ کی حفاظت	''جو شخص مجھے یہ ضمانت دے دے کہ وہ اپنے دونوں جبڑوں کے درمیان کی چیز (زبان) اور اپنی دونوں ٹانگوں کے درمیان کی چیز (شرمگاہ) کی حفاظت کرے گا تو میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔''
57	گھر میں داخل ہوتے وقت اور کھانا شروع کرتے وقت بسم اللہ کہنا	''جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہوا اور داخل ہوتے وقت اس نے (بسم اللہ) کہی، اس کے بعد کھانا شروع کرتے وقت (بسم اللہ) کہہ لی تو شیطان (اپنے ساتھیوں سے) کہتا ہے کہ آج تمھارے لیے نہ تو سونے کی جگہ ہے اور نہ ہی شام کا کھانا، اور جب آدمی نے داخل ہوتے وقت اللہ کا نام نہیں لیا تو شیطان کہتا ہے کہ تمھیں سونے کی جگہ مل گئی اور جب کھاتے وقت بھی اللہ کا نام نہیں لیا تو شیطان کہتا ہے کہ اب تمھیں سونے کی جگہ بھی مل گئی اور کھانا بھی مل گیا۔''
58	کھانے پینے اور نیا لباس پہننے کے بعد الحمد للہ کہنا	''جس شخص نے کوئی کھانا کھایا تو کہا: الحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَنِي هٰذَا وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ (ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جس نے یہ (کھانا) مجھے کھلایا اور مجھے یہ (کھانا) عطا کیا بغیر میری کسی طاقت کے اور بغیر میری کسی قوت کے) اور جب کسی نے لباس پہنا اور کہا: الحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي كَسَانِي هٰذَا وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ (تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے یہ (کپڑا) مجھے پہنایا اور مجھے یہ عطا کیا بغیر میری کسی طاقت اور بغیر میری کسی قوت کے) تو اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیے گئے۔''
59	جو چاہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے عمل کی مشقت ہلکی کر دے	''حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اللہ کے رسول ﷺ سے خادم مانگا تو آپ نے ان سے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''کیا میں تمھیں وہ چیز نہ بتاؤں جو تمھارے لیے سوال کردہ خادم سے بہتر ہو؟ جب تم دونوں بستر پر جاؤ تو چونتیس بار اللہ اکبر، تینتیس بار سبحان اللہ اور تینتیس بار الحمد للہ کہہ لیا کرو، یہ تمھارے لیے خادم سے بہتر ہے۔''
60	ہم بستری سے قبل دعا	''جب کوئی اپنی بیوی سے ہم بستر ہونا چاہیے اور یہ دعا پڑھ لے: بِسْمِ اللّٰهِ، اللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا (اللہ کے نام کے ساتھ، الٰہی! ہمیں بچا شیطان (مردود) سے اور بچا شیطان سے (اس اولاد کو بھی) جو تو ہمیں عطا فرمائے) تو اگر دونوں کے (اس اجتماع سے کوئی اولاد) مقدر ہوئی تو شیطان اسے کبھی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔''

61	بیوی کا اپنے شوہر کو راضی رکھنا	''جب عورت پانچ وقت کی نماز پڑھ لے، مہینے کے روزے رکھ لے، اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرلے اور اپنے شوہر کی اطاعت کرلے تو اس سے کہا جائے گا کہ جنت کے جس دروازے سے داخل ہونا چاہو داخل ہو جاؤ۔'' نیز آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو عورت اس حال میں فوت ہو کہ اس کا شوہر اس سے راضی ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگی۔''
62	والدین سے حسن سلوک اور صلہ رحمی	''اللہ تعالیٰ کی رضا مندی والدین کی خوشنودی میں ہے۔'' نیز فرمایا: جسے یہ پسند ہو کہ اس کی روزی کشادہ ہو اور اس کی عمر لمبی ہو تو چاہیے کہ وہ صلہ رحمی کرے۔''
63	یتیم کی کفالت	''میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا شخص جنت میں اس طرح (اکٹھے) ہوں گے، یہ کہتے ہوئے آپ نے اپنی درمیان والی اور شہادت کی انگلی سے اشارہ بھی کیا۔''
64	اچھا اخلاق	''مومن اپنے حسن اخلاق کے ذریعے سے تہجد پڑھنے والے اور روزہ رکھنے والے کا درجہ پا لیتا ہے'' ''(اور میں اس شخص کے لیے) جنت کے بالائی حصے میں ایک گھر کی ضمانت دیتا ہوں، جو اپنے اخلاق کو اچھا بنا لے۔''
65	مخلوق پر رحمت اور شفقت کرنا	''اللہ تعالیٰ بھی اپنے رحم دل بندوں پر رحم کرتا ہے۔'' ''تم زمین والوں پر رحم کرو، آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔''
66	مسلمانوں کے لیے خیر کو پسند کرنا	''تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک (حقیقی) مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اپنے بھائی کے لیے بھی وہی چیز پسند نہ کرے، جو خود اپنے لیے پسند کرتا ہے۔''
67	شرم و حیا	''حیا سے خیر ہی حاصل ہوتا ہے۔'' نیز فرمایا: ''حیا ایمان کی ایک شاخ ہے۔'' آپ نے فرمایا: ''چار چیزیں نبیوں کی سنت ہیں: 1) حیا۔ 2) خوشبو لگانا۔ 3) مسواک 4) اور نکاح کرنا۔''
68	سلام کرنے میں پہل کرنا	''ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: (السَّلَامُ عَلَيْكُم) اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''دس نیکیاں'' پھر ایک اور شخص آیا اور اس نے سلام کرتے ہوئے کہا: (السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ) تو آپ نے فرمایا: ''بیس نیکیاں'' پھر تیسرا شخص آیا اور سلام کرتے ہوئے کہا: (السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ) تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تیس نیکیاں۔''
69	ملاقات کے وقت مصافحہ	''جب بھی دو مسلمان آپس میں ملتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں تو جدا ہونے سے پہلے اللہ تبارک و تعالیٰ ان کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔''
70	اپنے مسلمان بھائی کی آبرو کا دفاع	''جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی عزت و آبرو کا دفاع کرتا ہے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کے چہرے سے آگ کو دور رکھے گا۔''
71	نیک لوگوں سے محبت اور ان کی صحبت	''تو اس کے ساتھ ہے جس سے تو محبت کرتا ہے۔'' حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ صحابہ کرام جس قدر اس فرمان سے خوش ہوئے اتنا کسی اور بات سے خوش نہ ہوئے۔
72	اللہ کی رضا کے لیے محبت	''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میری رضا کے لیے محبت کرنے والے نور کے ایسے منبروں پر ہوں گے کہ انبیاء و شہداء ان سے رشک کر رہے ہوں گے۔''
73	اپنے مسلمان بھائی کے لیے دعا کرنا	''کسی مسلمان کی اپنے مسلمان بھائی کے لیے اس کی عدم موجودگی میں دعا ضروری قبول ہوتی ہے۔ اس کے سرہانے ایک فرشتہ مقرر کر دیا جاتا ہے۔ جب بھی وہ اپنے بھائی کے لیے دعائے خیر کرتا ہے تو متعین فرشتہ کہتا ہے: آمین، اور تمہارے لیے بھی ایسا ہی ہو۔''
74	مومن مردوں اور عورتوں کے لیے دعائے استغفار	''جو شخص مومن مردوں اور عورتوں کے لیے دعائے استغفار کرتا ہے تو ہر مومن مرد و عورت کے بدلے اس کے نام ایک ایک نیکی لکھی جاتی ہے۔''
75	راستے سے تکلیف دہ چیز کو دور کرنا	''میں نے دیکھا کہ ایک شخص جنت میں ٹہل رہا ہے، اس وجہ سے کہ اس نے راستے سے ایک ایسے درخت کو کاٹ دیا تھا جو لوگوں کو تکلیف دے رہا تھا۔''

76	لڑائی جھگڑے اور جھوٹ کو ترک کرنا	''میں اس شخص کے لیے جنت کے صحن میں ایک گھر کی ضمانت دیتا ہوں جو حق پر ہونے کے باوجود لڑائی جھگڑے کو ترک کر دے اور اس شخص کے لیے جنت کے درمیانی حصہ میں ایک گھر کی ضمانت دیتا ہوں جو مذاق میں بھی جھوٹ بولنا چھوڑ دے۔''
77	غصہ پی جانا	''جو شخص غصے کو پی گیا، حالانکہ اگر وہ چاہتا تو اسے نافذ کر دیتا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے تمام لوگوں کے سامنے بلائے گا اور اسے اختیار دے گا کہ وہ جس حور کا چاہے انتخاب کر لے۔''
78	جس کی تعریف کی گئی	''جس کا ذکر تم لوگوں نے بھلائی سے کیا اس کے لیے جنت واجب ہو گئی اور جس کا ذکر تم نے برائی سے کیا اس پر جہنم واجب ہو گئی، تم لوگ زمین پر اللہ کے گواہ ہو۔''
79	مسلمان کی مصیبت دور کرنا، اس پر آسانی کرنا، اس کی پردہ پوشی کرنا اور اس کی مدد کرنا	''جو کسی مسلمان کی مصیبت دور کرے، اس کے معاملات سلجھائے، اس کی پردہ پوشی کرے اور اس کی مدد کرے، نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص کسی مسلمان پر دنیا کی مصیبتوں میں سے کوئی مصیبت دور کرتا ہے تو اس کے بدلے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کی مصیبتوں میں سے ایک مصیبت دور کر دے گا، اور جو کسی تنگ دست پر نرمی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس پر آسانی کرے گا، اور جو کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی پردہ پوشی کرے گا، اور اللہ تعالیٰ اس وقت تک بندے کی مدد کرتا رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں رہتا ہے۔ اور جو شخص علم حاصل کرنے کے لیے کوئی راستہ اختیار کرتا ہے تو اس کے عوض اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے، اور جب بھی کچھ لوگ اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں بیٹھ کر اس کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں، اور آپس میں اسے سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں تو ان پر سکینت نازل ہوتی ہے، اللہ کی رحمت ان پر سایہ کر لیتی ہے، فرشتے انھیں گھیر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کا ذکر اپنے پاس موجود (فرشتوں میں) کرتا ہے، اور جس کا عمل اسے پیچھے چھوڑ دے اس کا حسب و نسب اسے آگے نہیں کر سکتا۔''
80	جسے فکر آخرت ہو	''آخرت جس شخص کی فکر ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے دل کو مالداری سے بھر دیتا ہے، اس کے معاملات کو درست کر دیتا ہے، اور دنیا اس کے پاس ذلیل ہو کر آ جاتی ہے۔''
81	حاکم کا عدل کرنا، جوانوں کا نیک بننا، مسجدوں سے تعلق جوڑے رکھنا اور اللہ کے لیے محبت رکھنا	''سات قسم کے لوگ وہ ہیں کہ جس دن کوئی سایہ نہ ہو گا تو اللہ تعالیٰ انھیں اپنے سائے میں رکھے گا: منصف حاکم۔ نوجوان جو رب کی عبادت میں پروان چڑھے۔ وہ شخص جس کا دل مسجدوں میں لگا رہتا ہو۔ وہ دو آدمی جو اللہ کے لیے آپس میں محبت رکھیں، اسی بنیاد پر اکٹھے ہوں اور اسی بنیاد پر جدا ہوں۔ وہ شخص جسے کوئی صاحب خاندان و صاحب جمال عورت برائی کی دعوت دے اور وہ کہے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔ وہ شخص جس نے اپنے دائیں ہاتھ سے اس قدر چھپا کر صدقہ کیا کہ اس کے بائیں ہاتھ کو خبر تک نہ ہوئی۔ وہ شخص جس نے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا اور خوف الٰہی سے اس کے آنسو نکل پڑے۔''
82	استغفار کرنا	''جس نے استغفار کو لازم پکڑا اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر تنگی سے نکلنے کی راہ پیدا کر دے گا اور پریشانی سے نجات دے گا اور اسے ایسی جگہ سے رزق دے گا جہاں سے اس کو گمان بھی نہیں ہو گا۔''

بعض ایسے کام جن کے ارتکاب سے روکا گیا ہے

م	ممنوع کام	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
1	لوگوں کو راضی کرنے کے لیے کوئی عمل کرنا	''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں شریکوں میں سب سے زیادہ شرکت سے بے نیاز ہوں، چنانچہ جس شخص نے کوئی ایسا عمل کیا جس میں میرے ساتھ کسی کو شریک کیا تو میں اسے اور اس کے شرک کو چھوڑ دوں گا۔''
2	ظاہر اور باطن کا تضاد	''میں ایسے لوگوں کے بارے میں خوب جانتا ہوں جو قیامت کے روز اس حال میں آئیں گے کہ ان کی نیکیاں تہامہ پہاڑ کی مانند سفید ہوں گی تو اللہ انھیں خس و خاشاک بنا کر اڑا دے گا۔'' ثوبان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہمیں ان لوگوں کی علامت بتا دیجیے، ان کی وضاحت کر دیجیے مبادا کہ ہم ان میں سے ہو جائیں اور ہمیں علم ہی نہ ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیوں نہیں، وہ تمھارے بھائی ہوں گے اور تمھی میں سے ہوں گے۔ راتوں کو تمھاری طرح عبادت بھی کریں گے لیکن وہ ایسے لوگ ہوں گے کہ خلوت میں اللہ کی حرمتوں کو بے دریغ پامال کریں گے۔''
3	تکبر	''جس کے دل میں ذرہ بھر بھی تکبر ہو گا وہ جنت میں داخل نہ ہو گا۔'' تکبر حق بات کو ٹھکرا دینا اور لوگوں کو حقیر سمجھنا ہے۔
4	تہبند لٹکانا	''شلوار، قمیص اور عمامہ وغیرہ، جس نے ان میں سے کوئی چیز تکبر سے لٹکائی تو اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کی طرف (نظر رحمت سے) نہیں دیکھے گا۔''
5	حسد	''تم لوگ حسد سے بچو کیونکہ حسد نیکیوں کو ایسے ہی کھا جاتا ہے جس طرح کہ آگ سوکھی لکڑی یا سوکھی گھاس کو چٹ کر جاتی ہے۔''
6	سود	''اللہ تعالیٰ نے سود کھانے والے اور کھلانے والے پر لعنت بھیجی ہے۔'' اور فرمایا: ''سود کا ایک درہم جو بندہ جانتے ہوئے کھاتا ہے وہ چھتیس بار زنا کرنے سے بھی زیادہ سخت ہے۔''
7	شراب کا عادی	''پانچ قسم کے کام کرنے والے لوگ جنت میں نہیں جائیں گے: شراب کا رسیا، جادو کی تصدیق کرنے والا، قطع رحمی کرنے والا، کاہن اور احسان جتلانے والا۔''
8	جھوٹ	''برا ہو اس کا جو لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹ بولے، اس کا برا ہو، اس کا برا ہو۔''
9	جاسوسی کرنا	''جو شخص ان لوگوں کی باتیں سننے کی کوشش کرتا ہے جو اسے پسند نہیں کرتے یا اس سے بھاگتے ہیں تو قیامت کے دن اس کے کان میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا۔''
10	تصویر	''قیامت کے دن سب سے زیادہ سخت عذاب والے لوگ تصویر بنانے والے ہوں گے۔'' نیز فرمایا: ''فرشتے ایسے گھروں میں داخل نہیں ہوتے جن میں تصویر اور کتا ہو۔''
11	چغلی کھانا	''چغل خور جنت میں داخل نہ ہو گا۔'' لوگوں کے درمیان اختلاف پیدا کرنے کے لیے ادھر کی بات ادھر اور ادھر کی بات ادھر پہنچانے کو چغلی کھانا کہتے ہیں۔
12	غیبت	''کیا تم جانتے ہو کہ غیبت کیا چیز ہے؟'' صحابہ نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنے بھائی کی ان باتوں کا ذکر کرنا جسے وہ ناپسند کرتا ہو۔'' آپ سے سوال کیا گیا کہ اگر میرے بھائی میں وہ عیب پایا جاتا ہو جس کا ذکر میں کر رہا ہوں (تو بھی غیبت میں داخل ہے)؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس عیب کا ذکر تم کر رہے ہو اگر اس میں موجود ہے تو تو نے اس کی غیبت کی ہے، اور اگر اس میں یہ عیب نہ پایا جائے تب تو نے تہمت باندھی۔''
13	لعنت کرنا	''مومن پر لعنت بھیجنا اسے قتل کرنے کے برابر ہے۔'' نیز فرمایا: ''ہوا پر لعنت نہ کرو کیونکہ وہ اللہ کے حکم کی پابند ہے اور جس نے کسی ایسی چیز پر لعنت کی جو اس کی اہل نہیں تو لعنت لعنت کرنے والے پر لوٹ آتی ہے۔''
14	راز فاش کرنا	''قیامت کے دن اللہ کے نزدیک سب سے برے مقام والا وہ شخص ہو گا کہ وہ اپنی بیوی سے اور بیوی اس سے ہم بستر ہو، پھر وہ اس راز کو فاش کر دے۔''
15	فحش کلامی	''قیامت کے دن سب سے برا شخص وہ ہو گا جس کی فحش گوئی کے خوف سے لوگ اسے چھوڑ دیں۔''
16	مسلمان کو کفر سے متہم کرنا	''جو شخص اپنے بھائی کو کافر کہہ کر پکارتا ہے تو ان دونوں میں سے کوئی ایک اس کا متحمل ہوتا ہے، چنانچہ اگر وہ ایسا ہے جیسا کہ اس نے کہا ہے تو ٹھیک ورنہ (تہمت) اسی کہنے والے پر پلٹ آتی ہے۔''
17	اپنے باپ کے علاوہ کسی	''جو شخص اپنی نسبت جان بوجھ کر اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف کرتا ہے تو اس پر جنت حرام

	اوْر کی طرف اپنی نسبت کرنا	ہے۔ ''نیز فرمایا: ''جس نے اپنے باپ سے اعراض کیا تو یہ کفر کا ارتکاب ہے۔''
18	مسلمان کو خوف دلانا	''کسی مسلمان کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وْہ کسی مسلمان کو ڈرائے۔'' نیز فرمایا: ''جو شخص اپنے بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ کرتا ہے تو فرشتے اس پر لعنت بھیجتے ہیں یہاں تک کہ اس سے باز آجائے۔''
19	دیارِ اسلام میں طالب امن کو قتل کرنا	''جس نے کسی صاحب عہد کو ناحق قتل کیا تو وْہ جنت کی خوشبو بھی نہ پائے گا جب کہ جنت کی خوشبو سو سال کی دوْری سے پائی جاتی ہوگی۔''
20	اللہ کے وْلیوں سے دشمنی رکھنے وْالا	''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس نے میرے کسی وْلی سے دشمنی کی تو اس کے ساتھ میرا اعلان جنگ ہے۔''
21	منافق اوْر فاسق کو سردار کہنا	''کسی منافق کو سردار کہہ کر نہ پکارو کیونکہ اگر وْہ تمھارا سردار ہوا تو تم نے اپنے رب تعالیٰ کو ناراض کیا۔''
22	رعیت کو دھوکا دینا	''جس شخص کو بھی اللہ تعالیٰ نے کسی رعیت کی ذمہ داری دی، پھر اگر وْہ اس حالت میں مرتا ہے کہ اپنی رعیت کو دھوکہ دینے وْالا ہے تو اللہ تعالیٰ نے اس پر جنت کو حرام کر دیا ہے۔''
23	بغیر علم کے فتویٰ دینا	''جس شخص کو بغیر علم کے فتویٰ دیا گیا تو اس کا گناہ فتویٰ دینے وْالے پر ہے۔''
24	جمعہ اوْر عصر کی نماز چھوڑ دینا	''جس نے غیر اہم سمجھ کر تین جمعے چھوڑ دیے اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دے گا۔'' ''جس نے عصر کی نماز چھوڑی اس کے سارے اعمال برباد ہو گئے۔''
25	نماز میں کوتاہی	''ہمارے درمیان اوْر ان (یہود وْنصاریٰ) کے درمیان جو عہد ہے وْہ نماز ہے تو جس نے نماز چھوڑ دی اس نے کفر کیا.......'' نیز فرمایا: ''آدمی اوْر شرک کے درمیان (حد فاصل) نماز کا ترک کرنا ہے۔''
26	نمازی کے سامنے سے گزرنا	''نمازی کے سامنے سے گزرنے وْالا اگر یہ جان جائے کہ اس پر کتنا گناہ ہے تو اس کے لیے چالیس (سال) تک ٹھہرے رہنا اس کے آگے سے گزرنے سے بہتر ہو۔''
27	نمازیوں کو تکلیف دینا	''جس شخص نے پیاز، لہسن اوْر گندنا کھایا ہو وْہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے کیونکہ جس چیز سے انسانوں کو تکلیف ہوتی ہے اس سے فرشتوں کو بھی تکلیف ہوتی ہے۔''
28	زمین غصب کرنا	''جس شخص نے ایک بالشت زمین بطور ظلم ہتھیالی تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے سات طبق زمین کا طوق پہنائے گا۔''
29	ایسا کلام جو اللہ کو ناراض کرے	''بسا اوْقات بندہ اللہ کی ناراضگی کا کوئی کلمہ کہتا ہے اوْر اسے کوئی اہمیت نہیں دیتا، حالانکہ اس کے بدلے جہنم میں ستر سال تک گرتا جائے گا۔''
30	ذکر الٰہی کے علاوْہ زیادہ باتیں کرنا	''ذکر الٰہی کے علاوْہ (کسی اوْر بارے میں) زیادہ کلام نہ کیا کرو کیونکہ ذکر الٰہی کے علاوْہ زیادہ کلام کرنا دل کی سختی کا سبب ہے۔''
31	بے تکلف بات کرنا	''اوْر تم میں سے سب سے زیادہ مجھے ناپسندیدہ اوْر قیامت کے دن مجھ سے سب سے زیادہ دوْر وْہ لوگ ہوں گے جو زیادہ بولنے وْالے، بے تکلف بات کرنے وْالے اوْر متکبر ہیں۔''
32	اللہ کے ذکر سے غفلت کی سزا	''جب کوئی قوم کسی مجلس میں بیٹھتی ہے اوْر اس میں اللہ کا ذکر نہیں کرتی اوْر نہ اس کے نبی پر دروْد بھیجتی ہے تو یہ بیٹھنا ان کے لیے حسرت وْندامت کا باعث ہو گا، چنانچہ اللہ چاہے تو انھیں عذاب دے اوْر چاہے تو معاف کر دے۔''
33	مسلمان کی مصیبت پر خوش ہونا	''اپنے بھائی کی مصیبت پر خوشی کا اظہار مت کرو مبادا اللہ تعالیٰ اس پر رحم کر دے اوْر تمھیں آزمائش میں ڈال دے۔'' جس نے اپنے مسلمان بھائی کو کسی گناہ پر عار دلائی تو وْہ اس وْقت تک نہیں مرے گا جب تک اس کا ارتکاب نہ کرے۔
34	مسلمانوں کی باہم قطع تعلقی	''کسی مسلمان کے لیے یہ جائز نہیں کہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ ناراض رہے، چنانچہ جس نے تین دن سے زیادہ قطع تعلقی کی اوْر وْہ اسی دوْران مر گیا تو آگ میں جائے گا۔''
35	اعلانیہ گناہ کرنا	''میری ساری امت قابل معافی ہے سوائے اعلانیہ گناہ کرنے وْالوں کے۔''

36	بداخلاقی	''بے شک بداخلاقی اعمال کو اس طرح خراب کر دیتی ہے جس طرح سرکا شہد کو خراب کر دیتا ہے۔''
37	ہبہ کر کے واپس لینا	''بخشش (ہبہ) دے کر واپس لینے والا اس کتے کی طرح ہے جو قے کرتا ہے، پھر اسے چاٹتا ہے۔'' نیز فرمایا: ''کسی شخص کے لیے جائز نہیں ہے کہ کسی چیز کو بطور ہبہ دینے کے بعد اسے واپس لے لے۔''
38	ہمسائے پر ظلم کرنا	''کوئی آدمی دس عورتوں سے بدکاری کرے اس کا گناہ پڑوسن سے بدکاری کرنے سے کم ہے اور پڑوسی کے گھر سے چوری کا گناہ دس گھروں سے چوری کرنے سے زیادہ ہے۔''
39	حرام چیزوں کو دیکھنا	''آدم کے بیٹے پر اس کے زنا کا حصہ لکھا جا چکا ہے جسے وہ لامحالہ پانے والا ہے، چنانچہ دونوں آنکھوں کا زنا دیکھنا ہے، دونوں کانوں کا زنا سننا ہے، زبان کا زنا بات کرنا ہے اور ہاتھ کا زنا پکڑنا ہے۔ دل تو خواہش و تمنا کرتا ہے، اور شرم گاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے۔''
40	مرد کا غیر محرم عورت کو چھونا حرام ہے	''کسی آدمی کے سر میں میخیں گاڑ دی جائیں یہ اس کے لیے بہتر ہے بہ نسبت اس کے کہ وہ کسی ایسی عورت کو چھوئے جو اس کے لیے حلال نہیں۔''
41	نکاح شغار (وٹہ سٹہ کی شادی)	''اللہ کے رسول ﷺ نے نکاح شغار سے منع فرمایا۔'' نکاح شغار یہ ہے کہ ایک مرد کسی کی لڑکی سے شادی کرے اس شرط پر کہ وہ اس کی شادی اپنی لڑکی سے کرے گا، اور دونوں کے درمیان کوئی مہر نہ ہو۔
42	نوحہ و ماتم کرنا	''جس کا نوحہ کیا گیا اسے نوحے کی وجہ سے قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا۔'' نیز اللہ کے رسول ﷺ نے نوحہ کرنے والی اور نوحہ سننے والی عورت پر لعنت بھیجی ہے۔
43	غیر اللہ کی قسم کھانا	''جس شخص نے غیر اللہ کی قسم کھائی اس نے کفر یا شرک کیا۔'' نیز فرمایا: ''جو قسم کھانا چاہتا ہے وہ اللہ کی قسم کھائے یا پھر خاموش رہے۔'' ''جس نے امانت کی قسم اٹھائی وہ ہم میں سے نہیں ہے۔''
44	جھوٹی قسم	''جو شخص قسم کھا کر کسی مسلمان بھائی کا مال لے لے، حالانکہ اس قسم کھانے میں وہ جھوٹا ہو تو اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ اس پر غضب ناک ہو گا۔''
45	خرید و فروخت میں قسم کھانا	''خرید و فروخت کرنے میں بہت زیادہ قسم کھانے سے بچو کیونکہ اس سے سودا تو بک جاتا ہے لیکن وہ برکت کو مٹا دیتی ہے......'' نیز فرمایا: ''قسم، سامان تجارت کو رواج دینے والی ہے، البتہ برکت کو مٹانے والی ہے۔''
46	کافروں کے ساتھ مشابہت	''جو کسی قوم کی مشابہت اختیار کرتا ہے اس کا شمار اسی میں ہے۔'' اور فرمایا: ''جو غیروں سے مشابہت کرتا ہے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔''
47	قبر پر عمارت کی تعمیر	''رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ قبر کو پختہ بنایا جائے، اس پر بیٹھا جائے اور اس پر عمارت تعمیر کی جائے۔''
48	دھوکا اور خیانت	''جب اللہ تعالیٰ اگلے اور پچھلے تمام لوگوں کو قیامت کے دن جمع کرے گا تو ہر غدار کے لیے ایک جھنڈا نصب کیا جائے گا، کہا جائے گا: یہ فلاں بن فلاں کی غداری ہے۔''
49	قبر پر بیٹھنا	''کوئی شخص آگ کے انگارے پر بیٹھے جو اس کے کپڑے جلا کر اس کی جلد تک پہنچ جائے یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ کسی قبر پر بیٹھے۔''
50	جو یہ پسند کرے کہ لوگ اس کے لیے کھڑے ہوں	''جو یہ پسند کرتا ہے کہ لوگ اس کے لیے کھڑے ہوں اسے چاہیے کہ اپنا ٹھکانا آگ بنا لے۔''
51	جس نے اپنے لیے بھیک مانگنے کا دروازہ کھولا	''تین باتوں پر میں قسم کھاتا ہوں اور اس سے متعلق تم سے ایک حدیث بیان کر رہا ہوں اسے یاد رکھو (ان تین باتوں میں سے ایک بات یہ ہے کہ) جس کسی نے بھی اپنے اوپر سوال کا دروازہ کھولا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے فقر کا دروازہ کھول دیتا ہے۔'' ''جس نے مال جمع کرنے کے لیے لوگوں سے سوال کیا بلاشبہ وہ انگارے مانگ رہا ہے۔ اس کی مرضی ہے تھوڑے اکٹھے کرے یا زیادہ۔''
52	خرید و فروخت میں دھوکا دہی	''اللہ کے رسول ﷺ نے منع فرمایا کہ کوئی شہری کسی بدوی کا دلال بنے، اور نہ تم خرید و فروخت کے وقت محض دھوکا دینے کے لیے قیمت بڑھاؤ اور نہ کوئی اپنے بھائی کے سودے پر سودا ہی کرے۔''

53	گمشدہ چیز کا مسجد میں اعلان کرنا	''جس نے کسی کو سنا کہ وہ مسجد میں کسی گم شدہ چیز کا اعلان کر رہا ہے تو اسے کہنا چاہیے کہ اللہ اس چیز کو تمھیں واپس نہ کرے کیونکہ مسجدیں ان کاموں کے لیے نہیں بنائی گئی ہیں۔''
54	شیطان کو گالی دینا	''شیطان کو برا بھلا مت کہو بلکہ اس کے شر سے پناہ مانگو'' کسی صحابی رسول سے مروی ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سوار تھا تو آپ کی سواری کو ٹھوکر لگی تو میں نے کہا: شیطان برباد ہو۔ آپ نے فرمایا: ایسا نہ کہو کہ شیطان برباد ہو کیونکہ جب تم ایسا کہتے ہو تو وہ پھولتا ہے حتی کہ گھر کے برابر ہو جاتا ہے اور کہتا ہے: میری قوت کے ساتھ۔ لیکن اس طرح کہو۔ بسم اللہ۔ جب تم یہ کہتے ہو تو وہ بہت چھوٹا ہو جاتا ہے حتی کہ مکھی کے برابر ہو جاتا ہے۔'' تعس کے معنی وہ ہلاک ہوا، گر گیا، اسے ٹھوکر لگی یا اسے برائی پہنچی۔
55	بخار کو برا بھلا کہنا	''تم بخار کو گالی مت دو کیونکہ وہ بنی آدم کی خطائیں اس طرح ختم کر دیتا ہے جس طرح بھٹی لوہے کا میل کچیل صاف کر دیتی ہے۔''
56	جو شخص گمراہی کی طرف دعوت دے	''جو کسی گمراہی کی طرف دعوت دیتا ہے اس کے اوپر ان تمام لوگوں کے برابر گناہ ہو گا جو اس کا اتباع کریں گے اور ان کے گناہوں میں کوئی کمی نہ ہو گی۔''
57	پینے سے متعلق بعض ممنوع کام	''اللہ کے رسول ﷺ نے مشکیزے یا مٹکے کو منہ لگا کر پینے سے منع فرمایا ہے۔ نیز اللہ کے رسول ﷺ نے کھڑے ہو کر پانی پینے سے تاکیداً منع فرمایا ہے۔''
58	سونے اور چاندی کے برتن میں پینا	''سونے اور چاندی کے برتن میں پانی نہ پیو اور نہ حریر و دیباج (ریشم) کے کپڑے ہی پہنو کیونکہ یہ چیزیں کافروں کے لیے دنیا میں ہیں اور تمھارے لیے آخرت میں۔''
59	بائیں ہاتھ سے کھانا پینا	''تم میں سے کوئی شخص بائیں ہاتھ سے نہ کھائے اور نہ ہی پیے کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا پیتا ہے۔''
60	قطع رحمی کرنے والا	''قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہ ہو گا۔''
61	اللہ کے رسول ﷺ پر درود نہ بھیجنا	''اس شخص کی ناک خاک آلود ہوئی (ذلیل ہوا) جس کے سامنے میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر درود نہ بھیجا۔'' نیز فرمایا: ''بخیل ہے وہ شخص جس کے سامنے میرا نام لیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔''
62	کتا پالنا	''شکاری اور نگرانی کرنے والے کتے کے علاوہ اگر کسی نے کتا پالا تو اس کے اجر سے روزانہ دو قیراط کم کیا جائے گا۔''
63	حیوانوں کو عذاب دینا	''ایک عورت کو بلی کی وجہ سے عذاب دیا گیا، اس نے کسی بلی کو محبوس رکھا (نہ اسے کھانے کو دیا نہ پینے کو دیا اور نہ چھوڑا کہ وہ خود کھائے) یہاں تک کہ وہ مر گئی جس کی وجہ سے وہ جہنم میں گئی۔'' نیز فرمایا: ''کسی ایسی چیز کو نشانہ نہ بناؤ جس میں روح ہے۔''
64	جانوروں کی گردن میں گھنٹی لٹکانا	''فرشتے کسی ایسی جماعت کے ساتھ نہیں رہتے جن کے ساتھ کتا ہو یا گھنٹی ہو۔'' نیز فرمایا: ''گھنٹی شیطان کا باجا ہے۔''
65	نافرمان پر اگر انعامات ہوں تو؟	''جب تم دیکھو کہ اللہ تعالیٰ کسی بندے پر اس کی نافرمانیوں کے باوجود نوازشات کیے جا رہا ہے تو سمجھ لو کہ وہ استدراج (ڈھیل) ہے پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿ فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ أَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّىٰ إِذَا فَرِحُوا بِمَا أُوتُوا أَخَذْنَاهُم بَغْتَةً فَإِذَا هُم مُّبْلِسُونَ ﴾ ''پھر جب انھوں نے وہ نصیحت بھلا دی جو انھیں کی گئی تھی تو ہم نے ان پر ہر چیز کے دروازے کھول دیے، حتی کہ جب وہ ان چیزوں پر اترانے لگے جو انھیں دی گئی تھیں تو ہم نے انھیں اچانک پکڑ لیا، پھر وہ ناامید ہو کر رہ گئے۔'' (الانعام: 44)
66	جس کی سوچ صرف دنیا ہی ہو	''جس کی سوچ و فکر صرف دنیا ہی ہو جائے تو اللہ تعالیٰ فقیری کو اس کی آنکھوں کے سامنے رکھ دے گا، اس کے معاملات کو منتشر کر دے گا اور دنیا سے اسے اتنا ہی ملے گا جتنا اس کے لیے مقرر ہو چکا ہے۔''

جنت یا جہنم کی طرف آپ کا راستہ

قبر: آخرت کی سب سے پہلی منزل ہے، کافر و منافق کے لیے آگ کا گڑھا اور مومنوں کے لیے (جنت کی) کیاری۔ بعض گناہوں پر صراحت کے ساتھ قبر میں عذاب کا ذکر ہے، جیسے پیشاب سے نہ بچنا، چغلی کھانا، مال غنیمت سے چوری کرنا، جھوٹ بولنا، نماز کے وقت سوئے رہنا، قرآن کو پس پشت ڈال دینا، زنا، لواطت، سود کھانا اور قرض لے کر واپس نہ کرنا وغیرہ۔ بعض وہ اعمال جو عذاب قبر سے نجات کا سبب ہیں: خلوص سے کیے گئے نیک اعمال، عذاب قبر سے پناہ مانگنا، سورۂ ملک کی تلاوت وغیرہ۔ عذاب قبر سے محفوظ رہنے والے (لوگ یہ ہیں): شہید، سرحدوں پر پہرے دار، جمعہ کے دن وفات پانے والا، پیٹ کے مرض میں مرنے والا وغیرہ۔

صور کا پھونکا جانا: صور ایک عظیم قرن (سینگ اور بگل) ہے جسے اسرافیل اپنے منہ میں رکھے ہوئے انتظار میں ہیں کہ کب اس میں پھونک مارنے کا حکم ہوتا ہے۔ (صور میں دو بار پھونک ماری جائے گی) نفخہ فزع، یعنی گھبراہٹ کی پھونک۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿ وَيَوْمَ يُنفَخُ فِي ٱلصُّورِ فَفَزِعَ مَن فِي ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَن فِي ٱلْأَرْضِ إِلَّا مَن شَآءَ ٱللَّهُ ﴾ "اور جس دن صور پھونک دیا جائے گا، پس آسمانوں اور زمین والے سب بے ہوش ہو کر گر پڑیں گے مگر جسے اللہ چاہے۔" (النمل:۸۷)

اس نفخے کے بعد ساری کائنات تہس نہس ہو جائے گی، پھر چالیس (سال) کے بعد دوبارہ صور پھونکا جائے گا جسے نفخۂ بعث کہا جاتا ہے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿ ثُمَّ نُفِخَ فِيهِ أُخْرَىٰ فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنظُرُونَ ﴾ "پھر دوبارہ صور پھونکا جائے گا، پس وہ ایک دم کھڑے ہو کر دیکھنے لگ جائیں گے۔" (الزمر:۶۸)

بعث و نشر: پھر اللہ تعالیٰ ایک ایسی بارش نازل فرمائے گا جس کے اثر سے (ریڑھ کی ہڈی کے آخری حصے سے) تمام اجسام اگنے شروع ہوں گے، چنانچہ وہ ایک ایسی نئی تخلیق ہوگی کہ اس کے بعد لوگوں کو موت نہ آئے گی، لوگ ننگے بدن، ننگے پاؤں اور بغیر ختنے کے ہوں گے، جنوں اور فرشتوں کو دیکھیں گے، اپنے اپنے اعمال کے مطابق اٹھائے جائیں گے، چنانچہ حالتِ احرام میں وفات پانے والا تلبیہ پڑھتے ہوئے اٹھایا جائے گا۔ شہید کا خون بہہ رہا ہوگا اور غافل حالت غفلت میں ہوگا، اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے: (يبعث كل عبدٍ على ما مات عليه) "ہر شخص اس حال یا اس عمل پر اٹھایا جائے گا جس پر اس کی موت واقع ہوئی ہے۔" (مسلم)

حشر: پھر اللہ تبارک وتعالیٰ تمام مخلوق کو حساب کے لیے ایک ایسے دن میں جمع کرے گا جس کی مقدار پچاس ہزار سال کے برابر ہوگی، حالت یہ ہوگی کہ لوگ مدہوشوں کی طرح گھبرائے ہوئے ہوں گے (ایسا محسوس کریں گے کہ) دنیا میں ان کا رہنا صرف ایک گھنٹے کے لیے تھا۔ سورج ان کے قریب ایک میل کی دوری پر لایا جائے گا، اپنے اپنے اعمال کے مطابق لوگ پسینے میں ڈوبے ہوں گے، کمزور لوگوں کا اور اہل کبر و نخوت کا گروپ آپس میں جھگڑے گا۔ کافر سے اس کا قرین (ساتھی)، اس کا شیطان اور اس کے اعضاء جھگڑا کریں گے، ایک دوسرے پر لعنتیں بھیجیں گے، ظالم اپنے ہاتھوں کو چبا چبا کر کہے گا: ﴿ يَٰوَيْلَتَىٰ لَيْتَنِي لَمْ أَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيلًا ﴾ "ہائے میری بربادی! کاش! میں فلاں کو اپنا دوست نہ بناتا۔" (الفرقان:۲۸)

اس دن جہنم کو ستر ہزار لگاموں سے کھینچا جا رہا ہوگا اور ہر لگام کو ستر ہزار فرشتے پکڑے ہوں گے، چنانچہ جب کافر اسے دیکھے گا تو چاہے گا اپنی طرف سے فدیہ پیش کر کے چھٹکارا لے لے یا پھر خاک ہو جائے۔ رہی گنہگاروں کی کیفیت تو زکاۃ نہ دینے والوں کو ان کے مال سے آگ کی تختیاں بنا کر ان کے جسم کو داغا جائے گا، گھمنڈیوں کو چھوٹی چھوٹی چیونٹیوں کی شکل میں اٹھایا جائے گا،

س میدان میں خیانت کرنے والوں، غصب کرنے والوں اور دھوکہ دینے والوں کو رسوا کیا جائے گا۔ چور چوری کا مال اپنے ساتھ لے کر آئے گا، ہر پوشیدہ امر اور ہر حقیقت کھل کر سامنے آجائے گی، البتہ نیک اور متقیوں کو کوئی گھبراہٹ لاحق نہ ہوگی بلکہ یہ دن ن کے اوپر ایک نماز، جیسے نماز ظہر کے وقت کی طرح گزر جائے گا۔ ﴿ لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْأَكْبَرُ ﴾ "بڑی گھبراہٹ نھیں پریشان نہ کرے گی۔" (الأنبياء:١٠٣)

فاعت: "شفاعت عظمیٰ" یہ شفاعت ہمارے نبی ﷺ کے لیے خاص ہے۔ جو حشر کے روز تمام مخلوقات پر سے (موقف ں) سختی و پریشانی دور کرنے اور ان کے حساب کے لیے ہوگی، باقی دوسری شفاعتیں جو یوم حشر کے ساتھ خاص نہیں ہیں نبی ﷺ اور غیر کو بھی حاصل ہوں گی، جیسے جو مسلمان جہنم میں جا چکے ہوں گے انھیں نکالنے کے لیے اور اہل جنت کے درجات ں بلندی کے لیے۔

ساب: صف در صف لوگ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کیے جائیں گے، چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کے اعمال پر انھیں مطلع کرے گا ر ان سے متعلق سوال کرے گا۔ اسی طرح ان کی عمر، جوانی، مال، علم اور عہد وپیمان کے متعلق سوال ہوگا، نیز دنیاوی نعمتوں، لھ، کان اور دل کے متعلق بھی سوال کیا جائے گا۔ کافروں اور منافقوں کا حساب ساری مخلوقات کے سامنے اس لیے ہوگا کہ لہ تعالیٰ انھیں پھٹکارے، ذلیل کرے اور ان پر حجت قائم کرے اور ان کے خلاف لوگ، زمین، دن رات، مال و اسباب، رشتے اور اعضائے جسم گواہی دیں تاکہ ان کے جرائم ثابت ہوں اور وہ اپنے جرائم کا اقرار کریں اور (برخلاف ان کے) مومن سے اللہ تبارک وتعالیٰ تنہائی میں ملے گا، اس کے گناہوں کا اقرار کروائے گا یہاں تک کہ وہ یہ سمجھنے لگے گا کہ اب میں ہلاک ہوا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: (سَتَرْتُها عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا، وَأَنَا أَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ) "تیرے ان گناہوں پر میں نے دنیا میں پردہ ڈالا ا اور آج انھیں میں تیرے لیے معاف کر رہا ہوں" (بخاری)

سب سے پہلے امت محمد علی صاحبہا الصلاۃ والسلام کا حساب ہوگا، اعمال میں سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا اور فیصلہ ب سے پہلے خون کا ہوگا۔

امہ اعمال کی تقسیم:

ر نامہ اعمال تقسیم کیے جائیں گے، چنانچہ لوگوں کے ہاتھوں میں ایک ایسی کتاب دی جائے گی جس نے: ﴿ مَالِ هَٰذَا الْكِتَٰبِ يُغَادِرُ صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً إِلَّآ أَحْصَىٰهَا ﴾ "کوئی چھوٹا بڑا عمل بغیر گھیرے کے باقی ہی نہیں چھوڑا ہوگا۔" (الکھف:٤٩)

من اپنا نامہ اعمال (سامنے کی جانب سے) اپنے دائیں ہاتھ میں لے گا اور منافق و کافر، پیچھے سے بائیں ہاتھ میں لیں گے۔

یزان (ترازو): پھر بندوں کے اعمال ایک ایسے ترازو میں تولے جائیں گے جو حقیقی اور بالکل صحیح ترازو ہوگا اور اس کے پلڑے ہوں گے تاکہ انھیں ان کا پورا بدلہ دیا جائے۔ وہ اعمال جو اخلاص اور شرع کے موافق ہوں گے ترازو میں وزنی ہوں گے، اس ترازو میں بھاری ہونے والے بعض اعمال یہ ہیں: کلمہ لا الٰہ الا اللہ، حسن خلق، اور ذکر الٰہی، جیسے الحمد للہ، سبحان اللہ وبحمدہ بحان اللہ العظیم۔ اس جگہ لوگ نیکیوں اور برائیوں پر صلح کریں گے (ایک دوسرے کا حق نیکیوں اور برائیوں کے تبادلے سے ہو ے)۔

حوض:

پھر مومن حوض پر وارد ہوں گے جو اس سے ایک بار پی لے گا اس کے بعد کبھی پیاسا نہ ہو گا۔ ہر نبی کا ایک حوض ہو گا اور سب سے بڑا حوض ہمارے نبی ﷺ کا ہو گا، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھا اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہو گا۔ اس کے پیالے سونے اور چاندی کے ہوں گے، تعداد میں وہ ستاروں کے برابر ہوں گے اس کی لمبائی اردن کے ایک شہر ایلہ سے لے کر عدن تک ہوگی، اس کا پانی نہر کوثر سے آرہا ہو گا۔

مومنین کا امتحان:

یوم حشر کے آخری حصے میں کافر اپنے ان معبودوں کے ساتھ ہولیں گے جن کی وہ دنیا میں عبادت کرتے تھے، جو انھیں جانوروں کے ریوڑ کی طرح اپنے پیروں کے بل یا اپنے منہ کے بل جماعت در جماعت جہنم تک پہنچادیں گے، پھر وہاں صرف مومنین اور منافقین ہی رہ جائیں گے، چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کے پاس آکر پوچھے گا: تم لوگ کس کا انتظار کر رہے ہو؟ لوگ جواب دیں گے کہ ہم اپنے رب کا انتظار کر رہے ہیں، پھر جب اللہ تعالیٰ اپنی پنڈلی ظاہر کر دے گا تو لوگ اسے پہچان لیں گے اور سوائے منافقین کے تمام لوگ سجدے میں گر پڑیں گے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿ يَوْمَ يُكْشَفُ عَن سَاقٍ وَيُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ ﴾ "جس دن پنڈلی سے پردہ اٹھایا جائے گا اور لوگوں کو سجدہ کے لیے بلایا جائے گا تو وہ سجدہ نہ کر سکیں گے۔" (القلم:۴۲)

پھر لوگ اللہ تعالیٰ کی پیروی میں لگ جائیں گے، چنانچہ پل صراط رکھا جائے گا، اللہ تعالیٰ وہاں مومنوں کو نور عطا فرمائے گا اور منافقین کا نور بجھا دیا جائے گا۔

پل صراط:

جہنم پر رکھا گیا ایک پل ہے تاکہ اسے پار کر کے مومنین جنت تک پہنچیں، اس کی صفت اللہ کے رسول ﷺ نے اس طرح بیان فرمائی ہے: "لچک دار پھسلاہٹ والا ہے سعدان کے کانٹوں کی طرح اس میں آنکڑے اور کنڈیاں ہیں" (بخاری) نیز فرمایا: بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہے۔"

وہیں پر مومنوں کو ان کے اعمال کے مطابق نور دیا جائے گا، سب سے اعلیٰ درجے کا نور پہاڑ کے برابر اور سب سے ادنیٰ درجے کا نور پاؤں کے انگوٹھے پر ہو گا۔ جب وہ نور ان کے لیے روشن کیا جائے گا تو اپنے اعمال کے اعتبار سے ایماندار لوگ اسے پار کریں گے، چنانچہ پلک جھپکنے کی تیزی، بجلی کی سرعت، ہوا کی تندی پرندوں کی رفتار، تیز گھوڑے کی رفتار اور عام سواروں کی رفتار سے مومنین اسے پار کریں گے، کچھ لوگ صحیح وسالم پار ہو جائیں گے، کچھ لوگوں کو زخم لگیں گے اور کچھ لوگ ایک دوسرے پر جہنم میں گر جائیں گے۔ (مسلم)

البتہ منافقین کے پاس کسی قسم کا نور نہ ہو گا کہ اس سے مدد لیں، پھر وہ لوٹ جائیں گے، اچانک ان کے اور مومنین کے درمیان ایک دیوار حائل کر دی جائے گی، پھر وہ پل صراط پار کرنا چاہیں گے لیکن آگ میں گرتے جائیں گے۔

جہنم:

جہنم میں (سب سے پہلے) کافر داخل ہوں گے، پھر گنہگار مسلمان اس کے بعد منافقین، جہنم کے سات دروازے ہیں، یہ آگ دنیا کی آگ سے ستر گنا زیادہ تیز ہے۔ اس میں کافر کے وجود کو بڑا کر دیا جائے گا تاکہ وہ عذاب کا خوب مزہ چکھے، چنانچہ اس کے دونوں کندھوں کے درمیان کا فاصلہ تین دن کی مسافت کا ہو گا، اس کی ڈاڑھ احد پہاڑ کے برابر ہوگی اس کی جلد کو موٹا کر دیا جائے

گا، اس کے پینے کے لیے ایسا گرم پانی ہوگا جو اس کی انتڑیوں کو کاٹ کر رکھ دے گا۔ ان کے کھانے کے لیے زقوم، غسلین اور پیپ ہوگا۔ سب سے ہلکے عذاب والا جہنمی وہ ہوگا جس کے پاؤں کے نیچے دو انگارے رکھ دیے جائیں گے جن سے اس کا دماغ کھولے گا، جہنم کی گہرائی اس قدر ہے کہ اگر اس میں کوئی نومولود بچہ ڈال دیا جائے تو اس کی تہ تک پہنچنے سے قبل اس کی عمر ستر سال کی ہو جائے گی، اس کا ایندھن کفار اور پتھر ہوں گے، اس کی ہوا سخت گرم (لو) ہوگی، اس کا سایہ سیاہ دھواں ہوگا، وہ ہر چیز کو چٹ کر جائے گی، نہ باقی رکھے گی اور نہ چھوڑے گی، جلد کو جلا کر ہڈیوں تک پہنچ جائے گی، دلوں تک چڑھتی چلی جائے گی، بہت غصے میں چنگھاڑ مار رہی ہوگی۔ ایک ہزار لوگوں میں سے نو سو ننانوے افراد اس میں جائیں گے۔

جہنم میں پہننے کا لباس آگ ہوگی، جلدوں کا جل جانا اور سکڑ جانا، چہرے جل جانا اور جھلس جانا، اس میں گھسیٹا جانا اور چہرے کا کالا ہونا یہ سب جہنم کے مختلف انواع کے عذاب ہیں۔

قنطرہ:

اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے: "جب مومنین کو جہنم سے چھٹکارا مل جائے گا تو جنت و جہنم کے بیچ ایک قنطرہ (چھوٹے پل) پر انھیں روک لیا جائے گا جہاں ان سے ان مظالم کا بدلہ لیا جائے گا جو ان کے درمیان دنیا میں تھے یہاں تک کہ جب وہ بالکل پاک صاف ہو جائیں گے تو انھیں جنت میں داخلہ کی اجازت ہوگی، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے! جنتی جنت میں اپنی منزل کے راستے کو اپنی دنیا کی منزل سے زیادہ پہچانتا ہوگا۔"

جنت:

جنت مومنوں کا ٹھکانا ہے اس کی اینٹیں سونے اور چاندی کی ہیں، اس کا گارا مشک کا ہے، اس کے سنگریزے موتی اور یاقوت کے ہیں، اس کی مٹی زعفران ہے، جنت کے آٹھ دروازے ہیں، اس کے ایک دروازے کی چوڑائی تین دن کی مسافت ہے، لیکن اس کے باوجود وہ بھیڑ سے تنگ پڑ جائے گا، اس کے سو درجے ہیں ایک درجے اور دوسرے درجے کے درمیان آسمان و زمین کے بیچ کا فاصلہ ہے، جنت کا سب سے اعلیٰ مقام فردوس ہے، وہیں سے جنت کی نہریں جاری ہوتی ہیں، اس کی چھت عرش الٰہی ہے، اس کی نہریں بغیر خندق کے بہ رہی ہیں، مومن جس طرح چاہے گا ان کو بہالے جائے گا، اس کی نہریں دودھ، پانی، شراب اور شہد کی ہیں، اس کے پھل ہمیشہ رہنے والے، قریب تر اور نیچے کی طرف لٹکے ہوئے ہیں، جنت میں ایک ایسا موتی کا خیمہ ہے جس کا عرض ساٹھ میل ہے اس کے ہر زاویے میں جنتی کے اہل خانہ ہیں۔ جنتیوں کے جسم پر بال نہیں ہوں گے۔ چہرے پر سرمگیں آنکھیں ہوں گی، نہ ان کی جوانی ختم ہوگی، نہ ان کے کپڑے پرانے ہوں گے، جنت میں نہ پیشاب و پاخانہ کی حاجت ہوگی، نہ کوئی اور گندگی ہوگی، ان کی کنگھیاں سونے کی ہوں گی، ان کا پسینہ مشک ہوگا، ان کی بیویاں خوبصورت، دوشیزائیں، ہم عمر اور خاوندوں کی پیاری ہوں گی، جنت میں سب سے پہلے حضرت محمد ﷺ اور دوسرے انبیاء ﷺ داخل ہوں گے۔ سب سے کم تر درجے کا جنتی وہ ہوگا جو تمنا کرے گا تو اسے (جہاں اس کی تمنا ختم ہوگی) اس کا دس گنا دیا جائے گا، جنت کے خادم ہمیشہ رہنے والے ایسے بچے ہوں گے جو بکھرے ہوئے موتیوں کی طرح دکھائی دیں گے۔ جنت کی اعلیٰ ترین نعمتوں میں سے دیدار باری تعالیٰ، اس کی رضامندی اور اس میں دائمی قیام بھی ہوگا۔

کیفیتِ وُضو



بغیر وُضو کے نماز درست نہیں، اور وُضو کا پانی پاک ہونا ضروری ہے، پاک پانی وُہ ہے جو اپنی طبعی حالت پر برقرار ہو، جیسے: سمندر، کنواں، چشمہ اور دریا کا پانی۔

نوٹ: تھوڑا پانی محض گندگی پڑنے ہی سے ناپاک ہوجاتا ہے، البتہ زیادہ پانی (جو ۲۱۰ لیٹر سے زائد ہو) گندگی پڑنے سے اس وقت تک ناپاک نہیں ہوتا جب تک کہ اس کا رنگ، یا بو، یا مزہ نہ بدل جائے۔



بسم اللہ کہہ کر وُضو شروع کیا جائے، ہر وُضو میں دونوں ہتھیلیوں کا دھونا مستحب ہے، اور رات کی نیند سے بیدار ہونے والے کے لیے دونوں ہتھیلیوں کو تین بار دھونے کی تاکید آئی ہے۔

نوٹ: تمام اعضائے وُضو کا تین بار سے زیادہ دھونا مکروہ ہے۔



پھر ایک مرتبہ واجبی طور پر کلی کرے، جبکہ تین مرتبہ کلی کرنا افضل ہے۔

نوٹ: ۱- کلی میں صرف منہ میں پانی ڈال کر پھر اسے باہر نکال دینا کافی نہیں ہے، بلکہ منہ کے اندر پانی کو حرکت دینا (گھمانا) ضروری ہے۔ ۲- کلی کرنے کے دوران مسواک کرنا مستحب ہے۔



پھر ایک بار واجبی طور پر ناک میں پانی ڈالے، جبکہ تین بار پانی ڈالنا افضل ہے۔

نوٹ: ناک میں پانی ڈالنے میں محض ناک میں پانی ڈال لینا کافی نہیں ہے، بلکہ اپنی سانس کے ذریعہ پانی کو ناک کے اندر کھینچنا ضروری ہے، پھر اسے سانس کے ذریعہ باہر نکال دے نہ کہ ہاتھ سے۔ ایک بار ناک میں پانی ڈالنا واجب ہے اور تین مرتبہ ڈالنا افضل ہے۔



پھر واجبی طور پر ایک مرتبہ اپنا چہرہ دھوئے، جبکہ تین مرتبہ دھونا افضل ہے۔ چہرے کی حد جس کا دھونا واجب ہے: چوڑائی میں ایک کان سے دوسرے کان تک، اور لمبائی میں ٹھوڑی سے لے کر عام طور پر سر کے بالوں کے اگنے کی جگہ تک ہے۔

نوٹ: اگر داڑھی گھنی ہو تو اس کا خلال کرنا مستحب ہے، اور اگر داڑھی ہلکی ہو تو اس کا خلال کرنا واجب ہے۔



پھر ایک بار اپنے دونوں ہاتھوں کو انگلیوں کے سرے سے لے کر دونوں کہنیوں تک (سمیت) دھوئے، جبکہ تین مرتبہ دھونا افضل ہے۔

نوٹ: دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ سے پہلے دھونا مستحب ہے۔



پھر اپنے پورے سر کا مسح کرے، اور اپنی شہادت کی انگلیوں کو اپنے دونوں کانوں کے سوراخ میں داخل کرے اور اپنے دونوں انگوٹھے سے دونوں کان کے ظاہری حصے کا مسح کرے۔ یہ سب صرف ایک بار کرنا ہے۔

نوٹ: ۱- سر کے جس حصے کا مسح کرنا واجب ہے: وہ چہرے کے حد سے گدی تک ہے۔ ۲- لٹکے ہوئے بالوں کا مسح کرنا واجب نہیں ہے۔ ۳- اگر سر پر بال نہ ہوں تو سر کے چمڑے پر مسح کیا جائے گا۔ ۴- سر کے بالوں اور کانوں کے درمیان کی خالی جگہ کا مسح کرنا ضروری ہے۔

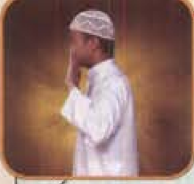


پھر ایک بار واجبی طور پر ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں دھوئے، جبکہ تین مرتبہ دھونا افضل ہے۔

تنبیہات

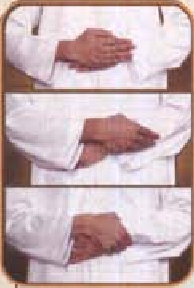
۱- اعضاء وُضو چار ہیں، اور وُہ یہ ہیں: ا) کلی کرنا، ناک میں پانی ڈالنا اور چہرہ دھونا۔ ب) دونوں ہاتھوں کا دھونا۔ ج) سر اور دونوں کانوں کا مسح کرنا۔ د) ٹخنوں سمیت دونوں پیروں کا دھونا۔ ان اعضاء کو ترتیب وار دھونا واجب ہے، کسی ایک کو دوسرے پر مقدم کرنے سے وُضو باطل ہوجائے گا۔ ۲- اعضائے وُضو کو لگاتار و پے در پے دھونا واجب ہے، اور کسی عضو کو اس سے پہلے والے عضو کے خشک ہوجانے تک نہ دھونے سے وُضو باطل ہوجائے گا۔ ۳- وُضو کے بعد یہ دعا پڑھنا مسنون ہے: أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له، وأشهد أن محمدا عبده ورسوله.

کیفیت نماز



جب آپ نماز کا ارادہ کریں تو قبلہ رخ سیدھے کھڑے ہو کر (اَللّٰہُ اَکْبَرُ) کہیں؛ امام یہ تکبیر اور دیگر تمام تکبیریں بلند آواز سے کہے تاکہ اس کے پیچھے والے سن سکیں اور امام کے علاوہ باقی لوگ آہستہ سے تکبیر کہیں، تکبیر شروع کرتے وقت اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں کے برابر اس طرح اٹھائیں کہ انگلیاں ایک دوسری سے ملی ہوں، مقتدی امام کی تکبیر مکمل ہونے کے بعد تکبیر کہے۔

نوٹ: وہ ارکان وواجبات جن کا تعلق قول سے ہے ان کا اس قدر آواز سے کہنا ضروری ہے کہ نمازی اپنے آپ کو سنا لے حتی کہ یہی حکم سری نمازوں کا بھی ہے ۔جہری کی ادنی صورت یہ ہے کہ دوسرے کو سنا سکے اور سری کی ادنی شکل یہ ہے کہ خود سن لے۔



اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ کی ہتھیلی یا اس کی کلائی (انگوٹھے کی طرف والا کلائی کا کنارا) پکڑ کر سینہ پر رکھ لے، اپنی نگاہ سجدہ کی جگہ پر رکھے۔ پھر سنت میں وارد کوئی دعاء ثنا پڑھے، مثلاً: سبحانک اللھم وبحمدک، تبارک اسمک وتعالی جدک ولا إلہ غیرک۔ پھر أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ اور بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھے۔ سابقہ تمام چیزیں آہستہ پڑھے، پھر سورہ فاتحہ پڑھے۔ جہری رکعتوں میں مقتدی پر قراءت واجب نہیں ہے، بلکہ اس کے لیے امام کے سکتوں اور غیر جہری رکعتوں میں سورہ فاتحہ پڑھنا مستحب ہے، اس کے بعد جتنا میسر ہو قرآن پڑھے۔ فجر کی نماز میں اور مغرب وعشاء کی پہلی دونوں رکعتوں میں امام قراءت جہرا کرے اور ان کے علاوہ نمازوں میں سری قراءت کرے۔

نوٹ: سورتوں کی جو ترتیب مصحف میں وارد ہے اسی ترتیب سے پڑھنا مستحب ہے، اور اس ترتیب کے برعکس پڑھنا مکروہ ہے، اور ایک ہی سورت میں آیات کی ترتیب یا کلمات کو الٹ پلٹ کر کے پڑھنا حرام ہے۔



پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھائے اور رکوع کرے؛ دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں پر اس طرح رکھے کہ گویا ان کو پکڑے ہوئے ہو اور انگلیاں پھیلی (کھلی) ہوئی ہوں، نیز اپنی پشت کو پھیلا لے اور سر کو اس کی برابری میں رکھے، پھر تین مرتبہ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمُ کہے۔ اس رکن کو پا لینے سے رکعت مل جائے گی۔

نوٹ: تکبیر اور (سمع اللہ لمن حمدہ) کہنے کا وقت ایک رکن سے دوسرے رکن کی طرف منتقل ہونے کے عمل کے دوران ہے، نہ تو اس سے پہلے اور نہ ہی اس کے بعد، یہی حکم نماز کی تمام تکبیروں کا ہے، اور قصداً تاخیر کرنے کی صورت میں نماز باطل ہو جائے گی۔



پھر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَه کہتے ہوئے رکوع سے سر اٹھائے، اور رفع یدین کرے، جب بالکل سیدھا کھڑا ہو جائے تو: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْداً كَثِيْراً طَيِّباً مُبَارَكاً فِيْهِ، مِلْءَ السَّمٰوَاتِ وَ مِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ... کہے۔

نوٹ: رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْد کہنے کا وقت رکوع سے مکمل طور پر کھڑے ہونے کے بعد ہے، رکوع سے اٹھنے کے دوران نہیں۔



پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدہ میں جائے، اور اپنے دونوں بازوؤں کو پہلو سے اور پیٹ کو دونوں رانوں سے دور (علیحدہ) رکھے، اور دونوں ہاتھوں کو مونڈھوں کے مقابل رکھے، نیز اپنے دونوں ہاتھوں اور پیروں کی انگلیوں کو قبلہ رخ کر لے۔ پھر تین مرتبہ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى کہے۔

نوٹ: سات اعضاء پر سجدہ کرنا واجب ہے: دونوں قدموں کے کنارے، دونوں گھٹنے، دونوں ہتھیلیاں، پیشانی اور ناک۔ ان میں سے کسی ایک عضو پر بھی بلا عذر جان بوجھ کر سجدہ نہ کرنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔

پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اپنا سر اٹھائے اور بیٹھ جائے۔ دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے کی دو صحیح صورتیں ہیں:
۱-بایاں پیر بچھا کر اس پر بیٹھ جائے، دایاں پیر کھڑا رکھے اور اس کی انگلیاں قبلہ رخ موڑ لے۔ ۲-اپنے دونوں پیروں کو کھڑا رکھے، ان کی انگلیوں کو قبلہ رخ کرلے اور اپنی دونوں ایڑیوں پر بیٹھ جائے۔
اور تین بار: رَبِّ اغْفِرْلِيْ پڑھے، اور چاہے تو مزید یہ دعا پڑھے: وَارْحَمْنِيْ وَاجْبُرْنِيْ وَارْفَعْنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَانْصُرْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَعَافِنِيْ.
پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے بالکل پہلے سجدہ کی طرح دوسرا سجدہ کرے، پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے سر اٹھائے، اور اپنے دونوں قدموں کے پنجوں کے سہارے کھڑا ہو جائے، اور پہلی رکعت کی طرح دوسری رکعت بھی ادا کرے۔
نوٹ: سورہ فاتحہ پڑھنے کا محل، حالت قیام ہے، لہٰذا اگر مکمل طور پر کھڑا ہونے سے پہلے فاتحہ کی قراءت شروع کر دی گئی، تو مکمل طور پر کھڑا ہونے کے بعد اس کا اعادہ کرنا واجب ہے، ورنہ نماز باطل ہو جائے گی۔

جب دونوں رکعتوں سے فارغ ہو جائے تو بائیں پیر کو بچھا کر، دائیں کو کھڑا کر کے اور اس کی انگلیوں کو قبلہ رخ موڑ کر تشہد اول کے لیے بیٹھ جائے، اپنا بایاں ہاتھ بائیں ران پر اور دایاں ہاتھ دائیں ران پر رکھ لے، دائیں ہاتھ کی چھنگلیا اور اس کے بغل والی انگلی (خنصر اور بنصر) کو سمیٹ لے اور انگوٹھا اور درمیانی انگلی کا دائرہ بنا کر شہادت کی انگلی سے اشارہ کرے، اور یہ دعا پڑھے: التحيات لله والصلوا ت والطيبات، السلام عليك أيها النبي ورحمه الله وبركاته السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين، أشهدأن لا إله إلا الله، وأشهد أن محمدا عبده ورسوله. پھر تین اور چار رکعت والی نمازمیں اللہ اکبر کہتے ہوئے کھڑا ہو جائے اور رفع یدین کرے، اور بقیہ نماز بھی اسی طرح پڑھے، لیکن اس کے اندر قراءت جہراً نہ کرے اور صرف سورہ فاتحہ پڑھے۔

پھر اگر تین یا چار رکعت والی نماز ہے تو، تورک کرتے ہوئے آخری تشہد کے لیے بیٹھ جائے، تورک کی کئی شکلیں ہیں اور ہر ایک صحیح ہیں: ۱-دایاں پیر کھڑا رکھے اور بایاں پیر بچھا کر اسے دائیں پیر کی پنڈلی کے نیچے سے دائیں جانب نکال لے، اور سرین کے بل زمین پر بیٹھ جائے۔ ۲-بایاں پیر بچھا کر اسے دائیں پیر کی پنڈلی کے نیچے سے دائیں طرف نکال لے، اور دائیں پیر کو کھڑا کرنے کے بجائے لٹالے اور سرین زمین پر رکھے۔ ۳-بایاں پیر بچھا کر اسے دائیں پیر کی پنڈلی اور ران کے درمیان سے دائیں طرف نکال لے اور سرین زمین پر رکھے۔ واضح رہے کہ تورک صرف دو تشہد والی نمازوں کی آخری تشہد میں کریں گے۔ پھر تشہد اول (التحيات لله...) پڑھے، پھر درود ابراہیمی پڑھے: اللهم صل على محمد وعلى آل محمد كما صليت على إبراهيم وعلى آل إبراهيم إنك حميد مجيد، اللهم بارك على محمد وعلى آل محمد كما باركت على إبراهيم وعلى آل إبراهيم إنك حميد مجيد. اس کے بعد بعض ماثور دعائیں پڑھنا مستحب ہے، انہی میں سے یہ دعا بھی ہے: أَعُوْذُ بِاللهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ، وَ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ.

پھر اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ کہتے ہوئے پہلے اپنے دائیں طرف سلام پھیرے اور پھر اپنے بائیں طرف سلام پھیرے۔
سلام پھیرنے کے بعد اپنی نماز گاہ میں بیٹھے ہوئے اس موقع پر نبی ﷺ سے وارد دعائیں پڑھے۔

علم عمل کا متقاضی ہے

بغیر عمل کے علم اللہ، اس کے رسول اور مومنین کی زبان پر مذموم ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ﴾ "اے ایمان والو! تم وہ بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں، تم جو کرتے نہیں اس کا کہنا اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے۔"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: (مَثَلُ عِلْمٍ لَا يُعْمَلُ بِهِ كَمَثَلِ كَنْزٍ لَا يُنْفَقُ مِنْهُ فِي سَبِيلِ اللهِ) "جس علم کے مطابق عمل نہیں کیا جاتا اس کی مثال اس خزانے کی ہے جسے اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ نہیں کیا جاتا۔"

حضرت فضیل بن عیاض رحمہ اللہ کہتے ہیں: جب تک عالم اپنے علم کے مطابق عمل نہیں کرتا جاہل رہتا ہے۔

حضرت مالک بن دینار رحمہ اللہ کہتے ہیں: بسا اوقات تیری ملاقات کسی ایسے شخص سے ہوتی ہے، جو بات کرنے میں ایک حرف کی بھی غلطی نہیں کرتا جبکہ اس کا سارا عمل غلط ہوتا ہے۔

میرے مسلمان بھائیو اور بہنو! اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس مفید کتاب کے مطالعہ کر لینے کی توفیق بخش دی، البتہ اس مطالعے کا نتیجہ ابھی باقی ہے، وہ ہے اس میں مذکور علم کے مطابق عمل کرنا:

✹ آپ نے قرآن مجید کا کچھ حصہ اور اس کی تفسیر پڑھی، اس لیے ان آیات کے معانی میں سے جو کچھ آپ نے سیکھا اس کے مطابق عمل کرنے کے لیے تیار رہیے، چنانچہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ آپ سے قرآن مجید کی دس آیتیں پڑھ لیتے تو جب تک ان کا علم اور ان کے مطابق عمل کرنا سیکھ نہ لیتے دوسری دس آیتوں کی طرف منتقل نہ ہوتے، چنانچہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: "ہم نے علم و عمل دونوں کو سیکھا ہے"۔ اسی طرح شریعت نے بھی اس پر ابھارا ہے، چنانچہ فرمان الٰہی: ﴿ يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ ﴾ وہ لوگ اس کتاب کی ویسے ہی تلاوت کرتے ہیں جیسا کہ اس کی تلاوت کا حق ہے۔" اس کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس کا اتباع ایسے ہی کرتے ہیں جیسا کہ اس کے اتباع کا حق ہے۔ حضرت فضیل رحمہ اللہ کا قول ہے کہ قرآن مجید تو اس لیے نازل ہوا تھا کہ اس کے مطابق عمل کیا جائے جبکہ لوگوں نے اس کی تلاوت ہی کو عمل بنا لیا ہے۔

✹ اسی طرح آپ کے سامنے سے فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا کچھ حصہ گزرا، اسے قبول کرنے اور اس کے مطابق عمل کرنے کے لیے آگے بڑھیے کیونکہ اس امت کے اچھے لوگ کوئی چیز سیکھ لیتے تھے تو اسے عملی جامہ پہنانے اور اس کی طرف دعوت دینے میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کیا کرتے تھے، اس فرمان رسول پر عمل کرتے ہوئے: (إِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَاجْتَنِبُوهُ، وَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِأَمْرٍ فَأْتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ) "میں جس چیز سے تمھیں روک دوں اس سے رک جاؤ اور جب میں تمھیں کسی بات کا حکم دوں تو حسب استطاعت اس پر عمل کرو۔" (بخاری و مسلم)

اور اللہ تعالیٰ کے دردناک عذاب سے خوف کی وجہ سے بھی (وہ فرمان رسول پر عمل کرتے تھے)، چنانچہ وہ ارشاد باری تعالیٰ یہ ہے: ﴿ فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴾ "سنو جو لوگ حکم رسول کی مخالفت کرتے ہیں انھیں ڈرتے رہنا چاہیے کہ کہیں ان پر کوئی زبردست آفت نہ آ پڑے یا انھیں دردناک عذاب نہ پہنچے۔" (النور: ٦٣) اس سلسلے کے بعض نمونے یہ ہیں:

✹ ام حبیبہ ام المومنین رضی اللہ عنہا یہ حدیث روایت کرتی ہیں: (مَنْ صَلَّى اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ؛ بُنِيَ لَهُ بِهِنَّ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ) "جس شخص نے دن رات میں بارہ رکعت نماز پڑھی تو اس کے لیے ان کے عوض جنت میں ایک گھر بنایا جائے گا۔" (مسلم)

آپ بیان کرتی ہیں کہ جب سے ان سنتوں کے بارے میں اللہ کے رسول سے میں نے سنا ہے تب سے میں نے انھیں چھوڑا نہیں ہے۔

✱ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ حدیث روایت کرتے ہیں کہ (مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَهُ شيءٌ يُوْصِيْ فِيْهِ، يَبِيْتُ ثَلاثَ لَيَالٍ إلا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوْبَةٌ) ''کسی بھی مسلمان کے لیے جس کے پاس وصیت کے لائق کوئی چیز ہو یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ تین راتیں اس طرح گزارے کہ وصیت اس کے پاس لکھی ہوئی نہ رکھی ہو۔'' (مسلم)

اس حدیث کو بیان کرنے کے بعد حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب سے یہ حدیث میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے میرے اوپر کوئی ایک رات بھی نہیں گزری کہ میری وصیت میرے پاس لکھی ہوئی نہ ہو۔

✱ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے کوئی ایسی حدیث نہیں لکھی ہے جس کے مطابق میں نے عمل نہ کیا ہو حتیٰ کہ میرے سامنے یہ حدیث گزری کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنا لگوایا اور ابوطیبہ کو ایک دینار دیا، جب میں نے پچھنا لگوایا تو میں نے بھی حجام کو ایک دینار دیا۔

✱ امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب سے میں نے یہ جان لیا کہ غیبت حرام ہے تب سے میں نے کسی کی غیبت نہیں کی اور میں امید رکھتا ہوں کہ میں اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملوں گا کہ کسی کی غیبت میں وہ میرا محاسبہ نہ کرے گا۔

✱ ایک حدیث میں آیا ہے: (مَنْ قَرَأَ آيَةَ الكُرْسِي عَقِبَ كُلِّ صَلاةٍ؛ لَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ دُخُوْلِ الجَنَّةِ إلا أَنْ يَمُوْتَ) ''جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھے تو موت کے علاوہ جنت میں داخل ہونے سے اسے کوئی چیز نہیں روکتی'' (سنن کبری)

✱ امام ابن القیم رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے بارے میں مجھے یہ خبر ملی ہے کہ وہ کہتے تھے، آیۃ الکرسی پڑھنے کو کسی بھی نماز کے بعد میں نے نہیں چھوڑا، ہاں! یہ اور بات ہے کہ بھول گیا ہوں یا اس طرح کوئی عذر رہا ہو۔

✱ علم و عمل کے بعد ضروری ہے کہ جس نعمت سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو نوازا ہے اس کی طرف دعوت دیں اور اپنے آپ کو اجر اور لوگوں کو بھلائی سے محروم نہ رکھیں۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (مَنْ دَلَّ عَلَى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِهِ) ''جس نے کوئی بھلی بات بتلائی تو اسے اس بات پر عمل کرنے والے کے برابر اجر ملے گا۔'' (مسلم)

نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: (خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ القُرْآنَ وَعَلَّمَهُ) ''تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔'' (بخاری)

نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (بَلِّغُوا عَنِّيْ وَلَوْ آيَة) ''میری طرف سے پہنچاؤ، خواہ ایک آیت ہی ہو۔'' (بخاری)

آپ جس قدر ''خیر'' زیادہ پھیلائیں گے اس قدر وہ زیادہ عام ہو گا آپ کے اجر میں اسی قدر اضافہ ہو گا اور زندگی میں اور موت کے بعد بھی آپ کی نیکیوں کا سلسلہ چلتا رہے گا، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (إذَا مَاتَ الإنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إلا مِنْ ثَلاثٍ؛ إلا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ، أوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ، أوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ) ''آدمی کا جب انتقال ہو جاتا ہے تو تین عملوں کے علاوہ اس کے باقی تمام اعمال کا سلسلہ بند ہو جاتا ہے،. صدقۂ جاریہ f ایسا علم جس سے فائدہ اٹھایا جائے ,, نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرتی رہے۔'' (مسلم)

روشنی: ہم روزانہ سترہ بار سے زائد سورۂ فاتحہ پڑھتے ہیں جس میں المغضوب علیہم ''جن پر غضب نازل ہوا'' اور الضالین ''جو راہ سے بھٹک گئے'' سے پناہ تو مانگتے ہیں، پھر انھی کے افعال میں ان کی مشابہت بھی کرتے ہیں اس طرح کہ علم حاصل کرنا چھوڑ کر جہالت کی بنیاد پر عمل کرکے گمراہ نصاریٰ کی مشابہت کرتے ہیں اور سیکھ کر اس کے مطابق عمل نہ کرکے غضب کیے گئے یہودیوں کی مشابہت کرتے ہیں، اللہ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اور آپ کو علم نافع اور عمل صالح کی توفیق بخشے۔